

دالہ دیوبند  
مع فتاویٰ  
مکمل و  
مندی



اضافہ جدیدہ

دارالافتاؤں میں رائج الوقت نسخوں کے مطابق تخریج کے ساتھ جدید کمپیوٹر ایڈیشن

# دارالافتاویٰ مدلل و مکمل دیوبند

جلد دہم

کتاب الطلاق (نصف آخر)

اقادات: مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب عثمانی  
(مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

حسب ہدایت: حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتب: مولانا محمد ظفر الدین صاحب شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

اضافہ تخریج جدید

مولانا مفتی محمد صالح کاروڑی رفیق دارالافتاء جامع علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

اُردو بازار ایم اے جیل روڈ  
کراچی پاکستان 2213768

دارالاشاعت

تخریج جدید اور کمپیوٹر کمپوزنگ کے جملہ حقوق ملکیت محفوظ ہیں

ماہتمام : خلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی  
طباعت : ستمبر ۲۰۰۲ء شکیل پریس کراچی۔  
ضخامت : ۲۲۴ صفحات

﴿.....ملنے کے پتے.....﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی  
ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور  
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور  
مکتبہ امدادیہ بی بی ہسپتال روڈ ملتان  
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور  
ادارۃ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی

بیت القرآن اردو بازار کراچی  
بیت العلوم 20 نا بھ روڈ لاہور  
نکشمیر بکڈ پو۔ چنیوٹ بازار فیصل آباد  
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار اروالپنڈی  
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور  
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی



## فہرست مضامین فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل و مکمل جلد: ہم

### باب پنجم

#### تفویض طلاق اور اس سے متعلق احکام و مسائل

۳۱

۳۱

۳۱

۳۱

۳۲

۰

۳۲

۰

۳۳

۰

۰

۳۵

۰

۳۶

۳۶

۰

۰

۳۷

۰

تفویض طلاق

استنہ دونوں خبر گیری نہ کروں تو تم کو طلاق کا اختیار ہے

اگر تمہاری اجازت کے بغیر نکاح کروں تو تم کو اختیار ہے، اس کے بعد عورت

کی طلاق واقع ہوگی

کائن نامہ کے بموجب عورت خود کو طلاق دے سکتی ہے

شوہر کے اختیار سونپنے کے بعد عورت کو طلاق کا حق ہے

نکاح کے پہلے کا تفویض نامہ صحیح نہیں، ہاں بطور تعلیق درست ہے

اقرار نامہ کے مطابق عورت طلاق دے سکتی ہے

کائن نامہ کی شرط جب نہیں پائی گئی تو طلاق واقع نہیں ہوتی

طلاق میں یہ شرط باطل ہے کہ جب چاہوں گی طلاق دے کر آزاد ہو جاؤں گی

تمین طلاق کی نیت سے کہا طلعتی نفکہ تو کتنی طلاق واقع ہوگی

طلعتی کہہ کر سال بھر خاموش رہا

جاہلوں کی عرف میں طلاق سے جب تمین طلاق مراد ہو

### باب ششم

#### طلاق معلق کے احکام و مسائل

مرد نے کہا کہ اگر فلاں جگہ جاؤں تو مجھے تمین طلاق

جس کے انکار پر طلاق کو مطلق کیا تھا اس نے انکار کر دیا تو طلاق نہیں ہوتی

جب چھ فلاں جگہ ہو تو طلاق

طلاق معلق میں شک ہو تو طلاق واقع نہیں ہوتی

طلاق کو بیوی کے کام پر استقبال کے صیغہ کے ساتھ معلق کرنے سے طلاق نہیں ہوگی

صفحہ	عنوان
۲۸	ساتھ روانہ کر دو، ورنہ طلاق دیتا ہوں بیوی روانہ نہیں کی
۱	طلاق کو امر محال پر معلق کرنے سے طلاق نہیں ہوتی
۲۹	طلاق کو روپیہ پر معلق کیا تو بغیر روپے دیئے طلاق نہیں ہوگی
"	آٹھ دن تک کھانا کھائے تو طلاق بیوی نے تین دن بعد کھا لیا
"	طلاق دیتے وقت جب معلق نہیں کیا، بعد میں کیا تو فوراً طلاق ہو گئی
۳۰	زبان سے طلاق دے اور زبان میں تعلیق کا ارادہ کیا تو زبان کا اعتبار ہوگا
"	یہ کام نہ کرنا ورنہ طلاق دے دوں گا یہ تعلیق نہیں
۳۱	جب شرط نہیں پائی گئی تو طلاق بھی نہیں ہوئی
"	کمازبردستی کہیں لے جاؤں تو زوجیت قطع کرنے کا اختیار ہے
"	نہیں جاؤ گی تو طلاق دے دوں گا تعلیق نہیں
۳۲	تعلیق غیر متعین کی صورت میں یہ وقت موت طلاق ہوگی
۳۳	تعلیق میں شرط پائے جانے سے طلاق ہو جاتی ہے
"	اتنے دن خرچ نہ دوں تو حق شوہر کی نہیں، بہ نیت طلاق کہے
"	طلاق کو مہر کی معافی پر معلق کیا تو معافی کے بعد طلاق ہوگی
۳۴	صورت مسئلہ میں طلاق نہیں ہوئی
"	قرآن نہ پڑھے گی تو طلاق دے دوں گا تو طلاق دینا لازم نہیں اور نہ کفارہ
"	لکھا اگر اتنے دن نفقہ نہ دوں تو تمہارے طلاق ہو کر شادی کر سکتی ہو
"	اگر اس صحن میں روزہ رکھوں تو بیوی پر طلاق
۳۵	لکھ بیوی کو فلاں تاریخ تک نہ بچو گے تو طلاق ہو جائے گی
"	بیوی سے کہا صورت دیکھاؤں تو یہی طلاق ہوگی
"	کہا اس احاطہ میں بود و باش اختیار کروں تو میری بیوی پر طلاق
۳۶	کہا فلاں سے بات کروں تو میری بیوی نکاح سے باہر ہو جائے گی اور بغیر حلالہ نکاح میں نہ آئے
"	میں جتنی شادی کروں گا تین طلاق
"	کہا بچاس جہرا نہ لوں تو میری بیوی پر طلاق
۳۷	نابالغ شوہر کا اقرار معتبر نہیں
"	کہا فلاں عورت کے سوا دوسری سے نکاح کروں تو اس کو طلاق
"	تعلیق ایک مرتبہ کے بعد ختم ہو جاتی ہے، دوبارہ طلاق نہیں پڑتی

صفحہ	عنوان
۳۷	کہا کہ مہر کے بدلے بیوی کو حرام کیا
۳۸	کہا اگر تمہاری چیز لی ہو تو طلاق
"	کہا اگر تم کو علیحدہ نہ کروں تو میری بیوی کو طلاق الخ
"	قبل نکاح کی تعلیق لغو ہے
۳۹	امید و فاپر طلاق کی تعلیق
"	بلا اجازت جانے پر طلاق کی تعلیق
"	کہا جب نکاح کروں تو طلاق مغلط
"	تحقق شرط کے بعد طلاق ہو جائے گی
۵۰	کہا پچاس روپے کر ایسا نہ کروں تو میری بیوی پر طلاق، اور دیا صرف بیس روپے طلاق ہو گئی
"	جہاں جانے پر طلاق کو معلق کیا ہے وہاں جانے سے طلاق ہو جائے گی
۵۱	تعلیق طلاق کی مذکورہ صورت میں طلاق ثلاثہ ہو گئی
"	زیور اور روپے پر طلاق معلق کی تو شرط پائے جانے سے طلاق ہو گئی
"	کہا اگر باپ کے گھر گئی تو طلاق باپ کے مرنے کے بعد گئی تو طلاق ہو گئی
۵۲	شرائط لکھنے کے بعد عمل نہ کرے تو اس کی بیوی مطلقہ ہو گی یا نہیں
"	اگر فلاں نے یہ کام نہیں کیا ہو تو طلاق
۵۳	طلاق مغلط کی شرط پر بغیر سنے و ستیظ کر دے تو کیا حکم ہے
۵۴	طلاق ثانی پر طلاق معلق کی تو نکاح ثانی کے بعد طلاق ہو جائے گی
"	نکاح کی طرف اضافت کر کے تعلیق کی تو شرط پائے جانے سے طلاق کا حق ہو گا
"	اس کے بعد جو نکاح میں ہے یا آئے گی اس پر تین طلاق
۵۵	لکھا سسرال میں نہ رہوں تو بیوی کو طلاق
"	کہا اگر مسجد کا کام کروں تو بیوی پر طلاق
"	صورت مذکورہ میں کیا حکم ہے
۵۶	کہا بیوی کی اجازت کے بغیر نکاح کروں تو اس پر طلاق
"	کاتبین نامہ کے خلاف کرنے کی صورت میں طلاق ہو گی یا نہیں
۵۷	کہا ایک ماہ تک نہیں آئی تو طلاق اس کے بعد شوہر انتقال کر گیا
"	ہر ماہ اس تاریخ کو منی آرڈر نہ کروں تو بیوی کو طلاق، روپیہ دوسرے ذریعہ سے بچے تو کیا حکم ہے
"	کہا اگر میرے گھر سے باہر گئی تو مجھ پر حرام



صفحہ	عنوان
۵۷	بیوی نے کہا کہ اگر فلاں تاریخ تک مہر ادا نہ کرو گے تو زوجیت سے علیحدہ ہو جاؤں گی
۵۸	کہا ایسا نہ کروں تو بیوی کو اختیار ہے کہ دوسرا طریقہ اختیار کرے
"	مذکورہ صورت میں کیا حکم ہے
"	کسی کو مجبور کر کے قسم لی کہ اگر وہ راز ظاہر کرے گا تو جس عورت سے شادی کرے اس پر طلاق
۵۹	شرط معلق واپس نہیں ہو سکتی
"	دھوکہ سے کہا یا کہ بیوی کو اپنے نفس پر حرام کی
"	آئینہ نہ دیکھو گی تو تم پر طلاق
"	لکھا چھ ماہ میں جائیداد منتقل نہ کروں تو نکاح منسوخ و باطل
"	کوئی اپنے بھائی کو طلاق کا مالک نہ لے اور وہ طلاق دیدے
۶۰	کہا اگر میں نے فلاں سے زنا کیا ہو یا اس کا ارادہ ہو تو جس سے شادی کروں اس پر طلاق
"	اگر تمہارے لئے اس کے ہاتھ کا کھانا حرام ہے تو تین طلاق
"	و طی حرام کروں تو مجھ کو طلاق اور گدھے سے و طی کی
۶۱	کہا بکر نے صالحہ سے شادی کی تو تم کو طلاق دیدوں گا اس سے طلاق نہیں ہو گی
"	اس دروازہ سے گئی تو طلاق، دوسرے دروازے سے جانے میں طلاق نہیں
"	کہا گھر لاؤں تو طلاق، عورت خود سے آجائے تو کیا حکم ہے
۶۲	اگر عمر اور اس کی اولاد کو زمین دوں تو میری بیوی پر طلاق، زمین اس کے داماد کو دی
"	سادہ کاغذ نکلنے پر طلاق معلق کی تھی نکلا لکھا ہوا
"	جس کو تابی پر طلاق کو معلق کیا تھا اس کے پائے جانے پر طلاق ہو گی
۶۳	فلاں تاریخ کو گھر نہ آئی تو طلاق الٹ
۶۴	تعلیق کے مطابق میسے نہیں گئی تو طلاق ٹلشتم واقع ہو گئی
"	نکاح کے بعد کہا اگر پہلی بیوی نکلے تو اس کو طلاق الٹ
"	تعلیق طلاق منظور کرنے کے بعد شرط پائی گئی الٹ
"	جب تک شرط نہ پائی جائے عورت کو حق طلاق نہیں
۶۵	تعلیق میں جب جمعہ کہا تو اس سے پہلا جمعہ مخصوص نہیں ہو گا الٹ
"	ولی کے طلاق کو معلق کرنے سے طلاق نہیں ہو گی
۶۶	جس چیز پر تعلیق کی ہے اس کے سوا پر طلاق نہ ہو گی
"	اس شرط پر نکاح کیا کہ میں تنہا ہوں دوسرا کوئی نکلا تو طلاق
۶۷	

صفحہ	عنوان
۶۷	نکاح سے پہلے کا اقرار نامہ طلاق کے لئے معتبر نہیں
۶۸	تعلیق میں شرط پوری ہونے سے طلاق بائن ہوتی ہے یا نہیں
"	نکاح کے وقت جو شرط کی ہے اس کی خلاف ورزی سے طلاق واقع ہوگی
"	کائن نامہ میں لکھا کہ اگر ایسا ہوا تو میری طرف سے طلاق الخ
۶۹	کہا اگر فلاں کو قتل نہیں کیا تو میری بیوی پر طلاق الخ
"	نکاح سے پہلے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو میری بیوی کو مطلقہ سمجھا جائے
"	بیوی سے کہا تیری زندگی میں دوسری شادی کروں تو ایسا ایسا اس کو
۷۰	طلاق دے کر دوسری شادی کی
"	پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی کروں تو اس کو تین طلاق، یہ لکھنا کیسا ہے
"	معافی مہر کی شرط پر طلاق دی، اب بعد طلاق عورت معاف نہیں کرتی
۷۱	کائن نامہ کی خلاف ورزی کا حکم کیا ہے
۷۲	بیوی کی تازہ زندگی دوسری شادی کی تو اس پر طلاق مغلطہ الخ
"	اس شادی کے لئے تیسری عورت سے نکاح کا حکم کیا ہے
"	کہا اگر فلاں کی اجازت بغیر زیدہ سے نکاح کروں تو اس پر تین طلاق الخ
۷۳	کہا فلاں کی اجازت کے بغیر نکاح کروں تو مجھ پر طلاق الخ
"	متصلاً انشاء اللہ کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی
"	اگر تم خالہ کے گھر جاؤ گی، اس کے بعد جاسکتی ہے یا نہیں
"	کہاں فلاں سے ملوں تو میرا نکاح نسخ ہے الخ
۷۴	کہا زوجہ کو تکلیف دوں تو اس پر طلاق اور کپڑا نہیں دیا
"	کہا اگر بات کروں تو بیوی پر طلاق، دو بیوی میں سے کس پر واقع ہوگی
"	طلاق معلق مذکورہ صورت میں طلاق نہیں ہوئی
۷۵	کہا اگر فلاں کے گھر میں داخل ہوئی تو تجھ پر تین طلاق، پھر اس نے حیلہ کیا
"	کہا نان نفقہ نہ دوں تو نکاح سے باہر
"	صورت مسئلہ میں طلاق نہیں واقع ہوئی
"	لکھا اگر میری بیوی کو جلد نہیں بھیجا تو یہ میرا طلاق نامہ ہے، ایک ماہ سے کم میں بھیج دیا الخ
۷۶	مشروط طلاق کا حکم
"	نکاح کر کے یہ لکھ دیا کہ دوسرا نکاح کروں تو تم کو طلاق کا اختیار ہے الخ



صفحہ	عنوان
۷۷	روٹی کپڑا نہ دو گے تو یہی طلاق ہے، اس کا شوہر نے اقرار کر لیا
۷۸	پہلے ایک عورت کو طلاق دی، پھر اس سے شادی کر لی
۷۹	کہا تم سے وطی کروں تو ماں بہن سے کروں اس سے طلاق نہیں ہوگی
۸۰	مذکورہ صورت کا حکم کیا ہے
۸۱	اقرار نامہ کے خلاف کرنے سے طلاق ہوگی
۸۲	صورت مذکورہ میں طلاق نہیں ہوگی
۸۳	کہا ایسا نہ ہو تو مجھ پر سہ طلاق
۸۴	جب شرط نہیں پائی گئی طلاق نہیں واقع ہوئی
۸۵	صورت مسئلہ میں طلاق نہیں ہوئی
۸۶	وعدہ تھا کہ بیوی کو ساس کے گھر رکھوں گا اب اپنے گھر لے گیا
۸۷	کہا قصور ظاہر کر دے ورنہ تین طلاق، قصور ظاہر کر دیا
۸۸	کہا بلارضا مندی لے جاؤں تو نکاح فسخ ہوگا
۸۹	کہا اگر نکاح نہ کروں تو میری منکوحہ پر تین طلاق
۹۰	کہا خلاف شریعت کوئی کام کروں تو تم کو طلاق کا اختیار ہوگا
۹۱	کہا اس کی زندگی میں دوسری شادی کروں تو اس دوسری پر تین طلاق
۹۲	طلاق نامہ لکھ دیا اور کہا جب تک مہر کی معافی نہ لکھ دے تحریر نہ دی جائے
۹۳	کہا آج دن سے تو میرا بدن چھوئے تو تم پر تین طلاق، رات میں چھو الٹا
۹۴	ملازمت کے سوا تم کو چھوڑ کر سکونت کروں تو بیوی پر طلاق، دوسرے گاؤں میں ملازمت کر لی
۹۵	نکاح کے چھ سال بعد جو شرط لکھی گئی اس سے بھی طلاق ہوگی
۹۶	تحریر کے خلاف چھپ کر کام کرنے سے بھی طلاق واقع ہو جائے گی
۹۷	کہا یہ مقام چھوڑ کر جائیں تو چھ ماہ بعد بیوی پر تین طلاق
۹۸	مندرجہ شرط نامہ کی خلاف ورزی کا حکم
۹۹	باب ہفتم
۱۰۰	طلاق کے متفرق مسائل
۱۰۱	عورت کے جیل کاٹنے کے بعد شوہر کو طلاق پر مجبور کرنا
۱۰۲	کیا جبراً عورت کی رخصتی کرائی جائے گی

صفحہ	عنوان
۸۵	قاضی طلاق دے سکتا ہے یا نہیں
۸۶	عورت کا دعویٰ اور اس کی حیثیت
۸۶	لکھا میں نے فلاں دن سے شوہر ہونے کا خیال دل سے نکال دیا الخ
۸۶	جبر اطلاق دلانا کیسا ہے الخ
۸۶	کنکریاں پھینکنے سے طلاق نہیں ہوتی گو اس کا رواج ہو
۸۶	لکھا کہ اپنا حق طلاق روح نبوت کو تفویض کیا الخ
۸۶	ثبوت طلاق کے لئے شرعی شہادت ضروری ہے
۸۷	فاسقوں کی گواہی سے طلاق نہیں ثابت ہوتی
۸۷	قسم کھا کر کہا کہ نہیں بلاؤں گا، چھ ماہ تک نہیں بلایا
۸۷	مندرجہ ذیل صلح نامہ سے طلاق ہوئی یا نہیں
۸۸	عورت بدکار نکلے اور شوہر بغیر رقم لئے طلاق نہ دے تو وہ دیوث ہو گیا نہیں
۸۸	جس عورت کو بیس بچے ہوتے ہیں کیا وہ نکاح سے باہر ہو جاتی ہے
۸۸	جو عورت زنا میں مبتلا ہو جائے اس کو طلاق دینا ضروری ہے یا نہیں
۸۸	استاذ طلاق دینے کو کہے اور والدین روکیں تو کیا کرنا چاہئے
۸۸	کوئی صورت ہے کہ شوہر زبان سے طلاق نہ دے اور طلاق ہو جائے
۸۹	طلاق رجعی اور بائنہ کا فرق اور حلالہ کب ہوتا ہے
۸۹	مہر معجل پر نکاح کیا مگر مہر ادا نہ کر سکا تو تفریق ہوگی یا نہیں
۸۹	طلاق کے بعد عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے
۹۰	جس پر دو نشین عورت کے پاس اجنبی مرد جائے اس کا نکاح ٹوٹتا ہے یا نہیں
۹۰	عورت رہنا نہیں چاہتی اور شوہر طلاق نہیں دیتا الخ
۹۰	طلاق کے دعویٰ پر مہر دینے سے طلاق نہیں ہوتی
۹۰	عورت کے کچھ کہنے سے طلاق نہیں ہوتی
۹۰	جس عورت پر زنا کا شبہ ہو، اس کو طلاق دینا کیسا ہے
۹۱	بیوی طلاق کا دعویٰ کرے اور شوہر انکار کرے کس کا قول مانا جائے
۹۱	طلاق کا وکیل بنانا کیسا ہے
۹۱	صرف طلاق کا وکیل بنایا تھا مگر وکیل نے تین طلاق دیدی
۹۲	شوہر کا کہنا ہے صرف ایک طلاق کا وکیل بنایا جائے، تین دینے پر وکیل معزول ہو لیا نہیں

صفحہ	عنوان
۹۲	شوہر کا حکم بنانا
"	ایک عبارت کا مطلب
"	عدالت کے ذریعہ طلاق دلوانا کیسا ہے
۹۳	طلاق بائن کے بعد دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے
"	جو بیوی سے زنا کرے وہ کیسا ہے
"	شراب کے کاروبار سے بیوی مطلقہ نہیں ہوتی
"	حاملہ عورت کہتی ہے کہ مجھے طلاق پر چکی ہے وضع حمل کے بعد دوسرا نکاح کرنا کیسا ہے
۹۴	دو بیوی والا ایک کو بلا قصور طلاق دے کر بھائی سے شادی کرنا چاہتا ہے، کیسا ہے
"	جبر اطلاق دلوانا اور طلاق سے پہلے عورت کو اپنے گھر لے جانا کیسا ہے
"	بیوی کہتی ہے طلاق دی ہے شوہر انکار کرتا ہے گواہ موجود نہیں
۹۵	شوہر اگر طلاق کا اقرار کر لے تو طلاق ہو جاتی ہے
"	صورت مسئولہ میں طلاق ہوئی یا نہیں
۹۶	طلاق کا معنی نہ جانتا ہو مگر لفظ کہنے کی گواہی دے تو طلاق ثابت ہوگی
"	میل ملاپ سے جب مایوسی ہو جائے تو طلاق دینا کیسا ہے
"	تنہائی کی طلاق واقع ہوتی ہے
"	نابالغ شوہر کی بیوی دوسری شادی نہیں کر سکتی
۹۷	نکاح ہوا مگر شوہر نے نہ نان نفقہ دیا اور نہ حقوق شوہری ادا کئے
"	قسم کھانا کہ دوسرا نکاح کروں تو وہ حرام
"	یہ کہنا کہ دنیا کی ساری عورتیں میری ماں ہیں
"	مطلقہ سے جماع
"	حلالہ میں جماع کا مشروط ہونا
"	یہ کہنا کہ فلاں کام کروں تو میری بیوی پر طلاق
۹۸	شوہر سے کاتین نامہ لکھوانا کہ بلا اجازت دوسری نہیں کروں گا
"	گوشت کی طلاق کیسے واقع ہوتی ہے
۹۹	عورت طلاق کا دعویٰ کرے اور شوہر انکار کرے تو کیا کیا جائے
"	شوہر کے پابند شریعت نہ ہونے سے نکاح فسخ نہیں ہوتا
"	طلاق معلق سے بچنے کی تدبیر



صفحہ	عنوان
۱۰۰	بلاعذر گواہی میں تاخیر
	باب ہشتم
۱۰۱	طلاق رجعی سے متعلق احکام و مسائل
"	دو طلاق رجعی کے بعد ہمستری سے رجعت ہو جاتی ہے
"	دو صریح طلاق کے بعد بیوی کو لوٹا لینا درست ہے
"	غصہ میں دو مرتبہ کہا طلاق دی، طلاق دی، کیا حکم ہے
۱۰۲	کمانکاح میں رہو یا طلاق لے لو بیوی نے کہا طلاق لیتی ہوں
"	پرچہ لکھ کر طلاق دینے سے کونسی طلاق ہوتی ہے
"	ہم اس کو طلاق دیتے ہیں کہنے سے طلاق رجعی ہوتی ہے
"	کہا آج سے اس کو طلاق سمجھو، تو کونسی طلاق ہوئی
۱۰۳	ایک طلاق دے کر متعدد لوگوں سے کتار ہاکہ طلاق دے دی ہے کتنی طلاق ہوئی
"	شراب پی کر دو طلاق دی کیا حکم ہے
"	دو طلاق دے کر رجوع کر لیا تھا چار سال بعد پھر طلاق دی کیا حکم ہے
۱۰۴	جعلی دلائل پر جس نے طلاق دی خود اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی
"	لکھا ہم اس کو برابر طلاق دیتے ہیں کیا حکم ہے
"	ایک طلاق کے بعد دوبارہ نکاح کس طرح ہوگا
۱۰۵	طلاق رجعی میں بوسہ سے رجعت ہو جاتی ہے
"	میں نے طلاق دی کہنے سے رجعی طلاق ہوئی عدت میں رجعت ہو جاتی ہے
"	عدت میں رجعت درست ہے
"	طلاق بائن میں رجعت نہیں
۱۰۶	طلاق دیدی ہے کہنے سے رجعی واقع ہوتی ہے
"	ایک دو صریحی طلاق کے بعد رجعت درست ہے الخ
"	خاموش نہیں ہوگی تو طلاق کہنے سے کونسی طلاق واقع ہوئی
۱۰۷	کہا ایک طلاق دو طلاق، دو طلاق واقع ہوگی
"	طلاق دی، دی، دی کہنے سے ایک طلاق ہوئی
"	ایک طلاق دے کر جب رکھ لیا تو رجعت ہو گئی الخ

صفحہ	عنوان
۱۰۸	طلاق نامہ لکھنے کے سات دن بعد بچہ پیدا ہوا تو اب رجعت نہیں ہو سکتی
"	عدت کے اندر رجوع نہیں کرنے سے بائند ہو جاتی ہے الح
"	طلاق رجعی میں عدت کے اندر جماع سے رجعت ہو جاتی ہے
۱۰۹	ایک طلاق دی پھر خبر دینے کے طور پر اس کو کئی مرتبہ دہرایا تو کتنی طلاق ہوئی
"	دو طلاق کے بعد رجعت کر لی پھر تیسری طلاق دی تو مغلطہ ہو گئی
۱۱۰	کہا آج رات میں نہیں آئی تو طلاق، وہ نہیں آئی تو رجعی طلاق پڑے گی
"	نشہ کی حالت میں طلاق دی ہوش کے بعد رجوع کر لیا کیا حکم ہے
"	ایک طلاق دو طلاق دی کہنے سے کتنی طلاق واقع ہوتی ہے جبکہ نیت رجعت کی ہو
۱۱۱	ایک طلاق کے بعد رجعت جائز ہے
"	اور بعد عدت نکاح
"	پہلے جواب آیا طلاق نہیں ہوئی ساتھ رہنے لگا، پھر کئی ماہ بعد جواب ملا
"	طلاق ہو گئی، درمیانی مدت کا حکم
۱۱۲	طلاق کے بعد عورت کو رکھ سکتا ہے یا نہیں
"	عدت کے بعد بلا نکاح رکھنا کیسا ہے۔
"	دو طلاق کے بعد رجعت کر لی، اب تیسری کے بعد رجعت نہیں کر سکتا
"	کہا طلاق دی، وہ میری ماں ہے کوئی طلاق ہوئی
۱۱۳	لکھا تجھ کو طلاق شرعی دی، رجعت درست ہے یا نہیں
"	طلاق کے بعد میاں بیوی کے ساتھ رہ سکتے ہیں یا نہیں
"	کہا ایک طلاق دی دو طلاق دی کتنی طلاق واقع ہوئی
۱۱۴	صورت ذیل میں کیا حکم ہے
"	جب تیسری طلاق پاد نہ ہو رجعت درست ہے
۱۱۵	جب شوہر کو تیسری طلاق دینا یاد نہ ہو
	باب نہم
۱۱۶	خلع سے متعلق احکام و مسائل
"	فارغ خطی خلع کے ہم معنی ہے اور اس سے شوہر بائند ہوتی ہے
"	شوہر سے نباہ نہ ہونے کی صورت میں خلع بہتر ہے

صفحہ	عنوان
۱۱۶	بذریعہ خلع طلاق حاصل کرنا جائز ہے
۱۱۷	طلاق بائن کے بعد خلع درست نہیں
"	خلع کے بعد گزشتہ نان نفقہ باقی نہیں رہتا
"	شوہر کی مرضی کے خلاف خلع نہیں ہو سکتا
۱۱۸	جبر اخلع سے بھی طلاق بائنہ ہو جاتی ہے
"	عورت سے زبردستی ایک ہزار کے اقرار پر شوہر نے خلع کیا
"	فارغی کن اسباب کی بنیاد پر حاصل کرنا درست ہے
۱۱۹	خلع کا کاغذ فریقین کی مرضی سے لکھ گیا تو خلع ہو گیا، اس کے پھاڑ دینے سے خلع ختم نہیں ہوگا
"	خلع شوہر کی بغیر مرضی نہیں ہو سکتا
۱۲۰	شوہر کے قبول کرنے سے خلع ہوتا ہے
"	بغیر طلاق یا خلع دو سرانکاح جائز نہیں
۱۲۱	خلع میں شوہر کی رضامندی ضروری ہے
"	نابالغہ بذریعہ ولی خلع کر سکتی
"	نابالغ شوہر سے خلع کی کوئی صورت نہیں
۱۲۲	ولی کی اجازت کے بغیر خلع ہو سکتا ہے
"	باپ نے خلع کر لیا شوہر نے طلاق دی مگر عورت نے قبول نہیں کیا
۱۲۳	مہر کے عوض خلع ہوا تو کیا شوہر دیا ہوا مہر واپس لے سکتا
"	خلع میں جو طلاق دی اس سے گونسی طلاق واقع ہوئی
"	چھوڑتا ہوں جہاں چاہے چلی جائے اس سے طلاق بائن واقع ہوئی
"	بیوی علیحدگی چاہے تو کیا کیا جائے
۱۲۴	جس شخص سے روپیہ لے کر شوہر سے خلع حاصل کیا اس سے نکاح جائز ہے
"	شوہر کو بعض خلع کس قدر رقم لینی جائز ہے
"	شوہر کی منظوری کے بغیر قاضی خلع نہیں کر سکتا ہے
۱۲۵	طلاق کا کاغذ جب شوہر کی مرضی سے لکھ گیا تو طلاق واقع ہو گئی
"	اس کی واپسی سے فائدہ نہیں
"	عورت کی مرضی کے بغیر خلع نہیں ہوتا ہے



صفحہ	عنوان
۱۲۵	خلع کی صورت اور اس سے مہر کی معافی
۱۲۶	صرف ارادہ ظاہر کرنے سے نہ خلع ہوتا ہے اور نہ طلاق
۴	روپیہ لے کر کہا کہ میرا فلاں سے کوئی تعلق نہیں تو خلع ہو گیا
۴	خلع لکھ دینے سے خلع ہو جاتا ہے
۱۲۷	روپے لے کر طلاق دی تو طلاق بائن ہوئی
۴	بلا رضامندی جبراً خلع جائز نہیں
۴	فیصلہ سے پہلے صلح بہتر ہے
۴	حیلہ کر کے بیوی کو لے جانا کیسا ہے
۴	شوہر کی مرضی کے بغیر خلع کی ڈگری سے خلع نہیں ہوتا
۱۲۸	خلع پر مجبور نہیں کیا جاسکتا
۴	دوران مقدمہ میں خلع ہو سکتا ہے
۴	تین دفعہ فارغ خطی سے بھی ایک ہی طلاق بائن واقع ہوگی
۱۲۹	خلع کے بعد بھی عدت ضروری ہے
۴	خلع اور عدت سے متعلق احادیث
۴	مہر معاف کرا کے خلع کرنا درست ہے
۱۳۰	روپیہ لے کر طلاق دی تو طلاق بائن سے عورت علیحدہ ہو گئی
۴	پنچائت کے ذریعہ خلع درست ہے
	باب دہم
۱۳۱	باب الایلاء قسم کھانا کہ چار ماہ تک بیوی سے صحبت نہیں کروں گا
۴	قسم کھا کر کما چار ماہ تک تیرے پاس نہیں جاؤں گا
	باب یازدہم
۱۳۲	لعان سے متعلق احکام و مسائل
۴	شرائط کے پائے بغیر لعان نہیں ہوتا
۴	بیوی کو شوہر نے تہمت لگائی اب بیوی تفریق چاہتی ہے الخ
۴	نکاح خواں نے لعان کر کے تفریق کی وہ صحیح نہیں ہے

صفحہ	عنوان
۱۳۳	شوہر کے قسم کھا کر تہمت لگانے اور بیوی کے لعنت کرنے سے لعان و طلاق نہیں ہوا
"	ہندوستان میں لعان اور اس کی وجہ سے تفریق کی کوئی صورت نہیں
"	صرف ایک مرد اور ایک عورت کے دیکھنے سے زنا ثابت نہیں ہوتا اور یہاں لعان نہیں
۱۳۴	دو گواہوں کی شہادت سے شوہر کا تہمت لگانا ثابت ہو جاتا ہے
"	تہمت لگانے کی سزا
"	ہندوستان میں لعان کے ذریعہ فسخ نکاح نہیں ہو سکتا
	باب دوازدہم
۱۳۵	ظہار سے متعلق احکام و مسائل
"	بہ نیت طلاق یہ کہنا کہ تو میری بہن کے مثل ہے، اس سے طلاق بائن ہوگی
"	ما تحت کہنا چاہتا تھا مگر زبان سے نکلا تو میری ماں ہے الخ
"	غصہ میں بہ نیت طلاق کہا تو مثل میری بیٹی کے ہے الخ
۱۳۶	کہا اگر تیرے ساتھ ہم بستر ہوں تو ماں کے ساتھ ہوں الخ
"	کہا اگر تجھ سے بولوں تو اپنی ماں بہن سے بولوں
"	تجھ سے جماع کروں تو ماں سے کروں الخ
"	تجھ سے صحبت کروں تو ماں سے کروں الخ
۱۳۷	بیوی کو بہن کہا کیا حکم ہے
"	تجھ سے تعلق رکھوں تو ماں بہن سے رکھوں الخ
"	اس کہنے سے کہ تیرے پاس جاؤں تو ماں کے پاس جاؤں طلاق نہیں ہوئی
۱۳۸	ظہار کا کفارہ ادا کئے بغیر بیوی سے ہمبستر ہونا
"	بیوی سے ظہار کیا پھر تین طلاق دی، حلالہ کیا، کیا اس کے بعد بھی کفارہ لازم ہے
۱۳۹	بیوی کو ماں بہن کہنے سے طلاق نہیں ہوتی
"	میں نے تجھ کو ماں کے برابر حرام سمجھا کہنے سے طلاق ہوگی یا ظہار
"	بیوی کو بہن کے برابر کہنے کا کیا اثر ہوتا ہے
۱۴۰	شادی سے پہلے بیوی کو بہن کے برابر کہنے سے کچھ حرج نہیں
"	بیوی سے کہلا دی باز آجا، کیا اس سے طلاق ہوگی
"	بیوی سے کہا اگر تجھ سے شادی کروں تو اپنی دختر سے کروں

صفحہ	عنوان
۱۴۰	کہا تجھ کو ہمیشہ کے برابر سمجھوں گا
"	بیوی نے شوہر سے کہا تو میرے بھائی جیسا ہے الخ
۱۴۱	غصہ میں بیوی سے کہا تو میری ماں ہے، پوچھنے پر تایا نیت کچھ نہیں تھی
"	بیوی سے کہا تجھ سے جماع کروں تو ماں بہن سے کروں
"	بغیر نیت طلاق بیوی کو بہن کہہ دینا
"	تیرے گھر میں گھسوں تو ماں سے بد فعلی کروں کہا، کیا حکم ہے
	باب سیزدہم
	نامرد، مجنون، متعنت اور دوسرے عیوب کی وجہ سے تفریق اور
۱۴۲	فسخ نکاح کے احکام و مسائل
"	نامرد سے نکاح ہو جاتا ہے، بغیر طلاق دوسرا نکاح جائز نہیں
"	نامرد کی بیوی کا نکاح ثانی بلا طلاق نہیں ہو سکتا ہے
"	نامرد کی بیوی دوسرا نکاح کیسے کرے
۱۴۳	تالغی میں ایک نامرد سے نکاح ہو گیا اب کیا کرے
"	نامرد سے نکاح جائز ہے علیحدگی کے لئے قاضی سے درخواست کرنی چاہئے
۱۴۴	عین کی بیوی اگر خود فسخ کرے تو ایک سال کی مہلت دے گی یا نہیں
۱۴۶	جب نامرد شوہر بیوی کو طلاق نہ دے تو عورت کیا کرے
"	بیوی سے زنا کرانے والے نامرد کی بیوی کیا کرے
"	نامرد علاج سے جب قادر ہو جائے تو کیا حکم ہے
۱۴۷	جذامی کے ساتھ اس کی بیوی نہیں رہتی ہے تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں
"	نان نفقہ نہ دینے کی وجہ سے تفریق نہیں ہو سکتی
"	متعنت شوہر سے امام شافعی کے مسلک پر تفریق ہو سکتی ہے
۱۴۸	زوجہ مجنون کیا کرے
"	دیوانہ کی بیوی کے لئے تفریق ہے یا نہیں، دوسرے مذہب پر عمل کیسا ہے
۱۴۹	شوہر جب خبر نہ لے تو عورت تفریق کے لئے کیا کرے
"	شوہر بد اطوار ہو، اور بیوی کے حقوق ادا نہ کرے تو بیوی علیحدہ ہو سکتی ہے یا نہیں
۱۵۰	نان نفقہ نہ دینے والے شوہر سے نکاح فسخ ہو گیا نہیں



صفحہ	عنوان
۱۵۰	جو شوہر و طہی کے بجائے بیوی سے لواطت کرے تو عورت نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں
"	شوہر تیس سال کے لئے قید ہو جائے تو عورت نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں
۱۵۱	شوہر تیس سال کے لئے قید ہو گیا، عورت صبر نہیں کر سکتی تو نکاح فسخ ہو سکتا ہے
۱۵۲	وانم المریض شوہر کی بیوی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں
"	مجذوم کی بیوی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں
"	متعنت کی بیوی الفسخ
"	بد چلن شوہر کی بیوی کیا کرے
۱۵۳	مجذوم کی بیوی کیا کرے
"	عورت کابل ہجرت کرنا چاہتی ہے کیا اس سے نکاح فسخ ہو جائے گا
"	عدم واقفیت کی وجہ سے نکاح ہو گیا تو فسخ کے لئے کیا کرے
۱۵۴	نان نفقہ جب شوہر نہ دے تو عورت کیا کرے
"	جس کے شوہر کو قید کی سزا ہو جائے
"	شوہر سوزاک و آتشک میں مبتلا ہے
"	اور آوارہ ہے بیوی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں
۱۵۵	دس سال تک جس کے شوہر نے خبر نہیں لی اس کا کیا کیا جائے
"	شوہر جب نان نفقہ نہ دے تو عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں
۱۵۶	شوہر کی زیادتی کی صورت میں بیوی فسخ نکاح کے لئے کیا کرے
"	عورت کہتی ہے میرا شوہر خنثی ہے اس عورت کا دوسرے سے نکاح کرنا کیسا ہے
"	شافعی المذہب عورت نان نفقہ نہ پانے کی صورت میں تفریق کر سکتی ہے
۱۵۷	نان نفقہ نہ ملنے کی وجہ سے تفریق کی صورت
"	نان نفقہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں
"	شوہر کے اندھے ہونے سے عورت علیحدہ نہیں ہو سکتی
۱۵۸	نامرد کی بیوی کیا کرے
"	نامرد کی بیوی کا نان نفقہ اور مهر
۱۵۹	معذور اور مجنوں الحوا اس شوہر کی بیوی کیا کرے
"	عین کی بیوی ایک سال کی مہلت کے بعد تفریق کر سکتی ہے
"	جو شوہر عرصہ تک بیوی کی خبر گیری نہ کرے وہ عورت کیا کرے

صفحہ	عنوان
۱۶۰	زوجہ عین کی تفریق بذریعہ حکم
۱۶۱	جس عین شوہر نے کبھی وطن نہ کی ہو اس کی عورت کا حکم
"	جس کا شوہر اوباش ہو، اور حقوق ادا نہ کرے اس کا حکم
"	جو شوہر احکام شریعہ کا مخالف ہو، اس سے نجات کی صورت
۱۶۲	تراضی مسلمین سے مقرر قاضی کا فیصلہ جائز ہے
"	ظالم شوہر سے نجات کی صورت
۱۶۳	جو شوہر بیوی کا جانی دشمن ہو، اس کے ساتھ رہنا مناسب نہیں
"	دیوث کی بیوی کا شوہر کے پاس رہنا مناسب نہیں ہے
"	جس عورت کا شوہر بد طینت ہو، اس کے پاس اس کی بیوی کا نہ بھیجنا درست ہے
۱۶۴	ظالم شوہر سے نجات کی صورت بتائی جائے
"	جذام والا مرض چھپا کر نکاح کر لے تو ظاہر ہونے پر نکاح فسخ ہو سکتا ہے
۱۶۵	جو شخص اپنی بیوی کو ایذا دے وہ عورت کیا کرے
"	پاگل کی بیوی کیا کرے
۱۶۶	پاگل کی طرف سے ولی یا قاضی طلاق دے سکتا ہے یا نہیں
"	مجنون کی بیوی شوہر سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے یا نہیں
"	مجنون کی بیوی جس کو زنا کا خطرہ ہے اور نان نفقہ بھی نہیں، دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں
۱۶۷	جو مجنون پاگل خانہ میں ہے، اس کی بیوی کیا کرے
"	مجنون اور اس کے ولی کی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے۔
"	مجنون جس کو کبھی ہوش آجاتا ہے اس کی بیوی کیا کرے
۱۶۸	پاگل نے بیوی کو طلاق دے دی کیا حکم ہے
"	جو پاگل کبھی اچھا کبھی پاگل رہتا ہے اگر صحت کی حالت میں طلاق دے الخ
۱۶۸	مجنون جس کو ایک دو دن ہوش آجاتا ہے اس کی طلاق واقع ہوگی
"	پاگل کی بیوی کے لئے امام محمد کے مذہب پر عمل کیسا ہے
۱۶۹	جو پندرہ دن پاگل رہتا ہے اور پندرہ دن صحت اس کی طلاق ہوگی یا نہیں
۱۷۰	ایسا لڑکا جس کے حواس درست نہیں رہتے وہ بیوی کو طلاق کیسے دے
"	جذام والے کی بیوی تفریق کر سکتی ہے
"	شوہر کو جذام ہو تو بیوی کو خیار تفریق حاصل ہے



صفحہ	عنوان
	باب چہارم ہم
۱۷۲	زوجہ مفقود الخیر سے متعلق احکام و مسائل
"	زوجہ مفقود الخیر کے سلسلہ میں امام مالک کا فتویٰ اور احناف کا اس پر عمل
"	جس عورت کا شوہر دس سال سے غائب ہو وہ امام مالک کے فتویٰ پر عمل کرے
۱۷۳	ساتھ برس کا آدمی سات سال سے غائب ہے اس کو زندہ سمجھا جائے یا مردہ
"	شوہر کے دو برس سات ماہ غائب رہنے کے بعد جو نکاح ہو اوہ صحیح نہیں
۱۷۴	جوان العمر عورت جس کا شوہر غائب ہے کیا کرے
۱۷۵	مفقود الخیر کی بیوی پہلے شوہر کی واپسی کے بعد اسی کو ملے گی
"	مفقود الخیر کی بیوی نے دوسری شادی کر لی پھر پہلا شوہر آیا مگر وہ رکھنا نہیں چاہتا
"	بیوی پہلے شوہر آنے کے بعد اسی کو ملے گی
۱۷۶	شوہر کی دو برس گمشدگی کے بعد بیوی نے شادی کر لی وہ جائز نہیں ہوئی
"	دس سال گمشدہ شوہر کا انتظار کرنے کے بعد شادی
"	دس سال شوہر کا انتظار کر کے شادی کی، اب شوہر آگیا کیا حکم ہے
۱۷۷	زوجہ مفقود میں قضائے قاضی کی بحث
"	جس کا شوہر غائب ہو، وہ عورت کیا کرے
"	مفقود الخیر کی بیوی کی دوسری شادی کے لئے قضائے قاضی ضروری ہے
	زوجہ مفقود چار سال قاضی کے حکم سے انتظار کرے گی تو پھر قضا کی
۱۷۸	ضرورت ہو گی یا نہیں
	چار سال بعد قاضی نے زوجہ مفقود کی دوسری شادی کر دی
۱۷۹	بعد میں پہلا شوہر آگیا تو بیوی اسی کو ملے گی
"	مفقود الخیر کے مال کی تقسیم کب ہوگی
"	مفقود الخیر کی بیوی موجودہ زمانہ میں کتنے دن کے بعد نکاح کرے گی
۱۸۰	مفقود الخیر کی کس عمر کا اعتبار کیا جائے گا
"	شوہر تیس سال سے غائب ہو تو دوسری شادی کا کیا حکم ہے
"	جو دس سال سے مفقود الخیر ہو، اس کی بیوی کا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں
۱۸۱	جس عورت کے شوہر کو جس دوام کی سزا ہو گئی اس کا کیا حکم ہے

صفحہ	عنوان
۱۸۱	شوہر نو سال سے پلٹن میں ہے خبر گیری نہیں کرتا بیوی کیا کرے
"	مفقود الخیر کی بیوی بغیر قضائے قاضی دوسری شادی کر سکتی ہے؟
۱۸۲	مفقود الخیر سے متعلق احکام
	باب پانزدہم
۱۸۳	عدت سے متعلق مسائل و احکام
"	نابالغ کی بیوی جس کے ساتھ نہ خلوت ہوئی اور نہ وطی، اس پر عدت نہیں
"	جس عورت کو حیض کی عادت آٹھ یوم ہے اس کی عدت کے ایام کم از کم ۵۴ دن ہوں گے
	نابالغ شوہر کی خلوت سے عدت لازم ہے
"	شوہر بغیر خلوت فوت ہو جائے تو بھی بیوی پر عدت وفات لازم ہے
۱۸۴	اکثر مدت حمل دو سال ہے اس کے بعد شرعاً حاملہ نہیں، عدت تین حیض ہے
"	مطلقہ سے بعد عدت نکاح ہو سکتا ہے
"	عدت خلع وہی ہے جو طلاق کی عدت ہے
۱۸۵	عدت طلاق نامہ لکھنے کے وقت سے ہوگی
"	عدت وفات چار ماہ دس دن ہیں
"	طلاق رجعی کی عدت
۱۸۶	پانچ سال تک حمل رہنا معتبر نہیں
"	بیوی عدت میں کہیں جا سکتی ہے یا نہیں
۱۸۷	نامرد کی بیوی پر بھی عدت ہے اگر خلوت ہو چکی ہے
"	کافرہ سے عدت کے بعد نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں
"	عدت کی تکمیل سے پہلے انتقال مکانی جائز ہے یا نہیں
"	عدت وفات کے بعد بیوی کی شادی درست ہے
۱۸۸	مطلقہ بعد عدت نکاح کر سکتی ہے
"	جہاں شوہر کا انتقال ہو، عورت کو وہیں عدت گزارنی چاہئے
"	شادی شدہ کافر عورت مسلمان ہونے کے بعد دوسرے
"	مسلمان سے عدت کے بعد شادی کرے گی
"	عدت وفات ہر حال میں ضروری ہے خواہ دونوں نابالغ ہوں

صفحہ	عنوان
۱۸۹	ایام عدت کا شمار طلاق دینے کے وقت سے ہوتا ہے
"	خلوت سے پہلے طلاق ہوئی ہے تو اس پر عدت نہیں
"	ٹیلی گرام سے موت کی خبر آئے تو وہ قابل اعتبار ہے
"	اور عدت موت کے دن سے شمار ہوگی
۱۹۰	عدت وفات میں عورت باپ کے گھر آسکتی ہے یا نہیں
"	عدت طلاق کے وقت سے شمار ہوگی
"	ایک عورت سے دو مرد شادی کا دعویٰ کریں اور
۱۹۱	تاریخ نہ بتائیں تو دونوں فسخ سمجھے جائیں گے
"	مردہ اسلام لانے کے بعد عدت گزار کر شادی کر سکے گی
۱۹۲	زمانہ عدت میں زنا سے حمل ہو جائے تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔
"	خلوت صحیحہ سے قبل شوہر مر جائے تو بھی عورت پر عدت وفات ضروری ہے
"	حاملہ کی عدت وضع حمل ہے
۱۹۳	اگر تین ماہ نو دن میں تین حیض آچکے ہیں تو عدت ختم ہوگئی
"	خلوت صحیحہ کے بعد عدت لازم ہے گو اس کا شوہر بہت دنوں سے علیحدہ ہو
"	حاملہ کی عدت کیا ہے
"	غیر مدخولہ پر عدت نہیں
۱۹۴	نکاح باطل و فاسد میں فرق نہیں اس میں جو وطی ہوئی وہ حلالہ نہیں ہے
"	خلع والی عورت سے بلا انقضائے عدت نکاح درست نہیں
۱۹۵	جس کا شوہر وفات پا جائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے
"	عدت میں نکاح جائز نہیں اور نہ اس کے ساتھ خلوت درست ہے
"	آبرو کا خوف ہو تو عدت دوسری جگہ گزار سکتی ہے
۱۹۶	تحریری طلاق میں بھی عدت لازم ہے
"	عورت کہیں تھی اور شوہر کا انتقال ہو گیا تو عورت وہیں عدت گزار دے گی
"	سن لیا اس سے پہلے عدت حیض سے ہوگی
"	شوہر کی موت کی خبر کے بعد جو نکاح بعد عدت ہوا صحیح تھا مگر
"	جب شوہر آگیا تو وہ عورت اسی کو ملے گی
"	عدت کے اندر عورت کو دھوکہ دے کر کسی خاص



صفحہ	عنوان
۱۹۷	شخص سے شادی پر مجبور کرنا معصیت ہے
"	مدخولہ پر شوہر سے الگ رہنے کے باوجود بعد طلاق عدت لازم ہے
"	ایام عدت میں نکاح حرام ہے
۱۹۸	بعد خلوت صحیحہ عدت ضروری ہے
"	مطلقہ ممتد الطہر کی عدت کیا ہوگی
"	رتقاء پر بھی بعد خلوت عدت ہوگی
۱۹۹	نو مسلمہ عورت کی عدت جس کا شوہر مر گیا
"	عدت میں بیٹھی ہوئی عورت کا کسی غمی شادی میں جاننا درست نہیں
"	ایک جواب پر اشکال کا جواب
"	غیر مدخولہ مطلقہ پر عدت نہیں لیکن جس کا شوہر مر جائے اس پر ہر حال میں
۲۰۰	عدت ہے مدخولہ ہو یا نہ ہو
"	مطلقہ اور متوفی عنما زوجہا کی عدت میں فرق
۲۰۱	خوف و خرابی صحت کی وجہ سے عدت میں نقل مکانی جائز ہے
۲۰۲	زانیہ اگر شوہر رکھتی ہے تو طلاق کے بعد اس پر عدت ضروری ہے
"	عدت میں نکاح جائز نہیں ہوا
"	مرد بعد اسلام دوسرے مرد سے شادی کر سکتی ہے یا نہیں
۲۰۳	غیر مدخولہ ایک طلاق سے بائن ہو جاتی ہے اس پر عدت نہیں
"	بیوی کے رہتے ہوئے سالی سے نکاح کیا، خلوت سے پہلے علیحدہ کرائی گئی
۲۰۴	تو اس پر عدت نہیں
"	خلوت صحیحہ نہیں ہوا تو مطلقہ پر عدت نہیں
"	عدت میں کسی بھی مصلحت سے نکاح جائز نہیں
۲۰۵	غیر مدخولہ پر عدت نہیں، مدخولہ پر عدت ہے
"	بعد خلوت عدت ہوگی خواہ سال بھر علیحدہ رہنے کے بعد طلاق دی ہو
"	مندرجہ صورتوں میں عدت کا حکم
۲۰۶	نامرد کی مطلقہ پر عدت ہے
"	عدت میں عورت کے لئے زیب و زینت درست نہیں
"	پانچ سال علیحدہ رہنے کے باوجود بعد خلوت عدت ہوگی

صفحہ	عنوان
۲۰۷	ایام عدت میں جو زنا سے حاملہ ہو جائے اس کی عدت وضع حمل ہے
"	جب سے طلاق دی عدت اس وقت سے شمار ہوگی الخ
۲۰۸	عدت میں دنوں کا شمار قمری حساب سے ہوگا
"	خلع کی عدت
"	نامرد کی مطلقہ پر عدت
۲۰۹	جو منکوحہ زانی کے ساتھ کئی سال بے بعد طلاق اس پر عدت ہوگی یا نہیں
"	بیوہ حاملہ کا نکاح وضع حمل سے پہلے جائز نہیں
"	عدت میں تھامے رکھنے کی نیت سے بھی نکاح جائز نہیں
۲۱۰	عورت جہاں رہتی تھی گو وہ اس کے شوہر کا گھر نہ ہو، وہیں عدت گزارے
"	نابالغہ مطلقہ پر بھی بعد خلوت عدت ہے
"	شوہر اقرار کرے کہ چھ ماہ پہلے طلاق دی تھی تو عدت اسی وقت سے شمار ہوگی
۲۱۱	کیا کرایہ والے مکان میں بھی عدت ضروری ہے
"	عدت میں اگر عورت زنا سے حاملہ ہو جائے
"	مطلقہ عدت گزرنے کے بعد نکاح کر سکتی ہے
"	زمانہ عدت کا نکاح باطل ہے اور بعد عدت والا درست
۲۱۲	مطلقہ ثلاثہ کی عدت
"	نامرد کی بیوی پر خلوت کے بعد عدت لازم ہے
"	معتدہ کا شادی میں نکلا درست نہیں
"	شوہر پر عدت نہیں
۲۱۳	دودھ پلانے والی عورت کی عدت بھی تین حیض ہی ہے
"	جس کی عدت وضع حمل ہے اگر وہ دوا سے حمل گرا دے تو عدت پوری ہوگی یا نہیں
۲۱۴	عدت طلاق میں جو زنا سے حاملہ ہو جائے عورت کی عدت وضع حمل سے شوہر کے عیسائی ہوتے ہی عورت نکاح سے خارج ہوگئی لیکن اس پر عدت لازم ہے
"	مرتدہ پر عدت لازم ہے
"	عدت والی عورت کا نکاح
۲۱۵	مجذوم کی بیوی جو کئی برس شوہر سے علیحدہ رہی طلاق کے بعد اس پر بھی عدت ضروری ہے
"	مرنے والے شوہر نے وطی نہیں کی ہو تو بھی عدت وفات ضروری ہے
"	خوف ہو تو شوہر کے گھر کے بجائے والدین کے یہاں عدت

صفحہ	عنوان
۲۱۶	کافر عورت مسلمان ہوئی اس کا شوہر مسلمان نہیں ہوا
"	مسلمان عورت مرتد ہو جانے پھر اسلام لے آئے تو اس پر عدت ہے یا نہیں
۲۱۷	بیہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے حاملہ کی عدت وضع حمل ہے
"	ممتد الظہر کی عدت
۲۱۸	نو مسلمہ جس کا شوہر مر چکا ہے اس پر عدت نہیں
"	بے پردہ عورت کو بھی عدت میں پردہ کرنا چاہئے
"	طلاق کا انکار کرنے کے بعد اقرار کرے تو اس کی عدت کب سے ہوگی
"	عدت وفات میں نکاح کر لیا تھا، چھ ماہ بعد علیحدگی اختیار کی، پھر نکاح کر لیا، اب عدت کیا ہوگی
۲۱۹	صورت ذیل میں عدت کب سے ہوگی
"	زانیہ زانی سے فوراً نکاح کر سکتی ہے، عدت نہیں
"	معتدہ کے ساتھ زنا کرنے سے اس پر نئی عدت نہیں آتی
۲۲۰	مطلقہ پر عدت ضروری ہے
"	شوہر والی جو زنا سے حاملہ ہوئی ہے اس پر عدت لازم ہے
"	عدت سے متعلق چند سوالات
۲۲۱	حمل والی کی عدت وضع حمل ہے اگر خشک ہو گیا ہو تو دوا وغیرہ سے گرانا جائز ہے
"	طلاق ثلاثہ کے بعد اگر شوہر زنا کرتا رہا تو اس کی عدت علیحدگی کے بعد شروع ہوگی
"	دوبارہ لا کر جماع کرنے سے عدت ثانیہ واجب ہوگی
۲۲۲	جو عورت قابل مجامعت نہ ہو اس پر بھی عدت ہے
"	حاملہ کی عدت وضع حمل ہے خواہ شوہر کے انتقال کے آدھ گھنٹہ بعد وضع حمل ہوا ہو
"	ختم عدت پر معلوم ہوا حمل ہے تو عدت کا کیا ہوگا
۲۲۳	عدت کا نفقہ بذمہ شوہر واجب ہے
"	معتدہ وفات تعزیت میں کہیں نہیں جاسکتی
"	دو سال علیحدہ رہنے کے بعد طلاق دے تو بھی عدت لازم ہے
"	عدت وفات میں جس نے شادی کر لی اس کی عدت کا بیان
۲۲۴	عدت میں ایک حیض کے بعد حمل ہو گیا تو عدت کیسے گزارے
۲۲۵	حاملہ کا حمل خشک ہو جائے تو عدت کیسے پوری کرے



بسم الله الرحمن الرحيم

## فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل و مکمل جلد دہم

الحمد لله و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند کی پہلی جلد خاکسار مرتب و محشی نے ۱۳۸۲ھ میں پیش کی تھی، اس کے بعد تھوڑے تھوڑے وقفہ سے اس کی بعد والی جلدیں حاضر کرتا رہا اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ انعام و احسان ہے کہ آج اس کی دسویں جلد پیش ہو رہی ہے اس موقع سے خاکسار مرتب و محشی کا دل حمد و شکر خداوندی سے لبریز اپنے رب بے نیاز کے آگے سجدہ ریز ہے، جس کی توفیق سے یہ خدمت انجام پذیر ہوئی۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے فضل و کرم سے یہ خدمت قبول فرمائے اور اپنے شکر گزار بندوں میں اس حقیر کا نام بھی درج کر دے۔

یہ سب دراصل دارالعلوم دیوبند کا فیض ہے، جو ایک سو چودہ سال سے مسلسل کتاب و سنت اور ملک و ملت کی ہمہ گیر خدمات میں منہمک ہے، خدا کرے تاقیامت اس کا یہ خر بے کراں مोजزن رہے، اور کائنات انسانی اس سے مستفید ہوتی رہے۔

یہاں پہنچ کر بے ساختہ زبان قلم پر اپنے مرشد و مربی حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم کا نام نامی آرہا ہے۔ جنہوں نے لولا اس خدمت گرامی کے لئے خاکسار کا انتخاب فرمایا، اور اعتماد کا اظہار کیا، اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی اور درازی عمر کی دولت سے نوازے، اور آپ کے حسن ظن کی لاج رکھ لے، اور فتاویٰ کا جو حصہ باقی رہ گیا ہے، اسے بھی محسن و خونی مرتب کرنے کی توفیق عطا فرمادے، وما ذلک علی اللہ بعزیز۔ فتاویٰ کے اہم اور پھیلے ہوئے حصہ کی اس جلد پر تکمیل ہو گئی، کیونکہ عام مسلمانوں کو جو دلچسپی اور جیسی ضرورت طہارت، نماز روزہ، حج، زکوٰۃ اور نکاح و طلاق سے متعلق مسائل و احکام کی ہوا کرتی ہے، دوسرے ابواب سے متعلق مسائل و احکام سے نہیں ہوتی۔

ظاہر ہے کہ طلاق کے مسائل اپنے اندر بڑی نزاکت رکھتے ہیں، اور ان کے نتائج دور رس ہوتے ہیں، اس لئے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ طلاق کے استعمال میں پوری احتیاط اور بیدار دماغی سے کام لیں، ذرا ذرا سی بات اور خفگی پر اس لفظ یا اس کے ہم معنی الفاظ زبان پر لانے سے پرہیز رکھیں۔

نکاح اس لئے نہیں منعقد ہوتا ہے کہ اس کو توڑا جائے، بلکہ اس کا مقصد باہم محبت و مودت اور طہانیت و سکینت قلبی ہے، ارشاد ربانی ہے۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً  
(سورۃ الروم - ۳)

اور اس کی نشانیوں سے یہ، کہ بنائے تم کو تمہاری قسم سے جوڑے، کہ چین پکڑوں ان کے پاس، اور رکھا تمہارے درمیان پیار اور محبت۔

لیکن یہ بھی درست ہے کہ کبھی مزاجوں کی نا موافقت کی وجہ سے حالات ناسازگار ہو جاتے ہیں اور بظاہر نباہ مشکل محسوس ہونے لگتا ہے، ادھر یہ حقیقت بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ اسلام نہ تو طلاق کو پسند کرتا ہے اور نہ طلاق دینے والے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، بلکہ اس عمل کو مبغوض قرار دیتا ہے، اور رشتہ ازدواج کو شکست و ریخت سے بچانے کے لئے ایسی تدبیروں پر عمل کی تاکید کرتا ہے جن سے باہمی غلط فہمیاں دور ہو کر آپس کے تعلقات استوار ہو جائیں۔

زن و شوہر کی ملی جلی زندگی میں صدر کی حیثیت اسلام نے مرد کو دی ہے۔ چنانچہ اختلاف کے وقت میں شوہروں کو ہدایت ربانی ہے۔

وَالَّتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاصْرَبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا۔ (سورۃ النساء - ۶)

تم اپنی جن بیویوں سے نافرمانی کا خطرہ محسوس کرو، انہیں زبانی سمجھاؤ، اگر باز نہ آئیں تو ان کے ساتھ ہم بستری ترک کر دو، اگر اس کا بھی اثر قبول نہ کرے تو ان کو پیٹو، اگر فرمانبرداری نہ جائے تو پھر ان کے خلاف کوئی الزام نہ تلاش کرو۔

پہلے مرحلے میں نفع و نقصان اور معلومات کے نشیب و فراز سمجھانے کی سعی کی جائے، اور رفیقہ حیات کو درست پر گامزن رکھنے کی مخلصانہ جدوجہد کی جائے، اس سعی میں اس بات کا پورا لحاظ رکھا جائے کہ اس کے جذبات و احساسات کو ٹھیس نہ لگنے پائے۔

دوسرے مرحلے میں شوہر اپنی دلی اذیت اور دل شکنی کو اس طرح ظاہر کرے کہ اپنا بستر الگ کر لے، تاکہ شریک زندگی اپنی زیادتی اور بے جا ضد محسوس کرنے پر مجبور ہو۔

آخر مرحلے میں شوہر کو معمولی سرزنش کا اختیار دیا گیا ہے، عموماً انسانی طبائع کے یہی تین درجے ہوتے ہیں، ان میں سے جس مرحلے میں بات نہ جائے اور صلح صفائی ہو جائے خدا کا شکر ادا کرے، اور اس قیمتی رشتہ کو ہر گز مجروح نہ ہونے دے جو اسلام کے نام پر قائم ہوا ہے۔

اگر شوہر ذاتی طور پر اپنی تدبیروں میں ناکام ہو جائے، تو ان دونوں کے مخلصوں اور بھی خواہوں کا فرض ہے کہ وہ مل کر بذریعہ خدا ترس بیچان کے معاملات کو درست کرنے کی سعی بلیغ کریں۔

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا۔ (سورۃ النساء - ۶)



اگر تم اوپر والوں کو ان دونوں میاں بیوی کے درمیاں کشاکشی کا اندیشہ ہو، تو تم لوگ ایک آدمی جو تصفیہ کرنے کی لیاقت رکھتا ہو مرد کے خاندان سے اور ایک آدمی لائق تصفیہ عورت کے خاندان سے بچو، اگر ان دونوں کو اصلاح منظور ہوگی تو اللہ تعالیٰ ان دونوں میں اتفاق پیدا کر دیں گے، اللہ علم والے خبر والے ہیں۔

مختصر یہ کہ ہر طرح کوشش کی جائے کہ جو رشتہ قائم ہو چکا ہے وہ ٹوٹنے نہ پائے، عورتوں کے سلسلہ میں اس ارشاد نبوی کو بھی سامنے رکھا جائے جس میں عورتوں کی مزاجی کیفیت کی نشاندہی کی گئی ہے، رحمت عالم ﷺ نے فرمایا۔

استوصوا بالنساء خیرا فانھن خلقن من ضلع وانہ اعوج شئی فی الضلع اعلاہ فان ذہبت تقیمہ کسرته وان ترکته لم یزل اعوج فاستوصوا بالنساء (بخاری باب الوصاة بالنساء)۔

عورتوں کے ساتھ بہتر سلوک کی بات قبول کرو کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور سب سے زیادہ ٹیڑھا پن اوپر کی پسلی میں ہوتی ہے، اگر تم اس کو بالکل سیدھا کرنے کی بات کرو گے تو توڑ ڈالو گے اور یونٹی چھوڑ دو گے تو جوں کی توں کچی باقی رہے گی، لہذا عورتوں کے ساتھ اچھلے تاف کرنا اختیار کرو۔

نئی تحقیقات نے بھی ثابت کر دیا ہے، کہ عورت کے عضلات مرد کے عضلات کے مقابلے میں کمزور ہیں، اور یہی تفاوت مرد و عورت کے دماغ اور عقل میں بھی ہے، پھر عورت میں انفعال اور بیجا ت کا مادہ زیادہ ہے، جس کے نتیجہ میں یہ تلون مزاجی کا بآسانی شکار ہو جاتی ہے، اس میں عورت کی ترکیب جسمانی کا بھی بڑا دخل ہے۔

مرد کے ہاتھ میں طلاق کی باگ دوڑ دوسرے وجوہ کے ساتھ اس وجہ سے بھی دی گئی ہے، تاکہ طلاق اور تفریق کی نوبت کم سے کم آئے۔ تفصیل کے لئے خاکسار کی کتاب ”اسلام کا نظام عفت و عصمت“ مطالعہ کی جائے۔

یہ ذہن نشین رہے کہ بلا وجہ طلاق دینا قابل تعزیر فعل ہے، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے مکروہ تحریمی تک قرار دیا ہے۔ اور علماء اسلام نے متفقہ طور پر اس کے بجا استعمال سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے۔

موجودہ دور میں عوام جس طرح طلاق کا استعمال کرتے ہیں، وہ سراسر غلط اور اصول شرع کے خلاف ہے، پہلے علماء سے معلوم کرنا چاہئے کہ کن حالات میں طلاق دینے کی اجازت ہے، عجلت سے ہر گز کام نہیں لینا چاہئے۔

خدا نخواستہ جب کبھی طلاق دینا ناگزیر ہی ہو جائے اور اس کے علاوہ کوئی چارہ کار باقی نہ رہ جائے۔ تو اس وقت صرف ایک طلاق صریح دے کر چھوڑ دے تا آنکہ اس کی عدت گزر جائے، اور طلاق ایسے وقت میں دی جائے جب عورت ایام حیض سے نکل کر ایام طہارت میں داخل ہو چکی ہو، اور اس زمانہ طہارت میں شوہر کو اس سے ہم بستر ہونے کی نوبت نہ آئی ہو۔

فالا حسن ان یطلق الرجل امرأته تطلیقة واحدة فی طهر لم یجا معها ویترکھا حتی تنقضي عدتها لان الصحابة كانوا یستحبون ان لا یزید وافی الطلاق علی واحدة حتی تنقضي العدة (ہدایہ

ج ۲ ص ۳۳۴۔

سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کو ایک طلاق دے کر چھوڑ دے اور طلاق اس طہر میں دے جس میں اس سے جماع نہ کیا ہوتا۔ اگرچہ اس کی عدت گزر جائے، اس لئے کہ صحابہ کرامؓ ایک سے زیادہ طلاق دینا پسند نہیں کرتے تھے جب تک عدت پوری نہ ہو جائے۔

اس طریقہ میں دونوں کا فائدہ ہے، عورت کا فائدہ یہ ہے کہ عدت کے دن کم ہوں گے، اور مرد کا فائدہ یہ ہے کہ دوران عدت میں اسے رجعت کا حق حاصل ہوگا، خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو، اور عدت پوری ہو جانے کے بعد عورت کی رضامندی سے وہ نکاح جدید کر سکتا ہے۔

حالت حیض میں طلاق دینے سے روکا گیا ہے اور اسے گناہ اور بدعت قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح تین طلاق دینے کو بھی معصیت کہا گیا ہے، اور اس سے منع کیا گیا ہے عہد نبویؐ میں جب ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی اور اس کی اطلاع سرور کائنات ﷺ کو ہوئی تو سخت غضب ناک ہوئے اور فرمایا۔

ایلعب بکتاب اللہ وانا بین اظہر کم (دار قطنی)

کیا وہ میرے موجود ہوتے ہوئے کتاب اللہ سے کھیل کرتا ہے۔

مجھے پوری توقع ہے کہ شریعت کی یہ بات عوام تک پہنچائی جائے گی، اور عوام اس باب میں پوری احتیاط خدا ترسی اور دوراندیشی سے کام لیں گے۔

یہ عرض کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ انسانی بھول چوک سے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو قارئین بلا تردد اس سے مطلع کریں، تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے۔ اخیر میں اپنے اساتذہ کرام، سرپرست شیعہ اور اراکین۔ مجلس شوریٰ دامت برکاتہم کی خدمت عالیہ میں ہدیہ امتنان و تشکر پیش کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جن کی توجہات، دعاؤں اور تعاون سے یہ خدمت انجام پا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ حقیر خدمت قبول فرمائے اور خاکسار مرتب کے لئے زواجر آخرت بنائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم O۔

طالب دعا

محمد ظفر الدین غفرلہ،

مرتب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

۱۱ / محرم سن ۱۳۹۷ھ



بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين  
وعلى آله وصحبه اجمعين.

## باب پنجم تفویض کا بیان اور اس سے متعلق احکام و مسائل

### تفویض طلاق

(سوال ۶۰۷) عبد اللہ نے ہندہ سے شرائط مندرجہ کائین نامہ نکاح کیا، اور یہ بھی لکھ دیا کہ اگر میں ان شرائط کے خلاف کروں گا تو ہندہ کو اختیار تین طلاق کا ہے، چنانچہ بعد نکاح کے عبد اللہ نے چند شرطوں کا خلاف کیا، اس بناء پر ہندہ نے اپنے نفس کو تین طلاق دے دیں، اور بعد عدت زید کے نکاح کر لیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟  
اور شوہر اول ہندہ کا اور چند آدمی کہتے ہیں کہ کائین نامہ جھوٹ بنا لیا ہے۔ اور ہندہ اور ہندہ کا باپ کہتا ہے کہ کائین نامہ صحیح ہے اور زید کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ اور زید پر کچھ گناہ ہے یا نہیں؟  
(الجواب) اگر دو گواہ عادل علاوہ ہندہ اور ہندہ کے باپ کے شرائط کائین نامہ کے ہیں تو تین طلاق ہندہ پر واقع ہو گئیں، (۱) اور دوسرا نکاح زید سے درست ہے اور زید کے پیچھے نماز درست ہے اور زید پر کچھ گناہ نہیں۔

اگر اتنے دنوں خبر گیری نہ کروں تو تم کو طلاق واقع کرنے کا اختیار ہے اس شرط پر نکاح کیا، کیا حکم ہے

(سوال ۶۰۸) زید نے ہندہ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ اگر میں چھ مہینہ تم سے جدا ہوں اور اس اثناء میں تمہاری خبر گیری یعنی خوردنوش ادا نہ کروں تو تم کو تین طلاق کا اختیار ہے، لہذا بعد وجود شرط اگر تمہاری مرضی ہو تو تم اپنے آپ مطلقہ ہو کر دوسرے کے نکاح میں جاسکتی ہو، اس صورت میں عورت کے اختیار طلاق کا ہو گا یا نہیں، یہ شرط عورت کی جانب سے تھی، اگر اس شرط کی ابتداء زوج کی طرف سے ہو تو کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں تحقیق شرط کے بعد عورت کو اختیار طلاق لینے کا ہے، اور دونوں صورتیں برابر ہیں، در مختار میں ہے قال لها اختیاری او امرک بیدک بنوی تفویض الطلاق الخ او طلقی نفسك فلها ان تطلق فی مجلس علمها به مشافهة او اخباراً الخ. (۲)

اگر تمہاری اجازت کے بغیر نکاح کروں تو تم کو اختیار ہے اس اختیار کے بعد عورت کی طلاق واقع ہوگی

(سوال ۶۰۹) ایک شخص نے یوقت تزویج زوجہ کو یہ اختیار دیا کہ اگر میں بلا اذن تمہارے دوسرے نکاح کروں تو

(۱) اقول وظاهر ان التعليق كالتميز في وقت تحقق الشرط (رد المحتار باب الامر بالبد ج ۲ ص ۶۶۶ وما سوى من الحقوق يقبل فيها شهادة رجلين او رجل وامرأتين سواء كان الحق مالا او غير مال مثل النكاح والطلاق والوكالة والوصية ونحو ذلك) (هداية كتاب الشهادة ج ۳ ص ۱۲۲) (ظهير ج ۳ ص ۱۵۵ - )

(۲) الدر المختار (على هامش رد المحتار باب تفويض الطلاق ج ۳ ص ۳۱۵) (ظهير ج ۲ ص ۱۵۵ - )

اس حالت میں تم کو اختیار ہو گا کہ اس دوسری بی بی کو طلاق بائن دے کر میرے عقد سے دور کر دو، اس صورت میں اس عورت کو طلاق کا اختیار دینا صحیح ہے یا نہیں، اور اس کو اختیار ہو گیا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں عورت کو اختیار دینا درست ہے، اور اگر وہ اس وقت طلاق دے گی تو واقع ہو جاوے گی (۱)

کاتین نامہ کے بموجب مدت مذکورہ کے بعد عورت خود کو طلاق دے سکتی ہے

(سوال ۶۱۰) ایک عورت کا خاوند چھ سات سال سے مفقود الخبر ہے اور وہ نکاح کے وقت اپنی زوجہ کو ایک کاتین نامہ بریں مضمون لکھ دیا تھا کہ اگر میں نامرد ہو جاؤں یا مفقود الخبر یا قید، یا پردیس رہ کر تمہارے پاس آمد و رفت نہ رکھوں، اور خبر گیری نان و پارچہ کی نہ کروں تو دو سال میرا انتظار کر کے مجھے طلاق دینے کا جو حق اور اختیار ہے وہ تمہیں سپرد کرتا ہوں تم تین طلاق دے کر دوسرے شخص سے نکاح کر لینا، اس صورت میں موافق شرط کاتین نامہ عورت طلاق لے کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں بعد تحقق شرط عورت کو تین طلاق لینے کا اختیار ہے، لیکن یہ شرط ہے کہ جس مجلس میں وہ مدت پوری ہو جس کے بعد شوہر نے اختیار طلاق کا دیا ہے، یعنی دو برس کی مدت، اسی وقت اور اسی مجلس میں عورت اگر اپنے نفس کو تین طلاق دے کر شوہر کی زوجیت سے علیحدہ ہو جاوے تو ہو سکتی ہے قال لہا اختاری (الی ان قال) او طلقی نفسك فلها ان تطلق فی مجلس علمها به مشافهة او اخباراً وان طال يوماً او اکثر مالاً یوقته وبمضى الوقت قبل علمها (۲) (در مختار) قوله مالاً یوقته فلو قال جعلت لہا ان تطلق نفسها اليوم اعتبر مجلس علمها فی هذا اليوم فلو مضى اليوم ثم علمت خروج الامر عن یدها وكذا كل وقت قید التفویض به الخ (۳) شامی ج ۲ ص ۵۷۵. اقول وظاهر ان التعليق كاللتجيز فی وقت تحقق الشرط قال فی الشامی والتجيز بمنزلة التعليق (۴) ج ۳ ص ۴۸۴. وفي الدر المختار لكن فی البحر عن القنیہ ظاہر الروایة ان المعلق كالمنجز (۵) ج ۲ ص ۴۸۴. وفي الدر المختار (ایضاً ومن الا لفاظ المستعملة الطلاق یلزمی والحرام یلزمی وعلى الطلاق وعلى الحرام فیقع بلانية للعرف الخ (۶) ج ۲ ص ۴۳۲ شامی وفيه تفصیل حققه فی الشامی.

اختیار سو نپنے کے مطابق عورت اپنے کو طلاق دے سکتی ہے

(سوال ۶۱۱) زاہد علی ولد عابد علی کا نکاح مسماۃ کریمہ بنت عبد اللہ کے ساتھ بہ اقرار امر بالید منعقد ہو کر نکاح نامہ لکھا گیا جس میں یہ الفاظ تحریر ہیں، مسماۃ کریمہ موصوفہ کو برضا مندی خود بلا اجبار و اکراہ احدی مضمون امر با ید ہا پر مختار کر دیا، یعنی مسماۃ کریمہ ممدوحہ جب چاہیں اپنی ذات کو میرے عقد نکاح سے خارج کر کے ازاد کر لیں مجھ کو کبھی کسی طرح اپنے نکاح قائم رہنے کا عوی نہ ہو سکے گا، کیونکہ بموجب اختیار مضمون امر بالید ہا اس وقت قطعاً یقیناً وہ میرے عقد نکاح سے خارج ہو جائیں گی، اب محمد زاہد علی کے افعال ناشائستہ کی وجہ سے مسماۃ کریمہ

(۱) ذکر ما یوقعه غیرہ بآذنه وانواعه ثلاثة تفویض وتوکیل ورسالة الخ واما فی طلقی ضربتک فیصح رجوعه ولم یقید بالمجلس لانه توکیل محض (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التفویض ج ۲ ص ۶۵۳ ط. س ج ۳ ص ۳۱۵ ظفیر

(۲) ایضاً ظفیر (۳) رد المحتار کتاب الطلاق باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ۶۵۳ و ج ۲ ص ۶۵۴-۱۲ ط. س ص ۳۱۵ ظفیر

(۴) رد المحتار باب الامر بالید ج ۲ ص ۶۶۶-۱۲ ط. س ج ۳ ص ۳۲۹ ظفیر (۵) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب

الامر بالید ج ۲ ص ۶۶۶-۱۲ ج ۳ ص ۳۲۹ ظفیر (۶) ایضاً کتاب الطلاق باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۴-۱۲ ظفیر



زاہد علی کے نکاح سے علیحدہ ہو کر عقد ثانی کرنا چاہتی ہے، پس مسماۃ کریمہ ماکن الفاظ اردو سے مضمون طلاق کو رو برو چند گواہوں کے اپنی زبان سے ادا کرے کہ طلاق واقع ہو جائے، اور اپنی ذات کو اس کے عقد سے آزاد کر لے۔  
(الجواب) اس صورت میں کریمہ کو اختیار ہے کہ وہ جب چاہے اپنا نکاح فسخ کرے، اور وہ یہ الفاظ کہہ لے کہ میں نے اپنے نفس کو طلاق بائنہ دی اور اپنے شوہر زاہد علی کے نکاح سے اپنے نفس کو خارج کر دیا، تو اس حالت میں کریمہ پر طلاق بائنہ واقع ہو جائے گی، اور وہ زاہد علی کے نکاح سے خارج ہو جائے گی، بعد عدت کے اس کو درست ہے کہ دوسرے مرد سے نکاح کر لے مگر یہ شرط ہے کہ شوہر نے الفاظ امر بالیدہ نیت طلاق کے نہ دیں۔  
كما في الدر المختار قال لها اختياري و امرك بيدك ينوي تفويض الطلاق لانيهما كناية فلا يعملان بلانية الخ فلها ان تطلق الخ (۱)

نکاح سے پہلے تفویض نامہ صحیح نہیں، ہاں بطور تعلیق ہو تو درست ہے  
(سوال ۶۱۲) ایک شخص قبل از عقد نکاح اپنی عورت کو جس سے وہ نکاح کرنا چاہتا ہے تفویض طلاق کا اختیار دیتا ہے یعنی جس وقت عورت چاہے مرد سے اپنی ذات کو بذریعہ طلاق جدا کر لے اور مطلقہ ہو جاوے، یہ تفویض قبل از نکاح درست ہے یا نہیں،  
(الجواب) نکاح سے پہلے تفویض طلاق نہیں ہو سکتی لیکن اگر بطریق تعلیق و اضافہ کہے اس طرح کہ جب تجھ سے نکاح کروں تو تجھ کو اختیار طلاق لینے کا ہے یا یہ کہے کہ بعد نکاح کے تجھ کو اختیار طلاق لینے کا ہے تو اس طرح تفویض صحیح ہے۔ (۲)

اقرار نامہ کے مطابق عورت طلاق لے سکتی ہے  
(سوال ۶۱۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ اقرار نامہ لکھ دیا تھا کہ مسماۃ کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہوگی، اگر ہو تو مسماۃ کو اختیار ہے کہ وہ اپنا فیصلہ کرے۔ اس کے بعد عورت نے شوہر کی مرضی کے خلاف کام کیا جس کی وجہ سے شوہر نے عورت کو مارا، عورت فرار ہو کر والدین کے گھر چلی گئی اور عدالت میں دعویٰ کیا، عدالت نے اقرار نامہ کی وجہ سے حکم طلاق کا دے دیا، اس حالت میں عورت اپنا نکاح دوسری جگہ کر سکتی ہے یا نہیں۔  
(الجواب) جب کہ شوہر نے ایسا اقرار نامہ لکھ دیا تھا اس کے موافق شرط کے پائے جانے پر عورت کو اختیار طلاق لینے کا ہے، (۳) اور بعد عدت کے دوسری جگہ اس کا نکاح ہو سکتا ہے۔

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب تفويض الطلاق ج ۲ ص ۶۵۳ ط س ج ۳ ۳۱۵ ظفیر  
(۲) شرطه الملك كقولہ لمنكو حتم الخ ان ذهبت قالت طالق او الا ضافة اليه اي الملك الخ كان نكحتك فانت طالق الخ فلغا فوله لا حية ان زرت زيد اقلت طالق الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۰ ط س ج ۳  
(۳) ظفیر (۳) والثاني تعليق التفويض بالشرط وله اقسام احدها التفويض بالغيبة الخ ان فلا ناجعل امرأة فلانة بيدها معلقاً بشرط انه متى غاب عنها من مذكرة كذا او من مكان كذا الخ ولم يعد اليها في هذه المدة فانها تطلق نفسها بعد ذلك متى شاءت الخ القسم الثاني التعليق التفويض بترك نقد المعجل الى وقت كذا الخ القسم الثالث تعليق التفويض بشرط قماره او بشربه الخمر او ضربه ضرباً موجعاً الخ (عالمگیری کتاب الشروط فصل ثالث ج ۶ ص ۲۲۲ وج ۶ ص ۲۲۳ ظفیر)

کائین نامہ کی شرط جب نہیں پائی گئی تو طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال ۶۱۴) مولوی زید نے اپنی لڑکی خالدہ کا نکاح بحر سے کر دیا، ایک کائین نامہ پچند شرائط لکھوایا منجملہ ان شرائط کے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر میں دائم المریض یا دائم الجس یا مفقود الخبر ہو جاؤں یا طاقت جماع نہ رہے تو تین سال انتظار کے بعد خالدہ کو اختیار ہوگا کہ اپنے کو مطلقہ کر کے دوسرے شخص سے نکاح کر لیوے، چند روز بعد سر داماد میں ناچاقی ہوئی، بحر نے میل جول اپنی زوجہ سے قطع کر دیا، مولوی نے فتویٰ دیا کہ بعد وجود شرط طلاق واقع ہو گئی، اس پر زید نے اپنی دختر خالدہ کا نکاح ثانی کر دیا، شوہر نے اس سے وطی بھی کر لی، اس صورت میں جس نے فتویٰ دیا اور شوہر ثانی کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) جب کہ شرط کائین نامہ محقق نہیں ہوئی تو عورت کو اختیار طلاق لینے کا نہیں ہے اور نکاح ثانی اس کا صحیح نہیں ہوا، باقی شوہر ثانی نے جب کہ بر بناء فتویٰ نکاح اور وطی کی ہے تو وہ مواخذہ سے بری ہے، گنہ فتویٰ دینے والے پر ہے۔

حلالہ میں یہ شرط لگانا باطل ہے کہ جب میں چاہوں گی طلاق دے کر آزاد ہو جاؤں گی  
(سوال ۶۱۵) زید اگر اپنی زوجہ مطلقہ سے حلالہ اس شرط سے کرائے کہ خود زوجہ مطلقہ زید وقت نکاح ثانی یہ شرط لگائے کہ میں جب چاہوں گی، شوہر ثانی سے طلاق بائنہ لے کر آزاد ہو جاؤں گی تو کیا اس صورت میں حلالہ درست ہو جائے گا یا نہیں۔

(الجواب) شوہر ثانی جس وقت بعد وطی کے اس کو طلاق دے گا تو عدت کے بعد وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال ہے، اور عورت کا یہ شرط کرنا قبل از نکاح باطل ہے اس سے عورت کو خود اختیار طلاق کا حاصل نہ ہوگا، البتہ اگر یہ شرط کہ بعد نکاح میں جس وقت چاہوں گی طلاق لے لوں گی، اور شوہر ثانی اس کو منظور کر لے کہ بعد نکاح کے تجھ کو اختیار طلاق لینے کا ہے تو عورت جب چاہے اپنے نفس کو طلاق دے سکتی ہے، (۱) اور وطی شوہر ثانی کی حلالہ میں ضروری ہے۔

بہ نیت تین طلاق بیوی سے کہا طلقی نفسک تو کتنی طلاق واقع ہوگی

(سوال ۶۱۶) اگر زید نے بہ نیت سے طلاق اپنی بیوی سے کہا طلقی نفسک، اس سے تین طلاق پڑیں گی یا ایک رجعی۔

(الجواب) اگر وہ تین طلاق اپنے نفس پر واقع کرے گی تین طلاق واقع ہو جائیں گی اور اگر ایک طلاق دے گی تو ایک واقع ہوگی۔ (۲)

(۱) شہدوا ان فلانا جعل امر امراته فلانة يدها على ان تطلق نفسها ما شئت ومتى شئت ابداً وانها قبلت منه هذا الا مر (عالمگیری مصری ج ۶ ص ۲۲۲) قال لها طلقی نفسک فلها ان تطلق فی مجلس علمها به مشافهة او حصار او ان طال يوماً او اکثر ما لم یوفقه (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ۶۵۳ ط ۳ ج ۳۱۵) ظفیر (۲) قال لها طلقی نفسک فلها ان تطلق نفسها (در مختار) هذا تفویض بالصریح ولا یحتاج الی نية والواقع به رجعی وتصح فيه نية الثلاث كما سیدکره المصنف اول فعل المشیئة (رد المحتار باب التفویض ج ۲ ص ۶۵۳ ط ۳ ج ۳۱۵) ظفیر



طلقی نفسک کہہ کر سال بھر خاموش رہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۱۷) زید اپنی بیوی کو طلقی نفسک کہہ کر ایک سال تک خاموش رہا، اس صورت میں زید کی نیت تین طلاق کی سمجھی جاوے گی یا نہیں۔

(الجواب) نہیں۔ (۱)

طلاق سے جب جاہلوں کے عرف میں تین طلاق مراد ہو تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۱۸) جاہلوں کے عرف میں طلاق کا لفظ بمعنی طلاق مغلظ ہے، اس عرف کا کچھ اعتبار ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس عرف کا اعتبار نہیں ہے۔ (۲)

(۱) او طلقی نفسک فلہا ان تطلق (در مختار ط. س ج ۳ ص ۳۱۵) هذا تفویض بالصریح ولا یحتاج الی نية والواقع یہ رجعی (در مختار باب التفویض ج ۲ ص ۶۵۴ ط. س ج ۳ ص ۳۱۵) بغیر شوہر کی نیت کے صرف مدت دراز ہونے سے کچھ نہیں ہوتا قال لہا طلقی نفسک ولم ینو او نری واحدة فطلقت وقعت رجعية وان طلقت ثلاثا ونواه وقعن (ایضاً ج ۲ ص ۶۶۸) ظفیر۔  
(۲) والطلاق يقع بعد دفرن بہ لا بہ (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الطلاق غیر المد حول بہا ج ۲ ص ۶۲۷ ط. س ج ۳ ص ۲۸۲) ظفیر۔

## باب ششم

## طلاق معلق کے احکام و مسائل

مرد نے کہا اگر فلاں جگہ جاؤں تو مجھے تین طلاق، کیا حکم ہے

(سوال ۶۱۹) زید نے بحالت غصہ سخت اپنی ہمشیرہ کے ساتھ جھگڑا کرتے ہوئے کہا کہ اگر میں علاقہ بار کے چک میں جاؤں تو مجھے تین طلاق ہیں، ان الفاظ سے کیا ثابت ہوگا، کیا یہ الفاظ معلق بالشرط ٹھہریں گے، اور ان الفاظ سے کون سی طلاق ہوگی۔

(الجواب) اس صورت میں تین طلاق شرط مذکور پر معلق ہوں گی، اگر اس فعل کو کرے گا تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو جائیں گی، اور بدون حلالہ کے اس کی زوجہ اس کے لئے حلال نہ ہوگی قال فی الدر المختار ومن الا لفاظ المستعلمة الطلاق يلزمى والحرام يلزمى وعلى الطلاق وعلى الحرام فيقع بلا نية الخ (۱) والتفصيل في الشامی (۲)

جس کے اٹکار پر طلاق کو معلق کیا، اس نے انکار کر دیا تو طلاق نہیں ہوتی

(سوال ۶۲۰) زید می گوید کہ وقتے کہ ہمراہ عمر فساد دیاوی کردہ بودم آل وقت خالد من رازدو کوب ساخت، شخصے جو ہش داد کہ خالد ہر گز با تو زدو کوب نہ کردہ است، پس زید گفت کہ اگر خالد مر ازدو کوب نہ کردہ باشد و حلفا منکر می شود، پس زوجہ مر اسہ طلاق است بعد ازاں خالد بروئے جماعت مسلمین حلف شرعی نمود کہ ہر گز کدام کونہ بازید زدو کوب نہ کردہ ام، دریں صورت زید راجع حکم است، سہ طلاق واقع شود یا نہ۔

(الجواب) ہر گاہ زید بر قول مقرر است وہی گوید کہ خالد مر ازدو کوب کردہ است طلاق بر زوجہ اش واقع نخواہد شد۔ (۳)

اگر بچہ فلاں جگہ ہوا تو طلاق یہ جملہ کہے تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۲۱) زید نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تیرے بچہ تیری ماں کے گھر ہوا تو تجھ پر طلاق ہے، چنانچہ بچہ اس کی ماں کے گھر پیدا ہوا تو طلاق ہوئی یا نہیں۔ زوجہ نے خود قرآن شریف ہاتھ میں لے کر میرے سامنے حلف سے بیان کیا اور ورثاء زوجہ سب کا یہی بیان ہے، اس کے زوج سے دریافت کیا تو اس نے جامع مسجد میں قرآن شریف ہاتھ میں لے کر حلف کیا کہ میں نے طلاق نہیں دی، ایک خط زوج کا لکھا، زوجہ کے نام میرے پاس تھا، اس میں لکھا تھا کہ اگر تیری ذات کو مجھ سے دھبہ لگتا ہے تو میں نے قطع تعلق کیا، افسوس صد افسوس کیا خیال تھا کیا ہو رہا ہے۔ اس خط کو دکھایا تو اقرار کیا کہ میرا ہی ہے مگر میری یہ نیت نہیں تھی، اس صورت میں اس کا قول معتبر ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر شوہر نے واقعی ایسا کہا لکھا کہ اگر بچہ تیری ماں کے گھر ہوا تو تجھ پر طلاق ہے اور پھر بچہ ماں کے گھر

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۴ ط.س ج ۳ ص ۱۲۰۲۵۲ ظفیر۔

(۲) دیکھئے رد المختار للشامی باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۴ ط.س ج ۳ ص ۱۲۰۲۵۲ ظفیر۔

(۳) وان اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط (عالمگیری کتبوری ج ۲ ص ۴۴۰ ط.س ج ۱ ص ۴۲۰) اور یہاں شرط میں پائی گئی۔ ظفیر۔



ہو تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی، (۱) لیکن اگر شوہر اس تحریر و تقریر تعلیق سے انکار کرے، اور کوئی ثبوت اس کا باقاعدہ شرعیہ نہ ہو تو حکم طلاق کا نہ ہوگا۔ کیونکہ اس بارے میں قول شوہر کا معتبر ہوتا ہے، اور قطع تعلیق کے لفظ میں نیت کا اعتبار ہے، اگر شوہر نیت طلاق کا تسلیم نہ کرے تو اس لفظ سے شرعاً طلاق واقع نہ ہوگی لیکن اگر عورت کو یقین طلاق کا ہو مثلاً یہ کہ اس نے خود طلاق کا لفظ سنا ہے یا اس کی تحریر میں دیکھا ہے تو اگر وہ اپنے آپ کو بچا سکے اور علیحدہ رہ سکے تو علیحدہ رہے اور مجبوری گناہ شوہر کے ذمہ ہوگا عورت پر مواخذہ نہیں ہے۔ (۲)

### طلاق معلق میں شک ہو تو طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال ۶۲۲) زید نے قسم کھائی کہ اگر میں نے عمر کی شکایت کیا ہو تو میری بیوی پر طلاق مغالطہ ہے، کچھ دنوں کے بعد اس کو یاد آیا کہ میں نے اس قسم کھانے سے فلاں شخص سے جو عمر کی شکایتوں سے واقف تھا مثلاً کلکتہ میں یہ کہا تھا کہ جب بنارس جاؤ تو عمر کی شکایت فلاں شخص سے کرنا، بنارس جا کر اس نے شکایت بھی کر دی تھی، مگر اس قسم میں زید کو یہ شبہ ہے کہ قسم کھاتے وقت کسی جگہ اور مکان کی تخصیص کی تھی یا نہیں، مثلاً اس طرح کہا تھا کہ اگر میں نے عمر کی شکایت بنارس میں کسی سے کی ہو تو میری بیوی پر طلاق مغالطہ ہے یا یہ کہ مطلق کسی جگہ وغیرہ کی تخصیص نہیں کی تھی، اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق ہونی یا نہیں۔

(الجواب) شک سے طلاق واقع نہیں ہوتی، پس جب کہ صورت مسئلہ میں اس کو تعمیم و تخصیص مکان میں شک ہے، تو تحقق شرط سے طلاق واقع نہ ہوگی، علم انہ حلف ولم یدر بطلاق او غیرہ لغا کمالو شک اطلق ام لا الخ در مختار۔ (۳)

طلاق کو بیوی کے کسی کام پر صیغہ استقبال کے ساتھ معلق کرنے سے طلاق واقع نہیں ہوگی (سوال ۶۲۳) اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو یہ کلمہ کہے کہ اگر تو نے فلاں کام کیا تو تجھ کو طلاق دے دوں گا، اگر عورت غلطی سے وہ کام کرے، اور مرد عورت پر کلمہ مذکور کا استعمال نہ کرے تو پہلے ہی کلمہ سے کیا عورت پر طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں۔

(الجواب) اگر وہ عورت اس کام کو کرے گی تو اس پر طلاق واقع نہ ہوگی، البتہ اگر شوہر طلاق دے دے گا تو طلاق واقع ہوگی، بدون طلاق دیئے اس پہلے کلمہ سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ (۴)

(۱) فاذا اصابه ای الطلاق الى الشرط وقع عقب الشرط اتفاقاً (عالمگیری کشوری باب التعليق ج ۲ ص ۴۴۰ ط.س. ج ۱ ص ۴۲۰) ظفیر.

(۲) والمرأة كالفاضی اذا سمعته او احبرها عدل لا يحل لها تمكينه الخ اليها ترفع الي للقاضی فان حلف ولا يسهل لها فلا تم عليه (رد المحتار كتاب الطلاق باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۴ ط.س. ج ۳ ص ۲۵۱) ظفیر.

(۳) الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الصريح ج ۲ ص ۶۲۳ ط.س. ج ۳ ص ۱۲۰۲۸۳ ظفیر.

(۴) انا اطلق نفسي لم يقع لا نه وعد (در مختار) وعبارة الجوهرة وان قال طلق نفسي فقلت انا اطلق لم يقع قياسا واستحسانا (رد المحتار باب تفويض الطلاق ج ۲ ص ۶۵۸ ط.س. ج ۳ ص ۳۱۹) ظفیر.

ساتھ روانہ کر دو، ورنہ طلاق دیتا ہوں یہ کہا اور بیوی روانہ نہیں کی گئی تو طلاق ہو گئی

(سوال ۶۲۴) زید اپنی سسرال میں واسطے لینے اپنی اہلیہ کے گیا، بعد گفت و شنید بسیار کے اس نے بحالت غصہ اپنی اہلیہ کی نسبت لوگوں سے یہ کہا کہ میری بیوی کو میرے ساتھ روانہ کر دو، ورنہ میں طلاق دیتا ہوں یاد دے دوں گا لو طلاق نامہ لکھواؤ، اور یہ الفاظ مختلف مجلسوں میں پندرہ بیس مرتبہ ادا کئے، ان الفاظ کی خبر لوگوں نے ہفتہ عشرہ تک زید کے خسر اور اس کی اہلیہ کو نہیں کی، اور زید کی اہلیہ کو اس کے ہمراہ روانہ نہیں کیا اور وہ بے نیل مرام واپس چلا گیا، اب اس واقعہ کو پندرہ بیس روز کا عرصہ گزر گیا تو زید کی بیوی کو طلاق ہو گئی یا نہیں، ایک ہوئی یا تین۔

(الجواب) (لفظ ورنہ میں طلاق دیتا ہوں) سے بوقت تحقق شرط طلاق واقع ہو جاوے گی، اور ”دے دوں گا“ میں طلاق واقع نہ ہوگی لا نہ وعدہ کذا فی الشامی (۱) اور لفظ ”لو طلاق نامہ لکھواؤ“ سے بھی طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر قائل کو شک ہے کہ ”طلاق دیتا ہوں“ کہا ہے یا ”طلاق دے دوں گا“ تو صورت شک میں طلاق واقع نہیں ہوئی اور جس صورت میں طلاق واقع ہوگی ایک طلاق واقع ہوگی، اور متعدد مجلسوں میں نقل کرنے سے اگر غرض اس کی اخبار از طلاق اول ہے تو اس تکرار سے جدید طلاق واقع نہ ہوگی فی الدر المختار علم انہ حلف ولم یدر بطلاق او غیرہ لغا کما لو شک اطلق ام لا و لو شک اطلق واحداً او اکثر بنی علی الاقل الخ (۲)

طلاق کو امر محال پر معلق کرنے سے طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۶۲۵) زید بالغ کا نکاح ہندہ بالغہ کے ساتھ ہوا، زید نے کسی رنجش سے یہ قسم کھائی کہ جب میں نکاح اپنی زوجہ ہندہ سے کروں تو وہ مجھ پر حرام ہے، لیکن قسم سے طلاق کی نیت نہ تھی بلکہ یہ سمجھتا تھا کہ اس قسم میں شرط لغو ہے نکاح تو ہو چکا، اب ایسی قسم کا اثر نکاح پر نہ ہوگا، البتہ قبل نکاح یہ قسم کھاتا تو ہندہ سے نکاح ہو سکتا، اس صورت میں زید پر ہندہ حرام ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) در مختار باب التعلیق میں ہے و شرط صحته کون الشرط معدوماً علی خطر الوجود فالمحقق کان کان السماء فوقنا تنجزو المستحيل کان دخل الجمل فی سم الخياط لغو (در مختار) قوله لغو فلا يقع اصلاً لان غرضه منه تحقيق النفي حيث علقه بامر محال وهذا يرجع الى قولهما امکان البر شرط انعقاد اليمين الخ شامی جلد ۲ (۳)۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر امر مستحيل پر طلاق کو معلق کرے گا تو وہ لغو ہے، پس صورت مسئلہ میں ظاہر ہے کہ متزوجہ سے جب تک وہ اس کی زوجہ ہے نکاح نہیں ہو سکتا اور منکوحہ محل نکاح نہیں ہے، پس جب کہ یہ کلام لغو ہوا، تو اگر بعد طلاق کے پھر اس سے نکاح کرے گا تب بھی اس پر طلاق واقع نہ ہوگی، پس بحالت موجودہ جب کہ وہ عورت اس کے نکاح میں پہلے سے ہے اس پر بسبب تعلیق مذکور کے طلاق واقع نہ ہوگی۔

(۱) دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المحتار للشامی ج ۲ ص ۶۵۷ ط س ج ۳ ص ۱۹۳ ۱۲ ظفیر  
(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۶۲۳ ط س ج ۳ ص ۲۸۳ ۱۲ ظفیر  
(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۶۷۹ ط س ج ۳ ص ۳۴۲ ۱۲ ظفیر



طلاق کو روپیہ دینے پر معلق کیا ہے تو بغیر روپیہ دیئے طلاق نہیں ہوگی

(سوال ۶۲۶) زید کو یہ کہا گیا کہ ہندہ جو تیری منکوحہ ہے اس کو طلاق دے دے ہم تیرا دوسرا نکاح پڑھا دیں گے اور اس قدر روپیہ بھی دیں گے، اس پر زید نے طلاق نامہ بھی لکھ دیا، مگر طرف ثانی سے اب تک کوئی معاہدہ پورا نہیں ہوا نہ روپیہ دیا نہ نکاح کر لیا، اور زید نے صرف یہ طلاق نامہ لکھا زبانی طلاق نہیں دی، آیا یہ عورت زید کے گھر میں رہ سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ طلاق نامہ لکھو اور روپیہ دینے پر تھا اور روپیہ نہیں دیا گیا تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔

بیوی سے کہا آٹھ دن تک کھانا کھائے تو تجھ پر طلاق، تین دن بعد بیوی نے کھا لیا کیا حکم ہے (سوال ۶۲۷) ایک شخص نے موجودگی والدہ و ہمیشہ کے اپنی زوجہ کو غصہ میں یہ کہا اگر تو آٹھ روز تک کھانا کھاوے تو تجھ پر طلاق ہے، زوجہ مذکورہ نے دو عین روز تک کھانا نہ کھایا زوجہ کے بھائی نے باصرار اس کو کھانا کھلادیا معیاد کے اندر، اور شوہر الفاظ مذکورہ کے کہنے سے انکار کرتا ہے، عورت مذکورہ کہتی ہے کہ بے شک کہے ہیں، تو طلاق ہوئی یا نہیں، بعد چھ ماہ کے زبردستی شوہر زوجہ کو اپنے گھر لے آیا۔

(الجواب) جب کہ شوہر منکر ان الفاظ کے کہنے کا ہے اور دو گواہ عادل و معتبر موجود نہیں ہیں تو قضاء شوہر کا قول معتبر ہوتا ہے اور طلاق ثابت نہیں ہوتی، (۱) لیکن جب کہ عورت کو یقیناً معلوم ہے کہ شوہر نے یہ الفاظ کہے ہیں اور بدجہ متحقق ہونے شرط کے طلاق واقع ہو گئی ہے تو عورت کو حتی الوسع اس سے علیحدہ رہنا چاہئے اور مجبوری گناہ شوہر پر ہے، (۲) اور چونکہ اس صورت میں موافق بیان زوجہ کے ایک طلاق رجعی واقع ہوتی ہے اور عدت کے اندر رجعت نہیں ہوئی جیسا کہ واقعہ سوال سے معلوم ہوتا ہے، تو اب حلال ہونے کی صورت عند اللہ یہ ہے کہ شوہر کو اس پر راضی کیا جاوے کہ تجدید نکاح کر لیا جاوے یعنی دو آدمیوں کے سامنے پھر ایجاب و قبول کر لیں، اور تین چار روپیہ مہر کے مقرر کر لیں۔ (۳)

جب طلاق دیتے وقت اس کو کسی کام پر معلق نہیں کیا تو بعد میں کہنے سے کچھ نہیں ہوتا طلاق ہو گئی

(سوال ۶۲۸) ہندہ کو اس کے شوہر زید نے اثناء گفتگو میں یہ الفاظ کہے کہ شرک کرنا تمہارا ثبات ہوا، میں نے تجھ کو طلاق دی میں نے تجھ کو طلاق دی، میں نے تجھ کو طلاق دی، بعد چند روز کے عدت پور نہ ہوئی تھی کہ ہندہ کو اپنے گھر لے جا کر رکھا اور اب تک اس کے پاس ہے، اب ہندہ کہتی ہے کہ میں نے شرک کروانے کی نیت نہیں کی تھی، اور زید کہتا ہے کہ میں نے اسی شرط پر طلاق دی ہے کہ اگر شرک ثابت ہوگا تو میں تجھ کو طلاق دیدوں گا، لہذا شرک ثابت نہیں ہوا، اس وجہ سے میں نے رجوع کر لیا، جائز ہے یا نہ۔

(۱) فان اختلفا فی وجود الشرط فالقول له مع الیقین لانکاره الطلاق (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰ ط س ج ۳ ص ۳۵۶) ظفر (۲) اذا سمعت المرأة الطلاق ولم تسمع الا سبعا لا یسعها ان تمکنه من الوطؤ (رد المحتار للشامی باب التعلیق ج ۲ ص ۷۰۳ ط س ج ۳ ص ۳۶۹) ظفر (۳) ویصح ما نئذ بما دون الثلث (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۸ ط س ج ۳ ص ۴۵۹) ظفر



(الجواب) اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، اب بدون حلالہ کے زید کی زوجہ زید کے لئے حلال نہیں ہے، اور رجوع کرنا اور نکاح جدید کرنا اس سے بدون حلالہ کے درست نہیں ہے، کیونکہ زید کے اخیر الفاظ یہ ہیں کہ شرک کرنا تمہارا ثلثت ہو میں نے تجھ کو طلاق دی اس لیے اس میں طلاق کسی شرط پر معلق نہیں کی بلکہ بلا کسی شرط کے طلاق دی ہے، اور صریح الفاظ میں نیت ضروری نہیں ہے اور حالت غصہ میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور حالت جنون ثابت نہیں ہے، حدیث شریف میں ہے ثلث جدهن جدو هن لهن جده الحدیث۔<sup>(۱)</sup>

زبان سے طلاق دی اور دل میں تعلیق کا ارادہ کیا تو زبان کا اعتبار ہوگا

(سوال ۶۲۹) ایک طالب علم نے آپ کے فتویٰ کو دیکھ کر یہ شبہ ظاہر کیا ہے کہ سائل نے طلاق دل میں دی ہے زبان سے کچھ نہیں کہا، حالانکہ شوہر نے طلاق کا لفظ تین بار زبان سے کہا، لہذا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے، جب کہ تعلیق طلاق دل میں ہو، زبان سے نہ کہی جاوے اور طلاق زبان سے دی جاوے تو طلاق فی الحال واقع ہو جاتی ہے، صحیح ہے یا نہیں۔

(الجواب) اقول وباللہ التوفیق یہ امر صحیح ہے کہ اگر تعلیق زبان سے نہ کہی جاوے بلکہ دل میں ہو، اور طلاق زبان سے دی جاوے تو طلاق فی الحال واقع ہو جاتی ہے، احقر نے جو جواب پہلے لکھا تھا وہ غالباً اس وقت اس بناء پر تھا کہ تعلیق یعنی الفاظ شرط اور لفظ طلاق دونوں زبان سے کہے ہیں، کیونکہ پہلا سوال جو یہاں رجسٹر میں منقول ہے اس کے سیاق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس عورت کے بیان کو سچ خیال کر کے یہ کہا کہ اگر ہندہ کا بیان سچا ہے تو میں نے تین طلاق دے دیا ہے اور پھر وہ بیان غلط ثابت ہوا، تو چونکہ شرط طلاق نہ پائی گئی، اس لئے جواب یہ لکھا گیا کہ طلاق واقع نہیں ہوئی، پس اگر واقعہ یہ ہے کہ شوہر نے زبان سے شرط کو ظاہر نہیں کیا، صرف دل میں خیال کیا اور طلاق زبان سے دی کہ اس میں کوئی شرط زبان سے ادا نہیں کی تو طلاق فوراً واقع ہو گئی، کما ذکرہ فی الدر المختار۔<sup>(۲)</sup>

یہ کام نہ کرنا اور نہ طلاق دے دوں گا یہ جملہ تعلیق نہیں ہے

(سوال ۶۳۰) زید نے اپنی بیوی سے یہ کہا تم فلاں بات کسی سے نہ کہنا بلکہ کوئی بات گھر کی کسی سے نہ کہنا اور بغیر میرے حکم کے گھر سے باہر قدم نہ رکھنا نہیں تو طلاق دے دوں گا، اور اس کے بعد زید نے اپنی ماں سے یہ کہا میں نے بیوی کو شرطیہ طلاق دے دی، اب زید اس طلاق کو واپس لے کر زوجہ کو ان امور کا اختیار دے دے جن امور سے منع کیا تھا اور جن امور پر طلاق کو معلق کیا تھا، یہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) در حقیقت زید نے جو الفاظ کہے تھے وہ شرطیہ طلاق نہ تھی بلکہ ایک وعدہ اور اظہار ارادہ کا تھا کہ اگر تو فلاں کام کرے گی تو طلاق دے دوں گا، تو اس سے تعلیق طلاق نہیں ہوئی بلکہ یہ وعدہ طلاق کا تھا،<sup>(۳)</sup> اس کو اختیار

(۱) مشکوٰۃ باب الطلاق ج ۲ ص ۲۸۴ ط س ج ۳ ص ۲۴۷ ظفیر

(۲) صریحہ مالم يستعمل الا فيه الخ يقع بها ای بهذه الالفاظ وما بمعناها من الصريح الخ واحدة رجعية الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصريح ج ۲ ص ۵۹ ط س ج ۳ ص ۲۴۷ ظفیر)

(۳) انا اطلق نفسي لم يقع لانه وعد (در مختار) وعبارۃ الجوهرۃ وان قال طلقني نفسك فقالت انا اطلق لم يقع فیا ما واستحسانا (رد المحتار باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ۶۵۸ ط س ج ۳ ص ۳۱۹ ظفیر)

تھا کہ اگر اس کی زوجہ ان کاموں سے کوئی کام کرتی ہے تو چاہے وہ طلاق دیتا یا نہ دیتا یعنی اس وعدہ کا ایفاء کرتا یا نہ کرتا، لیکن جب کہ اس نے اپنی ماں سے یہ کہا کہ میں نے شرطیہ طلاق دے دی تو یہ شرطیہ طلاق ہو گئی، (۱)

جب شرط نہیں پائی گئی تو طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال ۶۳۱) زید، بکر، عمر، خالد ہر چار سیر دانہ گندم میں شریک ہیں، عمر اور بکر نے کچھ دانہ گندم فروخت کر کے ضروری معاش میں خرچ کر دیا اور زید نے بھی کچھ خرچ کئے، نیم پاؤ قدر دانہ گندم جو وہ گیا وہ خالد نے جب دیکھا تو دل میں کہا کہ میرا حصہ بھی تھا، مگر خالد ہر چار میں کمزور طالب علم تھا، اس نے نیم پاؤ کو بیچ کر مٹی لے کر پار جات رنگ کر دیئے، زید نے کہا کہ دانہ کہاں خرچ ہوا، ہر ایک منکر ہوا، اس نے کہا سب طلاق اضافی سے کہو تو ہر ایک نے طلاق اضافی سے کہا جب خالد کی باری آئی تو اس نے نیت میں یہ ارادہ کیا کہ میں بھی حصہ دار شریک ہوں چور نہیں ہوں۔ اس نے کہا میں چور نہیں ہوں اگر چوری کی ہو تو جب میں نکاح کروں تو میرے پر وہ عورت طلاق ہے، اس صورت میں خالد پر طلاق اضافی عائد ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں خالد پر طلاق اضافی عائد نہ ہوگی، کیونکہ درحقیقت وہ چور نہیں ہے اور اس امر میں وہ صادق ہے کہ میں چور نہیں ہوں، پس یہ شرط کہ اگر چوری کی ہو اس پر عائد نہیں ہوتی۔

کائن نامہ میں ہے کہ اگر جبر اکہیں لے جاؤں گا تو آپ کو

علاقہ زوجیت قطع کرنے کا اختیار ہوگا کیا حکم ہے۔

(سوال ۶۳۲) کائن نامہ کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ آپ کو حسب دلخواہ جگہ میں رکھوں گا، اور جبر اکہیں نہیں لے جاؤں گا، اگر لے جاؤں گا تو آپ کو علاقہ زوجیت قطع کرنے کا اختیار ہوگا، اب شوہر عورت کو غیر مرضی کی جگہ میں لے جانا چاہتا ہے جس کو عورت ناپسند کرتی ہے، اس صورت میں عورت کو طلاق کا اختیار ہوگا یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں عورت کو طلاق بائن لینے کا حق حاصل ہوگا کما هو حکم التعليق من انه تنحل الیمین بعد وجود الشرط۔ (۲) در مختار۔

تم نہیں جاؤں گی تو طلاق دے دوں گا کہنا وعدہ ہے تعلیق نہیں

(سوال ۶۳۳) اصغر علی سیکندہ بنی نلی سے شادی کر کے سسرال میں رہتا تھا، بعد ہمار ہو کر آپس میں صبح کر کے

گھر میں آیا اور دس باہ تک بدستور میاں بنی بنی رہے، بعد اس کی زیادتی ہمار ہو کر برائے علاج بگالہ چلا گیا، اور آپس میں خطوط بھی جاری رہے، اب اس کی غیرت میں سیکندہ بنی بنی سے طلاق کی دعویٰ دار ہوئی، باہضار مجلس روبرو پیش امام صاحبان اس طرح دعویٰ کیا کہ میرے شوہر نے میرے والد سے لڑائی کے وقت مجھ کو کہا تھا تم میرے ساتھ جاؤ گی یا نہیں، سیکندہ بولی میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گی، بعد تکرار مجھ کو تین طلاق دے دیا تھا سیکندہ کی خالہ اور

۱) الصریح الح يقع بها ای بهذه اللفاظ وما معناها من الصریح الح واحدة رجعية (رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ ط ۳ ص ۲۴۷) ظہر

۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۹۰ ط ۳ ص ۲ ص ۳۵۲ ۱۲ ظہر



خالہ کی بیٹی اور داماد گواہ موجود ہیں، ان گواہوں نے بعینہ تین طلاق کی گواہی دی، اس بنا پر مولوی صاحب نے تین طلاق کا حکم کیا، بعد اس کے اصغر علی نے واپس آ کر زوجہ کے مطلقہ ہونے کا شہرہ سنا، اور اصغر علی نے چند لوگوں کے سامنے بقسم کہا کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق نہیں دی، ہاں یوقت فساد اتنا کہا تھا کہ تم میرے ساتھ نہ جاؤ گی تو تم کو طلاق دے دوں گا، اور بی بی سے بھی پوچھا گیا وہ بھی یہی کہتی ہے کہ ہم کو ساتھ جانے کو بلوایا تھا، ہم نے انکار کیا، تب اس نے کہا کہ اگر نہ جاؤ گی تو طلاق دوں گا۔

اس حالت میں پیش امام مذکور نے گواہوں سے پوچھا کہ تم لوگوں نے پہلی مرتبہ تین طلاق دینے کی گواہی دی تھی، اب کیوں جھوٹ بولتے ہو، گواہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگوں کو سیکندہ بی بی کے ایک رشتہ دار نے یہ کہا کہ تم تین طلاق دینا بیان کرنا، اس رشتہ دار سے دریافت کیا وہ بھی اقرار کرتا ہے کہ میں نے بغرض دوسری شادی کرنے کے ایسا کہا تھا، صورت مسئولہ میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) اصغر علی نے جو الفاظ بیان کئے ہیں کہ تم میرے ساتھ نہ جاؤ گی تو تم کو طلاق دوں گا، ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ اس میں وعدہ طلاق کا ہے۔ ایقان طلاق نہیں ہے اور وعدہ طلاق سے طلاق نہیں پڑتی کما صرح بہ الفقہاء (۱) اور طلاق کے گواہوں نے جب کہ اپنے بیان کی تغلیط کی اور ان ہی الفاظ کا اقرار کیا جو شوہر نے بیان کیا تو ان کی گواہی غیر معتبر اور ساقط ہو گئی، البتہ قضاء قاضی کے بعد گواہوں کا رجوع مبطل حکم طلاق نہیں ہے۔ مگر مولوی صاحب جنہوں نے حکم طلاق کیا نہ قاضی ہیں نہ محکم فان رجعا قبل الحکم بہا سقطت الخ وبعده لم یفسخ الحکم مطلقاً لترجعه بالقضاء الخ۔ (۲) در مختار۔ الحاصل صورت مذکورہ میں تین طلاق ثابت نہیں ہوئی، سیکندہ بی بی بدستور اصغر علی کی زوجہ ہے۔

تعلیق غیر متعین کی صورت میں بوقت موت طلاق واقع ہوگی

(سوال ۶۳۴) ایک شخص اور اس کی زوجہ میں جھگڑا ہوا، شوہر نے زوجہ کی ہمراہی عورتوں سے یہ کہا کہ اگر میں تم کو جہلم تک نہ پہنچا دوں تو میری عورت پر تین طلاق ہیں، تعلیق غیر متعین کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں تعلیق بالطلاق ہو گئی، اگر شوہر شرط کو پورا نہ کرے گا یعنی جہلم تک ان عورتوں کو نہ پہنچا دے گا تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو جائیں گی، مگر چونکہ وقت اس کا متعین نہیں کیا، اس لئے آخر عمر تک انتظار کیا جاوے گا، بوقت موت تین طلاق واقع ہوں گی، قال فی الشامی بخلاف ما اذا كان شرط الحنث امرأ عديمًا مثل ان لمن اكلم زيدا او ان لم ادخل فانها لا تبطل بفوت المحل بل يتحقق به الحنث للياس من شرط البر وهذا اذا لم يكن شرط البر مستحيلاً الخ۔ (۲)

(۱) انا اطلق نفسي لم يقع لاني بها وعد (الدر المختار علی هامش رد المختار باب التفويض ج ۲ ص ۶۵۷ ط. س. ج ۳ ص ۳۱۹) ظفیر

(۲) (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الرجوع عن الشهادة ج ۴ ص ۵۴۹) ظفیر  
(۳) (دیکھئے رد المختار باب التعليق ج ۲ ص ۶۵۸ مطلب فی مسئلة الكوثر ط. س. ج ۳ ص ۳۴۹) ظفیر



تعلیق میں شرائط کے وجود سے طلاق ہو جاتا ہے

(سوال ۶۳۵) ایک شخص نے موافق رسم قبیلہ کے وقت نکاح کے یہ لکھ دیا کہ اگر میں زوجہ کو گھر سے نکالوں یا سخت گالیاں دوں یا ماروں یا نفقہ میں تنگی کروں تو میری طرف سے اس عورت کو تین طلاق ہیں، مجمع عام میں ان شرائط کا اقرار کیا، بعد نکاح کے امور مذکورہ میں سے کوئی امر وقوع میں آ گیا تو موافق شرط کے اس زوجہ پر تین طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اگر نکاح سے پہلے یہ شرط لکھی ہے تو وہ لغو ہے اس کا کچھ اثر بعد نکاح کے نہ ہوگا جیسا کہ کتب فقہ میں ہے شرطہ الملک حقیقۃً او الا ضافۃ الیہ درمختار۔ (۱) اور اگر بعد نکاح کے یہ شرط لکھی ہیں تو بوقت وجود شرط تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو جاویں گی۔

اگر اتنے دن خرچہ نہ دوں تو حق شوہری نہیں طلاق کی نیت سے کوئی کہے تو شرط پائے جانے کی صورت میں طلاق واقع ہوگی

(سوال ۶۳۶) شوہر اور زوجہ میں تکرار ہوا، بعد شوہر نے یہ اقرار نامہ لکھ دیا کہ میں اگر چھ ماہ تک خرچ نہ دوں تو اس عورت پر میرا خاوندی کا حق نہیں بلکہ یہ اپنی خوشی سے جہاں جی چاہے نکاح کر لے، اس صورت میں کیا حکم ہے، آیا عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر شوہر نے یہ الفاظ کہ اس عورت پر میرا خاوندی کا حق نہیں ہے بہ نیت طلاق کہے ہیں تو در صورت پائے جانے شرط طلاق کے اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ (۲) عدت کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

طلاق کو مہر کی معافی کی شرط پر معلق کیا تو جب تک مہر معاف نہ کرے گی طلاق واقع نہیں ہوگی

(سوال ۶۳۷) زوجہ کا اپنے شوہر سے یہ معاہدہ ہوا کہ شوہر مجھ کو طلاق دے دے اور میں مہر معاف کر دوں، چنانچہ شوہر نے بدیں الفاظ طلاق دی کہ اگر زوجہ نے مہر معاف کر دیا، تو میری طرف سے طلاق ہے لیکن زوجہ بعد حصول طلاق فیصلہ نہ کر کے پابند نہ رہی اور مہر کا دعویٰ قائم کر دیا، چونکہ شوہر نے طلاق با شرط دی تھی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ طلاق معلق تھی زوجہ کی طرف سے مہر معاف ہونے پر تو اگر زوجہ نے مہر معاف نہیں کیا تو طلاق واقع نہیں ہوئی، هذا حکم التعليقات کذا فی المعترات۔ (۳)

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۰ ط. س. ج ۳ ص ۱۲۰ ظفر

(۲) وتنحل اليمين اذا وجد الشرط مرة (ايضا ج ۲ ص ۶۸۸ ط. س. ج ۳ ص ۳۵۲) ظفر

(۳) وتنحل اليمين اذا وجد الشرط مرة (الدر المختار علی هامش رد المختار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۸ ط. س. ج ۳ ص ۳۵۲) ظفر

## صورت مسئلہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال ۶۳۸) زید اور اس کی منکوحہ میں کچھ ٹکڑا رہ رہی تھی، اس کی زوجہ نے مغلوب الغضب ہو کر گھر سے باہر نکلنے کا ارادہ کیا، چونکہ دن کا وقت تھا بے پردگی اور رسوائی کا سبب تھا، زید نے غصہ میں آ کر اپنی زوجہ سے کہا کہ یاد رکھ جیسے ہی گھر سے باہر نکلی تجھ کو طلاق ہے، اس کی زوجہ ڈر گئی، اور اپنے اس قصد سے باز رہی رات کو پھر کچھ چھیڑ چھاڑ ہوئی اور اب زید مغلوب الغضب ہو کر زوجہ کو دھمکانے کی غرض سے باہر چلا، اس وقت چونکہ بے پردگی وغیرہ کا کچھ احتمال بھی نہ تھا اور یہ خیال کر کے کہ زید کہیں چلا نہ جاوے، اس کی زوجہ بھی ساتھ ہوئی، بعد ذہلیز باہر نکل آئی، اس صورت میں اس پر طلاق ہوئی یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی کما ہوا مذکور فی کتب الفقہ فی یسین الفور۔ (۱)

اگر قرآن نہ پڑھے گی تو طلاق دے دوں گا کما تو نہ طلاق دینا لازم نہ کفارہ

(سوال ۶۳۹) زید نے اپنی زوجہ سے تمہیداً قسم کھا کر کہا کہ تو قرآن شریف نہ پڑھے گی تو میں تجھ کو طلاق دے دوں گا، اب اس کی زوجہ نے کچھ پارے قرآن پاک کے ختم کئے۔ اور ابھی گاہ بگاہ قرآن پاک کا سبق پڑھتی بھی ہے، در صورت نہ ختم ہونے قرآن شریف کے زید کو طلاق دینا لازم آوے گا یا قسم کا کفارہ۔

(الجواب) اس صورت میں نہ طلاق دینا لازم ہے اور نہ کفارہ قسم واجب ہے۔

اگر لکھا کہ اتنے دن نفقہ نہ دوں تو اس کے بعد تم مطلقہ بسہ طلاق ہو کر شادی کر سکو گی کیا حکم ہے

(سوال ۶۴۰) ایک شخص نے اپنی بیوی کو لکھ دیا کہ اگر میں تمہارا نفقہ شش ماہ نہ دوں یا بے اجازت تمہاری دوسری شادی کروں تو تم باختیار خود مطلقہ سہ طلاق ہو کر بعد عدت دوسری شادی کر سکو گی، بعدہ شوہر سے بعض افعال صادر ہوئے اور زوجہ معلوم ہوئے پر خاموش رہی، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) اختیار کے لفظ میں عدم تبدیل مجلس شرط ہے، اگر مجلس بدل گئی اختیار ساقط ہے کذا فی الدر المختار (۲)

اگر اس صحن میں روزہ رکھوں تو بیوی پر طلاق یہ کما تو دوسری جگہ رہ کر روزہ رکھے

(سوال ۶۴۱) میں نے غصہ کی حالت میں روزہ کے بارے میں یہ کہا کہ جو کوئی اس صحن میں روزہ رکھے گا اس پر زن طلاق ہے، یہ جملہ میں نے اپنے حق میں کہا ہے، اب مجھ کو کیا کرنا چاہئے روزہ رکھوں یا نہ رکھوں، روزہ رکھنے سے نکاح میں کچھ نقصان آوے گا یا نہیں۔

(الجواب) یہ تو ظاہر ہے کہ روزہ رمضان شریف کے رکھنے چاہئیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ موافق شرط کے روزہ رکھنے سے طلاق پڑ جاوے گی، پس اس طرح کرنا چاہئے کہ اس صحن میں روزہ نہ رکھے جاویں، یعنی روزہ کہیں اور

۱) او شرط للبحث فی قوله ان خرجت مثلاً فان طالق لم یرد الخروج فعلة فوراً لان قصده المص عن ذلك الفعل عرفاً و مدار الايمان عليه الخ (الدر المختار علی هامش رد المختار مطلب یسین الفور ج ۳ ص ۱۱۵ ط. س. ج ۳ ص ۷۶۱) ظفیر  
۲) فلیها ان تطلق بعدہ ای المجلس (الدر المختار علی هامش رد المختار باب التفویض ج ۲ ص ۶۵۵ ط. س. ج ۳ ص ۳۱۵) ظفیر



جا کر اور رہ کر رکھنا چاہئے، محالیت روزہ اس صحن میں جس کی نسبت شرط کی ہے نہ جاوے۔

میری بیوی کو فلاں تاریخ تک نہ بھیجوں گے تو طلاق ہو جائے گی یہ جملہ لکھا کیا حکم ہے

(سوال ۶۴۲) ایک شخص نے اپنی زوجہ کے باپ کو خط لکھا کہ میری عورت فلاں تاریخ تک میرے پاس بھیج دو تو بہتر ورنہ طلاق ہو جائے گی، یعنی مطلقہ سمجھی جائے گی، عورت کے باپ نے خوشامد کر کے شوہر کو راضی کر لیا کہ تاریخ نہ گور تک تمہاری زوجہ نہیں آسکتی احد میں بھیجوں گا اس صورت میں عورت مطلقہ ہو گی یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں اگر اس عورت کا باپ تاریخ معین پر اس عورت کو خاوند کے پاس نہ بھیجے گا عورت مطلقہ ہو جاوے گی، بوجہ تحقق شرط طلاق کے، (۱) مرد بکار راضی ہو جانا اس تعلیق سابق کو باطل نہیں کرتا۔ (۲)

بیوی سے کہا صورت دیکھاؤ گی تو یہی طلاق ہے کیا حکم ہے

(سوال ۶۴۳) ایک شخص نے محالیت ناراضی اپنی زوجہ کو کہا کہ ابھی میرے مکان سے چلی جاؤ، اگر صورت دیکھاؤ گی تو یہی طلاق ہے ایسا کہنے سے رجعی واقعی ہو گی یا بائن، طلاق بائن میں تجدید نکاح کی ضرورت ہوتی ہے یا حلالہ کی۔

(الجواب) اس لفظ سے کہ ابھی میرے مکان سے چلی جا اگر نیت طلاق کی ہے طلاق بائنہ واقع ہو گی، (۱) اور اگر ان الفاظ سے کہ اگر صورت دیکھاؤ گی تو یہی طلاق ہے، اگر زوجہ نے اس کے بعد صورت دیکھائی طلاق رجعی واقع ہو گی۔ (۲) اور اگر پہلے لفظ میں نیت طلاق تھی جس کی وجہ سے طلاق بائنہ واقع ہوئی تو دوسرے لفظ سے بھی طلاق بائنہ ہو گی، اس صورت میں دو طلاق بائنہ واقع ہو گی، اس میں تجدید نکاح کی ضرورت ہے، حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔

اگر اس احاطہ میں یو دو باش کروں تو میری بیوی پر طلاق یہ کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۴۴) ما قول العلماء الذین وارث الا نبیاء ایدہم اللہ تعالیٰ بمزید الا تقاء والبقاء کہ ایک شخص بتنازع والدین کہتا ہے کہ اگر میں اس احاطہ میں سلونت کروں جس میں آپ رہتے ہیں تو میری منکوحہ مجھ پر سہ طلاق ہے، اب معروض تحریر امر ہے کہ آیا وہ اس میں یو دو باش کرے حائث ہو گا یا مطلقاً خواہ اس میں اقامت کرے خواہ عبادت کے طور پر داخل ہو تو حائث ہو جاوے گا، علاوہ ازیں قائل قول معروض بالا خدمت واللیان کرتا ہے کہ میں نے عند التلظ بربوباش کا قصد کیا تھا یعنی میرا یہ ارادہ تھا کہ اگر میں یہاں رہوں تو میری بیوی پر تین طلاق ہیں ورنہ نہیں، چنانچہ خالف نے اسی احاطہ میں سے ایک مکان کا دروازہ جو اسی احاطہ کے اندر کی طرف تھا وہ بند کر کے اس کا دوسرا دروازہ دوسرے احاطہ میں نکال کر مقیم ہے تو کیا اب حائث ہو لیا نہیں؟

(الجواب) یو دو باش کرنے سے حائث ہو گا صرف داخل ہونے سے نہیں، مکان چونکہ اس احاطہ میں ہے جس میں داخل ہونے کی قسم کھائی ہے، اس لئے اس میں سکونت کرنے سے حائث ہو جائے گا، اگرچہ دروازہ بدل دیا ہے۔

(۱) فالکتابات لا تطلق بها الا بنية او دلا لہ الحال الخ فصحوا خرجی واذا همی وقومی الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکتابات ج ۲ ص ۶۳۵ ط س ج ۳ ص ۲۹۶) ظفیر

(۲) وتحل البین اذا وجد الشرط (ایضاً باب التعلیق ج ۲ ص ۶۸۸ ط س ج ۳ ص ۳۵۳) ظفیر



فلاں سے بات کروں تو میری بیوی نکاح سے باہر ہو جائے اور  
بغیر حلالہ نکاح میں نہ آوے تعلیق ہے

(سوال ۶۴۵) ایک شخص نے قسم کھائی کہ اگر میں نے جھوٹی قسم کھائی یا فلاں شخص سے کلام کی تو میری زوجہ  
نکاح سے باہر ہو جاوے اور بغیر حلالہ کے میرے نکاح میں نہ آوے یوقت تھق شرط کے کون سی طلاق واقع ہوگی،  
اور اگر دوبارہ شرط پائی جاوے تو پھر بھی طلاق واقع ہوگی یا نہ؟

(الجواب) اگر شرط پائی گئی تو طلاق مغلطہ واقع ہوگی اور حلالہ کے بعد اگر شوہر اول کے نکاح میں وہ مطلقہ آوے گی  
اور دوبارہ شرط پائی جاوے تو دوبارہ طلاق واقع نہ ہوگی۔ اوقال نوبت البینونة الكبرى الخ (در مختار و فی  
الدر المختار باب التعليق وفيها كلها تسحل اليمين الخ اذا وجد الشرط مرة الخ لا في كلما الخ فلا  
يقع ان نكحها بعد زوج آخر الخ)۔ (۱)

یہ کہنا میں جتنی شادی کروں گا تین طلاق

(سوال ۶۴۶) چند آدمی طلاق کی گفتگو کر رہے تھے، ایک شخص نے کہا کہ میں جتنی شادی کروں گا تین طلاق،  
اس صورت میں وہ شخص اگر شادی کرے گا تو کیا اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ اور اگر واقع ہوں گی تو  
اس کو کتنے وقت یہ مسئلہ معلوم نہ تھا۔

(الجواب) اس طرح کہنے سے جیسا کہ سوال میں مذکور ہے واقعی جب وہ نکاح کرے گا تین طلاق اس کی زوجہ پر  
واقع ہو جاویں گی، کیونکہ ذکر اسی مسئلہ کا تھا، اور تذکرہ منکوحہ پر طلاق واقع ہونے کا تھا یہی مراد قائل کی سمجھی  
جاوے گی اور جہل عذر نہیں ہے۔ (۲)

یہ کہنا کہ میں اپنے پچاس جبرانہ لوں تو میری بیوی کو تین طلاق

(سوال ۶۴۷) ایک شخص نے اپنے چچا کو کہا کہ اگر میں پچاس روپیہ جو میرے تم پر ہیں جبرانہ لوں تو میری زوجہ  
بسہ طلاق حرام ہے، اب اگر یہ چچا مرضی سے روپیہ دے دے کو کیا حکم ہے اور اگر مرضی سے نہ دے اور وہ جبرانہ  
لے سکے تو کیا حکم ہے۔

(الجواب) اگر پچاس روپیہ دے دے تو یمین ساقط ہوئی، وہ شخص حائث نہ ہوگا اور اس کی زوجہ پر طلاق  
واقع نہ ہوگی، وكذا لو حلف ان يجره الى باب القاضى ويحلفه فاعترف الخصم او ظهر شهود سقط  
اليمين لتقيده من جهة المعنى بحال انكاره در مختار۔ (۳) اور اگر وہ رضاء سے نہ دے اور یہ جبراً وصول نہ  
کر سکے تو چونکہ یمین مطلقہ ہے، اس لئے آخر حیات میں حائث ہوگا اور اس کی زوجہ مطلقہ ہوگی، اگر وہ اس وقت تک

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار ج ۲ ص ۶۸۸ ط س ج ۳ ص ۳۵۲ ۱۲ ظفر  
(۲) او الاضافة اليه كان نكحت امرأة او ان نكحت امرأة وكذا كل امرأة ويكفي معنى الشرط الا في المعسفة باسم او  
نسب او اشارة فلو قال المرأة التي اتزوجها طالق تطلق بتزوجها (در مختار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۰ ط س ج ۳ ص ۳۴۴)  
(۳) الدر المختار علی هامش رد المختار كتاب الايمان مطلب حلف لا يفارقني ج ۳ ص ۱۴۶ ط س ج ۳ ص ۷۹۷ ظفر

زندہ رہی، کذا فی الدر المختار والشمسی۔ (۱)

نابالغ شوہر کا اقرار معتبر نہیں

(سوال ۶۴۸) ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے شخص کے لڑکے سے اس اقرار پر کیا کہ اتنی مدت تک لڑکا بلا اجازت کہیں نہ جاوے ورنہ بلا طلاق زوجہ اس پر حرام، لڑکے نے یہ اقرار لکھ دیا، اور پھر خلاف شرط بلا اجازت بھاگ گیا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) نابالغ کا اقرار اور عہد کچھ معتبر نہیں ہے، اس صورت میں اس لڑکے کے بھاگ جانے سے طلاق واقع نہیں ہوئی اور شرط لغو ہے۔

اگر کہا کہ فلاں کے سوا دوسری عورت سے نکاح کروں تو

اس کو طلاق اس صورت میں کیا حیلہ کرے

(سوال ۶۴۹) خالد نے کہا کہ اگر میں سلمہ کے سوا دوسری عورت سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے تو اب کس حیلہ سے نکاح کر سکتا ہے۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق اس منکوحہ پر واقع ہو جاوے گی اور حیلہ اس کا فقہاء نے نکاح بذریعہ فضولی کے لکھا ہے فلیراجع۔ (۲)

تعلیق ایک مرتبہ میں ختم ہو جاتی ہے دوبارہ نکاح میں طلاق نہیں ہوتی

(سوال ۶۵۰) عمر نے قسم کھائی کہ میں زیدہ سے نکاح نہ کروں گا اگر کروں تو زیدہ کو طلاق ہے، اب اگر ایک مرتبہ نکاح میں لاوے گا تو طلاق پڑ جاوے گی، پھر دوبارہ نکاح میں لا سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ قسم ایک دفعہ میں ختم ہو جاوے گی، دوبارہ نکاح زیدہ سے کر سکتا ہے و فیہا کلھا تنحل ای تبطل الیمین بطلان التعلیق اذا وجد الشرط مرة الخ (۳)

یہ کہا مہر کے بدلہ اپنی بیوی کو حرام کیا، کیا حکم ہے

(سوال ۶۵۱) شخص در غیبت زوجہ خود گفت کہ نفس مسماة فلانة کہ زوجہ من است در بدل مہر کہ بدم من واجب بیک طلاق بائن حرام کردم و مطلقہ گردانیدم، زوجہ مذکور شنیدہ گفت کہ ہرگز شوہر خود را الزمہ خود بری الزمہ نمی کنم

(۱) حلف لیا تینہ فہوان یاتی منزله او حانوتہ لقیہ ام لا فلولم یاتہ حتی مات احدہما حنث فی آخر حیاتہ و کذا کل یمین مطلقہ (در مختار ای لا خصوصیۃ للایان بل کل فعل حلف ان یفعلہ فی المستقبل و اطلقہ ولم یقیدہ بوقت لم یحنث حتی یقع الیاس عن البر الخ و تحقق الیاس عن البر یکون بقوت احدہما (رد المختار کتاب الایمان مطلب حلف لا یخرج الی مکہ ج ۳ ص ۱۱۱ ط. س. ج ۳ ص ۷۵۷) ظفیر

(۲) والحیلۃ فیہ ما فی البحر من انہ یزوجہ فضولی و یجیر یا لفعل کسوق الواجب الیہا (رد المختار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۸۱ ط. س. ج ۳ ص ۳۴۵) حلف لا یتزوج فزوجہ فضولی فاجاز بالقول حنث و بالفعل لا یحنث بہ یفتی خانیہ و کل امرأۃ تدخل فی نکاحی فکذا فاجاز نکاح فضولی بالفعل لا یحنث (الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الایمان مطلب کل امرأۃ تدخل فی نکاحی ج ۳ ص ۱۸۸ ط. س. ج ۳ ص ۸۳۶) ظفیر (۳) الدر المختار علی هامش رد المختار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۸۸ ط. س. ج ۳ ص ۲۵۲ ظفیر



دریں صورت طلاق شویانہ۔

(الجواب) کما لو قال طلقک علی الف درهم لا یقع مالم تقبل (۱) شامی، پس معلوم شد کہ دریں صورت طلاق واقع نہ شود۔

اگر تمہاری چیز لی ہو تو طلاق

(سوال ۶۵۲) زید عمر کے یہاں سے حقیقتاً ایک بیش قیمت چیز اٹھا لیا، عمر نے زید سے کہا کہ کہو اگر میں نے تمہاری چیز لی ہو تو میری زوجہ پر طلاق ہے، زید نے کہا اگر تمہاری چیز لی ہو تو طلاق، یہ الفاظ جبر البانیت زید نے کہے تو طلاق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اگر یہ لفظ کہ ”اگر تمہاری چیز لی ہو تو طلاق“ کسی دوسری عورت کا خیال کر کے زید نے کہا تھا اپنی زوجہ کا دل میں خیال نہ تھا اور اس کی طرف نسبت کرنا طلاق کا نیت میں نہ تھا تو زید کی زوجہ پر طلاق کسی قسم کی واقع نہیں ہوئی۔ (۲)

اگر علیحدہ نہ کروں تو میری بیوی کو طلاق ایک ماہ بعد علیحدہ کر لیا کیا حکم ہے

(سوال ۶۵۳) ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو کہا کہ تم شرکت میں کام اچھا نہیں کرتے، اگر میں تم سے مال علیحدہ نہ کروں تو میری زوجہ مطلقہ ہے، اس کے ایک ماہ بعد مال علیحدہ کیا، اس پر بعض علماء نے کہا کہ طلاق واقع ہوئی اور بعض کہتے ہیں کہ طلاق واقع نہیں ہوئی، اب اس صورت میں کس کا قول صحیح ہے۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی، اس صورت میں عدم وقوع طلاق کا فتویٰ صحیح ہے۔ (۲) اس لئے کہ اس نے مال علیحدہ کر لیا، لہذا طلاق کی شرط پائی نہیں گئی۔ (ظہیر)

قبل نکاح کی تعلیق لغو ہے

(سوال ۶۵۴) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح بحر سے کر دیا اس شرط پر کہ اگر بحر زید کے مکان پر رہ کر املاو کاروبار میں نہ کرے تو ہندہ پر طلاق ہے اب اگر بحر عہد شکنی کرے تو یہ عہد شکنی طلاق سمجھی جاوے گی یا نہیں۔

(الجواب) اگر قبل از نکاح زید نے بحر سے تحریر یا تقریر یا تعلیق مذکور کرائی تھی تو وہ لغو ہے، طلاق واقع نہ ہوگی،

فلما قوله لا جنیبة ان زرت زیدا فان طلاق فتکجهها فزارت الخ (۳) (در مختار) اور اگر بعد از نکاح بحر نے یہ شرط لی ہے تو در صورت پورا نہ کرنے شرط کے ہندہ پر طلاق واقع ہو جاوے گی۔ شرطه المملک کقولہ

المنکوحۃ او معتدته ان ذهبت فان طالق او الا ضافۃ الیه الخ (د) (در مختار)

(۱) رد المحتار باب الحلع ج ۲ ص ۷۶۸ ط س ج ۳ ص ۴۴۴ ظہیر

(۲) دیوبندہ ما فی البحر لو قال امراة طالق او قال طلق امراة ثلاثا وقال لم اذن امرأتی بصدق (۱) رد المحتار باب الصریح

ج ۲ ص ۵۹۱ ط س ج ۳ ص ۲۴۷ ظہیر (۳) (۱) اذا اضافه الی الشرط (ہدایہ ج ۲ ص ۳۶۴ باب الا بطلان فی الطلاق) ظہیر

(۴) دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المحتار ج ۲ ص ۶۸۱ ط س ج ۳ ص ۳۴۵ ۱۲ ظہیر

(۵) ایضا ج ۲ ص ۶۸۰ ط س ج ۳ ص ۳۴۴ ۱۲ ظہیر



## امید و فاقہ طلاق کی تعلیق

(سوال ۶۵۵) ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں نے فلاں شخص سے کسی قسم کی امید و فاقہ نہیں رکھی، اگر رکھی ہو تو میری زوجہ پر طلاق ہے، دو مرتبہ یہی الفاظ کہے اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔  
(الجواب) قسم کھانے والے سے دریافت کرنا چاہئے کہ امید و فاقہ کی اس کو تھی یا نہیں اگر تھی تو دو دفعہ میں دو طلاق رجعی واقع ہوئی اور اگر امید و فاقہ تھی۔ تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ (۱)

## بلا اجازت جانے پر طلاق کی تعلیق اور اس کا حکم

(سوال ۶۵۶) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کہا کہ اگر تو بلا اجازت اپنے باپ کے گھر گئی تو تجھ کو طلاق ہے، چنانچہ زوجہ بلا اجازت چلی گئی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔  
(الجواب) اس صورت میں شرعاً طلاق واقع ہو گئی کذا فی الدر المختار (۲) اور طلاق رجعی ہوئی عدت کے اندر رجعت بلا نکاح جائز ہے اور بعد عدت کے نکاح بلا حلالہ صحیح ہوگا۔ (۳)

## یہ کہنا کہ جب میں نکاح کروں طلاق مغلطہ

(سوال ۶۵۷) ایک شخص بیگانی عورت کو اغواء کر کے لے گیا، اس سے کسی عالم نے یوں طلاق دلائی کہ یہ عورت جب میں نکاح کروں اور جس حیلہ سے کر کے دی جائے اور جب حیلہ کیا جائے تو مجھ پر یہ عورت طلاق مغلطہ ہے، اب کوئی صورت جواز نکاح کی ہو سکتی ہے یا کیا؟

(الجواب) اقول وبالله التوفیق قال فی الدر المختار کل امرأة تدخل فی نکاحی الخ فکذا فاجاز نکاح فضولی بالفعل لا یحس الخ و مثله ان تزوجت امرأة بنفسی او بوکیل او فضولی او دخلت فی نکاحی بوجه ما الخ وانما یسند باب فضولی لو زادا واجزت نکاح فضولی ولو بالفعل فلا مخلص له الخ (۴) وقال الشامی وقال الفقیہ ابو جعفر وصاحب الفصول حیلته ان یزوجہ فضولی بلا امرهما فیجیزہ هو فیبحث قبل اجازة المرأة لا الی جزاء لعدم الملك ثم تجیزہ هی فاجازتها لا تعمل فیجدد ان العقد فیجوز اذا لیمین انعقدت علی تزوج واحد الخ شامی (۵)

## تحقق شرط کے بعد طلاق واقع ہو جائے گی

(سوال ۶۵۸) عبدالرحمن کا عبدالرزاق کی بیٹی کے ساتھ نکاح ہوا، قبل از ایجاب و قبول یا بعد ازاں عبدالرزاق نے اپنے داماد عبدالرحمن سے کہا کہ اگر تو اس شر سے منتقل ہو کر کسی اور شہر میں گیا (یعنی مع اہل و عیال برائے

(۱) فاذا اضافه الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا مثل ان یقول لا مراۃ ان دخلت الدار فالت طالق (عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۴۴۰ ط.س. ج ۱ ص ۴۲۰) ظفیر

(۲) وتنحل الیمین اذا وجد الشرط مرة الخ (الدر المختار علی هامش رد المختار ج ۲ ص ۶۹۰ ط.س. ج ۳ ص ۳۵۲) ظفیر

(۳) واذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یرا جعها فی عدتها رضیت بذلك او لم ترض الخ (هدایہ ج ۲ ص ۳۷۳) ظفیر

(۴) الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الا یمان مطلب کل امرأة تدخل فی نکاحی ج ۳ ص ۱۸۹ ط.س. ج ۳ ص ۱۲۸۴۶ ظفیر

(۵) رد المختار کتاب الا یمان مطلب ایضا ج ۳ ص ۱۸۹ ط.س. ج ۳ ص ۱۲۸۴۷ ظفیر

سلمت کلیہ) تو میں اپنی لڑکی کو تمہارے ساتھ نہ جانے دوں گا، سو معاہدہ عہد الرحمن نے اقرار کیا کہ ہاں اگر میں منتقل ہوا تو ہمارا تمہاری لڑکی یعنی اپنی زوجہ سے کوئی تعلق اور واسطہ نہ رہا، یا اگر میں نے ایسا کیا تو ہمارے زوجہ مجھ پر حرام، یا اس کو طلاق، یا اپنی زوجہ سے خطاب کر کے کہا کہ اگر تم کو میں مثلاً لاہور سے ملتان میں رہنے کو لے گیا تو ہمارا تمہارا کوئی تعلق نہ رہا، یا تو مجھ پر حرام، یا تجھے طلاق، تو یوقت ایجاب شرط مذکورہ اس کی منکوحہ مطلقہ ہو جاوے گی یا نہیں۔

(الجواب) طلاق معلق بالشرط بوقت تحقق شرط واقع ہو جاتی ہے، پس اگر طلاق صریح کو معلق کیا تھا تو بلا نیت بعد تحقق شرط واقع ہو جاتی ہے، اور اگر بلفظ کنایہ تعلیق کی ہے تو اگر نیت طلاق سے وہ الفاظ کہے ہیں تو بعد تحقق شرط طلاق واقع ہو جاتی ہے درمختار میں ہے وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقاً لكن ان وجد فی الملك طلق<sup>(۱)</sup> الخ وفی باب الکنایات منه ففی حالة الرضا تتوقف الاقسام الثلاثة علی نية الخ۔ (۲)

کہا کہ پچاس روپیہ دے کر ایسا نہ کروں تو میری بیوی پر طلاق اور دیا صرف بیس روپے کیا حکم ہے

(سوال ۶۵۹) فتوشاہ اور کرم شاہ دونوں شادی شدہ ہیں، دونوں نے لڑکیوں کے والدین کو یہ شرط تحریر کر دی کہ اگر ہم ۲۰ / ماہ پساکھ کو مبلغ پچاس روپیہ دے کر اپنی زوجات کو اپنے گھر نہ لے جائیں یعنی اگر پچاس روپیہ ادا نہ کریں اور تاریخ پر نہ آئیں تو ہماری زوجات تین طلاق کے ساتھ ہمارے نفیس پر حرام ہیں۔

اب فتوشاہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوا مگر نقدی صرف بیس روپے لایا اور کرم شاہ حاضر نہ ہوا، اس صورت میں فتوشاہ اور کرم شاہ کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ شرط طلاق کی پائی گئی طلاق واقع ہو گئی، کیونکہ طلاق معلق بوقت تحقق شرط واقع ہو جاتی ہے، پس جب کہ پچاس روپیہ اس تاریخ معین پر دونوں نے ادا نہ کئے اور ایک حاضر بھی نہیں ہوا تو دونوں کی عورتوں پر تین تین طلاق واقع ہو گئی۔ (۳)

جس جگہ جانے پر طلاق کو معلق کیا تھا وہاں کسی طرح بھی جانے سے طلاق واقع ہو جائے گی

(سوال ۶۶۰) زید نے عورت کو معلق طلاق دی کہ اگر میں فلاں چک کے قطعہ زمین میں جاؤں تو میری زوجہ پر طلاق۔ اب اگر وہ شخص اس قطعہ یا اس چک میں زمین اپنی خرید کر چلا جاوے تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں، کیونکہ زید کی طلاق معلق تھی کہ یار کے چک فلاں میں اگر جاؤں تو زوجہ میری پر طلاق ہے، اب وہ اس چک سے زمین خرید کر اپنی ملکیت میں جانا چاہتا ہے، کیا اس صورت میں اس کی گنجائش جانے کی ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ چونکہ مبنی ایمان کا الفاظ ہیں نہ اغراض، جیسا کہ درمختار میں ہے الا یمان مبنیۃ

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰ طبع ج ۳ ص ۳۵۲ ظفر (۲) ایضاً باب الکنایات ج ۲ ص ۶۴۰ ط س ج ۳ ص ۳۰۰ ظفر

(۳) وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقاً لكن ان وجد فی الملك طلق الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰ ط س ج ۳ ص ۳۵۲ ظفر)



علی الا لفاظ لا علی الا غراض (۱) الخ صورت مسئلہ میں یہ جو عموم لفظ اگر زید اس چک میں سے کوئی قطعہ زمین خرید کر اس میں جاوے گا تو زوجہ اس کی مطلقہ ہو جاوے گی حکما ہو حکم التعالیک۔

### تعلیق کی صورت مذکورہ میں طلاق واقع ہو گئی

(سوال ۶۶۱) عبدالعزیز نے اپنی زوجہ کو یہ اقرار نامہ لکھ دیا کہ میری بیوی حلیمہ اور میرے میں کچھ روز سے تنازع تھا، اس میں آج پٹخوں کے سامنے یہ طے ہوا کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں اپنی بیوی کو اچھی طرح سے رکھوں گا اور دوسرا عقد نہ کروں گا جب تک وہ میری زوجیت میں رہے گی، اگر خلاف اقرار ہذا کے کروں یعنی دوسرا نکاح کروں تو میری بیوی کو اختیار ہو گا کہ بذریعہ عدالت یا برادری کے طلاق لے لیوے، اگر میں طلاق نہ دوں تو یہی اقرار نامہ طلاق نامہ سمجھا جاوے۔ جب حلیمہ کے باپ نے حلیمہ کو رخصت نہ کیا تو عبدالعزیز نے دوسرا نکاح کر لیا۔ اس صورت میں مسماۃ مذکورہ پر طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں یعنی جب کہ شوہر نے دوسرا نکاح کر لیا تو اس کی زوجہ اولیٰ پر طلاق ہو گئی۔ (۲)

زیور اور روپے پر تین طلاق معلق لکھوائی تو شرط پائے جانے سے

اس کی بیوی مطلقہ ہو جائے گی۔

(سوال ۶۶۲) زید نے اپنے خسر کو پانچ آدمیوں کی رو برو اس مضمون کا خط لکھوایا کہ اگر ہمارا زیور جو تمہاری لڑکی کے پاس ہے دے دو اور مہر معاف کر دو اور پانسو روپیہ زیادہ دو تو تمہاری لڑکی کو تین طلاق ہیں، سسرال خبر پہنچنے کے بعد اب زید انکار کرتا ہے اور پانچ آدمی اس امر کی گواہی دے رہے ہیں کہ ہمارے سامنے یہ خط لکھوایا ہے، اس صورت میں وہ اشتیاق صادق مانے جائیں گے یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ تحریر زید کی موجود ہے اور اس کے لکھنے والے بھی پانچ شخص مسلمان عاقل بالغ ثقہ عادل موجود ہیں تو اگر واقع میں زید نے ان گواہوں کے سامنے یہ الفاظ کہے ہیں تو تعلیق ثلاث ہو گئی اور بصورت پائے جانے شرط کے اس پر طلاق مغلظہ واقع ہو جاوے گی اور پھر بدو ن حلالہ کے شوہر اول کے لئے حلال نہ ہو گی۔ (۳)

شوہر نے کہا کہ اگر باپ کے گھر گئی تو طلاق اب اگر باپ کے

مرنے کے بعد جائے تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۶۳) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو یہ کہا کہ اگر تو اپنے باپ کے گھر جائے گی تو تجھ پر طلاق، پس ہندہ اپنے باپ کے مرنے کے بعد گئی تو اس صورت میں اس پر طلاق واقع ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہو گئی، کیونکہ باپ کا گھر باپ کے مرنے کے بعد بھی باپ کا گھر ہی عرفاً کہلاتا ہے، شامی میں ہے اذا علمت ذلك ظهرك ان قاعدة بناء الايمان على العرف معناها ان المعبر هو المعنى المقصود في العرف من اللفظ المسمى الخ (۴) وفيه ايضا اعلم انه اذا حلف يدخل

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الايمان مطلب الايمان مبنیة علی الا لفاظ ج ۳ ص ۹۹ طبع ج ۳ ص ۷۴۳ ظفیر (۲) وتدخل اليمين بعدو حود الشرط مطلقاً (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۹۰ طبع ج ۳ ص ۳۵۲) ظفیر (۳) فان اختلفا في وجود الشرط فالقول له مع اليمين لا نكارة الطلاق الخ لیکن یہاں گواہ موجود ہیں اس لئے ثبوت بات میں مانے جائے گی طبع ج ۳ ص ۳۵۶ ظفیر۔

(۴) رد المحتار للشامی کتاب الايمان مطلب الايمان مبنیة علی الا لفاظ ج ۳ ص ۷۴۳ ظفیر۔

دار زید فدارہ مطلقاً دار یسکنہا الخ۔ (۱)

شرائط کے لکھنے کے بعد عمل نہ کرے تو اس کی بیوی مطلقہ ہوگی یا نہیں

(سوال ۶۶۴) ایک شخص نے حسب ذیل شرائط رو بہ گواہان عادل لکھ دیئے ہیں اور پھر ان پر گار بند نہیں رہا، کیا بوجہ عدم تکمیل شرائط و سادات یا مجموعہ شرائط موجب شریعت محمدیہ علیہ السلام عورت منکوحہ مطلقہ بائنہ ہو سکتی ہے یا نہیں، اگر ہو سکتی ہے تو کس طرح یعنی خود بخود آپ کو مطلقہ تصور کرے یا حاکم وقت اور قاضی شہر کی اجازت درکار ہے، اور عدت کب سے شروع ہوگی۔ تفصیل شرائط۔

(۱) زوجہ خود کو خوشی و خرمی بخانہ خود آباد رکھوں گا یعنی نان و نفقہ محسب توفیق خود برادر و تار ہوں گا، نیز کسی امر کی تکلیف بھی نہیں دوں گا، اور زوجہ خود کو بخانہ خود واقع موضع جستر وال تحصیل انبالہ ضلع امرتسر میں آباد رکھوں گا، علاوہ ازیں کسی دوسری جگہ بلا اجازت خسر میا زوجہ خود نہ لے جاؤں گا۔

(۲) زوجہ خود کو والدین اور اس کے قریبی لواحقین کے آنے جانے سے مانع نہ ہوں گا یعنی اس کو رخصت ہوگی کہ میری اجازت سے والدین یا لواحقین خود کے کسی غمی اور شادی کے موقع پر آیا جایا کرے۔

(۳) اگر برخلاف نمبر او نمبر ۲ زوجہ خود کو کسی قسم کی تکلیف دوں اور آباد نہ کروں یعنی نان و نفقہ نہ دوں تو مبلغ ۱۰ (دس روپیہ) بابت نان و نفقہ جہاں چاہے میری حاضر ذات اور میری ہر قسم کی جائداد سے مع خرچہ و ہرجہ وصول کرے مجھے کوئی عذر نہ ہوگا۔

(۴) اگر آج سے بعد کوئی ایسا فعل خسر میا زوجہ خود کروں جو قانوناً خلاف ہو یا کسی قسم کا خسر م اور زوجہ خود کو بہتان لگاؤں تو رو بہ حکام وقت پہ تحریر ہذا کاذب ہوں گا بلکہ مرتکب مواخذہ فوجداری ہوں گا۔

(۵) جو زیورات میں نے زوجہ خود کو وقت نکاح والا ہے یا آئندہ ڈالوں اس تمام زیورات کے علاوہ مہرین معجل اور غیر معجل زوجہ خود مالک ہوگی میرا اور میرے کسی لواحق کا حق نہ ہوگا۔

(۶) بصورت عدم ادائیگی نان و نفقہ بشرح الصدر متواتر تا عرصہ چھ ماہ یعنی بموجب نمبر ۳ اگر متواتر تا عرصہ چھ ماہ مبلغ دس روپیہ بابت نان و نفقہ نہ دوں نیز نمبر ۴ اگر مواخذہ فوجداری کا بھی مرتکب ہوں تو زوجہ خود سے دست بردار ہوں گا اور بموجب تحریر ہذا طلاق بائنہ تصور ہوگی۔ آیا عورت مطلقہ ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر نکاح کے بعد شرائط مذکورہ لکھی گئی ہیں اور شوہر نے بعد نکاح کے ان شروط کو تسلیم کیا ہے تو بموجب شرائط سادات بصورت خلاف ورزی کل شرائط اس کی زوجہ مطلقہ بائنہ ہو جائے گی کما هو حکم التعالیق قال فی الدر المختار وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقاً الخ شامی ج ۲ ص ۵۰۲۔ (۲) فقط۔

کہا اگر فلاں نے یہ کام نہ کیا ہو تو طلاق اس کا حکم کیا ہے

(سوال ۶۶۵) اگر یمین غموس طلاق کے ساتھ اٹھائی جاوے تو طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں۔

(۱) ایضاً مطلب لا یضع قدمہ فی دار فلاں ط س ج ۳ ص ۷۶۱ ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب التعالیق ج ۲ ص ۶۹۰ ط س ج ۳ ص ۳۵۲ ظفیر



(الجواب) اگر کسی شخص نے اس طرح کہا کہ اگر اس نے فلاں کام زمانہ ماضی میں نہ کیا ہو تو اس کی زوجہ مطلقہ ہے، اور درحقیقت اس نے وہ کام نہ کیا تھا تو اس کی زوجہ مطلقہ ہو جاوے گی۔ (۱)

اگر کسی نے طلاق مغایطہ کی شرط پر بغیر سنے دستخط یا انگوٹھا لگایا تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۶۶) ایک مسجد کا امام مرزائی خیالات ہونے کے علاوہ شریر اور اہل اسلام میں نفاق و اختلاف و التاربہ ہے، اکثر مسلمان اس کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اور بعض اس کے طرفدار و حمایتی پڑھ لیتے تھے، وہاں کے باشندگان نے باتفاق ایک دیگر عالم کو کہا کہ آپ ہماری مسجد کی آبادی و بہتری اور اہل اسلام میں اتفاق کے لئے جو کچھ تجویز کریں گے ہم سب اس کو منظور کر لیں گے، عالم نے کہا کہ مجھ کو ایک شرط لکھ دو اور انگوٹھے لگا دو تاکہ تم میرے فیصلہ کو باتفاق تسلیم کر لو، انہوں نے کہا آپ جو شرط چاہتے ہیں لکھ لیویں ہم سب انگوٹھے لگا دیویں گے اور دستخط کر دیں گے۔ چنانچہ اس عالم نے یہ شرط لکھی کہ ہم سب اقرار کرتے ہیں کہ کوئی ایک بھی ہم میں سے اس فیصلہ کے خلاف کرے گا تو اسی وقت ہماری عورتوں کو ہماری طرف سے تین تین طلاق شرعاً ہو جاویں اور ہماری بیویاں ہم پر لہذا آباد تک مطلقہ ثلاثہ سے موصوف ہو جاوے گی اور ہم پر مطلقاً حرام ہوں گی۔ اس کے بعد مولوی صاحب مذکور نے ہر ایک کو کہا کہ دیکھو یہ شرط بہت سخت ہے آپ کو منظور ہے تو انگوٹھے لگاؤ، چنانچہ ہر ایک نے بغیر سنے اس شرط کے تحریر شدہ شرط کے نیچے یکے بعد دیگرے انگوٹھے و دستخط کر دیئے، اس کے بعد مولوی صاحب نے فیصلہ لکھا کہ اس امام کو نکال دو اور مسجد کا امام پندرہ روز تک اور تجویز کرو تو اہل اسلام میں اتفاق ہو گا ورنہ نہیں، پھر وہ شرط اور فیصلہ دونوں سب باشندگان گاؤں کو سنا دیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے سر ماتھے پر، اور بعض خاموش ہو رہے، اب عملی طور پر بعض آدمی اس امام کو نہیں نکالتے حالانکہ ایک ماہ فیصلہ کو ہو گیا ہے تو کیا اب اس صورت میں ان بعض کی عورتیں مطلقہ ثلاثہ ہوں گی یا سب کی عورتوں پر تین تین طلاق پڑ جائے گی یا کہ جو لوگ اس کو وہاں رکھنے پر رضامند ہیں صرف ان کی عورتوں پر طلاق پڑے گی اس شرط میں یہ بھی تحریر تھا کہ ہم میں سے جس کی بیوی نہیں ہے وہ فیصلہ کو نہ ماننے کی صورت میں مدرسہ نعمانیہ لاہور کو دو سو ۲۰۰ روپیہ نقد دے گا تو جو ایسے مسلمان فیصلہ کو تسلیم نہیں کرتے اور ملا کو نہیں نکالتے ان کو دو سو ۲۰۰ روپے مدرسہ نعمانیہ کو دینا ہو گا یا نہیں۔

(الجواب) جو لوگ اس شرط اور فیصلہ کو سن کر کہا ہمارے سر ماتھے پر، ان کی زوجات پر بصورت خلاف کرنے کے طلاق ہو جاوے گی اور جنہوں نے سکوت کیا ان کی زوجات مطلقہ نہ ہوں گی اور چونکہ پہلے سب کا انگوٹھا لگانا بدوینے شرط کے تھا اس لئے وہ معتبر نہیں ہے اور جو لوگ مخالفت فیصلہ کرنے والوں میں سے متزوج نہیں ہیں ان کے ذمہ جو جرمانہ دو سو روپیہ کار کھا گیا ہے وہ باطل اور لغو ہے ان کو دو سو روپیہ مدرسہ نعمانیہ میں داخل کرنا ضروری نہ ہو گا قال فی الدر المختار لا باخذ المال فی المذهب (۲) الخ وفي الحديث الا لا يحل مال

امرء مسلم الا بطيب نفس منه الحديث (۳)

(۱) (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

## نکاح ثانی پر طلاق کو معلق کیا ہے تو نکاح ثانی کے بعد طلاق ہو جائے گی

(سوال ۶۶۷) زید مسماتہ کریمہ نکاح کر دے، اولیائے کریمہ از زید یکہ قطعہ کائن نامہ گفتہ بود و در اس چند شرط از مرقوم بود۔ از شرط شرطے مرقوم بود کہ اگر بلا اذن کریمہ نکاح ثانی کند پس بر ہر دو منکوحہ طلاق ثلاثہ خواہ شد، بعد چند سال زید بلا اذن کریمہ نکاح ثانی مسماتہ حلیمہ کر دے، پس اندریں صورت حکم شرع چیست۔

(الجواب) اگر زید بعد نکاح مسماتہ کریمہ کائن نامہ مذکور نوشتہ است یا اقرار باں کردہ است یا شرط مذکور را زبانی تسلیم کردہ است پس مفتی را رواست کہ بصورت تحقق شرط حکم طلاق بحند و کار مفتی ہمیں است کہ بدیں طور جواب دہد کہ اگر شوہر شرط مذکور تسلیم کردہ است تحریر یا تقریر یا و آں شرط محقق شدہ است طلاق واقع است کما هو حکیم التعالیک۔ (۱)

## نکاح کی طرف اضافت کر کے تعلیق کی گئی ہے تو شرط پائے جانے سے عورت کو طلاق کا حق ہوگا

(سوال ۶۶۸) زید نے ہندہ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ اگر بلا رضا ہندہ مدت معلومہ تک زید اسے چھوڑ کر چلا جائے تو ہندہ کو اختیار ہے کہ اگر چاہے تو وہ خود مطلقہ ہو جائے گی یا دوسرا نکاح کرنے پر اس کو یا جدیدہ کو طلاق۔ اب بر تقدیر وقوع شرط اس کی جزا مرتب ہوگی یا کیا، اگر ہو تو اس پر یہ خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ قواعد کلیہ اور بعض فقہاء کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح معلق بالشرط الفاسد ہونے سے نکاح صحیح اور شرط بلا ثمرہ رہ جائے اگر ہو تو پھر شرط فاسد ہونے کے کیا معنی؟

(الجواب) یہ صورت تعلیق طلاق کی ہے اگر بعد نکاح کے یہ تعلیق کی گئی ہے یا قبل نکاح بطریق اضافت الی الزکاح تعلیق مذکور پائی گئی ہے تو شرط محقق ہونے پر جزا مرتب ہوگی اور طلاق با اختیار عورت کا جو کچھ معلق کیا ہے وہ ثابت ہوگا اور اگر شرط مذکور قبل نکاح و بلا اضافت الی الزکاح ذکر کی گئی ہے تو خود شرط باطل اور لغو ہے اور نکاح صحیح ہے۔ (۲)

## کہا کہ اس کے بعد جو عورت نکاح میں ہے یا آئے گی اس پر تین طلاق کیا حکم ہے

(سوال ۶۶۹) ایک شخص گناہ کبیرہ کرنے کے بعد تائب ہوتا ہے اور بوقت توبہ یہ بھی کہہ دیتا ہے کہ اگر اس کے بعد پھر یہ کبیرہ گناہ مجھ سے صادر ہو اور میں نے اس کا ارتکاب کیا تو اب سے بعد جو عورت میرے نکاح میں ہے یا جو عورت میں نکاح کروں گا وہ تین طلاقیں سے ہر بار مطلقہ ہوگی تو ایسے شخص کو منکوحہ سابقہ یا جو آنے والی ہے ان الفاظ مذکورہ کے کہنے سے کیا حال ہوگا۔

(الجواب) اس صورت میں اگر شرط پائی جاوے گی تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو جاوے گی اور اگر یہ کہا ہے کہ جو عورت میں نکاح میں لاؤں وہ مطلقہ ثلاثہ ہے تو جس عورت سے وہ نکاح کرے گا اس پر سہ طلاق واقع ہو جاوے گی

(۱) ونسحل الیسیر بعد وجود الشرط مطلقاً (الدور المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۳ ص ۶۹۰ ط ۳ ص ۳۵۲) ظفیر۔ (۲) بشرطہ الملك حقيقة كقوله منكوحته او معتدته ان ذهبت فانك طالق والا ضافه اليه اني السلك الحقيقي الخ كان نكحتك فانك طالق (الدور المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۸۰ ط ۳ ص ۳۴۴) ظفیر



کما فی الدر المختار وفيها كلها تنحل اليمين اذا وجد الشرط مرة الا في كلما فانه ينحل بعد التثالث الخ۔ (۱)

لکھا کہ سسرال میں نہ رہوں تو بیوی کو طلاق کا اختیار ہے اس صورت میں کیا حکم ہے  
(سوال ۶۷۰) ایک شخص محمد خان نے اپنی زوجہ کے متعلق یہ تحریر لکھی کہ دو ماہ کے بعد استعفاء منظور ہونے  
پر میں اگر سسرال میں رہوں گا، اگر میں اگر سسرال میں نہ رہوں تو دولت خان کی لڑکی کو اختیار ہے کہ خود طلاق  
پختہ کر سکتی ہے اور دوسرا نکاح کر سکتی ہے تو اس تحریر کے بموجب لڑکی کو اختیار نکاح کا حاصل ہے یا نہیں۔  
(الجواب) شوہر کے تحریر میں طلاق کے متعلق یہ الفاظ ہیں، اگر سسرال میں نہ رہوں تو دولت خان کی دختر کو  
اختیار ہے کہ خود طلاق پختہ کر سکتی ہے۔ پس یہ تعلیق اختیار ہے سسرال میں نہ رہنے پر سو اگر بعد دو ماہ کے استعفاء  
منظور ہونے کے بعد محمد خان مذکور سسرال میں آکر نہ رہا تو اس کی زوجہ کو اختیار ہے کہ وہ طلاق لے لیوے، اگر  
اس وقت اس نے طلاق لے لی تو طلاق اس پر واقع ہوگی عدت کے بعد دوسرا نکاح اس کا درست ہے اور اگر اسی  
عورت نے اس وقت طلاق نہ لی تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ (۲)

کہا کہ اگر مسجد کا کام کروں تو بیوی پر طلاق اب اگر کام کرے تو کیا حکم ہے  
(سوال ۶۷۱) مسجد کے ملائے اور زید سے مسجد میں کسی بات پر تکرار ہوا، ملائے نے قصہ میں آکر کہا کہ اب اگر  
مسجد کا کام کرے تو اس کی بیوی پر طلاق ہے، لفظ طلاق یاد نہیں کہ ایک مرتبہ کہایا دو مرتبہ کہایا اس سے بھی زیادہ  
ایسی صورت میں اگر ملا مسجد کا کام کرے تو اس کی بیوی پر طلاق ہو جاوے گی یا نہیں۔  
(الجواب) اس قسم کی تعلیقات میں الفاظ اور عرف کا اعتبار ہوتا ہے پس چونکہ اس نے مطلقاً کہا ہے کہ اب اگر  
مسجد کا کام کرے تو اس کی بیوی پر طلاق ہے، اور مراد اپنی ذات ہے، لہذا اس کے بعد اگر وہ مسجد کا کام کرے گا تو اس  
کی زوجہ مطلقہ ہو جاوے گی، اور جس صورت میں یہ یاد نہ ہو کہ ایک طلاق دی یا دو یا زیادہ تو یہ دیکھے کہ غالب گمان کیا  
ہے جو کچھ گمان غالب ہو اس پر عمل کرے اور شامی نے حانیہ سے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی جانب مرنج نہ ہو تو احتیاط  
یہ ہے کہ زیادہ کو لیوے ولعلہ لانه يعمل بالا احتیاط خصوصاً فی باب الفروج الخ شامی جلد ثانی۔ (۳)

صورت مذکورہ میں کیا حکم ہے

(سوال ۶۷۲) زید در حالت غضب عمر را مخاطب ساخت می گفت چیزی از شخص، یا جیکو شخص، یا ہر کس کہ بہ برادر من  
بحر خویش دار و پس زنی طلاق کہ من بانکس ہرگز خویشے ندارم یا این الفاظ ترجمہ من است یا کلمہ وغیرہ و بر تقدیر  
وقوع طلاق خویش داشتن یک کس مع برادر مذکور حلف مٹل شود یا ثلاث انجام دایں تعلیق خاص حالت تعلیق  
است و یا باطل و عیال حالف، نیز در کدام حالت یعنی در حالت اجتماعی و انفرادی مع برادر خود خویشے داشتن ہر کس

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۸۸ ط. س. ج ۳ ص ۳۵۲ ظفر  
(۲) و شرط للحنث فی قوله ان خرجت فان طلق الخ فعله فوراً لان قصده المنع عن ذلك الفعل عرفاً و مدار الايمان عليه  
وهذه تسمى بيمين الفور الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الايمان مطلب فی يمين الفور ط. س. ج ۳  
ص ۷۶۱) ظفر  
(۳) رد المحتار باب الصريح قبل باب طلاق غير المدحول بها ج ۲ ص ۶۲۴ ظفر

طلاق واقع شود پس آل کدام حیلہ است کہ در صورت مذکور در حالت اجتماعی بہر کس بہ مذکور طلاق واقع نہ شود۔  
(الجواب) ایں الفاظ ترجمہ کل من يفعل هذا الفعل است، پس حالت ایں کہ ہر کس بہ برادر خالی خویش کرد و خالی با نکس خویش کرد زن او مطلقہ گردد الی ان ینتہی الی ثلث طلقات و ایں تعلیق خاص بذات خالی مخصوص است اگر اہل و عیال او با نکس کہ بہ برادر خالی خویش کرد خویش کنند بر زوجہ خالی طلاق واقع نہ شود، قال فی الدر المختار وفيها كلها تنحل اليمين بطلان التعليق اذا وجد الشرط مرة الا في كلما فانه ينحل بعد الثلث لا قضاؤها عموم الا فعال كاقضاء كل عموم الا سماء الخ (در مختار) (۱) قال فی الشامی ولو قال المصنف الا في كل وكلمة لكان أولى الخ (۲) وحیلہ کہ بصورت وجود شرط طلاق واقع نہ شود ہندہ را معلوم نیست۔

بیوی کی بلا اجازت اگر نکاح کروں تو اس پر طلاق اس کے بعد اگر نکاح کیا تو کیا حکم ہے  
(سوال ۶۷۳) زید نے ہندہ سے نکاح اور کاتین نامہ میں یہ شرط کی بانوہ موصوفہ کی روح قالب میں رہنے تک اس کی بلا اجازت دوسری شادی یا نکاح نہ کر سکوں گا۔ اگر دوسری شادی کی ضرورت ہو تو بی بی موصوفہ کا کل مراد ا کر کے دوسرا مکان بنا کر بی بی مسطورہ سے ایک حکم نامہ رجسٹری شدہ دے کر کر دے گا اور ماہواری چھ روپیہ کر کے بابت خور و پوش کے کروں گا ماسوائے اس کے اگر ہنر حکمت سے یا خفیہ دوسری بیوی کو اپنی زوجیت میں لاؤں تو منکوحہ ثانیہ پر تین طلاق، اتفاقاً حکم خدا زوجہ اولیٰ سخت ہماری میں مبتلا ہو کر مثل مجنوں کے ہو گئی، قابل خدمت کے نہ رہی، اس لئے مجبوراً اس کو تین طلاق دے کر دوسری بی بی کو زوجیت میں لایا، اب منکوحہ ثانیہ مطلقہ ہوئی یا نہ۔

(الجواب) اقول و بالله التوفيق رد المحتار جلد ثالث ص ۱۳۶ باب اليمين في الضرب والقتل وغير ذلك میں ہے وعلى هذا قال لا مراة كل امرءة اتزوجها بغير اذنك فطلق امرأته طلاقاً بائناً او ثلاثاً ثم تزوج بغير اذنها فطلقت لانه لم تنقيد يمينه ببقاء النكاح الخ۔ (۲) پس اس روایت سے صراحتہ اس جزئیہ خاص کا حکم معلوم ہو گیا اور مطلقہ ہونا زوجہ ثانیہ کا ثابت ہوا۔

کاتین نامہ کے خلاف ہوا تو طلاق ہوگی یا نہیں

(سوال ۶۷۴) بگال میں کاتین نامہ نکاح میں چند شرائط لکھنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی شرط فوت ہو جاوے تو منکوحہ پر تین طلاق ہے اگر اس کاتین نامہ کو عند النکاح یا بعد النکاح کچھ کو سنا کر یاد کھلا کر دستخط کرا لئے اور زبان سے نکاح نے کچھ نہیں کہا تو اس صورت میں اگر شرائط مذکورہ میں سے کوئی شرط فوت ہو گئی۔ تو منکوحہ پر تین طلاق ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) نکاح کے بعد یہ تعلیق صحیح ہو سکتی ہے اور بصورت پائے جانے شرط کے طلاق ہو جاوے گی۔

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۸ ط.س. ج ۳ ص ۳۵۲ ظفیر۔

(۲) رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۸ ط.س. ج ۳ ص ۳۵۲ ظفیر۔

(۳) رد المحتار باب اليمين في الضرب والقتل ج ۳ ص ۱۸۸ ظفیر۔



ایک ماہ تک نہ آئی تو طلاق اس کہنے کے بعد شوہر انتقال کر گیا تو کیا حکم ہے  
(سوال ۶۷۵) ایک شخص کی بیوی بھاگ گئی، شوہر نے نوٹس دیا کہ اگر تم ایک ماہ تک نہ آئی تو میں تم کو طلاق  
دے چکا وہ شخص انتقال کر گیا، اب اس کی ملکیت میں حصہ کی دعویدار ہو سکتی یا نہیں۔  
(الجواب) اگر وہ عورت ایک ماہ تک نہ آئی تو بموجب شرط کے اس پر طلاق ہو گئی۔ (۱) اور وہ وارث شوہر کی نہ ہو گی اور  
شوہر کے ترکہ سے حصہ نہ پاوے گی، البتہ مہر اپنا ترکہ شوہر ہی سے لے سکتی ہے، اور اگر یہ تعلق وغیرہ مرض شوہر میں  
ہوئی اور پھر عدت مطلقہ کے اندر شوہر مر گیا تو عورت وارث شوہر کی ہو گی۔ والتفصیل فی کتب الفقہ

اگر فلاں تاریخ کو اتنے روپے ہر ماہ منی آرڈرنہ کروں تو بیوی کو طلاق  
اب اگر روپیہ کسی اور ذریعہ پہنچائے تو طلاق نہیں ہو گی۔

(سوال ۶۷۶) زید سے یہ تحریر کرایا کہ میں اپنی منکوحہ کو مبلغ چار روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجتا رہوں گا اگر کسی ماہ  
کی ۲۸ تاریخ کو روانہ کروں تو یہ اقرار نامہ مثل طلاق نامہ کے تصور کیا جاوے گا اور کسی طور پر یہ چار روپیہ پہنچاؤں  
تو اس کو باطل خیال کیا جاوے، اس صورت میں اگر زید روپیہ منی آرڈرنہ کرے بلکہ اور طریق سے روپیہ پہنچاوے تو  
طلاق پڑے گی یا نہیں۔

(الجواب) منی آرڈر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر دوسرے طریق سے بھی چار روپیہ پہنچاتا رہے تو طلاق واقع  
نہ ہو گی۔ (۲)

اگر میرے گھر سے باہر گئی تو مجھ پر حرام ہے یہ کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۷۷) اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو کہے کہ اگر تو میرے گھر سے باہر کسی جگہ حتیٰ کہ اپنے والدین کے گھر  
گئی تو مجھ پر حرام ہے، اس صورت میں کیا فتویٰ ہے۔

(الجواب) اس صورت میں اگر عورت اپنے باپ کے گھر جاوے گی تو شوہر پر حرام ہو جاوے گی یعنی طلاق بائنہ  
اس پر واقع ہو جاوے گی (۲)، پس بعد اس کے کہ عورت کہیں باہر والدین کے گھر چلی جاوے تو اس مرد کو اس سے  
دوبارہ نکاح کرنا چاہئے مہر جدید کے ساتھ۔

بیوی کے اس کہنے سے کہ فلاں تاریخ تک مہر نہ ادا کرو گے تو

زوجیت سے علیحدہ ہو جاؤں گی کچھ نہیں ہوتا

(سوال ۶۷۸) عورت شوہر کو ذریعہ تحریر متقید کرتی ہے کہ اگر فلاں عرصہ تک تم مہر ادا نہ کرو گے تو میں  
تمہاری زوجیت سے اپنے آپ کو علیحدہ سمجھ کر عقد ثانی کر لوں گی تو بعد میعاد مطلقہ ہو گی یا نہ۔

(۱) وتحل البین بعد وجود الشرط مطلقا (الدر المختار علی هامش رد المختار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰ ط. س. ج ۳ ص ۳۵۲) ظفیر

(۲) مقصد روپیہ پہنچانا ہے ذریعہ خواہ کچھ ہو۔ ظفیر

(۳) اذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا مثلا ان يقول ان دخلت الدار فانت طالق (عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۹۷ ط. س. ج ۱ ص ۴۲۰) ظفیر

(الجواب) عورت کی ایسے تحریر سے وہ مطلقہ نہیں ہو سکتی۔ (۱)

کہا اگر ایسا نہ کروں تو بیوی کو اختیار ہے کہ وہ دوسرا طریقہ اختیار کرے کیا حکم ہے (سوال ۶۷۹) زید نے ہندہ سے بایں شرط نکاح کیا کہ اگر میں تین سال تک ہندہ کو خرچ نہ دوں اور خیر گیر نہ کروں تو اختیار ہے کہ وہ اپنی گذران اور جوانی کی امنگوں کو پورا کرنے کا دوسرا طریقہ اختیار کرے۔ اب ہندہ ان شروط کے پائے جانے پر مختار دوسرا طریقہ اختیار کرنے پر ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) اگر زید کی نیت الفاظ مذکورہ سے طلاق کی ہو تو بوقت پائے جانے شرط کے ہندہ کو اختیار طلاق لینے کا اور دوسرا عقد کرنے کا ہے۔ (۲)

مذکورہ صورت کا کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۰) ایک شخص نے بوقت نکاح مجملہ دیگر شرائط کے ایک شرط یہ بھی تحریر کی تھی کہ اگر چھ ماہ کے اندر زیور مقرر کی ادائیگی سے قاصر رہوں تو جو کچھ میرا اب خرچ ہوا ہے یا آئندہ ہوگا اس سے دست بردار اور الادائی ہوں گا اور یہ نکاح میرا ساقط اور کالعدم متصور ہوگا، اور تا ایفاء وعدہ کوئی حق زن و شوہر مجھ کو حاصل نہ ہوگا۔ اور زیور دینے کے بعد کل حقوق مجھ کو حاصل ہوں گے اس مدت میں چھ ماہ تک برابر پردہ رہا اور کوئی حق زن و شوہر کا حاصل نہ ہوا، لیکن شوہر نے چھ ماہ گزرنے کے بعد آج تک اپنا وعدہ پورا نہیں کیا جس کو عرصہ ۷ سال ۴ ماہ کا ہوتا ہے یہ نکاح قائم رہا نہیں، اور مہر مقررہ مبلغ ایک ہزار اس سے وصول کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی اور مہر موجب طلاق کا مطالبہ قبل طلاق یا موت کے نہیں ہو سکتا، اور شرط دست برداری لغو ہے۔

کسی کو مجبور کر کے قسم لے لے کہ اگر وہ راز ظاہر کرے گا تو جس سے شادی کرے اس پر طلاق کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۱) اگر کوئی شخص کسی کو جبراً یہ قسم دیوے کہ اگر تم میرا فلاں راز کسی سے کہو تو جب تم شادی کرو تمہاری بیوی پر طلاق پڑے، اور شخص مجبوراً یہ قسم کھا بھی لیوے پھر وہ اس راز کو ظاہر بھی کر دیوے تو اس کے لئے بعد نکاح کیا حکم ہے اور نکاح صحیح ہو گیا نہیں اگر طلاق پڑ جائے تو رجوع کر سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس کی زوجہ پر بعد نکاح کے طلاق واقع ہو جاوے گی اور عدت میں اس کو رجوع کر سکتا ہے کیونکہ معلق طلاق واحد ہے، اور اگر عدت میں رجوع نہ کیا تو اگر بعد عدت کے پھر اس سے نکاح کرے گا تو پھر طلاق واقع ہوگی۔

(۱) طلاق کی مالک عورت نہیں شوہر ہوتا ہے۔ ظہیر۔

(۲) ذکر ما یوقعہ غیرہ باذلہ والنواعہ ثلاثہ نفویض ونوکیل ور سالة والفاظ النفویض ثلاثہ تخیر و امر بید و مشیئة قال لہا اختاری او امرک بیدک بنوی النفویض الطلاق لانہما کتابا فلا یعملا نہ بلالیۃ الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار ج ۲ ص ۶۵۳ ط س ج ۳ ص ۳۱۵) ظہیر



شرط معلق واپس نہیں ہو سکتی

(سوال ۶۸۲) ایک شخص کو کسی دوست نے مجبور کر کے اور یہ کہہ کر کہ یہ نکاح صحیح نہیں ہے طلاق معلق لکھ کر دستخط کرائے۔ اب یہ شرط واپس ہو سکتی ہے یا نہ؟

(الجواب) شرط مذکور واپس نہیں ہو سکتی لقولہ علیہ السلام ثلث جدھن جدو ھزلھن جد الحدیث۔ (۱)

دھوکہ دے کر کہلوا لیا کہ بیوی کو اپنے نفس پر حرام کی تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۳) ندوی کا عقد ہوا۔ اس کے بعد میرے مخالفوں نے مجھے بھکا کر اور دھوکہ دے کر مجھ سے یہ الفاظ کہلا دیئے کہ مسماۃ فلاں کو میں نے اپنے نفس پر حرام کی یعنی چھوڑ دی، اس صورت میں نکاح رہا یا فسخ ہو گیا۔ اب کیا کرنا چاہئے۔

(الجواب) اس صورت میں پہلا نکاح فسخ ہو گیا دوبارہ نکاح ہونا چاہئے۔

آئینہ نہ دیکھو گی تو تم پر طلاق نہیں پھر شوہر نے آئینہ دکھا دیا کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۴) مرد کی زبان سے بے ساختہ اور بھولے سے نکلا کہ تم کو طلاق ہے اگر آئینہ دیکھو، اگر آئینہ نہ دیکھو گی تو تم پر طلاق نہیں پڑے گی، مرد نے آئینہ اٹھا کر عورت کو دکھا دیا تو طلاق پڑی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق نہیں پڑی۔

تحریر کیا کہ اگر چھ ماہ میں جائداد ان کے نام منتقل نہ کروں تو نکاح منسوخ و باطل کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۵) ایک شخص نے ایک عورت کو نکاح کرنے سے ایک گھنٹہ پہلے یہ معاہدہ اپنے قلم سے تحریر کر دیا کہ میں اس عورت کے نام جس کی ساتھ میں اب اس وقت نکاح کرنے والا ہوں اپنی فلاں جائداد اندر چھ ماہ کے منتقل کر دوں گا۔ اگر چھ ماہ تک اپنی فلاں جائداد اس عورت کے نام منتقل نہ کروں تو بجز دگدر نے چھ ماہ کے یہ نکاح منسوخ و باطل ہو گا، اب چھ ماہ گزر گئے اس شخص نے منکوحہ کے نام جائداد منتقل نہیں کی۔ آیا وہ نکاح باطل ہو گیا یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں اگر لفظ مذکور شوہر نے بہ نیت طلاق کہا ہو تو اس کی زوجہ پر بصورت معاہدہ پورا نہ کرنے کے ایک طلاق بائنہ واقع ہو جاوے گی اور نیت کا حال شوہر سے دریافت کر لیا جاوے جیسا کہ شامی میں ہے ومثلہ قولہ لم اتزوجك اولم یکن بیننا نکاح اولا حاجة لی فیک الی ان قال ونفی النکاح فی الحال یكون طلاقاً اذا نوى الخ۔ (۲)

کوئی اپنے بھائی کو طلاق کا مالک نہ دے اور وہ اس کی بیوی کو طلاق دے دے تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۶) اسماعیل نے اپنے بڑے بھائی آدم کو اختیار دیا کہ میری عورت خدیجہ کو طلاق دینا دینا تمہارے اختیار میں ہے۔ چنانچہ آدم نے کہا کہ میں نے اپنے بھائی کی عورت خدیجہ کو طلاق دے دی، آیا یہ طلاق واقع ہوئی یا

۱) مشکوٰۃ کتاب الطلاق ج ۲ ص ۲۸۴ ولس للزوج ان یرجع فی ذلک (عالمگیری کشوری باب نفی الطلاق ج ۲ ص ۷۵) ظہیر (۲) رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۶۲۳ ط. س. ج ۳ ص ۲۸۳ ظہیر

نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں خدیجہ پر طلاق واقع ہو گئی کذا فی کتب الفقہ - (۱)

اگر میں نے اس سے زنا کیا ہو یا ارادہ کیا ہو تو جس سے شادی کروں اس پر طلاق یہ کہا تو کیا حکم ہے (سوال ۶۸۷) زید مسماۃ زینب اہلیہ عمر سے تعلق ناجائز رکھتا تھا جب عمر کو یہ معلوم و مشاہدہ ہوا تو اس نے زید کو مجلس میں بلا کر یہ کہا کہ میری اہلیہ سے تعلق ناجائز کیوں رکھتے ہو زید نے انکار کیا تو عمر نے کہا کہ یہ کہہ دو کہ اگر میں نے تمہاری اہلیہ زینب سے زنا کیا ہو یا ارادہ کیا ہو تو جب میں شادی کروں تو میری زہدہ پر طلاق ہے۔ زید نے بوجہ ناواقفی بعینہ یہی الفاظ کہہ دیئے اس صورت میں اگر زید نکاح کرے تو شرعاً اس کے لئے کیا حکم ہے اور زید کو دیگر ائمہ ثلاثہ امام شافعی و مالک و احمد کے مذہب پر عمل کرنا درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر در حقیقت زید نے زینب اہلیہ عمر سے ارتکاب فعل کیا ہو یا ارادہ کیا ہو تو جب وہ نکاح کرے گا اس کی منکوحہ پر عند الحنفیہ طلاق واقع ہو جاوے گی اور دیگر مذاہب پر اس بارہ میں حنفیہ کو عمل کرنا درست نہیں ہے، البتہ منکوحہ پر طلاق نہ پڑنے کا یہ حیلہ حنفیہ نے لکھا ہے کہ اس کا نکاح فضولی کرے اور وہ فعل کے ساتھ اس کو جائز رکھے مثلاً یہ کہ مہر بھیج دے تو اس منکوحہ پر طلاق واقع نہ ہوگی کما فی الدر المختار حلف لا یتزوج فزوجہ فضولی فاجاز بالقول حنث وبالفعل لا الخ در مختار - (۲) قوله وبالفعل کبعث المہر لو بعثہ بشرط ان یصل الیہا وقیل الوصول لیس بشرط الخ شامی - (۳)

اگر تمہارے لئے اس کے ہاتھ کا کھانا حرام ہے تو تین طلاق یہ کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۸) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو اپنے والد کے ناراض ہونے پر یہ کہا کہ اگر تمہارے لئے اس کے ہاتھ کا کھانا حرام ہے تو میں نے اس کو تین طلاق دیا تو اس صورت میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ جس شرط پر اس نے طلاق کو معلق کیا ہے وہ شرط موجود نہیں ہے۔ کیونکہ کھانا اس کے ہاتھ کا حرام نہیں ہے۔

وطی حرام کروں تو مجھ کو طلاق یہ کہا تھا اور گدھے سے وطی تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۹) میں نے حلف اٹھایا تھا کہ اگر میں نے زنا سے حرام اور وطی حرام اور لوطۃ حرام کا ارتکاب کیا تو مجھ کو طلاق ہے، لیکن اب بوجہ نسیان حلف طلاق سے، وطی بجمہ ہمارا مرتکب ہوا ہوں، آیا وطی ہمارا بھی اس حلف میں داخل ہے یا نہیں، اور یہ بھی یاد نہیں کہ میں نے حلف طلاق مغلطہ کا اٹھایا تھا یا نہ کا، اس بارے میں شرعاً کیا حکم ہوگا۔

(الجواب) وطی ہمارے شک و بلاشبہ وطی حرام میں داخل ہے اور چونکہ الفاظ تعلیق میں وطی حرام بھی مذکور ہے۔

(۱) ولو قال امرأتی بید فلان شہراً ففی علی الشہر الذی یدلہ ویبطل بمضیہ بلا علم (عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۷۹ ط س ج ۱ ص ۳۹۲) ولو قال لغير طلق امرأتی فقد جعلت ذلك الیک فهو تفویض (ایضاً ط س ج ۲۹۳۱ ظفر)  
(۲) الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الایمان مطلب حلف لا یتزوج فزوجہ فضولی ج ۳ ص ۱۸۸ ظفر  
(۳) رد المختار کتاب الایمان مطلب ایضاً ج ۳ ص ۱۸۹ ط س ج ۳ ص ۸۴۲ ظفر



لہذا مقضائے وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقاً ای سواء وجد الشرط فی الملك اولا لکن ان وجد فی الملك طلقت الخ (۱) اور مختار شامی ج ۲ ص ۵۳۴۔ وطی حمار سے طلاق واقع ہوئی ہے۔ پس اگر تعلیق اس لفظ سے کی تھی جو کہ استثناء کی ابتداء میں مذکور ہے یعنی تا مجھ کو طلاق ہے تو اس صورت میں ایک طلاق واقع ہوئی ہے۔ اور اگر وہ طلاق کے لفظ سے تعلیق کی تھی تو حرمت مغلطہ واقع ہوئی ہے۔ اور بصورت شک ایک ہی طلاق واقع ہوگی کما فی الدر المختار لو شک اطلق واحدة او اکثر علی الاقل الخ۔ (۲)

بحر نے صالحہ سے شادی کی تو تم کو طلاق دے دوں گا شادی کے بعد طلاق نہیں ہوئی (سوال ۶۹۰) زید نے اپنی زوجہ ہندہ سے کہا کہ بحر جو زید و ہندہ کا لڑکا ہے اگر صالحہ کے ساتھ جو ہندہ کی بھانجی ہے شادی کرے گا تو خدا کی قسم ہندہ کو طلاق دے دوں گا، چنانچہ بحر نے صالحہ سے نکاح کر لیا تو ہندہ پر طلاق ہوئی یا نہیں، اور زید پر کفارہ قسم کا واجب ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ صورت وعدہ طلاق کی ہے طلاق نہیں ہے، اس واسطے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ عالمگیری میں ہے وفی المحيط لو قال بالعریۃ اطلق لا یكون طلاقاً الا اذا غلب استعماله للحال فیکون طلاقاً (۳) اور چونکہ زید نے قسم کھائی ہے اور شرط مذکور پائی گئی اس واسطے اگر زید نے اپنی حیات میں طلاق نہ دی تو کفارہ قسم کا اس کے ذمہ لازم ہوگا، اور حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی شخص بری بات کی قسم کھاوے تو اس کو چاہئے کہ اس کام کو نہ کرے اور اپنی قسم کے توڑنے کا کفارہ ادا کرے۔

کہا کہ اس دروازہ سے گئی تو طلاق، اب دوسرے دروازے جائے گی تو طلاق نہیں ہوگی (سوال ۶۹۱) ایک شخص نے اپنی عورت سے ایک دروازہ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا کہ اگر تو اس دروازہ سے باہر گئی تو تجھ پر تیوں طلاق ہے، چونکہ اس مکان سے باہر جانے کے کئی دروازہ تھے، اس کا منشاء اس وقت محض دھمکانے کا تھا اور یہ سمجھتا تھا کہ دوسرے دروازے سے یہ باہر جاسکتی ہے اور ہمیشہ کے لئے باہر جانے سے روکنا نہ تھا وہ عورت دوسرے دروازے سے باہر جاسکتی ہے یا اگر وہ دروازہ بند کر دیا جائے تو بھی وہ کسی دوسرے دروازہ سے باہر جاسکتی ہے یا نہیں۔ (الجواب) جب کہ خاص دروازہ مکان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اگر تو اس دروازہ سے الخ تو دوسرے دروازہ سے باہر جانے کی صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی، اور اس دروازہ کو بند کر دینے کی صورت میں بھی طلاق واقع نہ ہوگی لعدم تحقق الشرط۔

کہا کہ گھر میں لاؤں تو طلاق اب عورت خود آگئی تو طلاق نہیں ہوئی (سوال ۶۹۲) زید نے تعلیق کی کہ میں اپنی عورت ہندہ کو اس کے موضع میں نفقہ دیا کروں گا اس کو اپنے موضع اور گھر میں کبھی نہ لاؤں گا، اگر اس کو اپنے گھر لاؤں تو وہ میرے اوپر مطلقہ ثلاثہ ہوگی، بعدہ ہندہ خود بلا کہنے کسی کے

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰ ط.س. ج ۳ ص ۳۵۵ ظفیر، (۲) الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۶۲۳ ط.س. ج ۳ ص ۲۸۳ ظفیر، (۳) عالمگیری مصری ج ۳ ص ۳۵۵ ظفیر.

آگنی اور زید نے اس کو اپنے گھر میں رکھ لیا تو طلاق ہوئی یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں موافق تصریح فتناء کرام طلاق نہیں ہوئی کیونکہ تعلیق طلاق اپنے گھر لانے پر تھی، پس جب کہ شوہر اس کو نہیں لایا تو شرط نہ پائی گئی، پس جزاء بھی واقع نہ ہوگی۔ لانه اذا فات الشرط فات المشروط در مختار میں ہے وتتحل اليمين بعد وجود الشرط (۱) مطلقاً ونظيره مافی الدر المختار ان لم تجئ بفلان او ان لم تردى ثوبى الساعة فانت طالق فجاء فلان من جانب آخر بنفسه و اخذا لثوب قبل وفقها لا يحث الخ۔ (۲)

کہا کہ اگر عمر اور اس کی اولاد کو زمین دوں تو میری بیوی پر طلاق اس کے داماد کو زمین دی کیا حکم ہے

(سوال ۶۹۳) زید نے حلف اٹھائی کہ اگر میں عمر اور اس کی اولاد کو زمین مزارعت پر دوں تو میری عورت پر تین طلاق ہے۔ اب عمر کے داماد کو زمین مزارعت پر دینے سے حائث ہو گیا نہیں۔  
(الجواب) عمر کے داماد کو زمین مزارعت پر دینے سے حائث نہ ہو گا اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی۔

سادہ کاغذ نکلنے پر طلاق معلق کی تھی مگر لکھا ہوا کاغذ نکلا کیا حکم ہے

(سوال ۶۹۴) زوجین میں باہم رنجش ہوئی زید نے زوجہ کو وطن بھیجا اور یہ کہہ دیا کہ جس وقت میرا بند خط تیرے پاس پہنچے اور اس کے اندر سادہ کاغذ نکلے تو سمجھ لینا کہ میں نے تجھ کو طلاق دے دی پھر اس کا خط آیا اس میں سادہ کاغذ نہیں نکلا بلکہ چند اشعار زوجہ کو لکھے تھے مثلاً ایک کو چھوڑ تین کو یاد کرا لی اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں۔  
(الجواب) چونکہ شرط نہ پائی گئی، لہذا اس صورت میں اس کی زوجہ پر کسی قسم کی طلاق واقع نہیں ہوئی۔

جس کو تاہی پر طلاق کو معلق کیا ہے اس کے پائے جانے پر طلاق واقع ہوگی

(سوال ۶۹۵) زید شوہر ہندہ نے عدالت شرع شریف میں نفقہ کی بحث پر ایک تعلیق نامہ لکھا جس میں تین شرط مندرج ہیں (۱) اگر زوجہ ام مدعیہ میری اطاعت کرے گی اور میرے پاس رہے گی تو اس حالت میں میں حکم عدالت معرفت عدالت دو روپیہ ماہوار نفقہ میں اور تین جوڑے پارچہ محسب اندازہ نفقہ اور دو جوڑے جو تہ سالانہ ادا کرتا رہوں گا، اگر خدا نخواستہ چار ماہ کا نفقہ مسلسل مجھ پر چڑھ جاوے تو مسماۃ زوجہ ام مدعیہ کو طلاق بائن ہے۔ (۲) اگر مسماۃ صغریٰ زوجہ ام مدعیہ بدون اجازت و خلاف مرضی میرے مکان سے باہر قدم رکھے گی یا کسی دوسری جگہ جاوے گی یا رہے گی تو میں اپنی زوجہ کو ہرگز نفقہ نہیں دوں گا۔ (۳) اگر خدا نخواستہ میں بحالت بيماری و بحالت مقیدی وغیرہ کسی آفت میں مبتلا ہو جاؤں کہ کمانہ سکوں، یا بوجہ عسرت اپنے خور و نوش سے محروم ہو جاؤں تو ایسی حالت مجبورانہ میں بھی یہ لفظ طلاق غیر مستند عدالت ہو گا، بعدہ زید بوجہ بے روزگاری خود و بحالت پریشانی و بوجہ



عسرت ریاست غیر میں بتلاش روزگار چلا گیا اور ایک ماہ کا نفقہ ہندہ مدعیہ کو پیشگی ذریعہ عدالت دے گیا، اور دو ماہ بعد رقم نفقہ ہندہ مدعیہ کو بذریعہ منی آرڈینج دیا، ہندہ زوجہ زید بعد چلے جانے زید کے دوسرے ہی روز اس مکان سے جو زید نے برائے سکونت زوجہ خود کو دیا تھا چھوڑ کر دیگر مکان میں چلی گئی، اس خبر کے معلوم ہونے پر زید نے سلسلہ ارسال رقم نفقہ کو حسب شرائط نمبر ۲ روک لیا، اور پانچ ماہ گزرنے کے بعد ہندہ نے ایک درخواست عدالت میں پیش کی کہ مجھ کو پانچ ماہ کا نفقہ میرے شوہر سے وصول نہیں ہوا۔ چنانچہ مفتیان شرع نے شرط اول کے صرف اس فقرہ پر نفقہ ڈال کر (اگر خدا نخواستہ چار ماہ کا نفقہ مسلسل مجھ پر چڑھ جائے تو زوجہ ام کو طلاق بائن ہے) زوجہ زید پر حکم وقوع طلاق بائن کا کیا آیا تعلیق موثر طلاق کے لئے صرف وجود اول شرط کا کافی ہے یا دیگر شروط مذکورہ کو بھی تعلیق میں دخل ہے۔ (الجواب) شرط اول چونکہ مستقل ہے اور بوقت تکلم بشرط اول اور کوئی شرط شوہر نے ظاہر نہیں کی، لہذا بعد میں جو قیود لگائی اور شرطیں کی وہ شرط اول کے ساتھ ملحق نہ ہوں گی بلکہ موافق شرط اول کے جس وقت چار ماہ کا نفقہ زوجہ کو وصول نہ ہو گا۔ اور شوہر ادا نہ کرے گا عورت مطلقہ بائنہ ہو جاوے گی، اور شرط اول کے اخیر کے الفاظ صرف یہ ہیں (اگر خدا نخواستہ چار ماہ کا نفقہ مسلسل مجھ پر چڑھ جاوے تو مسماۃ زوجہ ام مدعیہ کو طلاق بائن ہے) پس موافق ان الفاظ کے جب چار ماہ کا نفقہ شوہر کے ذمہ مسلسل لازم ہو جاوے گا طلاق بائنہ واقع ہو جاوے گی، اس شرط و جزاء میں اطاعت کرنے اور پاس رہنے کی بھی قید نہیں ہے اور یہ خود مستقل کلام ہے، ماقبل و مابعد پر موقوف نہیں ہے، لہذا فیصلہ جو عدالت نے وقوع طلاق کا کیا صحیح ہے۔ (۱)

فلاں تاریخ کو گھر نہ آئی تو طلاق، اس تاریخ کو نہ آئی تو طلاق واقع ہو گئی

(سوال ۶۹۶) مسماۃ بی بی بتول زوجہ صدیق کے چچا زاد ہمشیرہ کی کسی اولاد کی شادی کی تقریب مٹھی، اس تقریب میں مسماۃ بتول ہمراہ اپنی والدہ حقیقی بھائی کے اپنے میسرے پورے موضع سوریا گئی جب یہ خبر اس کے شوہر کو معلوم ہوئی تو اس کے شوہر نے حسب ذیل تحریر لکھ کر بھیجی۔ وہ تحریر یہ ہے۔

”مسماۃ بی بی بتول عرصہ ساڑھے پانچ سال سے میرے عقد میں تھی، اور ہمارا رضامندی ہمارے جانے مکانہ غیر میں، اس کو ساتھ اس اقرار کے طلاق دیتا ہوں کہ اگر وہ تاریخ ۱۶ / رجب سن ۱۳۳۵ھ کو بوقت بارہ ۱۲ بجے تک اپنے گھر آجاوے تو بہتر، ورنہ تاریخ مذکورہ بوقت مذکورہ بالا کے بعد اپنے کو طلاق سمجھے۔“

اب عرض یہ ہے کہ مسماۃ بی بی بتول موضع سوریا سے تاریخ ۲۰ / رجب سن ۱۳۳۵ھ کو رائے پور آئی تو موافق شرع کے طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر ہوئی تو کون سی اور اگر شوہر پھر اس کو رکھ سکتا ہے تو کیا صورت ہے۔

(الجواب) اس صورت میں مسماۃ بی بی بتول پر طلاق رجعی واقعی ہوئی، عدت کے اندر رجوع کرنا صحیح ہے۔ کما

فی عامة كتب الفقه۔ (۲)

(۱) فاذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا مثل ان يقول لا مراءاة ان دخلت الدار فانت طالق (عالمگیری کشوری کتاب الطلاق باب رابع فصل ثالث ج ۲ ص ۴۴۰) ظفیر۔ س۔ ج ۱ ص ۲۰

(۲) فاذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط (ایضا ج ۲ ص ۴۴۰) ظفیر۔ س۔ ج ۱ ص ۲۰

جب تعلیق کے مطابق میسے نہیں گئی تو طلاق ثلثہ واقع ہو گئی

(سوال ۶۹۷) زید نے محالۃ غصہ اپنی بیوی زینب سے جو حاملہ ہے یہ کہا کہ اگر تم کل تک اپنے میسے نہ جاؤ گی تو تم پر تین طلاق بائن ہیں، اگر زینب اس روز معمودہ کو اپنے میسے نہ جاوے بلکہ اس قریہ میں ٹھہری رہے تو ایسی صورت میں اس پر کس قسم کی طلاق ہو گی، اور رجعت کی کوئی صورت ہے یا نہ، عدت کا نان نفقہ زید کے ذمہ ہے یا نہیں، وضع حمل ہونے پر جو لڑکا یا لڑکی پیدا ہو، اس کی پرورش کا حق کس کو ہے اور نفقہ کس کے ذمہ ہے۔

(الجواب) وقت مقررہ پر میسے نہ جانے پر عورت پر تین طلاق واقع ہو گئی، اور وہ مغالطہ بائنہ ہو گئی، رجعت صحیح نہیں ہے (۱) اور بدون حلالہ کے شوہر اول سے نکاح نہیں ہو سکتا، (۲) عدت اس کی وضع حمل ہے، (۳) تا وضع حمل نفقہ اس کا بذمہ شوہر ہے، مدت حضانت میں پرورش لڑکا لڑکی کی ان کی والدہ کا حق ہے اور خرچ بذمہ شوہر ہے۔ (۴)

نکاح کے بعد کہا اگر پہلی بیوی نکلے تو اس کو طلاق، لہذا نکلنے پر طلاق ہو گی

(سوال ۶۹۸) زید نے ہندہ سے عقد کرنا چاہا اور قبل نکاح باہم یہ شرط قرار پائی کہ اگر زید کی زوجہ یا اولاد ثابت ہوئی تو یہی فیصلہ بھی طلاق ہے اور بعد نکاح کے زید نے وہی الفاظ شرط جو قبل از نکاح زبان سے کہے تھے کہ اگر میری زوجہ یا اولاد نکلے تو یہی فیصلہ بھی طلاق ہے کہے، بعد قرارداد اور شرط مذکور بعد از عقد تحقیق سے معلوم ہوا کہ زید کی زوجہ اول اور نیز زوجہ اول سے اولاد ہے، ایسی صورت میں زید کی زوجہ ہندہ پر طلاق پڑ گئی یا نہ۔

(الجواب) جب کہ زید نے نکاح کے بعد الفاظ مذکورہ کہے اور شرط محقق ہوئی تو ہندہ پر طلاق واقع ہو گئی۔ (۵)

تعلیق طلاق منظور کرنے کے بعد شرط پائی گئی تو طلاق واقع ہو جائے گی

(سوال ۶۹۹) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح بحر سے اس شرط پر کیا کہ اگر بحر تین یا چار مہینہ مکان چھوڑ کر چلا جاوے یا شوہر کے گھر سے لڑکی بوجہ مخاصمت کے چلی جاوے اور تین یا چار مہینہ گذر جاویں تو زوجہ منکوحہ مذکورہ پر تین طلاق پڑ جاویں گی، بحر نے ان شرائط کو قبول کیا، بر تقدیر وقوع شرط منکوحہ مذکورہ پر طلاق پڑ جائے گی یا نہ۔

(الجواب) اگر شوہر نے بعد نکاح اس شرط کو قبول کیا اور تعلیق طلاق کو منظور کیا تو طلاق واقع ہو گی ورنہ نہیں، کیونکہ قبل نکاح اس قسم کی شرط لغو ہوتی ہے۔ (۶)

(۱) فاذا اضافہ ای الطلاق وقع عقیب الشرط (عالمگیری کشوری کتاب الطلاق باب رابع فصل ثالث ج ۲ ص ۴۴۰) ظفیر، سن - ج ۱ ص ۲۲۰

(۲) وان كان الطلاق ثلثا الخ لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها (ہدایہ باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۸) ظفیر،

(۳) وان كانت حاملا فعدتها ان تضع حملها لقوله تعالى اولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن (ایضا باب العدة ج ۲ ص ۴۰۱) ظفیر،

(۴) واذا وقعت الفرقة بين الزوجين فلام احق بالولد الخ والنفقة على الاب الخ (ہدایہ باب حضالة الولد ج ۲ ص ۴۱۳) ظفیر،

(۵) واذا اضافہ الى الشرط وقع عقیب الشرط (عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۴۴۰) ظفیر، سن - ج ۱ ص ۲۲۰

(۶) وتحل الیمن بعد وجود الشرط مطلقا لكن ان وجد في الملك طلقت (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۹۰) ظفیر، سن - ج ۲ ص ۳۵۵



شرط پائے جانے کے بغیر عورت کو طلاق کا حق نہیں ہے

(سوال ۷۰۰) کسی شخص نے ایک عورت سے یعنی ہندہ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ اگر عورت مذکورہ مجھ سے تین ماہ کے پہلے پہلے مہر طلب کرے گی تو میں اس کو مہر دے دوں گا ورنہ عورت کو اپنے نفس کا اختیار ہے کہ اپنے کو طلاق دے لے۔ اتنے میں اس شخص کی اپنے خسر سے نا موافقت ہو گئی۔ اور خسر ایک مولوی کو ہمراہ لے کر داماد کے مکان پر گیا، داماد مکان پر موجود نہیں تھا مگر اس کے خسر نے سب پڑوسیوں کو جمع کر کے اپنی لڑکی کا مہر طلب کیا، اس صورت میں عورت مذکورہ طلاق اپنے نفس کو دے سکتی ہے یا نہیں۔ اور اس کے ہمراہ جو مولوی صاحب آئے تھے وہ دعویٰ سے کہتے ہیں کہ میں بغیر طلب مہر کے تم سے خلاصی اور رہائی کرائے دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کر دیتا ہوں۔ یہ قول کیسا ہے۔

(الجواب) عورت طلاق اس وقت لے سکتی ہے کہ شرط پائی جائے اور شرط یہ تھی کہ تین ماہ سے پہلے اگر عورت مجھ سے مہر طلب کرے اور میں نہ دوں تو اس کو اختیار طلاق لینے کا ہے، بدون اس شرط کے پائے جانے کے عورت کو اختیار طلاق لینے کا نہیں ہے۔ اور جو مولوی صاحب یہ کہتے ہیں کہ بغیر طلب مہر کے اور بدون تحقق شرط کے عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے وہ غلطی پر ہیں، ان کا قول معتبر نہیں کما فی الدر المختار وفيہا کلہا تنحل ای تبطل الیمین بطلان التعليق اذا وجد الشرط مرة الخ۔ (۱)

جب تعلیق میں مطلق جمعہ کہا تو اس سے پہلا جمعہ مخصوص نہ ہوگا، لہذا اطلاق نہ ہوگی

(سوال ۷۰۱) مدیون نے دائن سے کہا کہ اگر تمہارا دین جمعہ کو نہ دوں تو میری عورت پر تین طلاق ہے، نہ تو جمعہ کو باول یا ثانی مقید کیا اور نہ دین کو جز عیا کل مقید کیا، بعدہ کچھ دین اول جمعہ میں دیا اور کچھ دین بقیہ دوسرے جمعہ میں دیا۔ اور شہود میں سے ایک شاہد ثقہ بلفظ اشد کہتا ہے کہ معلق نے جمعہ کو اس طور پر مقید کیا تھا کہ اگر اس جمعہ کو نہ دوں تو الخ اور تقید پورے دین کی اگرچہ معلق سے نہیں سنی مگر عرف اور قرینہ کی روش میں یہی سمجھا تھا کہ سارا دین اس آئندہ جمعہ کو دے گا، دوسرا شاہد ثقہ بلفظ اشد کہتا ہے کہ تعیین زمان یعنی جمعہ و تعیین دین بکل دونوں میں عرف کی روش سمجھا تھا، کیونکہ اہل بازار و نحاس ایسی مطلق مواعید سے متصل آنے والا جمعہ، ہفتہ، ماہ، سال مراد لیتے ہیں، پس ایسی شہادت اور عرف عام کی رو سے مطلق جمعہ سے اول مراد ہو گا یا نہ، ہر تقدیر اول جب کہ اس نے اس جمعہ میں پورا دین ادا نہ کیا تو کیا یہ تادیہ جزو دین مثل تادیہ کل دین کے متصور ہو کر موجب ہو گا یا کالعدم ہو کر موجب حث ہو گا، اور معلق کی زوجہ مطلقہ ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) چونکہ جمعہ کلام حالف میں مطلق ہے اور دین بھی مطلق ہے، لہذا بقاعدہ المطلق یجری علی اطلاقہ اور بقاعدہ الا یمان مبینۃ علی الالفاظ لا علی الاغراض در مختار باب الیمین (۲) فی الدخول والخروج الخ صورت مسئلہ میں حالف حاث نہ ہوگا اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی و تحقیقہ فی

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۸ ط. س. ج ۳ ص ۳۵۵ ظفیر

(۲) بیئھے الدر المختار علی هامش رد المختار باب الیمین فی الدخول والخروج ج ۳ ص ۹۹ ط. س. ج ۳ ص ۷۴ ظفیر



الشامی فی تحت قوله الا یمان مینة علی (۱) الا لفاظ شامی ج ۳ ص ۷۲.

ولی کا کسی شرط پر طلاق کو معلق کرنا موجب وقوع طلاق نہیں

(سوال ۷۰۲) ہندہ کا نکاح محال تھا لہٰذا بولایت اس کے والد ہمراہ زید نابالغ بولایت ان کے نانا کے ہوا۔ بوقت نکاح شرائط مندرجہ ذیل قرار پائی۔

(۱) مہر معجل بہ تعداد دو ہزار روپیہ نقد بوقت ادا کر دیا جاوے گا۔ (۲) شہر جے پور میں دو کانات مالیت ڈھائی ہزار روپیہ جن کے کرایہ کو ہندہ علاوہ نان نفقہ کے دیگر ذاتی مصارف میں لے سکتی ہے خرید کر دی جاویں گی زید کو ان کے بیع و رہن کا اختیار نہ ہوگا۔ (۳) ایک مکان قیمتی دو ہزار روپیہ ہندہ و زید ہر دو کی بدو باش کے واسطے جے پور میں خرید کیا جاوے گا یہ بھی ملک ہندہ سمجھا جاوے گا، (۴) ہم سب لوگ مع اہل و عیال سکونت اجیر کی ترک کر کے یہاں جے پور میں رہا کریں گے۔ چنانچہ شرط اول کا ایفاء اس طور سے ہوا کہ بجائے دو ہزار روپیہ نقد کے زیور جو بوقت نکاح دو ہزار کا بیان کیا گیا تھا بعد کو پندرہ سو کا نکلا امانت رکھا جا کر یہ اقرار کیا گیا کہ ایک ماہ کے بعد روپیہ دے کر زیور لے لیا جاوے گا جس کا ایفاء بوجہ اس کے کہ زیور تعداد مہر سے کم تھا نہیں کیا گیا۔ باقی ہر سہ شرائط کا ایفاء ممدت ایک سال بدیں شرط کی اگر مدت معینہ میں شرائط نہ کورہ بالا کا ایفاء نہ ہو تو مسماۃ کو طلاق ہے، چنانچہ اس کو دو سال گذر گئے آج تک ولی زید کی طرف سے شرائط کا ایفاء نہیں ہوا۔ اور اب ہندہ بالغہ ہے اور اپنے شوہر کے یہاں جانے سے ناراضگی ظاہر کرتی ہے۔ ایسی صورت میں ہندہ کو بوجہ نہ ہونے ایفاء شرائط طلاق ہوئی یا نہیں اور وقت بلوغ ناراضی ظاہر کرنے پر نکاح فسخ ہو گیا نہیں۔

(الجواب) قال فی الدر المختار لا يقع طلاق المولی علی امرأة عبده لحديث ابن ماجه الطلاق لمن اخذ بالشاق الخ والمجنون الخ والصبي ولو مر اهقا الخ (۲) وفي الشامی قال ای الزملی وقد افتیت بعدم وقوعه فیما اذا زوجه ابوه امرأة وعلق علیه متى تزوج او تسرى علیه فكذا فكبر فتزوج عالماً بالتعلیق اولاً الخ۔ (۳) اس عبارت سے واضح ہوا کہ ولی کا کسی امر پر طلاق کو معلق کرنا موجب وقوع طلاق نہیں ہے اگرچہ شرط پائی جائے، لہٰذا صورت مسئلہ میں طلاق واقع نہ ہوگی اور صورت موجودہ میں زوجہ کو بعد بلوغ کے اختیار فسخ نکاح کا نہیں ہے

جس چیز پر تعلیق کی ہے اس کے غیر پر طلاق نہ ہوگی اور شوہر اپنے قول سے رجوع نہیں کر سکتا (سوال ۷۰۳) زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تم میرا بھٹا اپنے بھٹا کے ساتھ پکاؤ گی تو تم پر طلاق ہے۔ اگر زید کی بیوی زید کے لئے اور کوئی کھانا روٹی وغیرہ اپنی روٹی کے ساتھ پکاوے تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں، اور زید اس قول سے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں۔

(۱) اس کے لئے دیکھئے رد المحتار باب الیمین فی الدخول والخروج ج ۳ ص ۹۹ ط.س. ج ۳ ص ۷۴۴ ظفر.

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ ط.س. ج ۳ ص ۱۲۲۴۲ ظفر.

(۳) رد المحتار کتاب الطلاق تحت قوله والصبي ج ۲ ص ۵۸۶ ط.س. ج ۳ ص ۱۲۲۴۳ ظفر.



(الجواب) اس صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ طلاق خاص بھات کے ساتھ بھات پکانے پر معلق تھی، (۱) اور زید اپنے قول سے رجوع نہیں کر سکتا۔

تالباغہ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ میں تنہا ہوں دوسرا کوئی نکلے تو طلاق، دوسری بیوی ہوگی تو اس کو طلاق ہوگی

(سوال ۷۰۴) زید نے ہندہ تالباغہ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ میں تنہا و اکیلا ہوں میرا کوئی نہیں، اگر میرا کوئی نکلے تو نکاح باطل سمجھا جائے۔ عقد ہو جانے کے بعد اگر کسی کا بھی ہونا ثابت ہوگا تو یہی فیصلہ طلاق ہے۔ اس شرط کے بعد ورثاء ہندہ نے زید کے ساتھ ہندہ کا نکاح کر دیا۔ بعد نکاح کے تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ زید کی زوجہ لڑکی موجود ہے اور ورثاء ہندہ نے ہندہ کو رخصت بھی نہیں کیا تھا، علاوہ ازیں جس وقت ہندہ بالغہ ہوئی فوراً اپنا نکاح فسخ کر دیا۔ کیا یہ نکاح صحیح ہوا زید کے قول کے مطابق ہندہ پر طلاق پڑی یا نہیں اور ہندہ کے فسخ کرنے سے نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں، ہندہ رخصت کئے جانے پر رضامند نہیں کیا بلکہ رخصت کر سکتے ہیں۔

(الجواب) نکاح ہو گیا تھا مگر موافق شرط کے ہندہ پر طلاق واقع ہو گئی (۲)۔ باقی خیال بلوغ کی وجہ سے نکاح فسخ کرنے کی جو شرائط ہیں وہ اس زمانہ میں بوجہ قاضی نہ ہونے کے متحقق نہیں ہو سکتی۔ اور جہاں قاضی شرعی ہو وہاں یہ مسئلہ جاری ہو سکتا ہے مگر اس کی ضرورت نہیں ہے، اور رخصت کرانے کے متعلق یہ جواب ہے کہ غیر مدخولہ پر طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے، پس اس میں رجعت کرنا اور رخصت کرنا درست نہیں۔

نکاح سے پہلے اقرار نامہ طلاق کے لئے معتبر نہیں ہے

(سوال ۷۰۵) اگر کوئی شخص قبل از نکاح اپنی زوجہ کے ولی کو ایک قطعہ اقرار نامہ تحریر کر دے کہ اگر میں بلا مرضی اپنی زوجہ کے اس جگہ سے دیگر جگہ چلا جاؤں اور مجھ کو وہاں پر ایک ماہ کا عرصہ منقضی ہو جاوے یا ایک ماہ کے اندر خرچ نان نفقہ کے لئے نہ پہنچے تو یہی اقرار نامہ بطور طلاق نامہ کے سمجھا جاوے گا اگر یہ شخص نکاح کرنے کے بعد بلا مرضی اپنی منکوحہ مذکورہ کے پردیس چلا جائے اور ایک ماہ سے زیادہ عرصہ منقضی ہو جائے اور میعاد مذکور کے اندر خرچ وغیرہ اس زوجہ کو نہ پہنچے، تو موافق تحریر اقرار نامہ کے طلاق پڑ جاوے گی یا نہیں۔ اگر یہ عورت اس کے گھر میں رہنا نہ چاہے تو پھر طلاق لینے کی ضرورت ہوگی یا نہیں۔ (۲) عورت مہر وصول کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) قبل از نکاح جو اقرار نامہ شوہر نے لکھا وہ معتبر نہیں ہے۔ اور طلاق واقع نہ ہوگی، (۳) پس اگر عورت اس سے علیحدگی چاہے تو شوہر سے طلاق لے یا خلع کرے۔ (۲) اگر شوہر طلاق دے دے اور زوجہ مدخولہ ہو تو کل مہر شوہر سے لے سکتی ہے۔ بدون طلاق اور مفارقت کے مہر موجد و وصول نہیں کر سکتی ہے۔ (۳)

(۱) فقی البحران طالق بدخول الدار او حیضتک لم تطلق حتی تدخل او حیض رد المختار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۷ ط.س.ج ۳ ص ۳۵۲) وفي ان حصت لا يقع بروية الدم لا حتمال الا استحاضة فان استمر ثلاثا وقع (ايضا ج ۲ ص ۶۹۵ ط.س.ج ۳ ص ۳۶۰) ظفیر۔

(۲) فاذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا (عالمگیری كشوری فصل ثالث فی تعليق الطلاق ج ۲ ص ۴۴۰) ظفیر۔ ج ۳ ص ۲۰ (۳) ولا يصح اضافة الطلاق الا ان يكون الحالف مالكا او يضيفه الى ملك، والاضافة الى سبب الملك كالنكاح كالاضافة الى الملك فان قال لا جنبه ان دخلت الدار فانت طالق ثم نكحها فدخلت الدار لم تطلق (عالمگیری كشوری فصل ثالث فی تعليق الطلاق ج ۲ ص ۴۴۰) ظفیر۔ (۴) وبنا كد عند وطنه او خلوة صحت من الزوج او موت احد هما الخ (الدر المختار علی هامش ط.س.ج ۳ ص ۱۰۲ رد المختار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۴ ط.س.ج ۱ ص ۴۲۰) ظفیر۔



تعلیق میں شرط پائے جانے کے صورت میں طلاق بائن ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۷۰۶) طلاق تعلیق میں شرط پوری ہونے پر طلاق بائن پڑ جاتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر صریح طلاق معلق کی ہے تو بعد تحقق شرط رجعی طلاق واقع ہوگی اور اگر بائنہ کو معلق کیا ہے تو بائنہ واقع ہوگی، غرض جیسی طلاق معلق کی ہے بوقت تحقق ویسی ہی واقع ہوگی۔ (۱)

نکاح کے وقت جو شرط کی ہے اس کی خلاف ورزی سے طلاق واقع ہو جائے گی۔

(سوال ۷۰۷) ایک شخص نے نکاح کرتے وقت اپنی بیوی کو یہ لکھ دیا کہ اگر میں تمہارے ساتھ مثل میاں بیوی کے معاشرت نہ کروں یا ایک ماہ تک نفقہ نہ دوں تو تم تین طلاق بائنہ لے کر دوسرا نکاح کر سکو گی۔ اب مانگنے ایک ماہ سے زائد سے نفقہ نہیں دیا تو شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) قال فی الدر المختار فی باب التعلیق شرطہ الملک الخ والا ضافۃ الیہ (۲) وفیہ ایضا وتحلل الیمین بعد وجود الشرط مطلقاً لکن ان وجد فی الملک طلقت وعقق والا لا الخ (۳) پس اگر یہ اقرار اور تعلیق شوہر نے بعد نکاح کے کی تھی یا یہ کہا تھا کہ اگر تجھ سے نکاح کے بعد ایسا کروں الخ تو بعد تحقق شرط عورت مطلقہ ثلاثہ ہو جائے گی۔ اور اگر نکاح سے پہلے یہ اقرار اور تعلیق کی ہے اور اضافت الی الزکاح بھی نہیں کی تو یہ تعلیق لغو ہے کما مر عن الدر المختار۔ (۴)

کابین نامہ لکھا کہ اگر ایسا ہوگا تو میری طرف سے طلاق ہوگی، کیا حکم ہے

(سوال ۷۰۸) شخصے در کابین نامہ زوجہ خود نوشتہ داد و ہم بہ زبان خود اقرار نمود کہ من بغیر توبہ زندگی خود بیچ نکاحے نخواہم کرد۔ اگر بغایت ضرورت اقتد کل مر تو ادا نمودہ رجسری شدہ اجازت نامہ از تو گرفته نکاحے خواہم کرد و بغیر از نہا ہر گاہ ہر نکاحے کہ کنم در آل وقت ہر یکے از اں زمان صاف سے طلاق من خواہد شد۔ تعلیق طلاق بصیغہ استقبال نمود پس از چند سال شخصے مذکور بضرورت از زن خود مہر معاف کنایندہ و اجازت نامہ از تو گرفته نکاحے دیگر کرد۔ اما اجازت نامہ رجسری شدہ بجا نیاوردہ۔ پس شرعاً بعد م ایفاء شرط بر زن جدیدہ اش سے طلاق گردیدہ یا نہ۔ بعض گویند از جہت صیغہ استقبال طلاق نخواہد شد و بعض می گویند طلاق خواہد شد۔ کدام فریق بر حق اند۔

(الجواب) دریں صورت فریق ثانی بر صواب است چرا کہ صیغہ استقبال در تعالیق محمول بر وعدہ نمی شود بلکہ بعد تحقیق شرط وقوع جزاء مرتب می شود کما یظہر من الطحطاوی فی شرح قولہ فی نحو طلبیۃ و اسمیۃ الخ قولہ و بلین نحو و ما یفعلوا من خیر فلن یکفروہ . قولہ و بالتنفیس نحو و من یرتد منکم عن دینہ فسوف یات اللہ بقول . و مثال ما ینا سب المقام علی الترتیب ان دخلت الدار فاطلقتی او فانت طالق

(۱) و اذا اضافہ الی شرط وقع عقب الشرط مثل ان یقول لا مراۃ ان دخلت الدار فانت طالق (ہدایہ باب الا یمان فی الطلاق ج ۲ ص ۳۶۴) الطلاق علی صریح و کتابیۃ فالصریح قولہ انت طالق و مطلقۃ و طلقنت فہذا یقع بہ الطلاق الرجعی الخ اذا وصف الطلاق بصرف من الزیادۃ والشدة کان بانئاً مثل ان یقول انت طالق بالن (ہدایہ باب ابقاع الطلاق ج ۲ ص ۳۳۸ وج ۲ ص ۳۳۹) ظفیر (۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۸۰ ط.س. ج ۲ ص ۱۲۰۳۵۵ ظفیر (۳) ایضاً ج ۲ ص ۱۲۰۶۹۰ ظفیر

(۴) فلغا قولہ لا حبیۃ ان یرتد زید فانت طالق فیکفہا قرارت الخ (ایضاً ج ۲ ص ۶۸۱ ط.س. ج ۲ ص ۳۵۵) ظفیر



او فعسی ان تطلقى او فما انت لى بزوجۃ ناهیا الطلاق او فقد طلقك او فلن تكونى معى على ذمتى ناهیا او فسوف اطلقك والظاهر انه فى عسى وسوف لا تطلق ويحرر الخ طحاوى باب التعليق۔  
 (۱) پس استثناء عسى وسوف دلیل است است بآنکہ اگر در جزاء لن استقبالیہ آید جزاء مرتب خواہد شد کما مثل بہ او فلن تكونى معى على ذمتى ناهیا ترجمہ اش ظاہر است کہ ایں است اگر تو داخل دار شدی پس ہرگز با من نخواہی ماند و در ذمہ من نخواہی بود۔ در انحالیکہ نیت طلاق باشد کہ ایں کنایہ است و در کنایہ نیت شرط است۔ و نیز در طحاوی در باب تفویض الطلاق فی شرح قولہ او انا اطلق نفسى لم يقع لانه وعد قوله لانه وعد وهو غیر لازم الخ وفى البرازیلہ لو قال انا احج لا يلزمه شتى بخلاف ما لو قال ان شفى الله مرضى فانا احج كان نذرا لان المواعيد باكتساب التعاليق يصير لا زمة طحاوى باب تفویض الطلاق۔ (۲)

اگر کما فلاں کو قتل نہ کیا تو میری بیوی پر طلاق ہے، شرط جب پائی جائے گی طلاق واقع ہوگی (سوال ۷۰۹) زید نے اثنائے گفتگو میں کہہ دیا کہ اگر میں نے عمر کو قتل نہ کیا تو میری منکوحہ میرے اوپر تین شرائط پر طلاق ہے۔ اور یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ تین شرط جو اس نے کہی ہیں اس کی نیت کیسی تھی۔ اب وہ عمر کے قتل پر قادر نہ ہوا۔ پس ایسی طلاق صحیح ہو سکتی ہے یا نہیں، اگر صحیح ہوتی ہے تو دوسری صورت مندرجہ ذیل میں کیا حکم ہے کہ منکوحہ زید تو مطلقہ ہوئی، اب اسی کا نکاح دوسرے زوج سے ابھی نہیں ہوا تھا کہ یہ عورت مرتدہ ہو گئی، پس بار دوم ہدایت اسلام سے اس کا نکاح زوج اول سے بلا حلالہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) ایسی یمین مطلقہ میں آخر حیات میں حائث ہوتا ہے، کیونکہ ممکن ہے کہ قبل الموت کو کر لیوے قال فى الدر المختار حلف ليا تينه الخ فلو لم ياته حتى مات احدهما حنث فى آخر حياته وكذا كل یمین مطلقۃ قال فى الشامی قوله وكذا كل یمین مطلقۃ الخ ای لا خصوصية للاینان بل كل فعل حلف ان يفعله فى المستقبل واطلقه ولم يقیده بوقت لم يحنث حتى يقع الیاس عن البر مثل لیضر بن زید الخ (۳) اور دوسری صورت کا جواب یہ ہے کہ بلا حلالہ کے اس صورت میں شوہر اول سے نکاح صحیح نہیں ہے کما فی الشامی ان الردۃ واللعان والسبی لم تبطل حکم الظهار واللعان کما لم تبطل حکم الطلاق الخ۔ (۴)

نکاح سے پہلے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو میری بیوی کو مطلقہ سمجھا جائے کیا حکم ہے (سوال ۷۱۰) کسی شخص نے قبل النکاح شرط کی کہ اگر میں اپنی زوجہ کو والدین کے گھر جانے سے روکوں یا نان نفقہ نہ دوں تو مطلقہ سمجھی جاوے گی۔ اب لڑکی کے والد نے دعویٰ کیا ہے تاکہ لڑکی کا نکاح دوسری جگہ کر دے، آیا یہ شرط قبل النکاح معتبر شرعاً ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) قبل النکاح بدون اضافت الی النکاح ایسی تعلیق صحیح نہیں ہے۔ لہذا زوجہ اس کی اس صورت میں بعد تحقیق

(۱) طحاوی علی الدر المختار باب التعليق ج ۲ ص ۱۵۳ و ج ۲ ص ۱۵۴ ۱۲ ظفیر

(۲) طحاوی علی الدر المختار باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ۱۶۱ ۱۲ ظفیر

(۳) رد المختار کتاب الایمان باب الیمین فی الدخول والخروج ج ۳ ص ۱۱۱ ط۔ س ج ۳ ص ۷۵۷ ۱۲ ظفیر

(۴) رد المختار ط۔ س ج ۳ ص ۷۵۷



شرط مطلقہ نہ ہوگی کما فی الدر المختار باب التعليق شرطہ الملك الخ او الاضافة اليه كان نکحت امرأه وان نکحتک فانت طالق الخ فلغا قوله لا جنبيه ان زرت زیداً فانت طالق فنکحها فزرت الخ۔ (۱)

بیوی سے کہا کہ تیری زندگی میں شادی کروں تو ایسا ایسا شوہر اگر اس کو طلاق دے کر شادی کرے تو کیا حکم ہے

(سوال ۷۱۱) زید نے زوجہ کے ساتھ یہ شرط کی کہ تیری زندگی میں دوسرا نکاح نہ کروں گا۔ اگر کروں تو تجھ کو پانسو روپیہ مہر اور چھ روپیہ ماہوار دے کر بعد کو تیری رضا مندی سے کروں گا، ورنہ اس پر ایک طلاق دو طلاق، تین طلاق ہیں۔ اب زید نے بلاوائے شرط بالابلکہ زوجہ سابقہ کو طلاق دے کر دوسری عورت سے نکاح کر لیا تو اس پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں، اگر ہوگی تو کون سی۔ اور آج کل جو شرائط کائین نامہ میں لکھی جاتی ہیں ان میں سے کیا کیا شرائط معتبر ہیں۔

(الجواب) شامی ص ۱۳۶ جلد ثالث ایمان میں ہے وعلى هذا لو قال لا مرأته كل امرأة تزوجها بغير اذنك فطالق فطلق امرأته طلاقاً بائناً او ثلاثاً ثم تزوج بغير اذنها طلقت لانه لم تنقيد يمينه ببقاء النكاح الخ۔ (۲) پس موافق اس جزیہ مصرحہ کے صورت مسئلہ میں زوجہ ثانیہ پر طلاق ہو جاوے گی، کیونکہ شوہر نے بقاء نکاح کی قید نہیں لگائی مطلقاً زندگی زوجہ اولیٰ میں کہا ہے، اور چونکہ تین طلاق کی تعلیق کی ہے اس لئے تین طلاق واقع ہوں گی، اور شرائط کائین نامہ وہ معتبر ہوتی ہیں جو بعد نکاح کے ہوں، اور جو شرائط قبل نکاح و بلاضافت الی النکاح کی جاویں وہ غیر معتبر ہیں۔

یہ لکھوانا جائز ہے یا نہیں کہ پہلی بیوی کی موجودگی میں شادی کروں تو اس کو تین طلاق (سوال ۷۱۲) کائین نامہ میں جس قدر شروط لکھواتے ہیں وہ سب معتبر ہیں یا نہیں مثلاً یہ شرط لگانا کہ تیری موجودگی میں دوسرا نکاح کروں تو اس کو تین طلاق ہے، اس صورت میں طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) کائین نامہ جو قبل از عقد لکھا جاتا ہے اور عدم ایفاء بعض شرط پر مثلاً اس کی طلاق کو معلق کیا جاتا ہے وہ معتبر نہیں ہوتی اور جو ایسا لکھا کہ تیری موجودگی اور منکوحہ ہوئے فلور زوجہ رہنے کی حالت میں جو دوسرا نکاح کروں تو وہ مطلقہ ہے یہ صحیح ہے۔ (۳)

معافی مہر کی شرط پر طلاق دی اب طلاق کے بعد عورت مہر معاف نہیں کرتی کیا حکم ہے

(سوال ۷۱۳) ہندہ نے بوساطت اپنے ورثاء کے اپنے خاوند زید سے شرطیہ طلاق چاہی کہ خاوند مجھ کو طلاق دے دے اور میں مہر معاف کر دوں۔ چنانچہ زید کی جانب سے طلاق نامہ اور ہندہ کی طرف سے دست برداری زر مہر۔ ہر دو کاغذات کاتب نے تحریر کئے، ہندہ نے دستاویز دست برداری معافی مہر پر اپنا نشان انگوٹھا ثبت کیا، اسی

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۰ ط. س. ج ۳ ص ۳۴۴ ظفیر.

(۲) رد المختار باب الایمان ج ۳ ص ۱۸۸ ط. س. ج ۳ ص ۱۲۰، ۸۴، ۵ ظفیر. (۳) شرطہ الملك الخ او الاضافة اليه الخ كان نکحت امرأه وان نکحتک فانت طالق (الدر المختار علی هامش رد المختار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۰ و ج ۲ ص ۶۸۱ ط. س. ج ۳ ص ۳۴۴ ظفیر.



طرح زید نے طلاق نامہ پر دستخط کئے۔ بعد از تکمیل طلاق نامہ ہندہ کے ورثاء کو اور دست برداری زید کو دے دی۔ بعد حصول تحریر طلاق نامہ ہندہ نے معافی مہر سے انکار کر دیا اور بلا اتمام عدت نکاح ثانی کر لیا، اور اب مہر کا دعویٰ کرتی ہے۔ ایسی صورت میں شرعاً نکاح ثانی حلال ہے یا حرام، جب کہ طلاق مشروط بشرط معافی مہر پر معلق تھی واقع ہوئی یا نہ۔

(الجواب) (از جائے دیگر) جب کہ مہر کی معافی طلاق پر معلق اور طلاق معافی مہر پر معلق ہے تو نہ طلاق بغیر معافی مہر کے ہو سکتی ہے اور نہ معافی مہر بغیر طلاق کے ہو سکتی ہے، اگر عورت مہر معاف نہ کرے گی تو دعویٰ وقوع طلاق غلط ہوگا، اور ایسی صورت میں اول ہی خاوند کی منکوحہ رہے گی۔ ایام عدت میں نکاح حرام ہے اور اگر باوجود علم کوئی اس کو جائز بتائے وہ فاسق ہے اور جو اس کے مرتکب ہیں اگر توبہ نہ کریں تو ان سے تعلقات اسلامی ترک کر دینا زجر اجازت ہے۔

(الجواب) (از حضرت مفتی عزیز الرحمن صاحب) جب کہ شوہر نے مضمون طلاق نامہ سن کر یا پڑھ کر اس پر دستخط کر دیئے اور عورت نے معافی مہر کے کاغذ پر نشان انگوٹھا لگا دیا یعنی اس کو تسلیم کر لیا تو معاملہ خلع کا پورا ہو گیا۔ اب نہ شوہر طلاق سے رجوع کر سکتا ہے اور نہ عورت معافی مہر سے انکار کر سکتی ہے، لہذا صورت مسئلہ میں طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور مہر ساقط ہو گیا۔ اور عدت میں جو نکاح ہوا وہ باطل ہوا۔ در مختار میں ہے و شرطه الخ وصفته ما ذكره بقوله هو يمين في جانبه لا نه تعليق الطلاق بقبول الحال فلا يصح رجوعه عنه قبل قبولها الخ وفي جانبها معاوضة بمال فصح رجوعها قبل قبوله الخ (۱) اس سے معلوم ہوا کہ بعد قبول شوہر کے عورت لزوم مال سے رجوع و انکار نہیں کر سکتی اور جیسا کہ دستخط شوہر کے بعد سننے اور دیکھنے مضمون طلاق نامہ کے تسلیم مافیہ ہے، اسی طرح عورت کا نشان انگوٹھا لگانا تسلیم مافیہ ہے۔ شامی میں ہے ولو استكتب من آخر كتاباً بطلاقها وقرأه على الزوج فاخذه الزوج وختمه الخ وقع ان اقر الزوج انه كتابه الخ۔ (۲)

کابین نامہ کی خلاف ورزی کی صورت میں کیا حکم ہے

(سوال ۷۱۴) شخص در کابین نامہ زوجہ خود نوشتہ داد کہ اگر کابین نامہ ہذا اندرون پانزدہ روز رجسٹری کردہ نہ دہد زوجہ مطلقہ بسہ طلاق خواہد شد، و پچھنیں اگر تابقائے نکاح بلا اجازت زن موصوفہ زن دیگر بکاح آرد زن اولی مطلقہ بسہ طلاق خواہ شد الی غیر ذلک من الشرائط، اکنون شخص مذکور اندرون پانزدہ روز کابین نامہ زوجہ اولی رجسٹری کردہ نہ داد و نیز بلا اجازت زن موصوفہ زن دیگر رجحالہ نکاح خود آورد۔ پس زن اولی مطلقہ بسہ طلاق گردیدانہ۔ ایں جادر میان علماء اختلاف واقع شدہ۔ بعض می فرمایند کہ در تعلیقات مذکورہ در جزاء لفظ خواہد شد صیغہ مستقبل است و از صیغہ مستقبل طلاق نہ شود۔ بعض می گویند کہ دریں صورت بر زن اولی طلاق واقع گردد، زیرا کہ از لفظ مستقبل اگرچہ در تجریر طلاق واقع نہ گردد و مادر صورت تعلیق از مستقبل نیز طلاق شود، دریں صورت چہ حکم است۔

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۶۸ ط. س. ج ۳ ص ۴۴۱، ۴۴۲ و ج ۲ ص ۷۶۹ ط. س. ج ۳ ص ۴۴۱، ۴۴۲ ظفیر.

(۲) رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ ط. س. ج ۳ ص ۲۴۶، ۲۴۷ ظفیر.

(الجواب) قال فی الطحطاوی ان دخلت الدار فاطلقتی او فانت طالق او فعسی ان تطلقى الخ او فلن تكونى معى على ذمتى ناويا او فسوف اطلقك والظاهر انه فى عسى وسوف لا تطلق الخ (۱) ج ۲ ص ۵۴ ازین عبارت واضح شد کہ سوائے سوف و عسی در ہمہ صورتہا طلاق واقع شود و ظاہر است کہ فلن تکنونی معی الخ برائے استقبال است و در اں در تعلیق طلاق واقع شود اگر بہ نیت طلاق ایں لفظ گفتہ چرکہ ایں کنایہ است و در کنایہ نیت شرط است الحاصل بصورت مذکورہ بعد تحقق شرط سہ طلاق واقع خواہد شد۔

اس بیوی کی تازندگی دوسری شادی کروں تو اس پر طلاق مغلطہ اب شادی کر سکتا ہے یا نہیں (سوال ۷۱۵/۱) زید نے لکھا کہ تاحیات ہندہ زوجہ خود۔ اگر نکاح کروں تو عورت جدیدہ ثانیہ کو میری طرف سے طلاق مغلطہ ہے، وقت تحریر شرط ہذا زید کو یہ علم نہ تھا کہ وہ کون ہوگی، تاحیات زوجہ خود زید عقد ثانی کر سکتا ہے یا نہیں۔

اس کے لئے تیسری عورت سے نکاح کا کیا حکم ہے

(سوال ۷۱۵/۲) بصورت بالا اگر زید نے نکاح ثانی کیا، اور اس کو طلاق مغلطہ ہو گئی تو پھر زید عورت ثالثہ کے ساتھ نکاح کیوں نہیں کر سکتا، اس وجہ سے کہ زید نے یہ شرط کی تھی کہ تاحیات ہندہ زوجہ خود عقد ثانی نہ کروں گا، نہ یہ کہ عقد ثالثہ و رابعہ بھی نہ کروں گا۔

(الجواب) (۱، ۲) در مختار میں ہے وفيها كلها تنحل ای تبطل اليمين بطلان التعليق اذا وجد الشرط مرة الا فى كلما فانه تنحل بعد الثلث وفى الشامى واى كذلك حتى لو قال اى امرأة اتزوجها فهى طالق لا يقع الا على امرأة واحدة، (۲) كما فى المحيط وغيره اس عبارت سے واضح ہوا کہ اگر زید نے تاحیات ہندہ دوسرا نکاح کیا تو اس دوسری زوجہ پر طلاق مغلطہ واقع ہوگی۔ اس کے بعد اگر اور کسی عورت سے نکاح کرے گا تو اس پر طلاق نہ ہوگی۔

اگر فلاں کی اجازت کے بغیر زیدہ زوجہ فلاں سے نکاح کروں اس پر تین طلاق زیدہ کو جب پہلا شوہر طلاق دے دے تو نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۷۱۶) اگر زید یہ لکھ دے یا کہہ دے کہ اگر بدو ن اجازت بحر زیدہ سے نکاح کروں تو زیدہ پر طلاق مغلطہ واقع ہو جاوے، زید کی تحریر کے وقت زیدہ بہ نکاح دیگر تھی بعد علیحدگی از شخص دیگر زیدہ سے زید عقد کر سکتا ہے کہ نہیں، کیونکہ زید نے یہ لفظ لکھے ہیں کہ زیدہ پر تین طلاق مغلطہ ہیں، زید کے طلاق ڈالنے سے شخص دیگر پر یعنی زیدہ پر طلاق نہیں پڑ سکتی تو پھر زید زیدہ سے کیوں نہیں نکاح کر سکتا۔

(الجواب) اس صورت میں چونکہ اضافت الی الزکاح موجود ہے، اس لئے اگر بلا اجازت بحر زیدہ سے بعد علیحدگی از شوہر اول نکاح کرے گا تو زیدہ پر طلاق مغلطہ واقع ہو جاوے گی کما فی الدر المختار شرطہ المملک الخ او الا ضافۃ الیہ الخ کان نکحت امرأة الخ۔ (۲)

(۱) طحطاوی علی الدر المختار باب التعليق ج ۲ ص ۱۵۴۔ ۱۲ ظفیر۔ (۲) دیکھئے رد المختار مع هامشہ باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۸ ط. س. ج ۳ ص ۳۵۵۔ ۱۲ ظفیر۔ (۳) الدر المختار علی هامش رد المختار باب التعليق ص ۶۸۰۔ ط. س. ج ۳ ص ۳۴۴۔ ۱۲ ظفیر۔



فلاں کی اجازت کے بغیر فلاں سے نکاح کروں تو مجھ پر طلاق، نکاح کر سکتا ہے یا نہیں (سوال ۷۱۷) زید نے کہا اور لکھا کہ بدون اجازت عمر و اگر زیدہ سے نکاح کروں تو مجھ پر طلاق ہے یا محض یہ لفظ کہ بدون اجازت عمر و اگر زیدہ سے نکاح کروں تو طلاق ہے شکل اول میں زید نے خود پر طلاق ڈالی، اور شکل ثانی میں محض لفظ طلاق کا استعمال کیا اب زیدہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس لفظ سے کہ مجھ پر طلاق ہے طلاق واقع نہ ہوگی اور دوسرے لفظ سے کہ اگر زیدہ سے نکاح کروں تو طلاق ہے زیدہ بعد نکاح کے مطلق ہو جاوے گی کما فی الشامی انه لا يلزم الا ضافة صریحة بل تكفي القرينة والعادة وعبارته كذا ويؤيده ما في البحر لو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثا وقال لم اعن امرأتی يصدق اه و يفهم منه انه لو لم يقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان من له امرأة انما يحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها الخ۔ (۱)

انشاء اللہ متصلاً کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال ۷۱۸) زید نے الفاظات سوال سوئم اور چہارم کی ہمراہ لفظ انشاء اللہ تعالیٰ بھی کہا۔ اس صورت میں زید زیدہ سے نکاح کر سکتا ہے کہ نہیں۔

(الجواب) انشاء اللہ متصلاً کہہ دینے سے حکم طلاق ساقط ہو جاتا ہے قال لها انت طالق انشاء اللہ تعالیٰ متصلاً الخ لا يقع۔ (۲)

اگر تم خالہ کے گھر جاؤ گی تو طلاق اس کے بعد کسی طرح جاسکتی ہے یا نہیں

(سوال ۷۱۹) زید نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تم اپنی خالہ کے گھر جاؤ گی تو تم پر طلاق ہے، تو ایسی حالت میں وہ عورت با اجازت شوہر اپنی خالہ کے یہاں جاسکتی ہے یا نہیں علاوہ اس کے کوئی صورت ایسی ہے کہ بلا وقوع طلاق وہ زوجہ اپنی خالہ کے گھر جاسکتی ہے یا کسی صورت سے بھی جانا ممکن نہیں ہے۔

(الجواب) اس صورت میں تعلیق مطلق ہے، لہذا اگر وہ عورت اپنی خالہ کے گھر جاوے گی، اگرچہ با اجازت جاوے طلاق واقع ہو جاوے گی۔ لیکن ایک دفعہ واقع ہو کر پھر دوبارہ و سہ بارہ وغیرہ جانے سے طلاق واقع نہ ہوگی، اگر شوہر نے طلاق کا لفظ کہاتین طلاق نہ کہا تھا تو ایک طلاق کے بعد عدت میں رجوع کر لیوے۔

کہا کہ فلاں سے ملو تو میرا نکاح فسخ ہے اگر ملے گا تو طلاق ہوگی یا نہیں

(سوال ۷۲۰) قد علق الرجل فسخ نکاحه علی ملاقات احد فقال ان لقيت بفلان فنكاحي فاسخ. فیا ایہا الہدایۃ قد طلقت زوجتها اذا وجد اللقاء المذکور ام لا۔

(الجواب) ان نوى الطلاق بقوله فنكاحي فاسخ يقع الطلاق البائن بعد وجود الشرط ای اللقاء كما هو حکم التعليق قال فی الدر المختار. اذهبى الى جهنم يقع ان نوى خلاصه وكذا اذهبى عنى

(۱) رد المختار کتاب الطلاق باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ و ج ۲ ص ۵۹۱ ط ص ۳ ص ۱۲۰۲۴۸ ظفر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب التعليق مطلب مسائل الاستثناء والمثنية ج ۲ ص ۷۰۰ ط ص ۳ ص ۳۶۶ ظفر

وافلحی وفسخت النکاح وانت علی کالمیة الخ۔ (۱) فقط۔

کہا کہ زوجہ کو تکلیف دوں تو اس پر طلاق اور کپڑا نہیں دیا تو کیا حکم ہے  
(سوال ۷۲۱) ایک شخص نے نکاح کے بعد یہ اقرار کیا کہ اگر میں اپنی زوجہ کو قصد تکلیف دوں تو میری زوجہ پر طلاق ہے، بعد ازاں زید نے اپنی منکوحہ کو یہ تکلیف پہنچائی کہ زید کی عدم موجودگی میں زید کی ماں نے زید کی منکوحہ سے کھانے کی اشیاء جبراً لے کر صندوق میں بند کر دی، مسماۃ منکوحہ نے کپڑا بدلنے کے لئے زید سے کپڑا طلب کیا زید نے کپڑا نہیں دیا۔ حالانکہ کپڑے کی سخت ضرورت تھی۔ آیا موافق اقرار نامہ کے طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔  
(الجواب) زید کی والدہ کا فعل زید کی طرف منسوب نہ ہوگا۔ باقی زید کا کپڑے بدلنے کو نہ دینا اس میں یہ تفصیل ہے، در مختار میں ہے وتفرض لها الكسوة فی كل نصف حول مرة لتجدد الحاجة حراً وبرداً الخ ثم قال وتزاد فی الشتاء جبةً وسرواً وما یدفع به اذى حر وبرد و لحافاً و فراشاً وحدها الخ قوله الى ان طلبته۔ (۲) اور ثانی میں ہے قوله فی كل نصف حول مرة الا اذا تزوج وبنی بها ولم یبعث لها كسوة فتطالبه بها قبل نصف الحول والكسوة كالنفقة فی انه لا یشرط مضر المدة بحر عن الخلاصة وحاصله انها تجب لها معجلة لا بعد تمام المدة واعلم انه لا یجدد لها الكسوة مالم یتخرق ما عند ها او یبلغ الوقت الذی یکسوها الخ۔ (۳) پس جس تفصیل سے کپڑا پہنانا شوہر کے ذمہ لازم ہے اگر اس میں اس نے کوتاہی کی ہے تو یہ بیشک تکلیف ہے اور طلاق واقع ہو جاوے گی ورنہ نہیں۔

ایک شخص نے کہا اگر بات کروں تو میری بیوی پر طلاق، دو بیوی میں سے کس پر طلاق ہوگی  
(سوال ۷۲۲) شخصے گفت اگر من باتو کلام کم بزوجه من سے طلاق، بعد ازاں باوکلام کردو حالانکہ آں شخص را دو زوجہ است، پس ہر زن سے طلاق باشد یا یک زن؟ وکیدام زن؟  
(الجواب) بریک زن سے طلاق واقع خواہد شد و اختیار تعیین مر شوہر راست ولو قال امرأتی طالق وله امرأتان او ثلث تطلق واحدة منهن وله خيار التعین (۲) وفي الشامی لا فرق فی ذلك بین المعلق والمنجز الخ۔

طلاق معلق کی اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال ۷۲۳) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو چند شرائط لکھ دی، منجملہ ان کے جو یہ شرط ہے کہ جب میرے خسر یا اور کوئی عزیز میری زوجہ کو رخصت کرانے آویں تو بوقت رخصت کے میں کوئی مزاحمت نہ کروں گا، اگر کوئی مزاحمت کروں تو یہی تحریر بجائے طلاق بائن کیجی جاوے، جب زید کا خسر اپنی لڑکی کو رخصت کرانے گیا تو زید نے پس و پیش کر کے دو تین روز کے بعد رخصت کیا تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہ؟

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الکتابات ص ۶۵۲ ط. س ج ۳ ص ۳۱۴-۱۲ ظفیر۔  
(۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب النفقة ج ۲ ص ۸۹۳ و ج ۲ ص ۸۹۴ و ج ۲ ص ۸۹۷ ط. س ج ۳ ص ۵۸۰ ظفیر۔  
(۳) رد المختار باب النفقة ص ۸۹۳ و ص ۸۹۴ ط. س ج ۳ ص ۳۸۰ ظفیر۔  
(۴) الدر المختار علی هامش رد المختار باب طلاق غیر المدخول بها ص ۶۲۹ ط. س ج ۳ ص ۲۹۰ ظفیر۔



(الجواب) اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی۔

یہ کہا کہ اگر تو فلاں گھر میں داخل ہوئی تو تجھ پر تین طلاق پھر اس نے درج ذیل حیلہ کیا کیا حکم ہے۔

(سوال ۷۲۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تو فلاں گھر میں داخل ہوگی تو تجھ پر تین طلاق سے طلاق ہے۔ پھر اس شخص نے یہ حیلہ کیا کہ اس عورت کو طلاق بائن دے کر عدت کے اندر نکاح کر لیا اور نکاح سے پہلے اس کو گھر میں داخل کیا پھر اس سے نکاح کر لیا، اس صورت میں وہ عورت مطلقہ ثلاثہ تو نہ ہوگی؟

(الجواب) عدت کے اندر گھر میں داخل ہونے سے وہ عورت مطلقہ ثلاثہ ہو جاوے گی۔ (۱) اور نکاح مطلقہ ثلاثہ سے بدون حلالہ کے صحیح نہیں۔

نان نفقہ نہ دوں تو نکاح سے باہر

(سوال ۷۲۵) ایک شخص نے کہا اگر میں اپنی زوجہ کو نان نفقہ نہ دوں تو وہ میرے نکاح سے باہر ہو جاوے گی۔ اب سات ماہ گزر چکے کہ اس نے ایک حبہ بھی نہیں دیا تو اس کی عورت پر طلاق واقع ہوئی یا نہ دوسرا نکاح اس عورت کا جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں ایک طلاق بائنہ اس عورت پر واقع ہو گئی۔ (۲)

صورت مسئلہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال ۷۲۶) ایک شخص نے بقر سائیم غیر کو چراگاہ میں کھالیا، چند آدمی اس وقت موجود تھے، بعدہ وقت مخاصمت و مواخذہ کے خوف تاوان و معاوضہ کے شخص مذکور نے کہا کہ یہ میرا جانور تھا اور اگر یہ میرا جانور نہیں ہے تو تین شرطوں سے میری موجودہ عورت مطلقہ ہو جاوے تین شرط بجائے تین طلاق کے ہمارے ملک میں مستعمل ہے۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔ اور اگر واقع ہوئی تو کون سی طلاق ہوئی۔

(الجواب) در مختار میں ہے فان غصب و غیر المغصوب فزال اعظم منافعہ الی ان قال ضمنہ و ملکہ بلا حل انتفاع قبل اداء ضمانہ ای رضا مالکہ باداء کذب شاة ای شاة غیرہ الخ۔ (۲) اس عبارت سے واضح ہوا کہ صورت مسئلہ میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ ذبح کرنے سے غاصب مالک ہو جاتا ہے، اگرچہ بلا اداۃ ضمان نفع اٹھانا حرام ہے۔

لکھا اگر بیوی کو جلد نہیں بھیجا تو یہ میرا طلاق نامہ ہے۔ اس صورت میں ایک ماہ سے کم مدت میں بیچ دیا تو طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال ۷۲۷) ایک شخص نے اپنے سالے کے نام خط لکھا جس میں اپنے خسر کو بہت برا بھلا لکھا ہے اور بعد میں

(۱) وتحل الیمین اذا وجد الشرط مرة (الدر المختار علی هامش رد المختار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۸ ط.س. ج ۳ ص ۳۵۵) ظفیر۔

(۲) فاذا اضافه الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا (عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۴۴۰) ظفیر۔ ج ۱ ص ۲۲۰

(۳) الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الغصب ج ۵ ص ۱۶۷ ط.س. ج ۶ ص ۱۹۳۔ ظفیر۔

یہ بھی لکھا کہ پس مناسب ہے کہ ہزار ہزار تحریر کی یہ ایک تحریر تصور کر کے جلد بڑی پیغم یعنی میری زوجہ کو میرے مکان پر روانہ کر دو، اگر اس پر بھی کسی لالچ سے روانہ نہیں کی جاوے گی تو میرا طلاق نامہ ہے۔ اول تو یہ فرمائیے کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر ہوئی تو کس قسم کی۔ مضامین خط سے زوجہ قاضی کے یہاں تفریق کا دعویٰ کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) قال فی الدر المختار المشہور ما فوقہ ولو الی الموت بعید وما دونہ قریب الخ ولفظ السریع کا لقریب والاجل کا البعید الخ (۱) پس شوہر نے صورت مسئلہ میں اپنی زوجہ کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ جلد اس کو بھیج دو اگر نہ بھیجے تو یہی میری طرف سے طلاق ہے، پس ایک ماہ کی مدت سے کم میں بڑی پیغم یعنی زوجہ کا تب کو نہیں بھیجا گیا تو موافق تصریح فقہیہ اس پر طلاق معلق واقع ہو گئی۔ عدت کے گزرنے پر جو کہ مطلقہ کے لئے تین حیض ہیں وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے جب کہ موافق تحریر بالا عورت پر طلاق واقع ہو گئی تو اگرچہ طلاق رجعی ہو تب بھی بعد عدت کے عورت مطلقہ شوہر کے نکاح سے خارج ہو جاتی ہے، پس عدت گزرنے کے بعد عورت دعویٰ تفریق بے تامل کر سکتی ہے۔ اور وہ دعویٰ کرے یا نہ کرے خود بخود بعد عدت گزرنے کے نکاح شوہر سے خارج ہو جاوے گی۔

### مشروط طلاق کا حکم

(سوال ۷۲۸) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو اس شرط پر طلاق دی کہ اگر بحر (زید کے بیٹے) نے اپنی ماں ہندہ کے روبرو زید کی توہین کی اور ہندہ نے بحر کو منع نہیں کیا تو ہندہ پر تین طلاق مگر دریافت سے معلوم ہوا کہ اس وقت ہندہ بحر کے پاس موجود نہ تھی، ہندہ کو کچھ علم بھی نہیں تھا۔ صورت ہذا میں طلاق ہوئی یا نہیں؟

(الجواب) صورت مسئلہ میں اگر شرط ایقاع طلاق نہیں پائی گئی یعنی یہ کہ بحر نے اپنی والدہ ہندہ کے روبرو زید اپنے باپ کی توہین نہ کی یا کی مگر اس نے روکا اور منع کیا تو طلاق واقع نہ ہوئی، ورنہ جب کہ ہندہ اس وقت موجود ہی نہ تھی تو وقوع طلاق کی کوئی وجہ ہی نہیں ہے، پس صورت مسئلہ میں طلاق ہندہ پر واقع نہ ہوئی۔

نکاح کر کے یہ شرط نامہ لکھ دیا کہ دوسرا نکاح کروں تو تم کو طلاق کا اختیار ہے۔ لہذا دوسرے نکاح کے بعد عورت کو اختیار حاصل ہوگا

(سوال ۷۲۹) ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور کابین نامہ لکھ دی کہ اگر میں دوسرا نکاح کروں یا نان نفقہ نہ دوں تو تم کو تین طلاق لینے کا اختیار ہے، اس کے بعد زید نے دوسرا نکاح کر لیا اور نان نفقہ نہیں دیا گواہ موجود ہیں۔ اب اس عورت نے کابین نامہ اپنے شہر کے قاضی کے پیش کیا اور نکاح فسخ کرا کر بعد عدت کے نکاح ثانی عمر سے کیا۔ اب ولی شوہر اول اور ان کے درمیان تنازع ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ کابین نامہ جھوٹ ہے۔ آیا یہ نکاح درست ہے؟ یعنی عمر سے اور عمر کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ مرد نے شرائط کابین نامہ کو پورا نہ کیا اور خلاف ان شرائط کے کیا تو عورت کو اختیار طلاق لینے کا حاصل ہے، پس جب عورت نے اپنے نفس کو تین طلاق دی طلاق ہو گئی، اور بعد گزرنے عدت کے یعنی

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار المشہور ما فوقہ بعید ج ۳ ص ۱۸۲۔ ظفر



تین حیض کے نکاح ثانی جو عمر سے کیا وہ صحیح ہے۔ اور عمر پر کچھ گناہ اور مواخذہ نہیں، لامت عمر کی بلا کراہت درست ہے۔

روٹی کپڑا نہ دو گے تو یہی طلاق ہے

(سوال ۷۳۰) برادری نے شوہر سے کہا کہ تم اس کو روٹی کپڑا دو گے، اگر نہ دو گے تو وہ اپنی دوسری شادی کر لے گی۔ شوہر نے اقرار کر لیا کہ میں روٹی کپڑا دوں گا اور کہا کہ میرا وہی اقرار طلاق سمجھا جائے۔ اب وہ شوہر اس کی خبر گیری نہیں کرتا۔ آیا یہ طلاق لے کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے؟

(الجواب) شوہر کا اگر یہ مطلب تھا کہ اگر میں روٹی کپڑا نہ دوں تو اقرار طلاق سمجھا جاوے تو اس صورت میں جب کہ اس نے روٹی کپڑا نہیں دیا موافق اس کے اقرار کے اس کی زوجہ مطلقہ ہو گئی بعد عدت کے دوسرا نکاح کرنا اس کو درست ہے۔

ایک کو طلاق دی تو دوسری عورت پر یا پہلی پر سابق شرط کی وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوگی (سوال ۷۳۱) اگر کسی شخص نے ایک عورت کو طلاق دی اور بعد میں اس سے نکاح کیا تو نکاح کے بعد اس کی سابقہ طلاق پڑ جائے گی یا نہیں؟ اور اگر کسی شرط کے ساتھ طلاق دے اور پھر اسی عورت سے نکاح کر لے اور نکاح کے بعد وہ شرط پائی جائے تو اس صورت میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(الجواب) قبل از نکاح عورت پر طلاق واقع نہیں نہ مجزانہ معلقاً جب کہ تعلیق قبل از نکاح ہو اگرچہ تحقق شرط بعد نکاح ہو۔ مثل قوله لا جنبية ان دخلت الدار فانت طالق ثم نكحها فدخلت الدار فلا يقع الطلاق۔ (۱)

تم سے وطی کروں تو ماں بہن سے کروں اس کہنے سے طلاق نہیں ہوگی

(سوال ۷۳۲) اگر کسی نے اپنی زوجہ کو یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے جماع کروں تو اپنی ماں بہن سے کروں اور پھر اس سے جماع کر لیا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور اگر یہ کہا کہ میں طلاق دے آیا ہوں، حالانکہ طلاق نہیں دی تھی جھوٹ بولا تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(الجواب) اگر کسی نے اپنی زوجہ کو یہ کہا کہ اگر تجھ سے جماع کروں تو اپنی ماں بہن سے کروں۔ اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی مگر یہ کہنا گناہ ہے آئندہ ایسا نہ کہے اور اس سے کہ میں طلاق دے آیا ہوں اگرچہ جھوٹ کہا ہو طلاق واقع ہو جاتی ہے لو اقر بالطلاق كاذباً او هازلاً وقع قضاء لا ديانة شامی (۲) ج ۲ ص ۵۷۹۔

مذکورہ صورت میں کیا حکم ہے

(سوال ۷۳۳) دو طالب علموں میں بحث ہوئی ہدایۃ النخو کی عبارت مندرجہ ذیل کے متعلق (الجمعية ولزومها الخ) ایک کہتا ہے کہ الجمعية غلط ہے الجمعية ہونا چاہئے اگر الجمعية غلط نہ ہو تو میری بیوی پر طلاق ہے۔ دوسرا کہتا ہے

کہ اگر الجمعیۃ کا مطلب صحیح نہ ہو تو میری بیوی پر طلاق ہے اس صورت میں کس کی بیوی پر طلاق ہوئی۔  
 (الجواب) صورت مسئلہ میں دونوں میں سے ایک کی بھی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ ہدایہ النخو کے تمام نسخوں میں الجمعیۃ کا لفظ موجود ہے جو سیاق کلام اور ترکیب نحو کے لحاظ سے نہایت صحیح اور بر محل ہے اور مجرور بھی ہو سکتا ہے اور مرفوع بھی۔ ان دونوں صورتوں میں حاصل یہ ہوگا (وہ جمع تنہا دو سیووں کے قائم مقام ہے جن میں ایک جمعیۃ اور دوسرا اس کا لزوم ہے الخ) اور اگر الجمعیۃ ہو تو معنی جب بھی صحیح ہو جائیں گے بلکہ مفاد کے لحاظ سے) مناسب تر ہوں گے۔ یعنی جمع دو سیووں کے قائم مقام اس لئے ہے کہ اس میں جمعیت ہے اور لزوم جمعیۃ بھی، پس جب کہ دونوں عبارتوں کا حاصل اپنے اپنے موقع پر صحیح ہے تو وقوع طلاق کی کوئی وجہ نہیں۔ وجود شرط کے بغیر وقوع طلاق متصور نہیں۔ (۱)

مکرر متعلقہ استفتاء

(الجواب) پہلے جواب میں یہ بات پیش نظر تھی کہ جب قائل اول یوں کہتا ہے کہ اگر الجمعیۃ کا لفظ غلط نہ ہو تو میری بیوی پر طلاق ہے تو گویا وہ یوں کہہ رہا ہے کہ اگر یہ غلط نہ ہو اور الجمعیۃ غلط ہو تو میری بیوی پر طلاق ہے یعنی جس شرط پر اس نے وقوع طلاق کو معلق کیا ہے اس کے دو جزو ہیں الجمعیۃ کا صحیح ہونا اور الجمعیۃ کا غلط ہونا، پس جب کہ الجمعیۃ غلط نہیں تو شرط ہتمامہ نہیں پائی گئی لہذا طلاق بھی واقع نہیں ہوئی، لیکن قائل کی مراد یہ نہیں ہے بلکہ صرف لفظ الجمعیۃ کی صحت پر طلاق کو معلق کیا ہے تو چونکہ یہ شرط متحقق ہے لہذا وقوع طلاق میں شبہ نہیں۔ بہر حال الجمعیۃ اور الجمعیۃ دونوں اپنے اپنے موقع پر صحیح ہیں۔ الجمعیۃ کو غلط کہنا جہل اور قواعد نحو سے انتہائی ناواقفیت ہے پس موجودہ صورت میں بھی اگر طلاق واقع ہوگی تو قائل اول کی بیوی پر ہوگی اور قائل ثانی بہر کیف سبکدوش ہے۔

### اقرار کے خلاف ہونے کی صورت میں طلاق ہوگی

(سوال ۷۳۴) میرا عقد اس اقرار پر ہوا کہ ہماری عورت اپنے والدین کے مکان پر رہے اور ہم اس کا کھانا کپڑا برابر دیں گے چند ماہ بعد ہم اپنے مکان پر چلے آئے، اب ہم رخصتی کے طلبگار ہیں تو عورت کا والد کہتا ہے کہ ہماری لڑکی تمہارے اقرار پر بیٹھی ہے تمہارے ہمراہ نہ جاوے گی تم نے اقرار کے خلاف کیا تمہارا نکاح ٹوٹ گیا۔ آیا موافق شریعت کے ہمارا نکاح ٹوٹ گیا یا قائم ہے۔

(الجواب) اگر تم نے نکاح میں یہ شرط کی تھی کہ ہم اپنی زوجہ کو اس کے باپ کے گھر رہ کر کھانا کپڑا دیں گے اور اگر نہ دیں تو اس پر طلاق ہے اور وہ ہمارے نکاح سے خارج ہے، تو بصورت نہ دینے نان و نفقہ کے اس پر طلاق واقع ہو جاوے گی، اور وہ تمہارے نکاح سے خارج ہو جاوے گی۔ اور اگر طلاق کی تعلیق نہ تھی تو پھر اس پر طلاق واقع نہ ہوگی اور نکاح منسوخ نہ ہوگا اور تم اپنی زوجہ کو رخصت کر سکتے ہو۔ (سوال میں تعلیق کا ذکر نہیں ہے لہذا طلاق واقع نہیں ہوئی۔ ظفیر)

(۱) وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقاً (الدر المختار علی هامش رد المختار باب التعليق ج ۲ ص ۶۹۰ ط. س. ج ۳ ص ۳۵۵) یہاں شرط نہیں پائی گئی لہذا طلاق واقع نہیں ہوئی۔ ظفیر۔



## صورت مذکورہ میں طلاق نہیں ہوگی

(سوال ۷۳۵) ایک شخص نے بعد نکاح اپنے قلم سے تحریر کر دیا کہ اگر میں اس منکوحہ پر دوسری شادی کروں یا اس منکوحہ اور اس کی والدہ کی بلا رضا مندی کسی جگہ سکونت اختیار کروں تو یہ منکوحہ میری مطلقہ بہ طلاق بائن ہوگی۔ پھر اس نے بغیر رضا مندی دونوں کے ایک گاؤں میں امامت کر لی اور وہاں رہنے لگا۔ بعض ایام میں بعد نماز مشاء گھر آجاتا اور نماز فجر سے پہلے چلا جاتا ہے تو اس کی منکوحہ پر طلاق بائن واقع ہو گئی یا نہیں۔

(الجواب) اقول وبالله التوفیق ظاہر یہ ہے کہ اس صورت میں اس کی منکوحہ پر طلاق بائن واقع نہ ہوگی کیونکہ غرض حالف کے کسی جگہ سکونت کرنے سے یہ ہے کہ مع اہل و عیال کے اس جگہ سکونت کرے کمالا یخفی پس ملازمت کے لئے کسی جگہ جانا اور بضرورۃ ملازمت وہاں رہنا اس مقام کو دائماً جائے سکونت بنانا نہیں ہے قال فی رد المحتار والمساکنۃ بالاستقرار والدوام وذلك باهله ومناعه الخ۔ (۱) ج ۳ ص ۷۸۰ وقال قبیلہ ومراۃ المساکنۃ لا تثبت الا باهل کل منهما ومناعه الخ (۲)

ایسا نہ ہو تو مجھ پر سہ طلاق کہنے سے نہ ہونے کی صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی

(سوال ۷۳۶) ایک شخص نے پیشی مقدمہ کے وقت عدالت میں یہ کہا کہ اگر آج اس مقدمہ میں فتح نہ پاؤں تو مجھ کو سہ طلاق شرعی ہے، اور مقدمہ میں کامیابی نہ ہوئی تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) فی الدر المختار وعلى الطلاق وعلى الحرام فيقع بلانية للعرف وتمام (۲) تحقیقہ فی رد المحتار پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں تھق شرط کی حالت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔

## اس صورت میں جب شرط نہیں پائی گئی طلاق نہیں واقع ہوئی

(سوال ۷۳۷) زید اپنے باپ اور دیگر بھائیوں کے ساتھ دکان کرتا ہے، مکان سکونتی اس کا علیحدہ ہے ایک دوسرا بھائی زید کا ہے اس کے یہاں چوری ہوئی، زید نے حلف کیا کہ میرے چوری نہیں ہوئی اگر میرے ہوئی ہو تو میری عورت پر تین طلاق ہیں۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں، کیونکہ مال سب کا مشترک ہے لیکن زید کی مراد یہ تھی کہ میرے گھر چوری نہیں ہوئی۔

(الجواب) اگر زید نے یہ نیت کر کے تعلیق کی ہے کہ میرے گھر میں چوری نہیں ہوئی اور اگر ہوئی ہو تو انا پس اس نیت سے حلف کرنے میں اس کی زوجہ مطلقہ نہیں ہوئی، کیونکہ اس کے مکان میں چوری نہیں ہوئی۔

## صورت مسئلہ میں طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۷۳۸) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ کہا اور لکھ دیا کہ اگر میں غیر عورت سے سوائے تمہارے حرام کروں یا اس کی بابت گفتگو کروں تو ملی بی خاتون جنت سے ایسا کروں والعیاذ باللہ تعالیٰ اس کے بعد اس کو ایک غیر عورت سے

(۱) رد المحتار کتاب الايمان مطلب حلف لا يساكن فلانا ج ۳ ص ۱۰۷ ط.س. ج ۳ ص ۷۵۰. ظفیر۔  
(۲) ایضاً ج ۳ ص ۱۰۷ ط.س. ج ۳ ص ۷۵۰. ظفیر۔ (۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۴ ط.س. ج ۳ ص ۱۲۰۲۵۲ ظفیر۔

گفتگو کرتے دیکھا گیا تو اس کی زوجہ اس پر حرام ہو گئی یا نہیں۔ اور اس لفظ سے کفر عائد ہوا یا نہیں؟  
(الجواب) اس صورت میں اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوئی، اور اس پر طلاق واقع نہیں ہوئی اور کفر بھی اس پر عائد نہیں ہوا۔ جو کچھ کہا اور لکھا اس سے توبہ کرے اور آئندہ ایسا نہ کرے۔

وعدہ تھا کہ ساس کے گھر بیوی کو رکھوں گا اب اگر اپنے گھر لے جائے گا تو کیا حکم ہے  
(سوال ۷۳۹) کمترین نے ایک عورت سے نکاح کیا اور منکوحہ کی والدہ نے قبل نکاح مجھ سے یہ معاہدہ لکھا لیا کہ میں خلاف مرضی اس کی منکوحہ کو اس کے گھر سے باہر نہیں لے جاؤں گا صرف یہی الفاظ تھے کسی قسم کی تعلیق وغیرہ نہیں تھی، اب منکوحہ کو میں اپنے گھر لے جانا چاہتا ہوں تو میرے نکاح میں کچھ فرق آوے گا یا نہیں۔  
(الجواب) اس صورت میں چونکہ تعلیق نہیں ہے اس لئے اگر وہ شخص اپنی زوجہ کو بدون اجازت اپنی والدہ کے اس کے مکان سے لے جاوے تو نکاح میں کچھ خلل نہ آوے گا اور طلاق واقع نہ ہوگی، البتہ بسبب معاہدہ کے بلا ضرورت اس شخص کو خلاف معاہدہ نہ کرنا چاہئے اور اپنی زوجہ کو نہ لے جانا چاہئے اور اگر بضرورت لے جاوے تو جائز ہے اور کچھ کفارہ اس پر لازم نہیں ہے۔

قصور ظاہر کر دے ورنہ تین طلاق، قصور ظاہر کر دیا تو طلاق نہ ہوئی  
(سوال ۷۴۰) زید کی بیوی حمیدہ سے کوئی قصور ہو گیا تھا، زید نے سخت غصہ میں حمیدہ سے کہا کہ اگر تو اپنا قصور ظاہر کر دے تو میں تیرا جرم معاف کر دیتا ہوں ورنہ تجھے تین مرتبہ طلاق ہے۔ زید کے اس کہنے سے پیشتر ہی حمیدہ نے زید کی بہن سے اپنے قصور کو ظاہر کر دیا تھا جو بعد میں زید پر بھی ظاہر ہو گیا، طلاق ہوئی یا نہیں۔  
(الجواب) اس صورت میں چونکہ حمیدہ نے اپنا قصور ظاہر کر دیا اور زید پر بھی ظاہر ہو گیا، اس لئے حمیدہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، موافق اس قاعدہ کے اذافات الشرط فافات المشروط۔ فقط

بلا رضامندی لے جاؤں تو نکاح فسخ ہوگا کما تو اب کیا حکم ہے  
(سوال ۷۴۱) خلاصہ سوال یہ ہے کہ شوہر نے زوجہ کو یہ لکھ دیا کہ بعد نکاح ہونے کے یہ اقرار کرتا ہوں کہ اگر منکوحہ کے بلا رضامندی دوسری جگہ لے جاؤں تو میرا نکاح فسخ ہوگا، عورت نے یہی الفاظ کہہ کر شوہر سے اقرار نامہ لکھو لیا ہے، اس صورت میں مذکرہ طلاق ہو گیا یا نہیں، اور وقوع طلاق کا کیا حکم ہوگا۔

(الجواب) فسخ نکاح کا لفظ جب کہ صریح طلاق کا لفظ نہیں ہے اور عورت نے یہی لفظ کہا ہے، صراحتاً طلب طلاق نہیں کی تو مذکرہ طلاق نہ ہوا، لہذا شوہر کی نیت کا اعتبار ہوگا، اور اگر عورت صریح الفاظ میں طلب طلاق معلق کرتی اور اس پر شوہر فسخ نکاح کا لفظ تعلیقاً کہتا تو تحقق شرط کے وقت طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو جاتی، کما فی الدر المختار و تحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقاً الخ۔ (۱)



اگر نکاح نہ کروں تو میری منکوحہ پر تین طلاق اس کہنے کا کیا حکم ہے

(سوال ۷۴۲) زید شادی شدہ ہے۔ اور وہ حلف اٹھاتا ہے کہ اگر دیگر نکاح نہ کروں تو مجھ پر اپنی منکوحہ بطلاق ثلاثہ طلاق، اگر زید دیگر شادی نہ کرے تو زید کی منکوحہ کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) زید اگر دوسری شادی نہ کرے گا تو خواہ وہ ہندہ سے کرے یا کسی دوسری عورت سے تو اس کی پہلی منکوحہ پر طلاق ثلاثہ واقع ہو جاوے گی، لیکن ابھی اس کی منکوحہ سابقہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ اس نے ابھی کوئی وقت اپنے نکاح ثانی کا مقرر نہیں کیا، پس تمام مدت حیات اس کا وقت ہے، پس آخر حیات تک اگر زید نے دوسرا نکاح نہ کیا تو اس وقت اس کی منکوحہ سابقہ مطلقہ ثلاثہ ہوگی۔

خلاف شریعت کوئی کام کروں تو تم کو طلاق کا اختیار ہوگا  
اب اگر قبر کو سجدہ کرے تو اختیار ہو گیا نہیں

(سوال ۷۴۳) دولہا کی طرف سے یہ اقرار نامہ تحریر ہوا کہ اگر میں خلاف شریعت کوئی کام کروں تو دولہن کو اختیار ہوگا کہ مجھ سے علیحدگی کر کے طلاق حاصل کر لیوے جب دولہن اس کے گھر گئی تو اس نے قبروں کو سجدہ کیا، دولہن باپ کے گھر آکر خاوند کو کہا کہ تم پابند شریعت ہو جاؤ ورنہ میرا امر ادا کر دو، خاوند نے کچھ نہ کہا، اس بناء پر عورت نے اپنے نفس کو تین طلاق دی، یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں یہ تعلیق و تفویض جو شوہر کی طرف سے اپنی زوجہ کے لئے ہوئی تھی صحیح تھی، اور عدم ایفاء شروط کی صورت میں عورت کو طلاق کا اختیار تھا لیکن یہ اختیار اسی وقت تک تھا جس وقت شوہر سے خلاف شریعت امور صادر ہوئے تھے یعنی بغور صدور اگر عورت اپنے اختیار کو استعمال کر لیتی تو طلاق واقع ہو جاتی لیکن جب کہ ایک مدت یونہی گزر گئی اور اس نے اپنے مفوضہ اختیار سے کام نہیں لیا تو بظاہر اب یہ اختیار اس کو نہیں رہا کیونکہ تفویض میں کوئی لفظ ایسا نہیں جو اختیار کے استمرار و دوام پر دلالت کرے، لہذا یہ اختیار ٹھیک عدم ایفاء شروط کے وقت تک ہی محدود رہے گا، عورت نے اتنی مدت کے بعد اپنے اختیار سے جو طلاق لی ہے وہ واقع نہیں ہوئی، شامی میں ہے قوله امرک بیدک مثله المعلق کان دخلت الدار فامرک بیدک فان طلقت نفسها کما وضعت القدم فیها. طلقت وان بعد ما مشیت خطوتین لم تطلق لا نہا طلقت بعد ما خرج الا مریدھا بحر من المحيط۔ (۱)

اس بیوی کی حیات میں دوسری شادی کر دوں تو اس دوسری کو

تین طلاق، اب پہلی کو طلاق دے کر دوسری شادی کرے تو کیا حکم ہے

(سوال ۷۴۴) مسکمی علی افسر نے مسماۃ بیوی جان سے نکاح کیا اور یہ لکھ دیا کہ اگر بیوی جان کی حیات میں دوسری عورت سے نکاح کروں تو وہ مطلقہ ثلاثہ ہوگی، اور اب علی افسر نے مسماۃ بیوی جان کو طلاق دے کر دوسری عورت

سے نکاح کر لیا ہے تو اس عورت پر طلاق ثلاثہ واقع ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں اگر نخیات زوجہ اولیٰ مسماۃ بیوی جان کے علی افسر دوسرا نکاح کر لیا تو دوسری زوجہ مطلقہ بطلقات ثلاثہ ہو جاوے گی، لان الا یمان مبنیۃ علی الا لفاظ لا علی الا غراض۔ در مختار وفی رد المحتار وعلی هذا ولو قال امرأته کل امرأة اتزوجها بغیر ذلک فطالق فطلق امرأاً ته طلاقاً بائناً او ثلاثاً ثم تزوج بغیر اذنها طلقت لانہ لم تنقید یمینہ ببقاء النکاح الخ۔ (۱)

طلاق نامہ لکھا مگر کہا کہ جب تک مہر کی معافی نہ لکھ دے یہ تحریر نہ دی جائے کیا حکم ہے (سوال ۷۴۵) زید نے اپنی زوجہ کو طلاق تحریر کر کے اپنے عزیز کے پاس بھیج دی اور تاکید کی جب تک میری زوجہ دین مہر سے دست برداری نہ لکھ دے اس کو یہ تحریر نہ دینا، زید کی زوجہ نے دست برداری دینے سے انکار کر دیا تو طلاق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) زید کی یہ تحریر معافی مہر پر معلق تھی جیسا کہ زید کی تصریح مابعد سے معلوم ہوتا ہے، پس اگر اس کی زوجہ نے معافی کو منظور نہیں کیا تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔ حکم التعالیق والعبرة للمعانی۔

کہا کہ آج دن سے اگر میرا بدن چھو لے تو تم پر تین طلاق، رات میں چھو اتو کیا حکم ہے (سوال ۷۴۶) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو رات کے وقت غصہ میں یہ کہا کہ آج دن سے اگر تو میرا بدن چھوئے تو تجھ پر تین طلاق، بی بی گھبرا گئی اور شوہر کا ہاتھ پکڑ لیا کہ مجھے معافی دو، شوہر کے کلام میں دن کی قید ہے اور شوہر کی نیت طلاق دینے کی نہ تھی، تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) حکم شرعی یہ ہے کہ صریح لفظ طلاق میں خواہ وہ معلق ہو یا منجز نیت کا اعتبار نہیں ہے بدون نیت کے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے کذا فی الدر المختار اور ایسے موقع پر دن سے مراد مطلق وقت ہوتا ہے گویا مطلب یہ ہے کہ اس وقت سے اگر تو نے مجھ کو ہاتھ لگایا لہذا اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، بدون حلالہ وہ شخص اپنی زوجہ مطلقہ ثلاثہ سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا، کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً و غیرہ (۲) الا یہ وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلث جدهن جدو هن لهن جد (۳) الحدیث قال فی الشامی ای لو قال یوم احکم فلاناً فانت طالق فهو علی اللیل والنهار الخ۔ (۴)

امامت و ملازمت کے سوا اگر تم کو چھوڑ کر سکونت کروں تو بیوی پر طلاق، اس کے بعد دوسرے گاؤں میں امامت کی ملازمت کر لی کیا حکم ہے

(سوال ۷۴۷) ایک عورت نے ایک مسافر کو خانہ داماد رکھا اور یہ کہا کہ اگر تم گھر میں مثل حقیقی فرزند کے سکونت رکھو تو میں اپنی دختر کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں گی ایسا نہ ہو کہ بعد نکاح تم کسی جگہ بغیر میری رضا کے

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۱۸۸ ط۔ س ج ۳ ص ۸۴۶۔ ظفیر۔ (۲) سورۃ البقرہ۔ ۲۹

(۳) مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۸۴ (۴) رد المحتار۔ ظفیر۔



سکونت کر لو، مسافر نے کہا کہ اگر میں کسی جگہ بغیر رضا تم دونوں کے تجھ کو چھوڑ کر سکونت کروں تو منکوحہ میری تمہاری دختر مطلقہ بطلاق بائن ہو، اور امامت و ملازمت کی ممانعت اختیار تم کو نہ ہوگا اور ان دونوں سے طلاق واقع نہ ہوگی، بعد اس کے ایک دوسرے گاؤں میں بذریعہ امامت بلا منکوحہ اس نے سکونت کی، تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں جب کہ مسافر مذکور نے امامت و ملازمت کی سکونت کو مستثنیٰ کر لیا تھا تو اگر امامت و ملازمت کی وجہ سے وہ کسی دوسرے موضع میں سکونت رکھے گا تو شرط حنث نہ پائی گئی، اور اس وجہ سے اس کی زوجہ مطلقہ نہ ہوگی کیونکہ انحلال یمین وجود شرط پر ہے پس جب کہ وجود شرط متحقق نہ ہوگا تو حنث بھی نہ ہوگا اور جزاء مذکور اس پر مرتب نہ ہوگی کما فی الدر المختار وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقاً الخ۔ (۱) پس جب کہ متحقق نہیں تو حنث یعنی وقوع طلاق بھی نہیں، البتہ اگر نفقہ کے بارے میں یہ تعلیق تھی کہ اگر مسافر مذکور اپنی زوجہ کو نفقہ دے گا تو وہ مطلقہ بائنہ ہے، اور پھر نفقہ معمودہ نہ دیا تو طلاق بائنہ واقع ہو جاوے گی، کیونکہ وجود شرط متحقق ہے، لہذا حنث اس پر مرتب ہوگا۔

نکاح کے چھ سال بعد جو شرط لکھی گئی اس سے بھی طلاق ہوگی

(سوال ۷۴۸) سائل نے ایک عورت سے نکاح کیا اور کسی قسم کا اقرار بوقت نکاح نہیں ہوا، بعد چھ سال کے جب سر میل اور رخصتی کا مطالبہ کیا تو منکوحہ کے والدین نے کہا کہ ہم رسومات شادی اس وقت کریں گے جب ہم کو یہ اقرار تحریر کر دو کہ نکاح اپنے منکوحہ کے والدین کے گھر رہے گا، سائل نے مجبور ہو کر اقرار نامہ لکھ دیا کہ اگر جبراً منکوحہ کو اپنے والدین سے جدا کر کے لے جاوے تو نکاح فسخ سمجھا جاوے، اس صورت میں شرط کے پائے جانے پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) سائل کا یہ عذر صحیح نہیں ہے کہ بروقت نکاح کوئی شرط نہیں ہوئی اور چھ سال کے بعد بوقت سر میل جو شرط ہوئی وہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ شرعاً بعد نکاح کے بھی اس قسم کی شرط اور تعلیق ہے، پس اگر بہ نیت طلاق شوہر نے یہ اقرار نامہ لکھا ہے کہ جبراً لے جانے پر نکاح فسخ سمجھا جاوے اور جبراً لے جانا ثابت ہو جاوے دو گواہان عادل سے تو عورت پر طلاق واقع ہو جاوے گی، کما فی الدر المختار شرطہ الملک اولا ضافۃ الیہ الخ (۲) وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقاً الخ۔ (۳)

تحریر کے خلاف چھپ کر بھی اس کام کے کرنے سے طلاق ہو جائے گی

(سوال ۷۴۹) عبد الرحمن نے ایک اقرار نامہ تحریر کیا، جس کی نقل ارسال ہے، اب عبد الرحمن اس کی بیوی اور اس کے ورثہ چاہتے ہیں کہ شرائط اقرار نامہ کو فسخ کر دیا جاوے، یہ جائز ہے یا نہیں اگر عبد الرحمن چھپ کر تاڑی پیوے اور شہادت شرعی نہ ہو تو اس کی بیوی مطلقہ ہوگی یا نہیں۔

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰ ط. س. ج ۳ ص ۳۵۵ ظفیر.  
(۲) ایضاً ج ۲ ص ۶۸۰ ظفیر. (۳) ایضاً ج ۲ ص ۶۹۰ ط. س. ج ۳ ص ۳۴۴ ظفیر.



(الجواب) عبدالرحمن اور اس کے ورثہ اس شرط سے پھر نہیں سکتے، اگر عبدالرحمن خلاف اقرارنامہ کرے گا یعنی اپنی زوجہ کو نان و نفقہ کی تکلیف دے گا یا تازی پیوے گا ظاہر یا پوشیدہ تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو جاویں گی کما قال فی الدر المختار وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقاً الخ۔ (۱)

اگر یہ مقام چھوڑ کر کہیں جائیں تو چھ ماہ بعد بیوی پر تین طلاق، اب صورت ذیل میں کیا حکم ہے (سوال ۷۵۰) زید نے اپنی زوجہ کو یہ اقرارنامہ لکھ دیا کہ ہم گھوسی کے اندر رہیں گے اگر گھوسی چھوڑ کر کہیں چلے جائیں تو چھ مہینہ کے بعد ہماری عورت مسماۃ نظیرن کو تین طلاق بائن پڑ جائیں گی، بعد تحریر اقرارنامہ زید دو ماہ گھوسی کے اندر رہا، اس کے بعد دوسری جگہ چلا گیا، پھر چھ ماہ کے اندر ہی گھوسی آیا اور اپنی بی بی کو رخصت کرا کر لے گیا اور ایک شب اپنے گھر رکھ کر میچہ پہنچا دیا، اور کچھ دن گھوسی رہ کر دوسری جگہ چلا گیا، اب اٹھارہ مہینہ سے گھوسی نہیں آیا تو مسماۃ نظیرن پر موافق اقرارنامہ کے طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں اگر زید یہ کہے کہ میری مراد شرط مذکور سے یہ تھی کہ رخصت کرانے سے پہلے اگر میں گھوسی چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں تو مسماۃ نظیرن پر تین طلاق ہیں تو چونکہ زید رخصت کرانے سے پہلے چھ ماہ کے لئے غائب نہیں ہوا، بلکہ چھ ماہ کے اندر گھوسی آگیا اور اپنی زوجہ کو رخصت کرا کر لے گیا، لہذا شرط طلاق نہیں پائی گئی، اور تین طلاق اس کی زوجہ پر نہیں واقع ہوئی، اور جب ایک دفعہ شرط مخل ہو گئی تو دوبارہ اس شرط سے طلاق واقع نہ ہوگی، لیکن اگر زید یہ مراد اپنی بیان نہ کرے اور شرط مطلقاً رکھی جاوے کہ جس وقت بھی زید گھوسی سے چھ ماہ کے لئے غائب ہو تو اس کی زوجہ مطلقہ بطلقات ثلاثہ ہو جاوے تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی کیونکہ شرط پائی گئی۔ قال فی الدر المختار وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقاً الخ۔ (۲)

مندرجہ شرط نامہ کی خلاف ورزی کا کیا حکم ہے

(سوال ۷۵۱) زید نے اپنی لڑکی ہندہ کا نکاح بحر سے چند شرائط پر کیا تھا جو اسٹامپ پر بحر نے قبل نکاح خود تحریر کر دی تھیں، منجملہ ان شرائط کے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص اس کے بہنوئی کی بے عزتی کرے گا الخ بصورت وعدہ خلافی ہندہ پر میرا حق زوجیت نہ رہے گا، اب بحر نے وعدہ خلافی کر کے زید اور اس کے بہنوئی کی ناحق بے عزتی کی تو ہندہ کا نکاح بحر سے فسخ ہو گیا یا نہ۔

(الجواب) نکاح سے پہلے جو اقرارنامہ شوہر نے لکھا اور تعلیق طلاق کی وہ شرعاً معتبر نہیں ہے، البتہ بعد نکاح کے اگر کسی شرط پر شوہر اپنی زوجہ کی طلاق کو معلق کرے تو اس شرط کے پائے جانے سے اس کی زوجہ مطلقہ ہو جاوے گی، بشرط یہ کہ صریح لفظ طلاق مذکور ہو یا کنایہ طلاق کا لفظ بہ نیت طلاق ذکر کیا جاوے اور اس صورت میں چونکہ لفظ کنایہ کا مذکور ہے اور اس میں اگر نیت طلاق کی ہو تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے، اس لئے بدولن حلالہ کے دوبارہ شوہر اول سے نکاح ہو سکتا ہے۔

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰ ط. س ج ۳ ص ۳۵۵ ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰ ط. س ج ۳ ص ۳۵۵ ظفیر



## باب ہفتم

## طلاق کے متفرق مسائل

عورت کے جیل کاٹنے کے بعد کیا شوہر کو طلاق پر مجبور کیا جائے گا  
(سوال ۷۵۲) کیا عورت کے جیل خانہ بھگت لینے پر شوہر شرعاً طلاق دینے پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔  
(الجواب) مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ (۱)

کیا جبراً عورت کی رخصتی کرائی جائے گی  
(سوال ۷۵۳) کیا عورت بچہران حالات کے ہوتے ہوئے شوہر کے یہاں رخصت نہیں کرائی جاسکتی۔  
(الجواب) عورت رخصت کرائی جانے پر شرعاً مجبور کی جاوے گی۔ (۲)

## قاضی طلاق دے سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۷۵۴) کیا ایسی صورت میں بلارضا مندی شوہر جیل خانہ بھگت لینے پر بھی بعد رہائی عورت حاکم شرعی  
مثلاً قاضی طلاق دے سکتا ہے اور تفریق کر سکتا ہے یا سوائے شوہر کے اور کوئی طلاق نہیں دے سکتا۔  
(الجواب) صرف شوہر ہی طلاق دے سکتا ہے قاضی و حاکم تفریق نہیں کر سکتا اور طلاق نہیں دے سکتا۔ (۳)

## عورت کا دعویٰ اور اس کی حیثیت

(سوال ۷۵۵) اگر عورت رہا ہونے پر فارغ خطی کا دعویٰ کرے اور یہ عذر کرے کہ میرا شوہر شیخ صدیقی نہیں  
ہے، اس لئے میں جانا نہیں چاہتی تو شرعاً ایسے عذرات پر طلاق عائد ہو سکتی ہے یا نہیں۔  
(الجواب) ایسے عذرات قابل سماعت نہیں ہیں (۴) وھذا کله من الدر المختار ورد المحتار۔

## لکھا میں نے فلاں دن سے خاوند ہونے کا خیال دل سے نکال دیا، طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۷۵۶) اگر کسی عورت کو اس کا خاوند خط میں یہ لکھ کر بھیج دے کہ میں نے اپنے دل سے خاوند ہونے کا  
خیال یکم جنوری سن ۱۹۲۳ء سے نکال دیا، تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نکاح قائم ہے۔  
(الجواب) اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، اور نکاح قائم ہے۔ کذا يفهم من كتب الفقہ  
لانه ليس بصريح ولا كناية متعينہ۔

(۱) لا يجب على الزوج تطليق الفاجرة ولا عليها تسريح الفاجر (الدر المختار على هامش رد المحتار فصل في المحرمات ج ۲ ص ۴۰۲ ط. س. ج ۳ ص ۵۰ ظفیر۔  
(۲) وينقلها فيما دون مدته ای السفر من المصر الى القرية وبا لعكس ومن قرية الى قرية (در مختار) وقول الله تعالى اسكنوا  
هن من حيث سکنتم (دیکھئے رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۹۵ و ج ۲ ص ۴۹۶ ط. س. ج ۳ ص ۱۴۷ ظفیر۔  
(۳) ولا يقع طلاق المولى على امرأة عیده لحديث ابن ماجه الطلاق لمن اخذ بالساق (الدر المختار على هامش رد المحتار  
كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ ط. س. ج ۳ ص ۲۴۲ ظفیر۔ (۴) لوز وجها برضاها ولم يعلموا بعد م الكفاءة ثم علموا لا  
خيار لا حد (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الكفاءة ج ۲ ص ۴۳۷ ط. س. ج ۳ ص ۸۵ ظفیر۔

جبراً طلاق دلانا کیسا ہے اور جبر کرنے والوں کے متعلق کیا حکم ہے

(سوال ۷۵۷) جبراً طلاق دلانا شرعاً کیسا ہے، مگرہین مجرہین علی التظلیق کے شرکاء اور معاونین کا کیا حکم ہے اور مکرہین کا بایکاٹ کر دینے کے بعد معافی مانگنے پر ان کو معافی دیدی گئی، اس کے بعد ان کو دعوت کر کے دسترخواں سے اٹھانا کیسا ہے اور اس کے دسترخواں سے اٹھانے پر امام مسجد کا لڑکا اور بھتیجہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے، امام مسجد نے ان کی تحسین کی، آیا امام مسجد کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں، اس کو معزول کر کے دوسرا امام مقرر کرنا کیسا ہے۔

(الجواب) حنفیہ کے نزدیک طلاق مکروہ واقع ہو جاتی ہے بدلیل حدیث ثلث جدھن جدوہزلھن جد الحدیث (۱) باقی یہ کہ شوہر پر اکراہ کرنا تاکہ وہ طلاق دے دے، اس میں تفصیل ہے اگر شوہر حقوق زوجہ ادا نہیں کرتا اور اضرار عورت کے درپے ہے تو اگر وہ طلاق نہ دے اور نہ امساک بالمعروف کرے تو اس سے جبراً طلاق دلانا اور اکراہ کرنا درست بلکہ ضروری ہے، اور اگر بے وجہ اور بلاعذر شرعی اکراہ کیا جاوے تو معصیہ اور ظلم ہے۔ (۲) اور جب کہ مجرہین کو معافی دے دی گئی تو پھر ان میں کسی کو دعوت سے اٹھانا نہ چاہئے تھا، اور امام مذکور کے پیچھے نماز صحیح ہے اور زوجہ مذکور معزول کرنا امام سابق مذکور کو درست نہیں ہے، اور تفریق بین المسلمین امر مذموم و فتنج ہے۔

کنکریاں پھینکنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی گورواج ہو

(سوال ۷۵۸) ایک ملک میں رواج ہے کہ طلاق دینے کے وقت صرف کنکریاں عورت کی طرف پھینکتے ہیں، زبان سے کچھ نہیں کہتے اس سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں  
(الجواب) کنکریاں پھینکنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی کذا فی الشامی۔ (۳)

اقرارنامہ لکھا کہ اپنا حق طلاق روح نبوت کو تفویض کر دیا، اس کا کچھ اثر ہو گا یا نہیں  
(سوال ۷۵۹) ایک شخص نے یہ اقرارنامہ لکھا کہ میری زوجہ فلاں بنت فلاں کے مرثل کے عوض میں نے اپنا طلاق کا حق حضرت محمد ﷺ کی روح کو تفویض کر دیا، اس سے طلاق پر کچھ اثر ہو گا یا نہیں۔  
(الجواب) مضمون اقرارنامہ شرعاً لغو ہے، اس پر کچھ اثر طلاق وغیرہ کا مرتب نہ ہو گا۔

ثبوت طلاق کے لئے شرعی شہادت ضروری ہے

(سوال ۷۶۰) زید کا انتقال ہو گیا، اس کے بعد اس کے ورثہ یہ کہتے ہیں کہ زید نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تھی اور بعد طلاق کے پھر اپنے گھر میں رکھی، اس سے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں، اور زوجہ زید کہتی ہے کہ مجھ کو طلاق نہیں دی بلکہ دوسری بیوی کو دی تھی اور وہ چلی گئی پھر اس کے گھر نہیں آئی اور مجھ کو پھر گھر میں رکھا مجھ کو طلاق نہیں دی، یہ لوگ مجھ کو محروم کرنے کی غرض سے ایسا کہتے ہیں، اور ایک گواہ یہ کہتا ہے کہ میں نے زید کو طلاق

(۱) مشکوٰۃ المصابیح باب الخلع والطلاق ص ۲۸۲، ۱۲ ظفیر۔

(۲) ویجب (الطلاق) لو فات الامساک بالمعروف ویحرم لو بدعیاً ومن محاسنہ التخلص بہ من المکارہ الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲ ط.س. ج ۳ ص ۲۲۹) ظفیر، (۳) وہ ظہران من تشاجر مع زوجته فاعطاها ثلثة احجار بنوی الطلاق ولم يذكر لفظاً لا صریحاً ولا کنایۃ لا یقع علیہ (ایضاً ج ۲ ص ۵۷۴ ب.س. ج ۳ ص ۲۳۰) ظفیر۔



دیتے ہوئے خود سنا باقی لوگ دوسروں سے سنا ہو بیان کرتے ہیں، اس صورت میں زید کی زوجہ مطلقہ مانی جائے گی یا نہیں اور ترکہ سے محروم ہوگی یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق ثابت نہیں اور اس کی دختر ان کا نسب زید سے ثابت ہے اور وہ عورت اور اس کی دختر وارث زید کی ہوں گی۔ (۱)

فاسقوں کی گواہی سے طلاق ثابت نہیں ہوتی

(سوال ۷۶۱) دو چار اشخاص نے اس بات کی شہادت جھوٹی دی کہ زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی، یہ گواہی بلا اقرار زید کے معتبر ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر زید کو اقرار طلاق کا نہ ہو اور کوئی ثبوت شرعی باضابطہ طلاق کا نہ ہو تو محض فاسقوں کی گواہی سے طلاق ثابت نہ ہوگی۔ (۲)

قسم کھا کر کہا کہ نہیں بلاؤں گا اور چھ ماہ نہیں بلایا تو اس سے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۷۶۲) زید و ہندہ باہم زن و شوہیں، ہندہ اپنے باپ کے گھر کسی حیلہ سے چلی گئی، زید لینے گیا تو نہیں آئی، اور ہندہ کے ماں باپ بھائی وغیرہ نے تکرار کی کہ نوبت بعد الت فوجداری پہنچی، اسی کارروائی میں عرصہ دو سال کا منتحی ہو گیا، بلا آخر زید نے بذریعہ عدالت دخل چاہا تو ہندہ کی جانب سے یہ عذر ہوا کہ زید نے قسم کھا کر یہ کہا کہ نہ بلاؤں گا اور چھ ماہ تک نہیں بلایا طلاق بائن ہو گئی آیا یہ صحیح ہے کہ طلاق ہو گئی یا نہیں۔

(الجواب) اگر بالفرض زید نے یہ الفاظ کہے ہوں کہ میں نہ بلاؤں گا اور پھر چھ ماہ تک بلایا بھی نہیں تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ لانہ لیس من صریح الطلاق ولا من کنایا ته هکذا فی کتب الفقہ۔

مندرجہ ذیل صلح نامہ کی بنیاد پر طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۷۶۳) ہندہ زوجہ زید خوشی تین روز کے لئے اپنے میچہ گئی بعد کو آنے سے انکار کر دیا، اس پر کچھ تکرار ہوئی، عدالت میں اس شرط پر مصالحت ہو گئی کہ ہندہ اپنا دین مہر معاف کر کے (کھیت و مکان سے جو زید نے مہر میں لکھ دیا تھا) دست بردار ہو جائے اور زید اسے طلاق دے دے تحریر صلح نامہ یہ ہے کہ میں مدعا علیہ نمبر اے مدعیہ کو طلاق دے دی اور مجھ کو مدعیہ سے کوئی واسطہ نہیں ہے جہاں چاہے رہے یا نکاح ثانی کرے، لیکن زید حلفاً یہ بیان کرتا ہے کہ صلح نامہ میں نے خود نہیں لکھا اور نہ میں نے کسی سے لکھوایا بلکہ ہندہ کے وکیلوں نے اس کو خود لکھ کر جبراً مجھ سے دستخط کرا کے اور اس پر منصف صاحب نے مصالحت منظور کر لی، مگر دستخط کے وقت نہ میں نے طلاق کی نیت کی اور نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہا ہندہ پر طلاق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں موافق اس سوال کے ہندہ مطلقہ نہیں ہوئی۔

(۱) دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں نصاب شہادت ہے، وہ یہاں پورا نہیں، وما سوی ذلك من الحقوق یقبل فیہا شہادۃ رجلین اور رجل وامرأتین مثل النکاح والطلاق (ہدایہ ج ۳ ص ۱۳۹) ظفیر (۲) وشرائط الاداء عشرة عامۃ (در مختار) فیہی الحرۃ والصبر والنطق والعدالة الخ (رد المحتار کتاب الشہادات ج ۳ ص ۵۱۳ ط. س. ج ۳ ص ۳۴) ظفیر۔

عورت بدکار نکلے اور شوہر بغیر کافی رقم لئے طلاق نہ دے تو وہ دیوث کہا جائے گا یا نہیں (سوال ۷۶۴) جب کسی کی عورت دوسرے سے تعلق پیدا کر لے تو وہ مرد یہ چاہتا ہے کہ شوہر سابق اس کو طلاق دے دے، لیکن شوہر سابق بغیر کافی رقم لئے طلاق نہیں دیتا، وہ شوہر دیوث ہے یا نہیں، اور روپیہ لے کر طلاق دینا کیسا ہے۔

(الجواب) وہ شوہر دیوث نہ کہلاوے گا، قصور اور گناہ جو کچھ ہے عورت پر ہے، اور طلاق دینا روپیہ لے کر درست ہے جیسا کہ خلع میں ہوتا ہے۔

کیا یہ صحیح ہے کہ جس عورت کو پیس بچہ ہو جائے وہ نکاح سے باہر ہو جاتی ہے (سوال ۷۶۵) یہاں اس بات پر جھگڑا ہے کہ جس عورت کے پیس بچے ہو جائیں تو وہ نکاح سے باہر ہو جاتی ہے نکاح ثانی ہونا چاہئے۔

(الجواب) یہ بات غلط ہے وہ عورت بدستور اپنے شوہر کے نکاح میں ہے۔

جو عورت زنا میں مبتلا ہو جائے اس کو طلاق دینا ضروری ہے یا نہیں (سوال ۷۶۶) ایک شخص ملازم ہو کر لام پر چلا گیا، چار سال کے بعد واپس آیا، اس کے پیچھے اسکی منکوحہ نے اس کے بھائی سے ناجائز تعلق کر لیا، زنا سے لڑکا جنما شرعاً ایسی عورت کو طلاق دے کر علیحدہ کر دینا ضروری ہے یا کیا۔ (الجواب) اگر وہ عورت توبہ کر لیوے تو اس کو طلاق دینا اور چھوڑنا ضروری نہیں ہے اور نکاح قائم ہے، درمختار میں ہے وفي آخر حظر المجتبی لا يجب علی الزوج تطليق الفاجرة الخ۔ (۱)

استاذ طلاق دینے کو کہے اور باپ وغیرہ روکے تو کیا کرنا چاہئے (سوال ۷۶۷) زید کی شادی بحر کی دختر سے ہوئی، لیکن زید کے استاذ ناراض ہیں، کیونکہ زید عالم مشہور ہے اور بحر جاہل، زید چاہتا ہے کہ جس طرح ہو، استاذ کو راضی کروں۔ لیکن استاذ کہتے ہیں کہ جب تک اپنی عورت کو طلاق نہ دو گے میں راضی نہ ہوگا، اس صورت میں زید کو کیا کرنا چاہئے، زید کلبا پچھا طلاق سے مانع ہیں۔ (الجواب) زید کے ذمہ اس صورت میں طلاق دینا اپنی زوجہ کو ضروری نہیں ہے خصوصاً جب کہ اس کے والدین و چچا وغیرہ طلاق سے منع کرتے ہیں تو طلاق دینی نہ چاہئے اور استاذ کی ناراضی اگر بلا کسی وجہ شرعی کے ہے تو اس کی کچھ پرواہ نہ کرے جس قدر اپنا کام ہے وہ کرے یعنی ان سے معافی چاہے اور قصور معاف کر اوے اگر وہ معاف نہ کریں تو یہ مواخذہ اور گناہ ان کے ذمہ ہوگا، زید بری ہو جاوے گا۔

کوئی صورت ہے کہ شوہر زبان سے طلاق نہ دے اور طلاق ہو جائے (سوال ۷۶۸) وہ کون سی صورتیں ہیں کہ شوہر زبان سے طلاق نہ دے خود بخود عورت مطلقہ ہو جائے۔



(الجواب) وہ صورت یہ ہے کہ شوہر یا عورت معاذ اللہ مرتد ہو جاوے تو بعد از تداو احد ہما خود بخود تفریق ہو جاتی ہے والتفصیل فی کتب الفقہ (یا وہ لکھ کر طلاق دے تو بھی طلاق ہو جائے گی۔ ظفیر۔)

طلاق رجعی اور بائنہ کا فرق کیا ہے اور حلالہ کب ہوتا ہے  
(سوال ۷۶۹) حلالہ کی کب ضرورت ہوتی ہے بعد تین طلاق بائنہ کے یا ایک طلاق میں بھی حلالہ کی ضرورت ہوتی ہے، ایک طلاق رجعی اور طلاق بائنہ میں کیا فرق ہے۔

(الجواب) حلالہ کی ضرورت تین طلاق میں ہوتی ہے ایک یا دو طلاق بائنہ میں حلالہ کی ضرورت نہیں ہے البتہ نکاح جدید کی ضرورت ہے اور طلاق بائنہ میں رجعت صحیح نہیں ہے اگرچہ ایک ہو، اور تین طلاق رجعی نہیں ہوتی، دو طلاق تک رجعی رہتی ہے اگر تین طلاق ہو جاویں تو مطلقہ مغالطہ بائنہ ہو جاتی ہے ہکذا فی کتب الفقہ (۱)

مہر معجل پر نکاح کیا گیا مہر ادا نہ کر سکا تو تفریق ہوگی یا نہیں؟

(سوال ۷۷۰) ہندہ کا نکاح بولایت ولی جائزہ تقرر مہر مبلغ پچاس ہزار روپیہ معجل حالت نابالغی زید سے ہو کر عرصہ آٹھ سال ہوا ہنوز رخصتی نہیں ہوئی، اور زید نے اب تک ہندہ کی رخصتی کے لئے کوئی رغبت ظاہر نہیں کی اگر مہر کی ادائیگی میں زید کوئی عذر کرے تو جبراً تفریق ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے ولا یفرق بینہما بعجزہ عنہا بانواعہا الثلاثة ولا بعدم ایفائہ لو غائبا حقہا الخ (۲) اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر شوہر عورت کے حقوق مہر وغیرہ ادا نہ کرے تو طلاق واقع نہیں ہوتی اور تفریق نہیں ہو سکتی، البتہ جب کہ مہر معجل قرار پایا تھا اور شوہر نے اب تک ادا نہیں کیا تو زوجہ اپنے نفس کو شوہر کے پاس جانے سے روک سکتی ہے اور اگر مہر مؤجل قرار پایا تھا تو عورت یہ بھی نہیں کر سکتی، بہر حال بلا طلاق شوہر کے علیحدگی کی کوئی صورت نہیں ہے کذا فی الدر المختار والشمی وعالمگیری۔

طلاق کے بعد دوسرے سے عورت نکاح کر سکتی ہے

(سوال ۷۷۱) خلاصہ سوال یہ ہے کہ زید اپنی زوجہ ہندہ کو چھوڑ کر کہیں چلا گیا، زید کے والدین نے ہندہ کو اس کے میکہ بھیج دیئے، کئی سال کے بعد زید آیا تو زید کی خوش دامن نے اس کو سمجھایا مگر وہ نہیں مانا تو زید کی خوش دامن نے کہا کہ اگر تم اس کا خرچ نہیں اٹھا سکتے ہو تو طلاق ہی دے دو۔ زید نے کہا کہ میری طرف سے طلاق ہے، جس کے گواہ دو عورتیں موجود ہیں، ہندہ اپنا عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں جب کہ ہندہ کو یقین ہے کہ زید اس کو طلاق دے کر چلا گیا تو ہندہ کو نکاح ثانی کرنا دوسرے شخص سے جائز ہے کذا فی الدر المختار۔ (۳)

(۱) ینکح مبانۃ بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالا جماع الخ لا ینکح مطلقۃ من نکاح صحیح نافذہا ای بالثلاث حتی یطأھا غیر الخ نکاح نافذ الخ (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۹، ۷۴۰ ط. س. ج ۳ ص ۴۹) ظفیر۔  
(۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب النفقة ج ۲ ص ۹۰۳ ط. س. ج ۳ ص ۵۹۰ ظفیر۔ (۳) لو قالت امرأۃ لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لا بأس ان ینکحہا (الدر المختار علی هامش رد المختار باب العدة ج ۲ ص ۸۴۷ ط. س. ج ۳ ص ۵۲۹) ظفیر۔

جس پردہ نشیں کے یہاں اجنبی مرد جائے اس سے نکاح ٹوٹتا ہے یا نہیں  
(سوال ۷۷۲) جس عورت پردہ نشیں کے یہاں اجنبی مرد جاوے وہ نکاح میں رہتی ہے یا نہیں۔  
(الجواب) نکاح اس کا نہیں ٹوٹا، وہ لڑکی اپنے شوہر کے نکاح میں ہے (مگر اجنبی کے سامنے ہونا گناہ ہے۔ (۱) ظفیر)

عورت رہنا نہیں چاہتی اور شوہر طلاق نہیں دیتا، کیا صورت کی جائے  
(سوال ۷۷۳) عورت خاوند سے راضی نہیں۔ طلاق طلب کرتی ہے، خاوند انکار کرتا ہے، اس مقدمہ کا کس طرح فیصلہ کیا جاوے۔  
(الجواب) بدون طلاق دینے شوہر کے یا بدون خلع کرنے کے تفریق نہیں ہو سکتی پٹخوں کو اختیار طلاق دینے کا نہیں ہے، البتہ اگر شوہر اور عورت دونوں پٹخوں کے حوالہ فیصلہ کر دیوں اور وہ بیچ خلع کر دیں تو طلاق واقع ہو جاوے گی۔

طلاق کے دعویٰ پر مرد دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی  
(سوال ۷۷۴) ایک عورت اپنے باپ کے یہاں خاوند سے فساد کر کے چلی آئی، باپ نے عدالت میں یہ ظاہر کر کے کہ میری لڑکی کو طلاق دے دی ہے لہذا عورت اپنے مہر کا دعویٰ کرتی ہے ڈگری پاتے خاوند نے مہر دینے کا وعدہ کر لیا، تو مہر کا اقرار کرنے سے طلاق ہو گئی یا نہیں۔  
(الجواب) مہر کے دینے کا اقرار کرنے سے طلاق نہیں ہوتی۔

عورت کے کچھ کہنے سے طلاق نہیں ہوتی  
(سوال ۷۷۵) کوئی عورت اپنے شوہر سے بحالت غصہ یہ الفاظ کہے کہ تو آج سے میرا حقیقی بھائی ہے نہ تو میرا شوہر ہے نہ میں تیری بیوی ہوں، مجھے تجھے کچھ واسطہ نہیں ہے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔  
(الجواب) عورت کے اس کہنے سے کچھ نہیں ہوا، اور نکاح میں کچھ خلل نہیں آیا اور کچھ کفارہ بھی اس میں نہیں ہے، وہ دونوں بدستور خاوند بنی ہیں، البتہ عورت کو آئندہ ایسا لفظ نہ کہنا چاہئے۔

جس عورت پر زنا کا شبہ ہو اس کو طلاق دینا چاہئے یا نہیں  
(سوال ۷۷۶) زید کے ہمسایوں نے زید سے کہا کہ تمہاری زوجہ کو تمہاری غیبت میں اپنے دیور عمر سے زنا کراتے دیکھا ہے، چنانچہ روبرو عمر کے بھی صاف صاف چشم دید تعلق بیان کر دیا، مگر بوقت گذرنے شہادت مذکورہ کے ہر دو نے نہ اقرار کیا نہ انکار، بعد چلے جانے شاہدوں کے دونوں نے ان شاہدوں کو بانی شر و فساد قرار دے کر انکار زنا کرنے لگے، مگر زید کو دونوں کے طرز عمل و گفتگو سے ثبوت زنا ہو گیا تھا، اسی وجہ سے چاہتا تھا کہ

(۱) لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرة ولا علیها تسریح الفاجر الا ان یخافا ان لا یقیما حدود اللہ فلا یاس ان یتفرقا (الدر المختار علی هامش رد المحتار ج ۲ ص ۴۰۲ ط. س. ج ۳ ص ۵۰) ظفیر۔



عورت کو طلاق دے دے مگر زید موافق مسئلہ شرعی ہر دو میں سے اقرار ظاہری کا منتظر تھا، اب بعد سات سال کے عمر تو بوجہ مبتلا مرض مملک و مایوس زندگی ہو کر خود بخود اپنے قول کی حلفیہ تردید کرتے لگا اور ثبوت تعلق مذکور کرنے لگا، مگر عورت صاف طور پر اقرار زنا نہیں کرتی شرعاً کس کا قول معتبر ہے اور یہ عورت شرعاً قابل طلاق ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں عورت مذکورہ پر زنا ثبوت نہیں ہے، کیونکہ ظاہر ہے کہ جو شہادت چشم دید زنا کے لئے جس کیفیت کے ساتھ ضروری ہے وہ اس صورت میں پائی نہیں گئی اور عورت خود منکر ہے زنا سے اور عمر کا اقرار زنا اس عورت پر حجت نہیں ہو سکتا، علاوہ بریں شوہر پر زانیہ کا طلاق دینا بھی ضروری نہیں ہے، درمختار میں ہے ولا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرہ الخ (۱) باقی اگر زید اس کو طلاق دینا چاہے تو اس کو اختیار ہے طلاق واقع ہو جاوے گی

بیوی طلاق کا دعویٰ کرے اور شوہر انکار، تو کس کا قول مانا جائے گا

(سوال ۷۷۷) ہندہ زوجہ زید کا بیان ہے کہ مجھ کو میرے شوہر نے تین طلاق دی ہیں اور زید طلاق دینے سے انکار کرتا ہے، اس صورت میں کس کا قول معتبر ہے اور علاقہ زوجیت قائم ہے یا نہیں۔

(الجواب) شوہر اگر طلاق دینے سے انکار کرتا ہے اور زوجہ کے پاس دو گواہ طلاق کے معتبر نہیں ہیں تو قول شوہر کا معتبر ہو گا اور طلاق ثابت نہ ہو گی اور علاقہ زوجیت ہندہ کا زید کے ساتھ قائم ہے، ہکذا فی الدر المختار۔ (۲)

طلاق کا وکیل بنایا کیا حکم ہے

(سوال ۷۷۸) زید اپنی جماعت کے ساتھ ایک مولوی عمر نامی کے پاس آیا اور مولوی صاحب کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اگر میں نے فلاں کام کیا تو مولوی صاحب میری بیوی کو طلاق دینے کے وکیل ہیں، جب کہ زید نے مولوی صاحب کا نام نہیں لیا محض مولوی صاحب کی طرف آنکھ اٹھا کر متوجہ ہو کر کہنے سے مولوی صاحب وکیل ہو چکے یا نہیں، جب کہ اس مجلس میں عمر کے سوا دوسرا کوئی مولوی بھی نہیں ہے۔

(الجواب) اس صورت میں وہ مولوی صاحب وکیل ہو گئے۔ (۳)

صرف طلاق کا وکیل بنایا تھا مگر وکیل نے تین طلاق دیدی

(سوال ۷۷۹) وکیل نے شرط پوری ہونے پر زید کی بیوی کو تین طلاق دے کر مغالطہ کر دیا، اور زید نے فقط لفظ طلاق کا کہا تھا، ایک سال کے بعد زید نے کہا کہ میں نے مولوی صاحب کو ایک طلاق کا وکیل بنایا تھا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں قول شوہر معتبر ہے ظاہر الفاظ شوہر بھی ایک طلاق رجعی کو مقتضی ہیں۔ (۴)

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۴۰۲ ط.س. ج ۳ ص ۵۰ ظفیر.

(۲) ویسأل القاضی المدعی علیہ عن الدعوی فیقول انه ادعی علیک کذا فماذا تقول الخ فان اقر فیہا او انکر فبرهن المدعی قضی علیہ

بلا طلب المدعی والا یرهن حلفہ الحاکم بعد طلبہ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الدعوی ج ۴ ص

۵۸۵ ط.س. ج ۳ ص ۵۷۷) ظفیر. (۳) واذا قال الرجل طلق امرأتی فله ان يطلقها فی المجلس وبعده وله ان يرجع لانه توکیل وانه

استعانة فلا يلزم ولا يقتصر علی المجلس (هدایہ باب تفویض الطلاق فصل فی المشیة ج ۲ ص ۳۶۰) ظفیر. (۴) صریحہ مالہ

یسعمل الا فیہ کطلقنک الخ یقع بها الخ واحدة رجعية وان نوى خلا فیها (الدر المختار علی هامش رد المحتار) باب الصریح ج ۲ ص

۵۹۲ ط.س. ج ۳ ص ۲۹۷ ظفیر.

شوہر کہتا ہے کہ صرف ایک طلاق کا وکیل بنایا تھا، تین دینے پر وکیل معزول ہوایا نہیں (سوال ۷۸۰) زید کہتا ہے کہ میں نے مولوی صاحب کو ایک طلاق کا وکیل بنایا تھا، جب مولوی صاحب نے تین طلاق دی تو میری مخالفت کی اور موکل کی مخالفت سے وکیل معزول ہو جاتا ہے یہ صحیح ہے یا نہیں، اور طلاق کا کیا حکم ہے آیا لغو ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ صحیح ہے کہ جب شوہر کی نیت تین طلاق کی نہ تھی تو وکیل کو اختیار تین طلاق دینے کا نہ تھا، اس میں وہ معزول ہے، لہذا تین طلاق واقع نہ ہوں گی۔ (۱)

### شوہر کا حکم بنانا

(سوال ۷۸۱) زید کا مولوی صاحب کے پاس آنا حکم بنانے کا حکم رکھتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) مولوی صاحب کو اس نے وکیل بنایا ہے، حکم بنانے کی صورت یہ نہیں ہے۔

### ایک عبارت کا مطلب

(سوال ۷۸۲) در مختار کی اس عبارت الا صل فی الوکالة الخصوص کا کیا مطلب ہے۔

(الجواب) مطلب اس کا یہ ہے کہ اگر موکل توکیل میں دعویٰ خصوصیت کرے کہ میں نے فلاں خاص امر میں وکیل بنایا تھا اور وکیل دعویٰ عموم کرے تو قول موکل معتبر ہے کیونکہ توکیل میں یہی اصل ہے جیسا کہ در مختار میں یہ تفریع بیان کی ہے فان باع الوکیل نسیئة فقال امرتک بنقد و قال اطلقت صدق الامر۔ (۲)

### عدالت کے ذریعہ طلاق دلوانا کیسا ہے

(سوال ۷۸۳) خلاصہ سوال یہ ہے کہ ہندہ اور اس کے شوہر میں باہم ناموافقت ہے، اگر بذریعہ عدالت جبراً ہندہ کو اس کے شوہر سے طلاق دلادی جاوے تو جائز ہے یا نہیں

(الجواب) در مختار میں ہے کہ عند الحنفیہ زبردستی اور جبراً اگر شوہر سے طلاق دلوائی جاوے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے، پس اگر شوہر کو ڈرا دھمکا کر اور مجبور کر کے طلاق دلوائی جاوے یا حاکم اس کو حکم کرے کہ تو طلاق دے دے اور شوہر طلاق دے دے تو طلاق واقع ہو جاوے گی، (۳) اور جب کہ زوجین میں باہم ناموافقت ہے اور خاوند اپنی عورت کو تکلیف پہنچاتا ہے تو طلاق دلوانے میں کچھ گناہ نہ ہوگا، کیونکہ شوہر کا خود یہ فرض ہے کہ وہ اپنی زوجہ کو اچھی طرح سلوک اور بھلائی کے ساتھ نہ رکھے تو اس کو لازم ہے کہ طلاق دے دے۔ کما قال اللہ تعالیٰ فامساک بمعروف او تسریح باحسان۔ (۴)

(۱) لو وکله بشراء شنی بعینه غیر الموکل لا یشتريه لنفسه عند غیبة حیث لم یکن مخالفا فلو اشتراه بغير النقود او بخلاف ما سمي الموکل الخ یعزل فی ضمن المخالفة عینی (ایضاً باب الوکالة بالبیع والشراء ج ۴ ص ۵۶۰ ط.س. ج ۵ ص ۵۱۷) ظفیر۔ (۲) (۳) ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ ولو عبداً او مکرها فان طلاقه صحیح لا اقراره بالطلاق (در مختار) فان طلاقه صحیح ای طلاقاً لمکروه (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ ط.س. ج ۳ ص ۲۳۵) ظفیر۔ (۴) سورة البقرہ ۲۸۔ ظفیر۔



طلاق بائن کے بعد دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے

(سوال ۷۸۴) ایک شخص نے جس کا نام سلطان ہے عرصہ ایک سال کا ہوا ایک تحریر زوجہ کے نام لکھ کر بھیجی جس میں طلاق بائن الفاظ تحریر کی ہے میں تم کو اپنے یہاں رکھنا نہیں چاہتا، اس لئے تم کو طلاق دیتا ہوں تم کو اختیار ہے جو چاہو سو کرو تمہارا امر میں دے دوں گا، اب سلطان مذکور اس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے کر سکتا ہے یا نہیں۔  
(الجواب) موافق تحریر کے مسمی سلطان کی زوجہ پر طلاق بائن واقع ہوئی ہے لہذا نکاح جدید مسمی سلطان اس سے کر سکتا ہے۔ (۱)

جو بیوی سے زنا کرائے اس کا کیا حکم ہے

(سوال ۷۸۵) ایک شخص کی بیوی زانیہ ہے اور وہ شخص اس کو زنا سے نہیں روکتا حتیٰ کہ اب یہ حالت ہے کہ وہ عورت خاوند کے سامنے ہی اپنے آشناؤں کو گھر میں لاتی ہے اور خاوند منع نہیں کرتا اور نہ طلاق دیتا ہے ایسے مرد وزن کا حکم کیا ہے۔

(الجواب) ایسی حالت میں اس شخص سے پھر طلاق دینے کو کہا جائے اگر اب بھی نہ مائے تو پھر مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے بے حیا مرد و عورت سے تمام علائق منقطع کر دیں، یہاں تسلط کفار کے سبب اس کے سوا اور کیا سزا ہو سکتی ہے کہ تمام باغیرت مسلمان عملاً ان سے بیزاری کا اظہار کریں، اور حق و قار شریعت و غیرت اسلام کسی طرح کا کوئی علاقہ نہ رکھیں، جو لوگ باوجود اس علم کے ان سے میل ملاپ رکھتے ہیں وہ بھی گنہگار ہیں۔

شراب کے کاروبار سے اس کی بیوی مطلقہ نہیں ہوئی

(سوال ۷۸۶) ایک شخص نے شراب کا ٹھیکہ لیا۔ اس نے چند ماہ کام کر کے چھوڑ دیا اور تائب ہوا، بعض علماء فرماتے ہیں اس کی زوجہ مطلقہ ہو گئی دوبارہ نکاح کرے، یہ شرعاً صحیح ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی اور دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور جب کہ اس شخص نے معصیت مذکورہ سے توبہ کر لی تو حکم حدیث شریف التائب من الذنب کمن لا ذنب له (۲) گناہ اس کا معاف ہو گیا آئندہ۔

حاملہ عورت کہتی ہے کہ مجھے طلاق پڑ چکی ہے تو کیا حمل بعد اس کا دوسرا نکاح جائز ہے

(سوال ۷۸۷) امرأة بالغة يتحلف بتطليق زوجها ولكن ليس معها شاهد و هي حامله فنكاحها الثاني بعد الوضع جائز ام لا۔

(الجواب) قال في الدر المختار و كذا لو قالت امرأة لرجل طلقني زوجي وانقضت عدتي لا بأس ان ينكحها الخ وفي الشامي قوله لا بأس ان ينكحها في الخانية قالت ار تد زوجي بعد النكاح

(۱) وينكع مبانة بما دون الثلاث في العدة وبعدها بالا جماع (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۸ ط. س. ج ۳ ص ۹۰۹ ط. ط. ج ۲) مشكوة.

وسعه ان يعتمد على خبرها ويتزوجها الخ ص ۶۱۶ جلد ثانی شامی۔ (۱) فوضح من هذه العبارة ان نكاحها الثاني بعد الوضع معتمد اعلى قولها جائز في الشرع.

دوبیوی والا ایک کو بلا قصور طلاق دے کر اپنے بھائی سے نکاح کرنا چاہتا ہے کیا حکم ہے (سوال ۷۸۸) ایک شخص کے دوبیوی ہیں وہ یہ چاہتا ہے کہ ایک کو طلاق دے کر اپنے بھائی سے نکاح کر دے، اب یہ بتائیے کہ مہر دینا بھی اس کو واجب ہے کہ نہیں، دوسرے کیا بے قصور طلاق دینا ثابت ہوگا اور یہ نکاح درست ہوگا یا نہیں۔

(الجواب) قال في الدر المختار وإيقاعه مباح عند العامة الخ۔ (۲) ”اور واقع کرنا طلاق کا مباح ہے، اکثر کے نزدیک الخ“ اور طلاق دینے پر عدت گزرنے کے بعد شوہر کے بھائی کو اس سے نکاح کرنا درست ہے، اور وہ عورت اگر مدخولہ ہے پورا مہر شوہر کو ادا کرنا ہوگا۔ (۳)

جبراً طلاق دلوانا اور طلاق سے پہلے عورت کو اپنے گھر میں لے جانا کیسا ہے (سوال ۷۸۹) ایک شخص پر جبر کر کے اس کی بیوی کو طلاق دلوانا اور اس مطلقہ کو طلاق سے پہلے اپنے گھر میں بند کر کے رکھنے والے کے واسطے کیا حکم ہے۔

(الجواب) یہ حرام ہے، اور خلوة بالاجنبیہ حرام ہے، مرتکب اس کا فاسق ہے۔ (۴)

بیوی کہتی ہے کہ طلاق دے دی ہے اور شوہر انکار کرتا ہے گواہ موجود ہیں (سوال ۷۹۰) مسکمی زید کا نکاح مسماۃ خالدہ سے ہوا تھا، مگر اب مسماۃ خالدہ مذکورہ اور اس کے والدین یہ بیان کرتے ہیں کہ زید نے مسماۃ خالدہ مذکورہ کو طلاق دی، اور گواہ جو طلاق نامہ میں لکھے ہوئے ہیں پیش کئے جن کی شہادت مع نقائص درج ہیں، اور مسکمی زید اور اس کی والدہ جو اس طلاق نامہ میں گواہ ہے یہ بیان کرتی ہے کہ نہ ہم نے طلاق دی اور نہ طلاق نامہ لکھا مگر اس بات کی مقرر ہیں کہ نشانی انگوٹھا ان کے ہیں جو ان سے دھونکہ دے کر بنوا لئے گئے، بمجملہ پانچ گواہان حاشیہ طلاق نامہ کے تین گواہ بروقت حاضر تھے، حافظ محمد شفیع صاحب پیش امام مسجد اور محمد علی خیاط و مسماۃ کلثوم مادر زید، اس مسماۃ کلثوم کا ذکر اوپر آچکا، ہر دو گواہان کا بیان ہے کہ زید نے ہم لوگوں کے سامنے باوجود بہت سمجھانے کے مسماۃ خالدہ کو طلاق دے دی، یعنی بائن طلاق دے دی اور یہ طلاق نامہ لکھوا کر ہم سے دستخط کرا کے حوالہ کر دیا، ان دونوں گواہان کو اکثر یہاں کے علماء غیر معتبر تصور کرتے ہیں، کیونکہ حافظ محمد شفیع عرصہ بیس سال کا ہوا قید ہو گئے تھے تو اب ان کی حالت اچھی ہے اور محمد علی بازار میں بیٹھ کر پیشہ خیاطت کرتا ہے اگرچہ متشرع آدمی ہے اور ایک گواہ زبانی بھی گواہی دیتا تھا لیکن بوقت شہادت اس کی داڑھی شرعی پیمانہ سے

(۱) رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۴۷ ط.س. ج ۳ ص ۵۲۹ ظفیر۔ (۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۱ ط.س. ج ۳ ص ۱۲۰۲۴۷ ظفیر۔

(۳) ومن سمي مهرًا عشرة فما زاد فعليه المسمى ان دخل بها او مات عنها لانه بالدخول يتحقق تسليم المبدل وبه يتأكد البدل (هدایہ باب المہر ج ۲ ص ۳۰۴) ظفیر۔ (۴) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اياكم والدخول على النساء فقال رجل ارايت الحمى قال الحمى الموت متفق عليه وقال عليه السلام لا يخلون رجل بامرأة الا كان ثالثهما الشيطان والتمذی (مشکوٰۃ کتاب النکاح) ظفیر۔



بہت تھوڑی تھی، (۱) یہ کہ یہ طلاق ہوئی کہ نہیں (۲) یہ گواہان شرعاً معتبر ہیں کہ نہیں۔ (۳) کیا زید خالدہ پر قبضہ کر سکتا ہے یا نہیں (۴) زید کو واسطے تجدید نکاح کی ضرورت ہے کہ نہیں۔

(الجواب) طلاق بابت اس صورت میں شرعاً ثابت ہے، دو مرد عادل نمازی کی گواہ اس بارہ میں کافی ہے، (۱) تیسرے گواہ کی دائرہ ہی اگر غیر مشروع ہے تو اس کی گواہی معتبر نہیں ہے، مگر کسی گواہ کا سزا یافتہ ہونا اور بعد توبہ کے نیک ہو جانا، اسی طرح بازار میں دکان خیاطت کرنا مانع عن الشهادات نہیں ہے کذا فی کتب الفقہ (۲) پس جب کہ ثابت ہو کہ طلاق بابت اس صورت میں خالدہ پر واقع ہو گئی تو زید کا دعویٰ دخل زوجیت کا باطل ہے اگر عورت راضی ہو تو تجدید نکاح ہو سکتی ہے۔

شوہر اگر طلاق کا اقرار کر لے تو طلاق ہو جاتی ہے

(سوال ۷۹۱) ایک عورت نے بیان کیا کہ میرے خاوند نے مجھ کو بارہا طلاق زبانی دے دی ہے اور دو تین مسلمان کہتے ہیں کہ اس شخص نے ہمارے سامنے اپنی عورت کو طلاق دینے کا اقرار کیا ہے، اور عورت نے جب خاوند سے دریافت کیا تو اس نے طلاق سے انکار کیا، اس صورت میں اگر عورت کسی امام مسجد سے بعد عدت کے نکاح کر لیوے تو امام کے پیچھے نماز جائز ہے یا کیا۔

(الجواب) اقرار طلاق کا کرنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اگر دو مسلمان نمازی پر بیزگار گواہی اقرار طلاق کی دیتے ہیں تو عورت شرعاً مطلقہ ہو گئی، بعد عدت کے دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے، اور انکار شوہر کا معتبر نہیں ولو قيل له طلقت امرأتک فقال نعم او بلی بالهجاء طلقت الخ (در مختار) (۳) وفيه ايضاً ولو نكحها قبل امس وقع الآن لان الا نشاء في الماضي انشاء في الحال الخ پس جب کہ طلاق ہو گئی تو بعد عدت کے وہ عورت جس کسی سے نکاح کرے درست ہے اور امام مذکور پر کچھ الزام نہیں اور نماز اس کے پیچھے صحیح ہے۔

صورت مسئلہ میں طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۷۹۲) زید نے اپنی لڑکی سلمہ کا جو چھ سات ماہ کی تھی بحر کے ساتھ نکاح کر دیا، بعدہ زید اور اس کی منکوحہ کے درمیان منازعت و مخالفت ہو گئی، جس پر منکوحہ زید اپنی دختر نابالغہ سلمہ کو لے کر ماں باپ کے گھر چلی گئی، سولہ سترہ برس وہاں رہی، جب سلمہ بالغہ ہوئی تو بحر نے سلمہ کے تانا سے زفاف کی خواستگاری کی تو انہوں نے نکاح کا انکار کیا تو بحر بذریعہ عدالت چارہ جو ہوا، اور نکاح کے ثبوت کی شہادتیں دلائل اور زید نے بھی نکاح کر دینا تسلیم کیا، جس پر مجسٹریٹ نے فیصلہ بحق بحر کر دیا، بعد سلمہ نے اپیل کیا جس پر بحر نے یہ کہا کہ اگر سلمہ کے تانا حلفیہ جو کچھ لکھ دیوے تو میں اسی پر کاربند رہوں گا، سلمہ کے تانا نے قرآن شریف اٹھا کر بیان کیا کہ بحر کے اور سلمہ کے

(۱) ونصا بها لغيرها من الحقوق سواء كان الحق مالا او غيره كنكاح وطلاق وو كالة الخ رجلا او رجلا و امراتان الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار كتاب الشهادات ج ۴ ص ۵۱۵ ط.س. ج ۵ ص ۴۷۰) ظفیر۔

(۲) والفاسق اذا تاب لا تقبل شهادته مالم يمض عليه زمان يظهر عليه اثر التوبة (رد المحتار باب القبول وعدمه ج ۴ ص ۵۲۲ ط.س. ج ۵ ص ۴۷۳) ان صاحب الصناعة الدنية كالزبال والحائك مقبول الشهادة اذا كان عدلا في الصحيح (ايضا ج ۴ ص ۵۲۴ ط.س. ج ۵ ص ۴۷۵) ظفیر۔

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۲ ط.س. ج ۳ ص ۲۴۹ ۱۲ ظفیر۔

درمیان کوئی نکاح نہیں ہے، اس پر عدالت نے فیصلہ کر دیا، اب کیا بکر کے کاربند ہونے کا لفظ طلاق کنائی ہو گیا نہیں، سلمہ اب نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) نکاح سلمہ نابالغہ کا جو اس کے باپ نے کیا تھا صحیح ہے اور بکر کے اس لفظ کاربند ہونے کا کہنے سے طلاق نہیں ہوئی لانہ لیس من الفاظ صریح الطلاق ولا من کنایاتہ قال فی الشامی و اراد بما اللفظ او ما يقوم مقامہ من الکناۃ المستبینہ والاشارة المفہومۃ (الی ان قال) لان رکن الطلاق اللفظ او ما يقوم مقامہ الخ۔ (۱)

طلاق کے معنی نہ جانتا ہو مگر وہ لفظ کہنے کی گواہی دے تو اس سے طلاق ثابت ہوگی (سوال ۷۹۳) کیا اگر کوئی گواہ تعریف طلاق نہ بیان کر سکے اور کہے کہ میں یہ نہیں جانتا کہ طلاق کس کو کہتے ہیں۔ مگر وہ گواہ زید کے اس قول کی شہادت دے کہ میرے سامنے زید نے ہندہ کو تین مرتبہ یہ کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دی، تو فرمایا جائے کہ وقوع طلاق کے لئے ایسی شہادت کافی ہوگی یا نہیں، بیانات گواہان مسمیان قیدار خاں و تولا خاں ہمرشتہ استفتاء ہذا ہیں۔

(الجواب) ایسی شہادت ثبوت طلاق کے لئے کافی ہے اور طلاق واقع ہو جاوے گی۔

میل ملاپ سے مایوسی کے وقت طلاق نہ دینا کیسا ہے (سوال ۷۹۴) زوجہ و شوہر میں دلی رنجش ہے۔ میل ہونے کی امید ختم ہو چکی ہے، عورت طلاق چاہتی ہے شوہر طلاق نہ دے تو اس کو گناہ ہوتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) ایسی صورت میں شوہر طلاق نہ دینے سے گناہگار ہوتا ہے۔ (۲)

تنہائی کی طلاق واقع ہوتی ہے

(سوال ۷۹۵) زید نے اپنی زوجہ کو تنہائی میں کوٹھے کے اندر طلاق دی اور کہا مجھ سے اب کوئی تعلق نہیں رہا، پھر بعد لوگوں کے سامنے اس کا تذکرہ کیا، پس طلاق کس وقت واقع ہوئی اور عدت کب سے شمار ہوگی۔

(الجواب) طلاق اسی وقت واقع ہو گئی جس وقت زید نے تنہائی میں طلاق دی اور عدت بھی اسی وقت سے شمار ہوگی۔

نابالغ شوہر کی عورت دوسری شادی نہیں کر سکتی

(سوال ۷۹۶) زید کی شادی اس کے تایا چچا نے صغر سنی میں کر دی تھی، منکوحہ زید ایک سال سے بالغ ہے، زید کے بالغ ہونے کی ابھی دو تین سال تک امید نہیں ہے، زید کے تایا چچا آزاد نہیں کرتے، منکوحہ بالغہ بغیر شوہر اس کے تایا چچا کی آزادگی و طلاق کے نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) زید کے تایا چچا اگر زید کی طرف سے طلاق دیں بھی تو وہ معتبر نہیں طلاق واقع نہیں ہوگی، اور نہ زید نابالغ کی طلاق واقع ہو سکتی ہے، پس اس صورت میں منکوحہ بالغہ نکاح ثانی نہیں کر سکتی۔ کما ورد فی الحدیث

(۱) رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ ط.س. ج ۳ ص ۲۴۷ ظفیر

(۲) وجوب لوفات الامساك بالمعروف (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲ ط.س. ج ۳ ص ۲۲۹ ظفیر)



## الطلاق لمن اخذ الساق. ۱۰

نکاح ہوا مگر شوہر نے نہ نان نفقہ دیا نہ حقوق شوہری ادا کئے کیا حکم ہے  
(سوال ۷۹۷) ایک لڑکی کا نکاح اس شخص کے ساتھ کر دیا، لیکن اب لڑکی والدین کے گھر ہے، شوہر نہ اس کو  
نان نفقہ دیتا ہے نہ صحبت اور خلوت ہوئی، صحبت اور خلوت نہ ہونے سے نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں، اور دوسرا نکاح اس  
لڑکی کا درست ہے یا نہ۔

(الجواب) پہلا نکاح اس لڑکی کا صحیح ہو گیا، اور خلوت یا صحبت نہ ہونے سے نکاح نہیں ٹوٹتا جب تک شوہر اول  
سے طلاق نہ لی جاوے اور عدت نہ گزر جاوے دوسرا نکاح اس کا صحیح نہیں ہے۔

قسم کھانا کہ دوسرا نکاح کروں تو وہ حرام  
(سوال ۷۹۸) زید نے قسم کھائی کہ اگر میں ہندہ کے سوا دوسرا نکاح کروں تو وہ بی بی مجھ پر حرام ہے، اگر اب زید  
دوسرا نکاح کرے تو کیا حکم ہے۔  
(الجواب) دوسری منکوحہ پر طلاق واقع ہو جاوے گی۔ (۲)

یہ کہنا کہ دنیا کی ساری عورتیں میری مال ہیں  
(سوال ۷۹۹) زید نے کہا دنیا کی کل عورتیں میری مال ہیں، اب زید کسی عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا کیا؟  
(الجواب) یہ قول لغو ہے جس عورت سے چاہے نکاح کر سکتا ہے۔

## مطلقہ سے جماع

(سوال ۸۰۰) زید طلاق والی بیوی سے جماع کرتا ہے اور زید مسجد کا امام ہے تو اس کے پیچھے نماز درست ہوگی یا نہ۔  
(الجواب) ایسے شخص کو امام بنانا حرام ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ (۳)

## حلالہ میں جماع کا شرط ہونا

(سوال ۸۰۱) بغیر جماع شوہر ثانی مطلقہ شوہر اول کے لئے حلال ہو جاتی ہے یا نہیں؟  
(الجواب) بغیر جماع شوہر ثانی شوہر اول کے لئے مطلقہ ثلاثہ حلال نہیں ہو سکتی۔ (۴)

## یہ کہنا کہ فلاں کام کروں تو میری زوجہ پر طلاق

(سوال ۸۰۲) زید نے قسم کھائی کہ اگر فلاں کام کروں تو میری زوجہ پر تین طلاق ہیں، اب زید نے وہ فعل کیا تو

(۱) ابن ماجہ کتاب الطلاق۔ ظفیر۔

(۲) وتحل البین بعد وجود الشرط مطلقا الح الدر المحرر علی هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص  
۶۹۰ ط س ج ۳ ص ۳۵۵ ظفیر، (۳) ویکرہ امامہ عبدوا عرابی وفاسق محتصر (در مختار باب الامامة ج ۱ ص ۵۵۹)  
ظفیر، (۴) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة او ثنتين في الامه لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم  
يطلقها الح (هدایہ ج ۲ ص ۳۷۸) ظفیر۔

زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔ (۱)

شوہر سے یہ کاتین نامہ لکھوانا کہ بلا اجازت دوسری شادی نہ کروں گا

(سوال ۸۰۳) ملک بنگال میں دستور ہے کہ دولہا سے علاوہ مہر کے ایک کاغذ نام کاتین نامہ رجسٹری شدہ لیتے ہیں اور اس میں چار شرائط ہوتے ہیں، منجملہ ان شرطوں کے ایک شرط یہ بھی ہے کہ بلا اجازت کے دوسری شادی نہ کروں گا اگر کروں گا تو طلاق ہے، اور یہ شرط فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث وربع کے مخالف ہے یا نہیں، اور بعض دفعہ یہ کاتین نامہ قبل عقد بھی رجسٹری ہوتا ہے کیا حکم ہے۔

(الجواب) جواب مسئلہ مستفسرہ یہ ہے کہ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث وربع (۲) میں امر وجوب کا نہیں ہے بالاتفاق امر اباحت ہے کہ اگر کرو تو جائز ہے، پس اگر لڑکی کے اولیاء اس وجہ سے کہ دوسرا نکاح کرنے کی صورت میں شوہر عدل نہ کرے گا اور ہماری لڑکی کو تکلیف پہنچے گی، ایسی شرط کر لیں تو کچھ حرج معلوم نہیں ہوتا، البتہ عموماً یہ قاعدہ مقرر کر لینا اچھا نہیں ہے۔ یعنی واقع ہو جائے گی و قبل از عقد جب تک تحقق شرط و قوع جزاء ضروری ہے یعنی طلاق واقع ہو جاوے گی، قبل از عقد جب تک اضافت الی العقد نہ پائی جاوے تو اقرار ہر جگہ معتبر نہیں ہوتا، لیکن جو صورت سوال میں درج ہے کہ دوسری زوجہ کی طلاق زوجہ اولیٰ کے نکاح کے بعد پر معلق کیا ہے تو اس میں قبل عقد اور بعد عقد برابر ہے، اگر بعد نکاح زوجہ اولیٰ وہ شخص دوسری زوجہ سے نکاح کرے گا دوسری زوجہ پر طلاق واقع ہو جاوے گی۔ (۳)

گونگا کی طلاق واقع کس طرح ہوتی ہے

(سوال ۸۰۴) زید گونگا بہر انبیا ہے، اس کے والد نے بوقت بلوغ اس کا عقد ایک عورت سے کر دیا تھا، ایجاب و قبول زید کی جانب سے زید کے والد نے کیا تھا، ایک زمانہ تک اشارہ وغیرہ سمجھتا رہا، اب ۵-۶ سال سے اشارہ بالکل نہیں سمجھتا، اس کے زوجہ علیحدگی چاہتی ہے، علیحدگی کی کیا صورت ہے۔

(الجواب) گونگے کی طلاق اشارہ سے واقع ہو جاتی ہے یعنی جو اشارہ طلاق کا اور علیحدہ کرنے کا معبود و معلوم ہو، اگر وہ اس طریق سے اشارہ کر دے تو طلاق واقع ہو جاوے گی اور اگر گونگا لکھنا جانتا ہو تو لکھنے سے طلاق واقع ہوگی، اس صورت میں کسی اور اشارہ سے طلاق واقع نہ ہوگی کذا فی الدر المختار والشامی (۴) اور اگر نہ کوئی اشارہ طلاق کا وہ کر سکتا ہو اور نہ لکھ سکتا ہو تو پھر طلاق واقع ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے اور نکاح ثانی کرنا اس کی زوجہ کو بدو ان طلاق کے درست نہیں ہے۔

(۱) وتنحل البین اذا وجد الشرط مرة (الدر المختار علی هامش رد المختار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۸ ط. س. ج ۳ ص ۳۵۲) ظفیر (۲) سورة النساء رکوع ۱. ظفیر

(۳) وتنحل البین اذا وجد الشرط مرة (الدر المختار علی هامش رد المختار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۸ ط. س. ج ۳ ص ۳۵۲) ظفیر (۴) ويقع طلاق كل زوج بالغ عاقل الخ او اخر من باشارته المعهود فانها تكون كعبارة الناطق استحسانا (رد مختار) وفي التار حاليه من البناء ويقع طلاق الاخرس بالاشارة بريد به الخ فان كان الاخرس لا يكتب وكان له اشارة تعرف في طلاقه ونكاحه وشرائه وبيعه فهو جائز الخ (رد المختار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۴ ط. س. ج ۳ ص ۲۳۵) ظفیر



عورت طلاق کا دعویٰ کرے اور شوہر انکار تو کیا کیا جائے

(سوال ۸۰۵) اگر عورت مدعیہ تین طلاق کی ہو اور شوہر طلاق سے انکار کرتا ہو تو طلاق کے ثبوت کی کیا صورت ہو سکتی ہے، آیا گواہوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہو جاوے گی یا کیا، اور کیسے گواہوں کی گواہی سے طلاق کا ثبوت ہوگا، اور طلاق کے ثبوت کے لئے تحریری طلاق ہونا ضروری تو نہیں، اگر زبانی طلاق دے دیوے تو کیا حکم شریعت مطہرہ دیتی ہے، اور عورت نان نفقہ کا دعویٰ کرتی ہے، یہ دعویٰ طلاق کے دعویٰ کے منافی ہے یا نہیں؟

پینا تو جروا

(الجواب) جس صورت میں عورت دعویٰ طلاق کا کرے اور شوہر منکر ہو طلاق سے تو دو گواہ عادل مسلمان یعنی نمازی پرہیزگار فسق و فجور سے بچنے والوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ ہر دو گواہ باہم متفق اللفظ والمعنی گواہی دیویں، گواہوں کا اختلاف یہاں بھی موجب رد شہادت ہے، در مختار میں ہے ولزم فی الكل الخ لفظ اشهد بقولها والعدالة لو جوبه الخ وايضا في الدر المختار وكذا تجب مطابقة الشهادتين لفظاً ومعنى الخ (۱) پس صورت مسئلہ میں اور واقعہ مذکورہ میں اگر دو گواہ مسلمان عادل بلا اختلاف بیان، طلاق کی گواہی دیں تو شرعاً طلاق ثابت ہے، اور بصورت ثبوت ہونے تین طلاق کے ”علاقہ نکاح“ مابین الزوجین منقطع ہے اور واضح ہو کہ طلاق واقع ہونے کے لئے شرعاً لکھنے کی ضرورت نہیں ہے شوہر اگر زبانی طلاق دیوے اور تحریر میں نہ لاوے تب بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور نان نفقہ کا دعویٰ کرنا عورت کا دعویٰ طلاق کو مضر نہیں ہے۔

شوہر کے پابند شریعت نہ ہونے کی وجہ سے نکاح فسخ نہیں ہو سکتا

(سوال ۸۰۶) ایک لڑکی کا نکاح ایک شخص کے ساتھ کر دیا تھا مگر شوہر اور اس کی گھر والے بد دین ہیں یعنی نماز، روزہ کے پابند نہیں اور پاخانہ کے لئے عورتیں جنگل میں جاتی ہیں تو ایسی حالت میں اس لڑکی کا نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہ؟ اور لڑکی مہر پانے کی مستحق ہے یا نہ اگر مہر کے عوض میں طلاق لی جاوے تو جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) نکاح ہو گیا اب بد دن طلاق دینے شوہر کے نکاح فسخ نہیں ہو سکتا اگر لڑکی بوجہ شوہر کے اور اس کے گھر والوں کی بد دینی کی وجہ سے وہاں جانا نہیں چاہتی تو جس طرح ہو شوہر سے طلاق لی جاوے اگر مہر کے عوض وہ طلاق دے تو ایسا ہی کیا جاوے، اگر عورت سے صحبت ہو گئی ہے تو مہر پورا واجب ہے۔ (۲)

طلاق معلق سے بچنے کی تدبیر

(سوال ۸۰۷) زید نے محال غصہ اپنے باپ سے جو ضعیف العمر بیمار ہیں یہ کہہ دیا کہ اگر میں تمہاری خدمت اپنے ہاتھ سے کروں تو میری زوجہ کو تین طلاق، لیکن زید اپنے اس قول سے نہایت پشیمان ہے اور باپ کی خدمت کرنا چاہتا ہے سوائے زید کے اور کوئی خدمت کرنے والا اس کے باپ کا نہیں ہے۔ مگر خدمت کرنے میں تین طلاق واقع ہونے کا اندیشہ ہے، اگر خدمت کرنے سے اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع نہ ہوں تو زید خدمت کرنے

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الشہادات ج ۴ ص ۵۱۶، ۵۳۸ ط. س. ج ۵ ص ۶۲، ظفر

(۲) ومن سمي مهراً عشرة فما زاد فعليه المسمى ان دخل بها او مات عنها (هدایہ ج ۲ ص ۳۰۴) ظفر

کو تیار ہے۔

(الجواب) باپ کی خدمت کرنا ضروری اور واجب ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ خدمت کرنے سے اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو جاویں گی، پس تدبیر تین طلاق سے بچنے کی یہ ہو سکتی ہے کہ اس عورت کو ایک طلاق رجعی دے دی جاوے اور عدت یعنی تین حیض پورے ہونے دیں یہاں تک کہ عدت ختم ہونے پر وہ عورت شوہر کے نکاح سے خارج و علیحدہ ہو جاوے گی، اس وقت باپ کی خدمت کرے قسم پوری ہو جاوے گی اور تین طلاق واقع نہ ہوں گی، کیونکہ وہ عورت اس وقت محل طلاق نہیں ہے، پھر نکاح اس عورت سے دو گواہوں کے روبرو تھوڑے سے مہر کے ساتھ مثلاً دس درہم یعنی اڑھائی تین روپیہ کے ساتھ کر لیوے، اس تدبیر سے حلالہ کی ضرورت نہ ہوگی اور پھر ہمیشہ باپ کی خدمت کرتا رہے طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ وہ تعلیق اور قسم ایک دفعہ میں ختم ہو جاوے گی، ہکذا فی الدر المختار وغیرہ۔ (۱)

بلاعذر گواہی میں تاخیر

(سوال ۸۰۸) زید ہندہ کو طلاق دے کر اس کے ساتھ شب باشی کرتا رہا، دو لڑکے بھی پیدا ہوئے، اب دو شخص گواہی دیتے ہیں کہ زید نے ہندہ کو طلاق مغلطہ دی ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) طلاق کے گواہ اگر بلاعذر گواہی دینے میں تاخیر کریں فاسق ہو جاتے ہیں، ان کی گواہی سے طلاق ثابت نہیں ہوتی۔ (۲)

(۱) وتنحل اليمين اذا وجد الشرط مرة (الدر المختار علی هامش رد المختار با لتعليق ج ۲ ص ۶۸۸ ط.س.ج ۳ ص ۳۵۲) ظفیر

(۲) ومتى اخبر شاهد الحصة شهادته بلا عذر فسق فترد (الدر المختار علی هامش رد المختار ج ۴ ص ۵۱۴ ط.س.ج ۵ ص ۴۶۳) ظفیر



## باب ہشتم

## طلاق رجعی سے متعلق احکام و مسائل

دو طلاق کے بعد عدت میں ہم بستری سے رجعت ہو جاتی ہے

(سوال ۸۰۹) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو دو بار طلاق دے دی، اور پھر وہ دونوں زوج اور زوجہ ایک مکان میں رہتے رہے، باز چند دن باز نہ آئے و طی کر بیٹھے۔ اب یہ فرمائیے کہ وہ و طی کرنا ہی رجعت ہو گیا یا تجدید نکاح کی ضرورت ہے۔

(الجواب) دو طلاق بھی رجعی ہیں یعنی بعد دو طلاق رجعی کے عدت میں رجعت صحیح ہے، پس اس صورت میں رجعت صحیح ہو گئی اور ہم بستری کرنا شوہر کا عدت میں یہی رجعت ہے، اب دوبارہ رجعت کرنے کی اور نکاح کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ وہ عورت بدستور نکاح میں ہے اور اس کی زوجہ ہے۔ (۱)

## دو صریح طلاق کے بعد بیوی

(سوال ۸۱۰) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو دو طلاق صریح دی، اب وہ اس کو لوٹا سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) دو طلاق صریح کے بعد عدت کے اندر بدون نکاح کے اس کو لوٹا سکتا ہے اور عدت کے بعد نکاح جدید کی ضرورت ہے، (۲) اور عدت طلاق کی تین حیض ہیں (۳) ہکذا فی کتب الفقہ۔ قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان ای التطلق الذی یراجع بعدہ مراتان ای اثنان فامساک ای فعلیکم امساکھن بعدہ بان تراجعوھن الخ جلالین۔ (۴)

غصہ میں دو مرتبہ کہا طلاق دی طلاق دی، کیا حکم ہے

(سوال ۸۱۱) بحر نے غصہ میں آکر دو مرتبہ اپنی زوجہ ہندہ کو کہا کہ میں نے طلاق دی طلاق دی، آیا ہندہ کو طلاق ہوئی یا نہیں، اگر طلاق ہوئی تو کون سی، تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا کیا۔

(الجواب) اس صورت میں زوجہ بحر مسماہ ہندہ پر دو طلاق رجعی واقع ہو گئی عدت کے اندر رجعت درست ہے اور بعد عدت کے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ (۵) ہکذا فی کتب الفقہ۔

.....

(۱) اذا طلق الرجل امرأً تعد تطلق رجعية او تطلقین فله ان یراجعها فی عدتها رضیت بذلك او لم ترض الخ والرجعة ان یقول راجعتک الخ او یطأها او یقبلها او یلمسها بشهوة الخ (ہدایہ باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) ظفیر۔

(۲) واذا طلق الرجل امرأً تعد تطلق رجعية او تطلقین فله ان یراجعها فی عدتها رضیت بذلك او لم ترض کذا فی الہدایہ (عالمگیری مصری باب الرجعة ج ۱ ص ۲۸) واذا کان الطلاق باناً دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضاء نھا (ایضاً ج ۱ ص ۳۱) ظفیر۔

(۳) وہی فی حق حرة الخ تحيض لطلاق الخ بعد الد حول حقیقة او حکماً الخ ثلاث حیض کو امل (الدر المختار علی هامش رد المختار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵ ط. س. ج ۳ ص ۵۰۴) ظفیر۔

(۴) تفسیر جلالین سورة البقرہ ص ۱۲ ظفیر۔

(۵) اذا طلق الرجل امرأً تعد تطلق رجعية او تطلقین فله ان یراجعها فی عدتها (ہدایہ باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) ظفیر۔

نکاح میں رہو یا طلاق لے لو، اس کے جواب میں بیوی نے کہا طلاق لیتی ہوں کیا حکم ہے (سوال ۸۱۲) عمر نے اپنی منکوحہ کو کہا کہ چاہو تم میرے نکاح میں رہو چاہو طلاق لے لو تم کو اختیار ہے، منکوحہ نے کہا میں طلاق لیتی ہوں، اس صورت میں بھی طلاق بائن ہو گئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں بھی طلاق رجعی واقع ہوگی کما فی الدر المختار امرک بیدک فی تطلیقہ او اختاری تطلیقہ فاختارت نفسها طلقت رجعیۃ الخ۔ (۱)

پرچہ لکھ کر طلاق دینے سے کون سی طلاق ہوتی ہے (سوال ۸۱۳) ایک شخص نے اپنی عورت کو ایک پرچہ لکھ کر دیا جس میں یہ مضمون ہے کہ میں نے اپنی عورت کو طلاق دی، اس صورت میں کس قسم کی طلاق واقع ہوئی اور کیا حکم ہے۔

(الجواب) لکھنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، پس رقعہ میں جو مضمون شوہر نے لکھا ہے اس سے ایک طلاق رجعی اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، عدت کے اندر رجعت اس میں صحیح ہے، یعنی بدون نکاح کے شوہر اس کو لوٹا سکتا ہے اور رکھ سکتا ہے، قال فی الدر المختار يقع بها ای بهذه الالفاظ وما بمعناها من الصریح الخ واحدة رجعیۃ الخ۔ (۲)

ہم اس کو طلاق دیتے ہیں کہنے سے طلاق رجعی واقع ہوئی (سوال ۸۱۴) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کے متعلق ایک خط پنج کے نام لکھا، جس میں حسب ذیل فقرے لکھے ہیں، کل پنجان کو معلوم ہو کہ ہم نے اس لڑکی سے بھر پایا، آپ ہمارا زیور وغیرہ جو کچھ اس کے پاس ہے اس سے لے کر ہمارے ماں باپ کے پاس بھجوا دیجئے ہم اس کو نہیں رکھیں گے اس کے ماں باپ کہتے تھے کہ ہماری لڑکی کو جواب دو، سواب ہم خود طلاق دیتے ہیں پس اس صورت میں کس قسم کی طلاق واقع ہوئی۔

(الجواب) اس صورت میں ایک طلاق رجعی اس کی عورت پر واقع ہوئی ہے کیونکہ طلاق صرف اس لفظ سے واقع ہوئی ہے۔ ”اب ہم خود طلاق دیتے ہیں۔“ اور کوئی لفظ طلاق کا اس مضمون میں نہیں ہے، لہذا اس لفظ سے ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔ (۳)

آج سے اس کو طلاق ہی سمجھو کہا تو کون سی طلاق ہوئی (سوال ۸۱۵) زید نے اپنی بیوی سے ناخوش ہو کر ایک محلہ کی عورت کو مخاطب کر کے اپنی بیوی کی نسبت کہا کہ آج سے ان کو طلاق ہی سمجھو، دوسرے یہ کہ آج سے اگر ہم ان سے بیوی کا برتاؤ کرھیں تو اپنی لڑکی سے زنا کریں، اس صورت میں کون سی طلاق ہوئی، دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ۶۶۱ ط.س. ج ۳ ص ۳۲۳ ۱۲ ظفر.

(۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ ط.س. ج ۳ ص ۲۴۸ ۱۲ ظفر.

(۳) صریحہ مالم يستعمل الا فیہ الخ کطلقتک وانت طالق الخ يقع بها ای بهذه الالفاظ وما بمعناها من الصریح الخ واحدة رجعیۃ (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ و ج ۲ ص ۵۹۲ ط.س. ج ۳ ص ۲۴۷ ظفر.



(الجواب) اس صورت میں زید کی زوجہ پر ایک طلاق رجعی واقع ہو گئی۔ اور دوسرا جملہ کہ ”آج سے اگر ہم ان سے بیوی کا برتاؤ رکھیں الخ“ یہ لغو ہے، پس عدت میں رجعت درست ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید ہو سکتا ہے اور کچھ کفارہ اس میں نہیں ہے۔ (۱)

ایک طلاق دے کر متعدد لوگوں سے کتار ہا کہ طلاق دے دی تو کتنی طلاق واقع ہوگی (سوال ۸۱۶) زید نے اپنی سسرال میں چچیا ساس کے سامنے کہا کہ بیوی کو کہہ دو کہ ہم نے طلاق دیا۔ پھر اپنی سالیوں کے سامنے کہا کہ ہم نے تمہاری بہن کو طلاق دے دیا، پھر باہر مردوں میں بھی کہا کہ ہم نے طلاق دیدیا اور چوتھے شخص سے بھی ایسا ہی کہا، مگر یہ تین بار جو اول دفعہ کے بعد طلاق کا تکرار کیا گیا یہ محض بغرض اطلاع و اخبار کے کہا ہے، اس سے تجدید و تعدد طلاق مراد نہیں تھا، اب جو کچھ حکم ہو مطلع فرمائیے۔

(الجواب) اگر نیت زید کی دوبارہ اور سہ بارہ وغیرہ سے خبر دینا اسی طلاق اول کی ہے تو اس کی زوجہ پر صرف ایک طلاق رجعی واقع ہوئی، (۲) اور حکم اس کا یہ ہے کہ عدت کے اندر رجعت بلا نکاح کے درست ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ کے ہو سکتا ہے۔

شراب پی کر دو طلاق دی کیا حکم ہے

(سوال ۸۱۷) ایک شخص نے شراب پی اور حالت مدہوشی و غصہ میں اپنی زوجہ کو دو طلاق دی، آیا طلاق بائن پڑی یا نہیں۔ (الجواب) ایک یا دو طلاق صریح سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے بائن نہیں ہوتی۔ (۳) (اور شراب کے نشہ کی طلاق واقع ہوتی ہے وفي التار خاتیہ طلاق السكران و اقع اذا سکر من الخمر او النیذ۔ رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۴ ظفیر)۔

دو طلاق دی اور رجوع کر لیا۔ اب چار سال بعد پھر طلاق دی تو کیا حکم ہے

(سوال ۸۱۸) ایک عورت کا یہ خیال ہے کہ عرصہ تین چار سال کا ہوا، اس کو اس کے شوہر نے دو طلاق دی تھی اور درمیان عدت کے رجوع کر لیا تھا۔ اب تین چار سال کے بعد ایک طلاق اور دے دی، آیا یہ بعد کو دی ہوئی طلاق اور طلاقوں سے ملحق ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) مطلقہ کی عدت کے بعد اگر پھر اس کو طلاق دی جاوے تو وہ پہلی طلاق کے ساتھ ملحق نہیں ہوتی، کیونکہ طلاق کے لاحق ہونے کی شرطوں میں سے یہ ہے کہ عدت کے اندر مکرر طلاق دی جاوے، درمختار میں ہے الصریح يلحق الصریح ويلحق البائن بشرط العدة قوله بشرط العدة هذا الشرط لا بدمنه في جميع صور اللحاق الخ شامی۔ (۴)

(۱) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها ورضيت بذلك او لم ترض الخ واذا كان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضائها (هدایہ باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳ و ج ۲ ص ۳۷۸) ظفیر۔ (۲) واذا قال انت طالق ثم قيل له ما قلت فقال قد طلقته او قلت هي طالق فهي طالق واحدة لا نه جواب (رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۶۳۲ ط.س.ج ۳ ص ۲۹۳) ظفیر۔ (۳) صریحه مالم يستعمل الا فيه الخ كطلقتك وانت طالق الخ ويقع بها الخ واحدة رجعية وان نوى خلافها من البائن الخ او لم ينو شيئا (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ ط.س.ج ۳ ص ۲۴۷) ظفیر۔ (۴) ايضا باب الكتابات ج ۲ ص ۱۲۰ ۶۴۵ ظفیر۔

جعلی داماد بن کر جس نے طلاق دی ہے اس کی خود بیوی پر طلاق ہو جائے گی۔

(سوال ۸۱۹) عمر زید کا داماد ہے، زید نے عمر سے کسی دشمنی کی وجہ سے بجر کو اپنا جعلی داماد بنا کر یعنی بغیر اس کے کہ واقع میں زید نے اپنی لڑکی کا نکاح بجر کے ساتھ کیا ہو، عدالت میں حاکم کے روبرو یہ بات ظاہر کی کہ یہ بجر میرا داماد ہے، حالانکہ واقعہ اس کے خلاف ہے جعلی داماد نے حاکم کے سامنے کہا کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں، اور جعلی داماد کے واقع میں ایک بیوی ہے، تو یہ طلاق اور طلاق نامہ جو حاکم کے روبرو لکھا گیا اس کی نفس الامر بیوی کے حق میں معتبر ہو گیا نہیں۔ اور بجر کی واقعی بیوی مطلقہ ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں بجر کی واقعی بیوی پر طلاق واقع ہو جاوے گی۔ قال فی الدر المختار باب الصریح صریحہ ما لم يستعمل الا فيه فطلقتك الخ ويقع بها واحدة رجعية وان نوى خلافها (۱) الخ وقال عليه الصلوة والسلام ثلث جدھن جدو هن لھن جدو عد صلی اللہ علیہ وسلم منھن الطلاق۔ (۲)

ہم اس کو برابر طلاق دیتے ہیں لکھا تو کیا حکم ہے

(سوال ۸۲۰) ایک شخص نے اپنے خسر کو یہ لکھا کہ تمہاری لڑکی ہمارے ماں باپ سے برابر تکرار کرتی ہے، ہم اس کو برابر طلاق دیتے ہیں اس صورت میں اس کی بیوی پر طلاق ہوئی یا نہیں، اور کوئی صورت اس کی زوجیت میں رہنے کی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر الفاظ مذکورہ فی السؤال سے کہ (ہم اس کو برابر طلاق دیتے ہیں) ایک طلاق واقع ہو گئی اور یہ طلاق رجعی ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر شوہر اس کو بدون نکاح کے رجعت کر سکتا ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بدون حلالہ کے درست ہے قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان الا یہ (۳) یعنی طلاق رجعی دو طلاق ہیں پھر شوہر کو اختیار ہے کہ اس کو رکھ لے بھلائی کے ساتھ یا چھوڑ دے بھلائی کے ساتھ یعنی اضرار مقصود نہ ہو۔

ایک طلاق کے بعد دوبارہ نکاح کس طرح ہوگا

(سوال ۸۲۱) ایک شخص اپنی بیوی کو ایک دفعہ طلاق دے دے اگر طلاق واقع ہو گئی تو دوبارہ کس طرح نکاح ہو سکتا ہے۔

(الجواب) اس کی عورت پر ایک طلاق رجعی واقع ہو گئی اگر عدت پوری نہ ہوئی ہو تو شوہر اس کو بدون نکاح کے پھر رجوع کر سکتا ہے اور اگر عدت پوری ہو گئی ہو تو دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ (۴)

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ ط. س. ج ۳ ص ۲۴۷ ۱۲ ظفیر.

(۲) مشکوٰۃ باب الطلاق. ظفیر.

(۳) سورۃ النہد رکوع ۲۹. ظفیر.

(۴) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية الخ فله ان يراجعها في عدتها الخ واذا كان الطلاق باننا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انفصالها (عالمگیری مصری باب الرجعة ص ۴۳۱ ط. س. ج ۱ ص ۴۷۲) ظفیر.



طلاق رجعی میں بوسہ سے رجعت ہو جاتی ہے

(سوال ۸۲۲) اگر صورت مسئلہ میں بجائے قول مذکور کے زید نے یہ کہا ہو کہ جب عرصہ دراز سے ہمارے تمہارے درمیان خاص تعلق نہیں ہے تو طلاق تو مدت ہوئی ہو چکی پھر طلاق کیا مانگتی ہو تو اس صورت میں کیا حکم ہے آیا طلاق ہوئی یا کیا؟ اگر طلاق رجعی ہو تو اگر زید ہندہ کا شہوت سے بوسہ لے لے تو رجعت صحیح ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ معلوم ہوا کہ اس صورت یعنی دوسری صورت میں طلاق رجعی واقع ہوئی تو تقبیل بالشہوة سے عدت میں رجعت صحیح ہوگئی، درمختار میں ہے وبکل ما یوجب حرمة المصاهرة الخ وفي الشامی قال فی البحر ودخل الوطی وتقبیل بشہوة الخ۔ (۱)

میں نے طلاق دی کہنے سے طلاق رجعی واقع ہوئی، عدت میں رجعت ہو جاتی ہے

(سوال ۸۲۳) زید نے اپنی زوجہ کو ایک بار یہ کہا کہ میں نے تم کو طلاق دیا، اس صورت میں کیسی طلاق ہوئی اور اس کی رجعت کی کیا صورت ہے۔

(الجواب) اگر منکوحہ اس کی مدخولہ ہے تو یہ طلاق رجعی ہوئی، عدت میں رجعت بلا نکاح صحیح ہے۔ (۲)

عدت میں رجعت درست ہے

(سوال ۸۲۴) ایک شخص نے ایک مرتبہ اپنی بیوی کو طلاق دی، اب عدت میں دس بارہ روز کا وقفہ ہے تو رجعت درست ہے یا نہیں، لفظ یہ ہیں (طلاق قطعی دی)۔

(الجواب) اس صورت میں اگر شوہر نے صرف ایک طلاق دی ہے تو عدت میں رجعت کرنا درست ہے یعنی بلا نکاح لوٹا سکتا ہے، شوہر یہ کہے کہ میں نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا۔ (۳) اور قطعی کا لفظ یقینی کے معنی میں ہے اس سے طلاق بائنہ نہیں ہوتی۔

طلاق بائن میں رجعت نہیں

(سوال ۸۲۵) طلاق بائن میں رجوع کرنا درست یا نہیں؟

(الجواب) طلاق بائن میں رجوع کرنا بدون نکاح کے درست نہیں ہے البتہ اگر طلاق بائن ایک یا دو ہوں تین نہ ہوں تو عدت کے اندر اور بعد عدت کے نکاح جدید بدوں حلالہ کے درست ہے، اور اگر تین طلاق بائنہ دی ہیں تو بدوں حلالہ کے نکاح درست نہیں ہے۔ (۴)

(۱) رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۲۹ ط. س. ج ۳ ص ۳۹۹-۱۲ ظفیر۔

(۲) اذا طلق الرجل امرأته تطليقه رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضى بذلك او لم يرض (الى قوله) والرجعة

ان راجعتك اور رجعت امرأتی الخ (ہدایہ باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) ظفیر۔ (۳) ایضاً ج ۲ ص ۳۷۳-۱۲ ظفیر

(۴) واذا كان الطلاق بائناً دون الثلث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضائها (الى قوله) وان كان الطلاق ثلثاً الخ لم تحل له

حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً وبد حل بها ثم يطلقها او يموت عنها (ہدایہ ج ۲ ص ۳۷۸) ظفیر۔

میں نے طلاق دے دی ہے کہنے سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے

(سوال ۸۲۶) زید نے اپنے خسر بجر کو ایک خط لکھا زیدہ اپنی دوسری بیوہ بیٹی کو اطلاع دو کہ ہندہ کو میں نے یعنی زید نے طلاق دے دی ہے، زیدہ زید سے نکاح کر لے، زیدہ نے انکار کیا حالانکہ زید نے ہندہ کے پاس کوئی اطلاع نہیں بھیجی، لیکن ہندہ کو سنتے سنا تے اس بات کا علم ہو گیا، اور تین ماہ کے اندر زیدہ زید کے پاس چلی آئی اور اب زید کے ساتھ ہی رہتی ہے، زید نے ہندہ کے ساتھ دوبارہ نکاح نہیں کیا۔ کیا اس صورت میں ہندہ کو طلاق ہو گئی، اور اگر طلاق ہو گئی تو رجعت کی کیا صورت ہے۔

(الجواب) اس صورت میں ہندہ پر ایک طلاق رجعی واقع ہو گئی، عدت کے اندر اندر بلا نکاح زید ہندہ کو رجوع کر سکتا ہے، رجعت یہ ہے کہ عدت کے اندر کہہ لیوے کہ میں نے اپنی زوجہ کو رجوع کر لیا (۱) اور عدت مطلقہ کی تین حیض ہیں۔

ایک دوسری طلاق کے بعد رجعت درست ہے نکاح جدید کی ضرورت نہیں

(سوال ۸۲۷) زید نے ہندہ سے نکاح کیا ایک سال ہندہ زید کے گھر آباد رہی، زید ہمارا ہوا کہ امید زندگی ہر گز نہ تھی، برادران زید نے حالت بیماری میں زید سے جبراً طلاق دلائی قبل از گذر نے معیاد عدت زید نے ہندہ سے پھر رجوع کیا، آیا رجوع صحیح ہے یا تجدید نکاح کی ضرورت ہے۔

(الجواب) اگر طلاق ایک دوسری طلاق سے دلائی تب تو عدت کے اندر جو زید نے رجوع کیا وہ صحیح ہو گیا، اور ہندہ بدستور اس کی زوجہ رہی نکاح جدید کی ضرورت نہیں ہے۔ (۲) اور اگر زید سے تین طلاق دلائی گئی تو پھر رجوع کرنا صحیح نہیں ہے، اور بدون حلالہ کے ہندہ کے ساتھ زید کا نکاح اب نہیں ہو سکتا۔

اگر خاموش نہیں ہوگی تو طلاق کہنے سے کون سی طلاق واقع ہوئی

(سوال ۸۲۸) باہم سوتن میں جھگڑا ہو رہا تھا، مرد ایک عورت کی طرف مخاطب ہو کر یوں کہ اگر تو خاموش نہیں ہوگی تو تجھ کو طلاق ہے اول مرتبہ میں وہ عورت خاموش نہیں ہوئی، پھر دوسری مرتبہ مرد نے کہا کہ اگر خاموش نہیں ہوگی تو تجھ کو طلاق ہے، اس دفعہ بھی خاموش نہیں ہوئی، پھر تیسری مرتبہ مرد نے کہا کہ اگر خاموش نہیں ہوگی تو تجھ کو طلاق ہے، اس مرتبہ ثالث میں عورت بالکل خاموش ہو گئی، اس صورت میں کے طلاق واقع ہوئی اور شوہر کے طلاق کا مالک رہا، اور شوہر کو اختیار لوٹا لینے کا ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق رجعی ہوئی، کیونکہ دو طلاق صریح تک رجعی رہتی ہے کما قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان (۳) ای الطلاق الرجعی اثنان پس عدت کے اندر شوہر اس مطلقہ کو لوٹا سکتا ہے اور بعد عدت کے لوٹنا بلا نکاح جدید کے درست نہیں ہے البتہ نکاح جدید کے ساتھ لوٹا سکتا ہے ہکذا فی الدر المختار (۴) اور

(۱) اذا طلق الرجل امرأً نہ محلیقة رجعیة او تطلیقة فله ان یراجعها فی عذتها رضیت بذلك او لم ترض الخ والرجعة ان یقول راجعتک اور ارجعت امرأتی الخ او بظاہر او یقلعها او یلمسها بشهوة (ہدایہ باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) ظفیر  
(۲) ایضاً ۱۲ ظفیر (۳) سورة البقرة ۱۲ ظفیر  
(۴) حوالہ بار بار گذر چکا۔ ظفیر



شوہر اس صورت میں ایک طلاق کا اور مالک رہا اگر قبل انقضائے عدت ایک طلاق اور دے دے گا تو تین طلاق واقع ہو جائیں گی پھر بدو ن حلالہ کے اس سے نکاح درست نہ ہو گا کما بین فی کتب الفقہ۔

### ایک طلاق دو طلاق میں دو طلاق واقع ہوگی

(سوال ۸۲۹) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کہا کہ تجھ کو ایک طلاق دو طلاق تو اس گھر میں جا، ایک شخص نے طلاق سے کہا کہ ایک طلاق کیوں باقی رکھا، اس نے جواب دیا کہ وہ ایک طلاق تازیست نہ دوں گا، بعض عالم کہتے ہیں کہ عورت پر تین طلاق واقع ہوئی کیونکہ ایک طلاق دو طلاق جملہ تین طلاق ہوئی بعض کہتے ہیں کہ دو طلاق رجعی واقع ہوئی کیونکہ عطف مفقود اور سکوت معدوم دونوں کے درمیان انفصال نہیں ہے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔  
(الجواب) جب کہ نیت شوہر کی ایک اور دو کو جمع کرنے کی نہیں ہے تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر دو طلاق رجعی واقع ہوگی جیسا کہ شوہر کے جواب سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ (۱)

### طلاق دی دی دی کہنے سے ایک طلاق واقع ہوئی

(سوال ۸۳۰) خالد کی زبان سے غصہ کی حالت میں اپنی خوش دامن کے دروازہ میں یہ الفاظ نکلے، زید کی بیٹی جمال النساء کو طلاق دی دی دی، لیکن زوجہ کا نام جمال جہاں ہے مگر ولدیت صحیح ہے، آیا غلطی نام زوجہ سے طلاق ہو گئی یا نہیں، دی، دی، دی کا تکرار برائے لفظ طلاق اول ہو گا یا برائے طلاق ثلاثہ۔  
(الجواب) ایسی غلطی سے طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو جاتی ہے، دی دی دی کا تکرار تاکید طلاق سابق ہے، لہذا اس صورت میں ایک طلاق رجعی ہی رہے گی۔ (۲)

### ایک طلاق دے کر جب رکھ لیا تو رجعت ہو گئی دوسرے سے اس کا نکاح درست نہیں

(سوال ۸۳۱) عمر نے دھوکہ سے زید کو شراب پلوائی اور کئی آدمیوں کے مدد سے زبردستی زید سے طلاق کے الفاظ کہلوائے، لیکن زید کہتا ہے کہ میں نے ہندہ کو صرف ایک ہی دفعہ طلاق دی ہے، حالت درست ہونے کے بعد کچھ عرصہ دونوں میں تعلق زوجیت قائم رہا، زید کسب معاش کے لئے باہر گیا، عمر نے جبراً اس کی زوجہ سے نکاح کر کے اس کو اپنے پاس رکھا۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) وہ عورت زید کی منکوحہ ہے کیونکہ زید نے ہندہ کو ایک طلاق دی تھی پھر جب اس کو مثل منکوحہ کے رکھا تو رجعت صحیح ہو گئی، اور نکاح قائم رہا، پھر عمر کا نکاح اس سے صحیح نہیں ہوا۔

(۱) (بواحدة في ثنتين واحدة الخ وان نوى واحدة وثنتين وان نوى مع الثنتين ثلاث مطلقاً) فان الو او للجمع الخ فصح ان يراد به معنى الواو (رد المحتار باب الصريح ج ۲ ص ۶۰۳ ط. س. ج ۳ ص ۲۶۱) ظفیر۔

(۲) (اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها الخ والرجعة ان يقول راجعتك الخ او يظاها او يقبلها او يلمسها بشهوة) (هدایہ باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) ظفیر۔

طلاق نامہ لکھا سات دن بعد بچہ پیدا ہوا تو اب رجعت نہیں ہو سکتی

(سوال ۸۳۲) زید نے اپنی زوجہ حاملہ کو اس کے کہنے پر طلاق نامہ لکھ دیا مگر تین طلاق نہیں لکھی اور نہ اس نے تین دفعہ زبان سے طلاق دی، طلاق دینے کے پندرہ یوم بعد زید اور اس کی بیوی کا دوبارہ میل ہو گیا، زید نے اس کو نان و نفقہ دینا شروع کر دیا، بعد طلاق نامہ کے آٹھ سات روز میں لڑکی پیدا ہو گئی، آیا زید مسماۃ مذکور کو کسی طرح اپنے گھر رکھ سکتا ہے یا نہ۔

(الجواب) اگر تین دفعہ طلاق تحریر نہیں کی اور نہ زبانی تین طلاق دی تو اس صورت میں عدت کے اندر رجعت بلا نکاح کے درست تھی مگر جب کہ بوقت طلاق وہ عورت حاملہ تھی تو عدت اس کی وضع حمل تھی جب بچہ پیدا ہو گیا تو عدت اس کی ختم ہو گئی، (۱) پس اگر شوہر نے بچہ پیدا ہونے سے پہلے اس کو رجوع نہ کیا تھا تو اب بلا نکاح کے رجوع نہیں کر سکتا، البتہ نکاح جدید بلا حلالہ کے کر سکتا ہے کذا فی کتب الفقہ۔ (۲)

عدت کے اندر رجوع نہ کرنے سے بائیں ہو گئی نکاح جدید کرنا ہوگا

(سوال ۸۳۳) زید نے اپنی زوجہ کو طلاق رجعی دی پھر رجوع کرنا چاہا لیکن عورت راضی نہیں ہوئی یہاں تک کہ چار پانچ ماہ گزر گئے اور عدت پوری ہو گئی، اب زید زوجہ کو رجوع کر سکتا ہے یا کیا۔

(الجواب) طلاق رجعی میں شوہر کو عدت کے اندر اپنی زوجہ کو رجوع کرنا درست ہے اور اس میں عورت کی رضا مندی کی ضرورت نہیں ہے، بدون رضا و اجازت عورت کے بھی شوہر اس کو عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے لیکن اگر شوہر نے عدت کے اندر اپنی زوجہ کو رجوع نہیں کیا خواہ یہ سمجھ کر رجوع نہ کیا کہ بلا رضا مندی عورت کے رجوع کرنا درست نہیں ہے تو بعد عدت کے وہ عورت بائیں ہو گئی، اب بدون نکاح جدید کے اس کو لو مادرست نہیں اور نکاح جدید عورت کی رضا مندی سے ہو سکتا ہے۔ (۳)

طلاق رجعی میں عدت کے اندر جماع سے رجوع ہو جاتا ہے

(سوال ۸۳۴) زید نے بسلسلہ تکرار اپنی زوجہ ہندہ سے دوبار کہا کہ ہم نے تم کو طلاق دی، اس کے بعد قریب زمانہ میں تعداد ایام یاد نہیں جھگڑا رفع ہونے پر زید نے زوجہ سے ہم بستری کی، کیا ایسی حالت میں الفاظ طلاق باطل ہو کر زوجہ بدستور منکوحہ متصور ہوگی اور فعل ہم بستری حلال ہو گیا حرام۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق رجعی ہوئی، لہذا اگر عدت میں زید نے اس سے وطی کر لی تو یہ رجعت صحیح ہو گئی اور وہ بدستور زید کی زوجہ ہو گئی، لیکن شرط یہ ہے کہ زید نے عدت کے اندر یعنی طلاق کے بعد تین حیض پورے

(۱) وفي حق الحامل الخ وضع جميع حملها (در مختار) اي بلا تقدير بمدة سواء ولدت بعد الطلاق او الموت يوم او اقل الخ (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱ ط. س. ج ۳ ص ۵۱۱) ظهير. (۲) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها الخ رضى بذلك او لم ترض الخ (هداية باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) واذا كان الطلاق باتنا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضائها (عالمگیری مصري باب الرجعة ج ۱ ص ۴۳۹) ظهير. (۳) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها الخ رضى بذلك او لم ترض الخ (هداية باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) واذا كان الطلاق باتنا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضائها (عالمگیری مصري باب الرجعة ج ۱ ص ۴۳۹) ظهير ج ۱ ص ۴۲۰



ہونے سے پہلے صحبت کی ہو۔ (۱)

ایک طلاق دی پھر خبر دینے کے طور پر اس کو کئی مرتبہ دہرایا تو کتنی طلاق ہوگی (سوال ۸۳۵) ایک شخص نے غصہ میں کہا کہ میں اپنی عورت کو طلاق دے دیتا ہوں، اس کے بعد وہ اپنے مکان کی طرف چلا، لوگوں نے روکا اس نے کہا مجھے کیوں روکتے ہو میں تو طلاق دے چکا ہوں بعد گھر میں جا کر اپنی عورت سے کہا کہ تو چلی جا، کسی عورت اجنبیہ کے پوچھنے پر کہ کیوں چلی جاوے، اس نے کہا کہ میں بہت آدمیوں کے سامنے طلاق دے چکا ہوں، وہ شخص کتا ہے کہ بعد کے الفاظ میں نے خبر دینے اور بتلانے کے واسطے کہے ہیں دوبارہ طلاق دینے کے لئے نہیں کہے، تو ان جملوں سے طلاق رجعی ہوئی یا طلاق مغلطہ۔

(الجواب) اس صورت میں جب کہ شخص مذکور نے دوسری اور تیسری مرتبہ لفظ طلاق کا پہلی طلاق کے خبر دینے کی غرض سے کہا ہے اور جدید طلاق دینے کی نیت سے نہیں کہا تو اس عورت پر ایک طلاق رجعی واقع ہوئی، اس میں عدت کے اندر رجعت بلا نکاح جدید کے صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید کے ساتھ رجوع کر سکتا ہے کذا فی الدر المختار (۲)

دو طلاق کے بعد رجعت کر لی پھر جب تیسری طلاق دی تو اب وہ مغلطہ ہو گئی (سوال ۸۳۶) زید نے ہندہ کو ایک طلاق رجعی دے کر رجعت کر لی اندر عدت کے، پھر چند ماہ بعد ایک اور طلاق رجعی دے کر اس سے بھی رجعت کر لی، پھر چند مہینہ کے بعد ایک اور طلاق رجعی دے دی، اس صورت میں تین طلاق زید کی زوجہ ہندہ پر واقع ہوئی یا رجعی۔ (الجواب) اس صورت میں اس کی زوجہ مطلقہ شد ہو گئی، یعنی تین طلاق کے ساتھ بائنہ مغلطہ ہو گئی، اب بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔ (۳)

اگر آج رات نہ آئی تو طلاق پھر نہ آئی تو رجعی طلاق پڑے گی (سوال ۸۳۷) اگر کوئی عورت بغیر اپنے شوہر کی رضا مندی و اجازت کے اپنی ماں کے گھر چلی جاوے اور اس کا شوہر ایک مرتبہ یہ کہے کہ اگر آج رات میں نہ آئی تو اس کو طلاق ہے اور باوجود ہلانے کے عورت نہ آئی تو اس پر کس قسم کی طلاق واقع ہوئی۔

(۲) اگر طلاق رجعی پڑی تو رجوع کرنے میں عورت اور اس کے والدین کے اختیارات کیا ہیں۔  
(۳) اگر مرد رجوع کرنا چاہے اور عورت یا اس کے والدین رضا مند نہ ہوں تو کیا حکم ہے، رجوع کرنے میں عورت کی موجودگی ضروری ہے یا نہیں، بعد رجوع کے دونوں کا ماننا ضروری ہے یا نہیں۔

(۱) والرجعة ان يقول راجعتك الخ او يطأها او يقبلها او يلمسها بشهوة (ہدایہ باب الرجعة ج ۲ ص ۲۷۳) ظفیر  
(۲) حوالہ گذر چکا ۱۲ ظفیر (۳) الطلاق من نال فامساک بمعروف او تسریح باحسان الخ فان طلقها فلا تحل له حتى تنكح زوجا غیره (سورة البقرة ۲۸) لا ینکح مطلقه من نكاح صحیح نافذ بها ای بالثلاث الخ حتی یطأها غیره الخ بنکاح نافذ الخ وتمضی عدة الثانی (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۹، ط. س. ج ۳ ص ۴۰۹) ظفیر

(۴) جب کہ عورت کی شرط طلاق پوری نہ کرنے کی وجہ سے طلاق پڑی تو طلاق کی ذمہ داری عورت پر رہی یا مرد پر اور مہر کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) (۳۱ تا ۳۲) اس صورت میں صرف ایک طلاق رجعی اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، اس کا حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر شوہر اس کو بدون عورت کی رضامندی اور اجازت کے اور بدون اس کے والدین کی رضا و اجازت کے رجوع کر سکتا ہے یعنی زبان سے یہ کہہ دے کہ میں نے اس کو رجوع کر لیا اور بدستور اپنی زوجہ اس کو قائم رکھا عورت کے پاس ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ صحبت وغیرہ کرنے کی ضرورت ہے، صرف زبان سے کہہ لینے سے کہ میں نے اپنی زوجہ کو رجوع کر لیا رجعت صحیح ہو جاتی ہے اور نکاح قائم رہتا ہے، در مختار میں ہے وتصح بنحو راجعتك الخ وان ابت الخ۔ (۱)

(۴) اس صورت میں عورت نے وہ کام کیا جو کہ سبب ہو طلاق کے واقع ہونے کا۔

نشہ کی حالت میں طلاق دی ہوش کے بعد رجوع کر لیا کیا حکم ہے  
(سوال ۸۳۸) ایک شخص نے محال نشہ دو ایک آدمیوں کے بھکانے سے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی، ہوش میں آنے کے بعد انہوں نے دوسرے دن رجوع کر لیا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور رجوع کرنا صحیح ہو گیا یا نہ۔  
(الجواب) نشہ کی حالت میں شرعاً طلاق واقع ہو جاتی ہے در مختار لیکن اگر اس نے ایک یا دو طلاق صریح دی تھی تین طلاق نہ دی تھی تو بعد ہوشیار ہونے کے اور نشہ زائل ہونے کے رجوع کر لینا اس کا درست ہے اور بعد رجوع کر لینے کے وہ عورت بدستور اس کی زوجہ رہے گی اور نکاح قائم رہے گا قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان ای الطلاق الرجعی اثنان وقال فی الدر المختار وتصح بنحو راجعتك الخ ان لم يطلق بائناً الخ وفي الشامی قلت ہی ای شروط الرجعة ان لا يكون الطلاق ثلاثاً الخ۔ (۲)

ایک طلاق دو طلاق دی کہنے سے کتنی طلاق ہوتی ہے جب کہ نیت رجعت کی ہو  
(سوال ۸۳۹) ایک شخص نے محال غضب اپنی بیوی کو کہا کہ ایک طلاق دو طلاق دیا نیت رجعت کی تھی اور یہ کہ عورت کو زجر ہو جاوے تو اس سے تین طلاق ہوئی یا دو، اور رجعت ہو سکتی ہے یا نہ اور اگر مثلاً عورت کو لفظ خطاب سے کہے کہ تجھ کو طلاق دیا یا صیغہ غائب سے کہے تو خطاب اور عدم خطاب سے کچھ فرق ہوتا ہے یا نہ۔  
(الجواب) دراصل اس لفظ سے کہ ایک طلاق دو طلاق دیا تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوتی ہے، کما يفهم من قول صاحب الدر المختار وان نوى واحدة وثنتين فثلث لو مدخولاً بها وفي غير الموطونة واحدة كقوله لها واحدة وثنتين لانه لم يبق للثنتين محل الخ (۳) یعنی غیر مدخولہ میں ایک طلاق کہنے سے بائہ ہو جاتی ہے اور دو کے لئے عورت محل نہ رہے گی اس سے مضموم ہوتا ہے کہ اگر مدخولہ ہے تو تین طلاق واقع ہوں گی لیکن اگر شوہر کی نیت اضرب اور اعراض کی ہے یعنی یہ کہ ایک نہیں بلکہ دو طلاق دیا یعنی ایک پہلی اور ایک

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۲۸ و ج ۲ ص ۷۳۰ ط.س. ج ۳ ص ۴۰۰، ۳۹۸، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳



اور طلاق دی تو دیا یہ نیت اس کی معتبر ہو جاوے گی اور دو طلاق واقع ہوں گی، اور رجعت عدت میں صحیح ہوگی اور دونوں صورتوں کا حکم ایک ہے۔

طلاق کے بعد رجعت جائز ہے اور بعد عدت نکاح

(سوال ۸۴۰) مسمیٰ عظیم اللہ کی عورت مسماۃ وحیدن ایک روز بلا اجازت شوہر کے ایک ملاقاتی عورت کے نکاح پر جو اس کی چچن کی سہیلی تھی اور اس کی ہم قوم تھی چلی گئی اور ایک رات اس کے یہاں رہ گئی، اور پھر صبح کو جب اپنے مکان پر آئی تو برادری کے لوگ جو اس عورت کے اور اس کے شوہر کے مخالف اور اس کے برخلاف تھے، انہوں نے مسماۃ وحیدن کو اس کی سہیلی مسماۃ رسولن کے شوہر سے متہم کیا جس کے نو ماہ بعد وحیدن کے لڑکا پیدا ہوا، لیکن اس تہمت کے بعد مسماۃ وحیدن کو اپنے مکان پر آکر حیض آیا جیسا کہ گھر اور محلہ کی عورتوں اور خود عظیم اللہ سے معلوم ہوا، نیز عظیم اللہ نے ان تہمتوں کا کوئی اثر قبول نہیں کیا اور بیوی سے تعلقات بدستور رکھے، اس کے بعد عظیم اللہ کلکتہ چلا گیا جب برادری کے لوگوں نے اس کے باپ اور گھر والوں کو زیادہ تنگ کیا تو انہوں نے عظیم اللہ کو خط لکھا، جس کے جواب میں اس نے کلکتہ سے یہ الفاظ لکھ کر بھیجے کہ ہم نے مسماۃ وحیدن اپنی بیوی کو طلاق دیا، لیکن اس کے باوجود مسماۃ وحیدن اس کی زوجیت میں ہے اور فریقین کا دل صاف ہے، اس کے بعد اس کے ایک لڑکی اور بھی پیدا ہوئی، مگر برادری کے لوگ اب تک اس کے باپ وغیرہ کو برادری سے خارج کئے ہوئے ہیں کہ طلاق عورت کو عظیم اللہ کیوں اپنے گھر میں رکھے ہوئے ہے۔

(الجواب) عظیم اللہ نے اگر اپنی بیوی مسماۃ وحیدن کو صرف ایک طلاق دی ہے جیسا کہ اپنے خط میں لکھا ہے تو اس صورت میں عدت کے اندر رجوع کر لینا بدون نکاح کے درست ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ ہو سکتا ہے، پس اگر عظیم اللہ نے عدت کے اندر اپنی زوجہ کو رجوع کر لیا تو ان کا نکاح قائم ہے، (۱) اور برادری کے لوگوں کی یہ زیادتی اور ظلم ہے کہ بے وجہ عظیم اللہ اور اس کے باپ کو تنگ کرتے ہیں اور برادری سے خارج کرتے ہیں، اہل برادری کو ایسا معاملہ ہر گز شرعاً جائز نہیں اور پہلے بھی تہمت لگانا مسماۃ وحیدن پر شرعاً معصیہ اور گناہ تھا، اس سے توبہ کرنی چاہئے۔

استفتاء کا پہلا جواب آیا کہ طلاق نہیں ہوئی ساتھ رہنے لگا  
کئی ماہ بعد جواب ملا طلاق ہو گئی درمیانی مدت کا کیا حکم

(سوال ۸۴۱) زید نے ایک استفتاء دربارہ طلاق دو علماء دین کی خدمت میں روانہ کیا، پہلے جواب میں یہ تھا کہ طلاق عائد نہیں ہوئی، چنانچہ زید نے فوراً اپنی زوجہ سے رجوع کر لیا، اس کے بعد دوسرا جواب موصول ہوا جو زید کو نہیں دکھلایا گیا، اس اثناء میں زید کی بیوی حاملہ ہوئی اور لڑکا پیدا ہوا تو اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) پہلے فتویٰ کے بعد جو رجوع کیا گیا اور وطی ہوئی اور حمل قرار پایا اور لڑکا پیدا ہوا، یہ سب مستفتی کے حق میں جائز ہوا، اور لڑکا ثابت النسب ہوا کیونکہ سائل کے حق میں فتویٰ مفتی کا حجت ہوتا ہے، اس کے بعد جب

یہ تحقیق ہوا کہ فتویٰ سابق غلط تھا اور دوسرا صحیح فتویٰ اس کے خلاف معلوم ہوا تو جو فعل سابق ہو چکا وہ حلال رہا اور اگر کما بھی ثابت النسب رہا جیسا کہ موطو بہا لشیہ کا حکم ہے۔ (۱) مگر آئندہ کو اس سے علیحدگی کی جاوے، اور جو حکم طلاق ثلاثہ کا ہے وہ جاری کیا جاوے یعنی بدوں حلالہ کے وہ شخص عورت مطلقہ ثلاثہ سے نکاح نہ کرے اور اس کو حلال نہ سمجھے۔

طلاق کے بعد عورت کو رکھ سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۸۴۲) ایک شخص اپنی عورت کو طلاق دیتا ہے اور بعد عدت کے اس مطلقہ کو پھر لے جانا چاہتا ہے، کیا وہ شخص اس مطلقہ سے نکاح کر سکتا ہے؟

(الجواب) اگر ایک یا دو طلاق دی تھی تو اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔

عدت کے بعد بلا نکاح رکھنا کیسا ہے

(سوال ۸۴۳) اگر وہ اسی طرح عورت کو اپنے گھر لے جاوے تو اس کے شکم سے پیدا شدہ اولاد اولد الحرام کہلائے گی اور اس جائیداد کی وارث ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) اگر بلا نکاح اس سے اولاد ہوگی تو وہ ولد الزنا ہوگی اور وارث اس کے ترکہ کی نہ ہوگی۔

دو طلاق رجعی کے بعد رجعت کر لی اب تیسری طلاق کے بعد رجعت نہیں کر سکتا ہے

(سوال ۸۴۴) زید زوجہ خود را طلاق رجعی دادہ رجوع نمود باز ثانی بار طلاق رجعی دادہ رجوع کرد، بعدہ ثالث بار طلاق رجعی دادہ، پس بعد از ثالث مذکور رجوع جائز است یا محتاج بحلالہ گردد، و آن طلاقہا سابقہ بسبب رجوع حکم عدم دارند و یا حکم وجود کہ باعث آن تغلیظ ثلاثہ ثبوت گرفتہ بحلالہ محتاج شود بر تقدیر آنکہ طلاقہا سابقہ بہ سبب رجوع ساقط شوند، پس ایس عبارت متون چہ معنی دارد کہ یہدم الزوج الثانی مادون الثالث۔

(الجواب) مسئلہ ہمیں است کہ زوج ثانی طلاقات سابقہ را منہدم می سازد و بدوں زوج ثانی طلاقہا سابقہ منہدم نمی شوند، پس بصورت (۲) مسئلہ بعد طلاقات ثلاثہ بدوں حلالہ زوجہ اش بر و حلال نخواہد شد کما قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان (الی) فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ الایہ (۲)

شوہر نے کہا طلاق دی وہ میری ماں ہے کون سی طلاق ہوئی

(سوال ۸۴۵) بحر نے اپنی زوجہ کو یہ کہا کہ میں نے طلاق دیا آج سے وہ ہماری ماں ہے، اس صورت میں ہندہ پر کون سی طلاق واقع ہوئی۔

(الجواب) اس صورت میں بحر کی زوجہ پر ایک طلاق واقع ہوئی جو کہ رجعی ہوگی عدت میں رجعت بدوں نکاح کے صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید ہو سکتا ہے، حلالہ کی ضرورت نہیں ہے، کما قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان

(۱) وعدة المکوحۃ نکاحا فاسدا فلا عدۃ فی باطل و کذا موقوف قبل الا جازۃ لکن الصواب ثبوت العدۃ والنسب والموطوءۃ بشیہ الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدۃ ج ۲ ص ۸۳۵ ط.س. ج ۳ ص ۵۱۶) ظفیر۔  
(۲) والزواج الثانی یہدم بالدخول فلولم یدخل لم یہدم اتفاقا مادون الثالث ایضا ای کما یہدم اجماعا لانه اذا ہدم الثلاث فمادونہا اولی (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۴۶ ط.س. ج ۳ ص ۴۱۸) ظفیر۔ (۳) سورۃ البقرۃ ۲۹ ظفیر۔



فامساک بمعروف او تسریح باحسان الایہ (۱) اور ماں کہنے سے بلا حرف تشبیہ طلاق و ظہار کچھ نہیں ہوتا وان لا ینوا و حذف الکاف لغا۔ (۲) مختار۔

بیوی کو لکھا کہ تجھ کو طلاق شرعی دی رجعت درست ہے یا نہیں

(سوال ۸۴۶) ایک مرد نے اپنی عورت کو طلاق نامہ لکھا کہ میں نے تجھ کو طلاق شرعی دے دی ہے، اس صورت میں رجعت درست ہے یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں ایک طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوئی عدت کے اندر رجعت اس سے کر سکتا ہے۔ (۲)

طلاق کے بعد میاں بیوی ساتھ رہ سکتے ہیں یا نہیں

(سوال ۸۴۷) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دے دی، بعد کو دونوں چاہتے ہیں کہ پھر میل کر لیں، اس صورت میں زید کا نکاح پھر ہندہ سے ہو سکتا ہے یا نہیں اور اگر نکاح نہ ہو سکے تو کیا یہ بھی شرعاً جائز ہے کہ دونوں کا قیام ایک ہی گھر میں رہے اور اپنی گذر اوقات اپنے لڑکے بالغ کے ساتھ کر سکتے ہیں یا نہیں جو معاملات میاں بیوی کے درمیان ہوتے ہیں ان سے کچھ سروکار نہیں۔

(الجواب) اگر زید نے ایک یا دو طلاق صریح دی ہیں تو اس کا حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر بلا نکاح کے رجعت درست ہے اور بعد عدت کے نکاح ہو سکتا ہے، اور اگر تین طلاق دی ہیں تو بلا حلالہ کے زید اس سے نکاح نہیں کر سکتا (۳)، اور محالست عدم نکاح دونوں کا ایک جگہ رہنا اگر پردہ کے ساتھ ہو اور اولاد موجود ہو تو بضرورت کچھ حرج نہیں ہے کذا فی الدر المختار عن شیخ الاسلام رحمۃ اللہ وغیرہ۔ (۵)

بیوی سے کہا ایک طلاق دو طلاق دیا تو کتنی طلاق واقع ہوگی

(سوال ۸۴۸) ایک شخص نے بخار کی حالت میں چند مردوں اور عورتوں کے سامنے اپنی بیوی کو کہا کہ سہالی کو ایک طلاق دو طلاق دیا میں، چنانچہ وہ لوگ بھی گواہی دیتے ہیں اور دوسرا ایک گواہ کہتا ہے کہ دو طلاق کے بعد بائن کا لفظ بھی کہا اس صورت میں کیا حکم ہے، اس پر ایک مفتی صاحب نے دو طلاق رجعی کا فتویٰ دیا ہے جس کی نقل ہر شتہ ہذہ ہے، ایک صاحب نے جواب مذکور کی تغلیط کر کے طلاق بائنہ قرار دی ہے، اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

(الجواب) جب کہ اس شخص نے اپنی زوجہ کو سہالی کہہ کر یعنی گالی دے کر طلاق دی ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی اور موافق بیان گواہان کے دو طلاق رجعی اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی عدت کے اندر اس میں رجعت درست ہے اور ایک گواہ کا طلاق بائن کہنا معتبر نہیں ہے، پس جواب مجیب کا صحیح ہے اور تغلیط کرنے

(۱) سورة البقرة ۲۹. ظفیر. (۲) الدر المختار علی هامش رد المختار ج ۲ ص ۷۹۴ باب الظہار ط. س. ج ۳ ص ۴۷۰. ظفیر. (۳) ومحلہ المنکوحۃ الخ طلقہ رجعیۃ فقط فی طہر لا وطنی فیہ وترکھا حتی تمضی عدتھا الخ فعلم ان الاول سنی (الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الطلاق ج ۱ ص ۵۷۴ ط. س. ج ۳ ص ۲۳۰، ۲۳۱) ظفیر. (۴) اذا طلق الرجل امرأته تطلیقہ رجعیۃ او تطلیقین فله ان یرا جمعھا فی عدتھا رضیت بذلك او لم ترض لقوله تعالیٰ فامسکوھن بمعروف من غیر فصل الخ واذا کان الطلاق باننا دون الثلث فله ان یتزوجھا فی العدة وبعدا نقضاءھا الخ وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرة او ثنین فی الامۃ لم تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بها ثم یطلقھا او یموت عنها (ہدایہ باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳ و ج ۲ ص ۳۷۸) ظفیر. (۵) وینسل شیخ الاسلام عن زوجین افرقا ولكل منهما ستون سنة وبنهما اولاد تعدل علیہما مفارقتہم فیسکنان فی بیتہم ولا یجتمعان فی فراش ولا یلتقیان النقاء الا زواج هل لہما ذلك قال نعم واقرہ المصنف (الدر المختار علی هامش رد المختار باب العدة ج ۲ ص ۸۵۵ ط. س. ج ۳ ص ۵۳۸) ظفیر.

والے کی تغلیط غلط ہے۔

صورت ذیل میں کیا حکم ہے

(سوال ۸۴۹) زید اپنی کج رائے کی وجہ سے اپنی زوجہ ہندہ پر ناراض ہوتا ہے، ہندہ کا باپ زید سے کہتا ہے کہ یا تو میری دختر کے ساتھ حسن سلوک سے رہا کرو یا اسے طلاق دے دو، زید اور ہندہ کے باپ کے درمیان جھگڑا مچا جاتا ہے، ہندہ باپ کے گھر چلی آتی ہے، زید طلاق نامہ لینے کے لئے دوڑنے لگتا ہے اور کہتا ہے طلاق نامہ لو میں دیتا ہوں، لوگ اسے پکڑ لیتے ہیں، دوسرے دن زید زیورات کا مطالبہ کرتا ہے، ہندہ تین چار ماہ سے میچہ ہے، کیا اس صورت میں ہندہ پر طلاق رجعی واقعی ہو گئی اور عدت ہو چکی ہے تو کیا کیا جاوے، اس صورت میں اگر ہندہ خلع کرنا چاہے تو کیا واجب آتا ہے (ب) جنہیں جو تین ماہ کا حمل کے صورت میں اسقاط یا اجواتی خون ضربہ وغیرہ سے کرنک کی شکل میں رحم میں موجود ہو مسائل عدت میں کیا حکم رکھتا ہے۔

(ج) غصہ کی حالت میں خالد قسم اٹھاتا ہے کہ یہ نر گاؤں اگر بارہ روپے سے فروخت کروں تو میری عورت کو طلاق ہے، دوسرے دن اس بیل کو اٹھارہ روپیہ میں فروخت کر دیتا ہے، خالد کی منکوحہ غیر مدخولہ نابالغہ اس صورت میں کیا حکم رکھتی ہے۔

(الجواب) اس صورت میں ایک طلاق رجعی واقع ہوگی، عدت کے بعد رجعت درست نہیں ہے، البتہ نکاح جدید بدون حلالہ کے کر سکتا ہے۔ (۱) اور خلع طلاق رجعی میں عدت کے اندر ہو سکتا ہے بعد عدت کے خلع نہیں ہو سکتا۔ (ب) اور حمل میں جب تک بعض اعضاء ظاہر نہ ہوں اس وقت تک اس کی سقوط سے عدت پوری نہیں ہوتی اور احکام ولد کے اس کو نہیں دیئے جاتے (۲) درمختار میں کہا کہ ظہور خلقت اعضاء بعد ایک سو بیس یوم کے ہوتی ہے جس کے چار ماہ ہوتے ہیں۔ اور تحقیق اس کی کتب فقہ میں ہے۔ (۳) (ج) اس صورت میں خالد کی زوجہ مطلقہ نہیں ہوگی لعدم وجود الشرط۔

جب تیسری طلاق یاد نہ ہو تو رجعت درست ہے

(سوال ۸۵۰) زید کی دو بیویاں ہیں بوجہ تکرار کے حالت غصہ میں زید نے ایک جلسہ میں دونوں کو طلاق دی، اور زید کو دو مرتبہ طلاق دینا اچھی طرح یاد ہے لیکن تیسری مرتبہ طلاق دینا یاد نہیں، لیکن دونوں بیویاں کہتی ہیں کہ زید نے باہر جا کر تیسری مرتبہ طلاق دی اور ہم نے سنی، اس صورت میں رجوع درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں اگر زید کو دو طلاق کا اقرار ہے تو طلاق بلاشبہ واقع ہو گئی اور تیسری کا اگر زید اقرار کرتا

(۱) وان كانت الطلاق باناً دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضائها (هدایہ باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) ظفیر  
(۲) وفي حق الحامل الخ وضع جميع حملها لان الحمل اسم لجميع ما في البطن وفي الحرح خروج اكثر الولد كما في كل الخ (درمختار) قوله لان الحمل علة لتقدير لفظ الجميع فلو ولدت وفي بطنها آخر تنقضي العدة بالآخر واذا سقطت سقطت ان استبان بعض خلقه انقضت به العدة لانه ولد والا فلا (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱ ط. س. ج ۳ ص ۵۱۱) ظفیر  
(۳) وقالوا يباح اسقاط الولد قبل اربعة اشهر (درمختار) هل يباح الا اسقاط بعد الحمل نعم يباح ما لم تتعلق منه شئ ولن يكون ذلك الا بعد مائة وعشرين يوماً (رد المحتار باب نكاح الرقيق مطلب في حكم اسقاط الحمل ج ۲ ص ۵۲۲ ط. س. ج ۳ ص ۱۷۶) ظفیر



ہے تو تیسری طلاق بھی واقع ہو گئی، اور اس حالت میں رجوع کرنا جائز نہیں ہے، اور بدون حلالہ کے زید ان سے نکاح بھی نہیں کر سکتا، اور اگر زید کو تیسری طلاق کا اقرار نہیں ہے تو محض ہر دو زوجہ کے کہنے سے تیسری طلاق ثابت نہ ہوگی۔ اور شبہ سے بھی طلاق ثابت نہیں ہوئی اس حالت میں رجوع کرنا عدت کے اندر بدون نکاح جدید کے درست ہے لقولہ تعالیٰ الطلاق مرتان (۱) یعنی طلاق رجعی دو طلاق ہیں۔

جب تیسری طلاق دینا شوہر کو یاد نہ ہو

(سوال ۸۵۱) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دے کر چھوڑ دیا، عرصہ تین یا چار سال کے بعد پھر اس سے نکاح کر کے گھر لے آیا، بعض اہل علم نے اعتراض کئے کہ اگر تین طلاق دیا ہے تو یہ نکاح درست نہیں ہوا ہے، جس کے جواب میں وہ شخص کہتا ہے کہ چونکہ زیادہ مدت گزری ہے، اس لئے مجھ کو یاد نہیں آیا ہے کہ دو طلاق دیا یا تین اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

(الجواب) اقول وباللہ التوفیق اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق رجعی واقع ہوئی، عدت کے اندر بدون حلالہ کے نکاح جدید شوہر اول کے ساتھ درست ہے، اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ کے درست ہے اور عدۃ طلاق کی تین حیض ہے اور صورت مسئلہ میں چونکہ عدت گزر چکی ہے لہذا شوہر اول اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ در مختار میں ہے ولو شک اطلق واحدة او اکثر بنی علی الاقل الخ۔ (۲)

لیکن شامی کی رائے کار حجتان اس طرف ہے کہ صورت مسئلہ میں احتیاطاً تین طلاق کا حکم کیا جاوے، (۳) اور بدون حلالہ کے نکاح شوہر اول کے ساتھ درست نہ ہونا چاہئے۔

(۱) سورة البقرہ ۲۹۔ ظفیر۔

(۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الصریح ج ۲ ص ۶۲۳ ط.س. ج ۳ ص ۲۸۳۔ ظفیر۔

(۳) وعن الامام الثانی اذا کان لا یدری اثلاث ام اقل یتحرى وان استویا عمل باحد ذلك علیہ الخ ولعلہ لا یند یعمل باحتیاط خصوصاً فی باب الفروج (رد المختار ج ۲ ص ۶۲۴ ط.س. ج ۳ ص ۲۸۳) ظفیر۔

## باب نہم

## خلع سے متعلق احکام و مسائل

فار غخطی خلع کے ہم معنی ہے اور اس سے طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے (سوال ۸۵۲) اگر کسی نے اپنی زوجہ سے یہ کہا کہ میں نے تجھ کو فار غخطی دی تو اس سے شرعاً طلاق زوجی ہوگی بیابائہ۔ (الجواب) لفظ فار غخطی مبارکہ کا ترجمہ یا اس کے ہم معنی ہے، اور یہ الفاظ خلع سے ہے جو کہ قبول عورت پر موقوف ہے اور اس میں طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے جیسا کہ در مختار باب الخلع میں ہے ھو ازالة ملك النکاح المتوفقة علی قبولها بلفظ الخلع او مافی معناه لیدخل لفظ المبارۃ فانه مسقط (۱) الخ وحکمہ ان الواقع به الخ طلاق بانن قوله ان الواقع به ای بالخلع ولو یلفظ البیع و المبارۃ بحر شامی۔ (۲) اور اگر لفظ فار غخطی کا استعمال محض طلاق میں ہو تو پھر بھی اس لفظ سے طلاق بائنہ واقع ہوگی، کیونکہ یہ لفظ بیئوتہ اور قطع تعلق پر دال ہے جو کہ طلاق بائنہ میں ہوتا ہے۔

## شوہر سے نہ بننے کی صورت میں خلع کرنا بہتر ہے

(سوال ۸۵۳) ایک عورت کا خاوند نہ نان نفقہ دیتا ہے اور نہ مرد دیتا ہے اور مرد کی ڈگری بھی عدالت نے کر دی تھی مگر بوجہ مفلسی وصول نہ ہو سکی، اب وہ عورت مجبور ہو کر یہ چاہتی ہے کہ عدالت سے چارہ جوئی اس بات کی کرے کہ مرد معجل کے عوض میں خلع کر لوں اور خاوند سے کچھ واسطہ نہ رہے (الجواب) بصورت ناموافقت زوجین یہ بہتر ہے کہ خلع ہو جاوے لیکن خلع میں رضا مندی زوجین کی ضرورت ہے، عورت تو خود چاہتی ہے اور خلع پر راضی ہے مرد کو بھی راضی کر لینا چاہئے اگر وہ بعض مرد خلع کر لے گا خلع ہو جاوے گا اور عورت اس کی قید نکاح سے باہر ہو جاوے گی، پس شوہر کو سمجھانا چاہئے یا بذریعہ حکام اس کو مجبور کیا جاوے کہ وہ خلع کر لے۔ (۳)

## بذریعہ خلع طلاق حاصل کرنا جائز ہے

(سوال ۸۵۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو بہت مجبور کر رکھا ہے اور بد معاش آدمی ہے اور نہ نان و نفقہ دیتا ہے نہ خبر گیری کرتا ہے ایسی عورت کو طلاق بطور خلع کے دلوانی چاہیے کہ نہیں، اگر اس پر بھی طلاق نہ دے تو حاکم وقت سے کہہ کر جبراً طلاق دلائی جاسکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) حنفیہ کے مذہب کے موافق اس صورت میں بدون طلاق دینے شوہر کے تفریق نہیں ہو سکتی، البتہ خلع ہو سکتا ہے، خلع کی صورت یہ ہے کہ عورت مثلاً مرد معاف کر دے اور شوہر طلاق دے دے، اور حاکم وقت اگر جبراً شوہر سے طلاق دلواوے تو یہ صورت بھی ہو سکتی ہے طلاق واقع ہو جاوے گی، کیونکہ حنفیہ کے نزدیک اگر

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۶۶ وج ۲ ص ۷۶۷ ط. س. ج ۳ ص ۴۳۹، ۴۴۱. ظفیر

(۲) دیکھئے رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۰. ظفیر

(۳) واذا تشاق الزوجان وخافا ان لا یقیماحدود اللہ فلا یاس بان تفتدی نفسها منه بمال یخلعها به الخ فاذا فعل ذلك وقع بالخلع تطلیقہ بانن ولزمها المال الخ (ہدایہ باب الخلع ج ۲ ص ۳۸۳) ویجب الطلاق لو فات الا مساک بالمعروف (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲ ط. س. ج ۳ ص ۲۲۹ ظفیر



سے بھی طلاق ہو جاوے گی کما صرح به الفقهاء کذا فی الدر المختار۔ (۱)

### طلاق بائن کے بعد خلع درست نہیں

(سوال ۸۵۵) طلاق بائن کے بعد اگر خلع کیا تو صحیح ہو گا یا نہیں، اور یہ خلع تیسری طلاق ہو گی یا نہیں۔  
(الجواب) کتب فقہ میں تصریح ہے لا يلحق البائن البائن، (۲) لہذا طلاق بائنہ کے بعد خلع صحیح نہ ہو گا اور اس سے طلاق واقع نہ ہو گی فی الدر المختار خرج به الخلع فی النکاح الفاسد و بعد البینونة والردة فانه لغو کذا فی الشامی۔ (۳)

### خلع کے بعد گزشتہ نان و نفقہ باقی نہیں رہتا ہے

(سوال ۸۵۶) ایک عورت منکوحہ نے اپنے شوہر سے بعض مهر شرعی کے بالمقطع ایک راس بھینس کم مالیت کی لے کر اپنی رضا مندی سے خلع کر لیا اور بھینس لے کر اپنے بہنوئی کے ہمراہ چلی گئی، اب عورت مذکور باغواء مخالفین شوہر پر عدالت میں نان نفقہ کی دعویدار ہے، اور شوہر کو یہ جو خلع ہو جانے کے نان نفقہ دینے سے قطعی انکار ہے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) در مختار میں ہے ویسقط الخلع الخ و المبراة کل حق ثابت وقتها لكل منهما علی الآخر مما يتعلق بذلك النکاح الخ الانفقه العدة وسکناها فلا یسقطان الا اذ انص علیها الخ۔ (۴) اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ عورت کا دعویٰ گزشتہ زمانہ کے نفقہ کا صحیح نہیں کیونکہ خلع سے گزشتہ نفقہ سب ساقط ہو جاتا ہے، اور صورت مسئلہ میں خلع صحیح ہے لہذا نفقہ بھی ساقط ہے، البتہ عدت کا نفقہ بدون تصریح کرنے کے ساقط نہیں ہوتا، پس صورت مسئلہ میں عورت عدت کے نفقہ کا دعویٰ کر سکتی ہے، اور گزشتہ زمانہ حالت نکاح کے نفقہ کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔

### شوہر کی مرضی کے خلاف خلع نہیں

(سوال ۸۵۷) ایک شخص اپنی زوجہ کو طرح طرح کی ایذائیں دیتا ہے اور ایسی خواہش ناجائز رکھتا ہے جس سے غریب عورت کو بہر حال انکار کرنا پڑتا ہے حتیٰ کہ حالت حیض میں مقاربت چاہتا ہے جس سے وہ انکار کرتی ہے، اس پر سخت زد و کوب کی جاتی ہے، ان وجوہ سے عورت خاوند کے گھر جانا نہیں چاہتی اور خاوند طلاق بھی نہیں دیتا، اب اس کا انکار خاوند کے گھر جانے سے جائے یا بے جا اگر شوہر طلاق نہ دے تو حاکم وقت سے خلع کر سکتی ہے یا نہیں، اگر خلع کر سکتی ہے تو دین مهر کا دعویٰ کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) عورت کا اپنے شوہر کے گھر نہ جانا جو بیجا ایذا دہی و ناجائز حرکتوں کے جائز و با موقع ہے، لیکن خلع

(۱) یوقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ ولو عبد او مکرها فان طلاقه صحیح (الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ ط. س. ج ۳ ص ۲۳۵) و اذا تشاق الزوجان وخافا ان لا یقیما حدود الله فلا بأس ان یفندی نفسها منه یمال یخلعها به (ہدایہ باب الخلع ج ۲ ص ۳۸۳) ظفیر. (۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الکئیات ج ۲ ص ۶۴۶ ط. س. ج ۳ ص ۱۲۳۰۸ ظفیر. (۳) ایضاً باب الخلع ج ۲ ص ۱۲۷۶۶ ظفیر. (۴) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۷ ط. س. ج ۳ ص ۷۷۸ ظفیر.

بدون رضا مندی شوہر کے نہیں ہو سکتا۔ خلع کے بعد مہر وغیرہ ساقط ہو جاتا ہے۔ (۱)

جبراً خلع سے بھی طلاق بائنہ ہو جاتی ہے

(سوال ۸۵۸) ہندہ نابالغہ دختر عمر کا نکاح زید سے ہوا تھوڑے دنوں کے بعد عمر نے اپنی لڑکی نابالغہ کا زید سے خلع کرانا چاہا، زید نے انکار کیا مگر عمر اور چند لوگوں نے زید سے جبراً خلع کر لیا اور یہ لکھوا لیا کہ میں نے ہندہ نابالغہ منکوحہ بنت عمر کو خلع کیا اور مجھ کو دین مہر معاف کیا، اس صورت میں خلع ہو لیا نہیں۔

(الجواب) قال فی الدر المختار خلع الاب صغیرتہ بما لہا او مہرہا طلقت فی الاصح الخ ولم يلزم المال الخ ای لا علیہا ولا علی الاب الخ (۲) شامی ج ۲ ص ۵۶۸۔ حاصل اس کا یہ ہے کہ باپ نے اگر صغیرہ کی طرف سے بعض اس کے مال کے یا اس کے مہر کے خلع کیا اس پر طلاق بائنہ واقع ہو جاوے گی اور مال کسی پر لازم نہ آوے گا اور مہر ساقط نہ ہوگا، پس یہی جواب اس مسئلہ کا ہے۔

عورت سے زبردستی ایک ہزار کے اقرار پر مرد نے خلع کیا کیا حکم ہے

(سوال ۸۵۹) زید نے اپنی منکوحہ ہندہ سے مبلغ ایک ہزار روپیہ پر خلع کیا، ہر چند ہندہ نے علانیہ طور پر اعطاء روپیہ سے انکار کیا مگر زید نے ہندہ کو تحذیر و تخویف سے اقرار روپیہ کا کر لیا کیا بموجب شریعت نکاح باطل ہے، ورنہ تقدیر انفاک نکاح روپیہ ہندہ پر واجب الاداء ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں خلع صحیح ہے اور عورت پر ایک طلاق بائن واقع ہو گئی، اور زوجہ کے ذمہ ہزار روپیہ لازم نہیں، در مختار میں ہے اگر ہذا الزوج علیہ تطلق بلا مال لان الرضا شرط للزوم المال وسقوطه (۳) اور رد المحتار میں ہے قوله علیہ ای علی الخلع منح ای علی ان تقول له خالعتی وفي البحر علی القبول ای اذا كان هو المبتدی بقوله خالعتک فافهم قوله تطلق ای بانئنا ان كان بلفظ الخلع ور جمعاً ان كان بلفظ الطلاق علی مال کما مر و یاتی قوله شرط للزوم المال ای علیہا وهو البدل المذكور فی الخلع قوله وسقوطه ای عن الزوج وهو المهر الذی علیہ (۴) اور مہر عورت کا جو بذمہ شوہر ہے ساقط ہو جائے گا، در مختار میں ہے ویسقط الخلع الخ والمباراة الخ کل حق الخ لکل منهما علی الآخر مما يتعلق بذلك النکاح۔ (۵)

فارغ خطی کن اسباب کی بنیاد پر حاصل کرنا درست ہے

(سوال ۸۶۰) زوجہ اپنے خاوند سے کن کن وجوہ سے شرعاً فارغ خطی حاصل کر سکتی ہے۔

(الجواب) جب موافقت نہ ہو، اور ایک دوسرے کے حقوق ادا نہ کر سکے تو جائز ہے کہ شوہر سے طلاق لیوے اگر

(۱) واذا تشاق الزوجان وخافا ان لا یقیما حدود اللہ فلا بأس بان تفتدی نفسها بما ل یخلفها به الخ فاذا فعل ذلك وقع بالخلع تطلیقہ بانئ الخ والمباراة کالخلع کلاهما یسقطان کل حق لکل واحد من الزوجین علی الآخر مما يتعلق بالنکاح عند ابی حنیفہ (ہدایہ باب الخلع ج ۲ ص ۳۸۳ و ج ۲ ص ۳۸۷) ظفیر (۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الخلع ج ۲ ص ۷۸۲ ط.س. ج ۳ ص ۱۲۴۵۷ ظفیر (۳) ایضاً باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۲ ط.س. ج ۳ ص ۱۲۴۴۶ ظفیر (۴) رد المختار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۲ ط.س. ج ۳ ص ۱۲۴۴۶ ظفیر (۵) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۸ ط.س. ج ۳ ص ۱۲۴۵۲ ظفیر



وہ بلا کچھ معاوضہ لئے طلاق نہ دیوے تو کچھ معاوضہ دے کر طلاق لیوے یا خلع کر لوے اور اس سے اپنا پیچھا چھڑا لیوے بدون خلع یا طلاق کے عورت اس کے نکاح سے خارج نہیں ہو سکتی، اور قصور اگر مرد کا ہو تو مرد کو کچھ معاوضہ لینا مکروہ ہے۔ (۱)

خلع کا کاغذ فریقین کی مرضی سے لکھ گیا تو خلع ہو گیا، اس کے پھاڑنے سے خلع ختم نہیں ہوگا (سوال ۸۶۱) زوجین کی باہم ناچاقی پر دونوں میں یہ گفتگو ہوئی کہ اب ہم میں کوئی صورت گذارہ کی اور اتفاق باتی کی نہیں ہے، شوہر نے کہا کہ طلاق نامہ لکھتا ہوں اور عورت نے کہا کہ میں مہر کی معافی کا کاغذ لکھتی ہوں، چنانچہ دونوں نے ان کاغذات کو لکھا، ان کے لکھنے کے بعد شوہر کا بڑا بھائی آگیا، اس سے دونوں نے واقعہ بیان کیا کہ ہم دونوں میں اتفاق اور گذران کی کوئی صورت نہ تھی، اس لئے ہم نے باہم خلاصی کر لی ہے، شوہر کے بڑے بھائی نے ان دونوں کو بڑا بھلا کہا، اور دونوں سے کاغذ چاک کر دیا تو آیا اس صورت میں خلع ہو یا نہیں اور طلاق ہوئی یا نہیں

(الجواب) زوجین میں باہم خلع ہو گیا اور خلع طلاق بائن ہوتا ہے۔ اور جب کہ تحریر خلع کی طرفین سے ہو گئی شوہر نے طلاق کا کاغذ لکھ لیا اور عورت نے مہر کی معافی کا کاغذ لکھ لیا اور سامنے برادر کلاں شوہر کے یہ تقریر کی کہ ہم میاں بیوی میں گذارہ کی کوئی صورت نہ تھی لہذا ہم نے خلاصی کر لی تو خلع پورا ہو گیا اور طلاق بائن عورت پر واقع ہو گئی اور مہر ساقط ہو گیا۔ (۲) پھر برادر کلاں شوہر کے بڑا بھلا کہنے سے اگر وہ دونوں کاغذ چاک کر دیئے گئے تو اس کا کچھ اثر خلع کے جائز ہونے پر نہیں پڑتا اور خلع باطل نہیں ہوتا، الحاصل عورت مذکور اپنے شوہر کے نکاح سے خارج ہو گئی اور مطلقہ ہو گئی ہے عدت گذرنے پر وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ ہکذا فی کتب الفقہ۔

### خلع شوہر کی بغیر مرضی نہیں ہو سکتا ہے

(سوال ۸۶۲) زید کی زوجہ منکوحہ اگر زید سے بوجہ تکلیف نان نفقہ یا زود کو بلا ضرورت یا طبعاً ناراض اور متنفر ہو، اور کسی طرح زید کے نکاح میں رہنا پسند نہ کر کے اپنے مہر معاف کر کے طلاق چاہتی ہو اور شوہر اس کا جوہ کسی طرح ضد اطلاق نہ دیتا ہو، اور ایذا رسانی عمل میں لاتا ہو، ایسی صورت میں شرعاً زید منکوحہ کو قید نکاح سے آزادی دلوائی جاسکتی ہے یا نہیں، اور عورت کی اولاد جو صلب زید سے بعمر ڈیڑھ سالہ ہو وہ زید کو دلوائی جاسکتی ہے یا عورت کو۔ (الجواب) یہ صورت خلع کی ہے کہ عورت اپنا مہر معاف کر دے اور شوہر طلاق دے دے، ایسی حالت میں کہ باہم زوجین کے متنفر ہے یہ ضروری ہے کہ خلع ہو جاوے، مگر خلع ہو یا طلاق بدون شوہر کی رضا مندی کے کچھ نہیں ہو سکتا اور شرعاً ایسی کوئی صورت نہیں ہے کہ بدون طلاق دینے شوہر کے یا بدون خلع کرنے کے عورت اس

(۱) ولا یاس بہ عند الحاجة للشقاق بعدم الوفاق بما یصلح للمہر الخ وکرہ تحریم اخذشی الخ ان نشر وان نشرزت لا (در مختار) قولہ للشقاق ای لو جرد الشقاق وهو الاختلاف والتخاصم وفي القہستانی عن شرح الطحاوی السنة اذا وقع بین الزوجین اختلاف ان یجتمع اہلہما لیصلحا بینہما فان لم یصلحا جاز الطلاق والخلع اه (رد المختار باب الخلع ج ۲ ص ۷۶۷ ط. س. ج ۳ ص ۴۱۱) ظفر (۲) کتب الطلاق ان مستیبا علی نحولوح وقع ان نوى وقيل مطلقا (در مختار) المراد بہ فی الموضعین نوى او لم یبنو الخ ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب (رد المختار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ ط. س. ج ۳ ص ۲۴۶) وحکمہ ان الواقع بہ الخ وبالطلاق الصریح علی مال طلاق یائن (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۰ ط. س. ج ۳ ص ۴۱۶) ظفر۔

کے نکاح سے خارج ہو جاوے، پس جس طرح ہو شوہر کو مجبور کیا جاوے کہ خلع کر لے یا طلاق دے دے، اگر ویسے نہ مانے تو بذریعہ حاکم کے ایسا کر لیا جاوے یعنی حاکم شوہر کو مجبور کرے کہ یا وہ نان و نفقہ دیوے اور زوجہ کی خبر گیری کرے ورنہ خلع کر لے یا طلاق دے دے ہکذا فی کتب الفقہ (۱)

### شوہر کے قبول کرنے کے بعد خلع ہوتا ہے

(سوال ۸۶۳) زوجہ اپنے شوہر سے بسبب تشدد زوج تقریباً گیارہ سال سے علیحدہ ہے، شوہر کو اس کے نان نفقہ سے کوئی واسطہ نہیں ہے زوجہ اپنے ماں باپ کے گھر رہتی ہے، اس نے اپنے شوہر کو بلا کر بمواجہ دو شاہدوں کے یہ الفاظ کہے کہ میں بالعوض مبلغ آٹھ سو روپیہ اپنے دین مہر کے جو تمہارے ذمہ واجب الاداء ہیں تم سے خلع کرتی ہوں، تاریخ امروزہ سے مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں، ایام عدت گزارنے کے بعد مجھے اختیار ہوگا کہ اپنا نکاح دوسرے کے ساتھ کر لوں۔

شوہر نے یہ الفاظ پورے طور پر سنے اور بغور اس کی طرف دیکھ کر مکرر اس سے پوچھا کہ اب تم کو کوئی دعویٰ تو مجھ سے نہ ہوگا، عورت نے جواب دیا کہ اب نہ مجھ کو تم سے کوئی واسطہ ہے اور نہ کوئی دعویٰ ہوگا، یہ سن کر شوہر اپنے مکان جو تقریباً باہر کو س ہے چلا گیا۔ آیا یہ خلع ہو گیا یا نہیں اور بعد ایام عدت عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) شوہر کا قبول کرنا اس خلع کو سوال میں مذکور نہیں ہے اور محض یہ کہنا شوہر کا کہ اب تم کو کوئی دعویٰ تو مجھ سے نہ ہوگا تمہید تھی قبول کرنے کی، اگر اس کے بعد شوہر اسی مجلس میں یہ کہہ دیتا کہ میں نے قبول کیا یا مجھے منظور ہے تو خلع پورا ہو جاتا، پس محض اس قدر بیان سے جو سوال میں مذکور ہے خلع نہیں ہوا، اور عورت کو نکاح ثانی کرنا درست نہیں ہے کما فی رد المحتار قوله فصح رجوعها قبل قبوله ای اذا كان الا ابتداء منها بان قالت اختلعت نفسي منك بكذا فلها ان ترجع عنه قبل قبول الزوج ويطل بقيا منها عن المجلس وبقيامه ايضا ولا يتوقف على ما وراء المجلس بان كان الزوج غائبا حتى لو بلغه وقبل لم يصح الخ۔ (۲)

### بغیر طلاق یا خلع دوسرا نکاح جائز نہیں

(سوال ۸۶۴) زید اپنی زوجہ ہندہ کو بارہ سال سے روٹی کپڑا نہیں دیتا، نہ خلع پر رضامندی ظاہر کرتا ہے نہ طلاق دیتا ہے ہندہ نے مال نفقہ کا دعویٰ عدالت میں کیا وہ خارج ہو گیا، ہندہ چاہتی ہے کہ خلع ہو جاوے ورنہ طلاق مل جائے تاکہ دوسرا نکاح کر سکے۔

(الجواب) زید سے یا طلاق لی جائے یا خلع کیا جائے، بدون اس کے ہندہ اس کے نکاح سے خارج نہ ہوگی، اور دوسرا نکاح ہندہ کا صحیح نہ ہوگا۔ (۳)

(۱) ويجب ای الطلاق لوفات الا مساك بالمعروف (الدر المختار علی هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲ ط.س. ج ۳ ص ۲۲۹) ظفیر (۲) رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۶۹ ط.س. ج ۳ ص ۴۴۲ ۱۲ ظفیر (۳) واما نکاح منکوحۃ الغير ومعتدته (الی قوله) لم یقل احد بجوازه فلم یعقد اصلا (ایضا باب العدة ج ۲ ص ۸۳۵ ط.س. ج ۳ ص ۵۱۶) ظفیر



خلع بغیر شوہر کی رضا مندی نہیں ہو سکتا ہے

(سوال ۸۶۵) خالد ہندہ کا شوہر ہندہ کے زوج کے قابل نہ رہنے کی وجہ سے ہندہ کے ساتھ بے رحمی سے پیش آتا ہے، اور شرم دنیا کی وجہ سے طلاق بھی نہیں دیتا، ایسی حالت میں کیا ہندہ دعویٰ خلع کر کے دوسری شخص سے نکاح کر سکتی ہے؟ اور مہر پانے کی مستحق ہے یا نہیں۔

(الجواب) طلاق اور خلع بدون رضائے شوہر ہو نہیں سکتا، (۱) پس اگر شوہر طلاق دے دیوے یا خلع کرے، ہر دو صورت میں بعد انقضائے عدت ہندہ دوسرا عقد کر سکتی ہے، اور اگر شوہر وطی کر چکا ہے تو مہر پورا لازم ہوگا۔ (۲) لیکن خلع میں مہر ساقط ہو جاتا ہے۔ (۳)

نابالغہ خلع بذریعہ ولی کر سکتی ہے

(سوال ۸۶۶) ہندہ نابالغہ بولایت اپنے پدر عمر کے اپنے شوہر سے جو بالغ ہے بمعافی مہر خلع کرنا چاہتی ہے یہ صورت خلع جائز ہے یا نہیں اور شوہر کے ذمہ سے مہر ساقط ہو گا یا نہ۔

(الجواب) خلع مذکور شرعاً جائز ہے اور شوہر کے ذمہ سے مہر ساقط ہو جاوے گا ویسقط الخلع والمباراة الخ کل حق لکل منهما علی الآخر مما يتعلق بذلك النکاح الخ در مختار ملخصاً (۴)

نابالغ شوہر سے خلع کی کوئی صورت نہیں

(سوال ۸۶۷) ہندہ نابالغہ کا عقد بحر نابالغ کے ساتھ ہوا، ہندہ بالغہ ہو گئی بحر ہنوز نابالغ ہے لہذا ہندہ اس سے خلع کر سکتی ہے یا نہیں اور بحر طلاق دے سکتا ہے یا نہ؟ اگر نہیں تو اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے یا خلع کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) نابالغ کی طلاق اور خلع دونوں باطل ہیں نہ وہ طلاق دے سکتا ہے نہ خلع کر سکتا ہے اور نہ اس کا ولی اس کی طرف سے طلاق دے سکتا ہے نہ خلع کر سکتا ہے، پس بعد بلوغ بحر اگر وہ چاہے خلع کرے یا طلاق دے دے قبل بلوغ بحر کچھ نہیں ہو سکتا (۵)

(۱) الحدیث ابن ماجہ الطلاق لمن اخذ بالساق (در مختار) کنایۃ عن ملک المتعۃ (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵) ظفیر۔

(۲) وینا کذا المہر عندو طنی او خلوة صحت من الزوج (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۵۴ ط. س. ج ۳ ص ۱۱۸) ظفیر۔

(۳) ویسقط الخلع الخ کل حق لکل منهما علی الآخر مما يتعلق بذلك النکاح (در مختار) قولہ کل حق شمل المہر والنفقة المفروضة الخ (رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۷ ط. س. ج ۳ ص ۵۴۲) ظفیر۔

(۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۷ خلع الاب صغیرتہ بما لہا او مہر ہا طلقنت فی الاصح کما لو قبلت ہی وہی ممیزۃ ولم یلزم المال لانہ تبرع (در مختار) قولہ لم یلزم المال ای لا علیہا (لا علی الاب علی قول ابن سلمہ وعنه یلزمہ وان لم یضمن جامع الفصولین اما اذا ضمنہ فلا کلام فی لزومہ علیہ) ایضاً باب الخلع ج ۲ ص ۷۸۲ ط. س. ج ۳ ص ۵۷) ظفیر۔

(۵) لا یقع طلاق المولی علی امرأۃ عبده الخ والمصی ولو مراہقاً او اجازہ بعد البلوغ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۶ ط. س. ج ۳ ص ۲۴۲) وشرطہ ای الخلع کالطلاق (در مختار وهو اہلیۃ الزوج) ایضاً باب الخلع ج ۲ ص ۷۶۸ ط. س. ج ۳ ص ۴۴۱) ظفیر۔

## ولی کی اجازت کے بغیر خلع

(سوال ۸۶۸) فی رد المحتار باب الخلع قوله و كذا الكبيرة الخ ای اذا خلعتها ابوها بلا اذنها فانه لا يلزمها المال بالا ولی لا نه كالا جنبی فی حقها وفي الفصولین اذا ضمنه الاب او الا جنبی وقع الخلع ثم اجازت نفذ عليها وبری الزوج من المهر و الا ترجع به على الزوج والزوج على المخالعة . وان لم یضمن توقف الخلع على اجازتها فان اجازت جاز وبری الزوج عن المهر والا لم یجز . قال فی الذخيرة ولا تطلق وقال غيره ينبغي ان تطلق لا نه معلق بالقبول وقد وجد الخ ای يقول المخالعة . وفي البرازية وان لم یضمن توقف على قبولها فی حق المال قال هذا دلیل على ان الطلاق واقع وقيل لا يقع الا باجازتها الخ (۱) انتهى یعنی اگر بلا اذن و اجازت اب الکبیر بمعوض صدق کبیر بازوج خلع کند طلاق واقع شود یا نه۔ در ذخیره و دیگر کتب فقہ عدم وقوع اگر فتنه و در برزازیہ وقوع طلاق را اکتون فتویٰ بر کدام قول داده شود، ای طلاق واقع شود یا نه۔

(الجواب) وقوع طلاق دریں صورت رائج است کما قال فی موضع آخر وحاصله انه فی الصغيرة لا يلزم المال مع وقوع الطلاق (۲) شامی قوله طلقت فی الاصح وقيل لا تطلق لا نه معلق بلزوم المال وقد عدم و وجه الاصح انه معلق بقبول الاب وقد وجد برزازیہ (۳) . رد المحتار ج ۲ ص ۵۶۸.

باپ نے خلع کر یا شوہر نے طلاق دی مگر عورت نے قبول نہیں کیا، کیا حکم ہے

(سوال ۸۶۹) اگر اب الزوج و اماذ خود را بجوید کہ من ترا زیور ایسکہ تو داده یودی بتو واپس دہم بلکہ صد و پنجاہ روپیہ دیگر بتو دہم تو دختر مرا طلاق دہ، پس اب الزوج زیورات مذکورہ و صد و پنجاہ روپیہ حوالہ داما کرد۔ داما گفت کہ من فلانہ بنت فلاں را سہ طلاق دادم دریں صورت طلاق بلا قبول زن واقع خواہد شد یا نه۔

(الجواب) دریں صورت طلاق واقع شود، و این طلاق بالمال است و باینکہ است و قبول زن شرط وقوع طلاق نیست کما مر فی المسئلة الا ولی فان خالعتها الاب على مال ضامناله ای ملتزماً لا کفیلاً لعدم وجوب المال علیها صح و المال علیہ کالخلع من الا جنبی فالاب ولی (در مختار) قوله کالخلع من الا جنبی ای الفضولی و حاصل الا مرفیہ انه اذا خاطب الزوج فان اضاف البدل الی نفسه على وجه یقید ضمانه له او ملکہ ایاہ کان خلعتها بالف على او على انی ضامن او على الفی هذه او على عبدی هذا ففعل صح و البدل علیہ الخ شامی۔ (۳)

(۱) دیکھئے رد المحتار باب الخلع مطلب فی خلع الصغيرة ج ۲ ص ۷۸۲ ط. س. ج ۳ ص ۵۷ . ظفیر.

(۲) رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۸۳ ط. س. ج ۳ ص ۵۷ . ظفیر.

(۳) رد المحتار باب الخلع مطلب فی خلع الصغيرة ج ۲ ص ۷۸۲ ط. س. ج ۳ ص ۵۷ . ظفیر.

(۴) ایضاً مطلب فی خلع الفضولی ج ۲ ص ۷۸۲ ط. س. ج ۳ ص ۵۸ . ظفیر.



مہر کے عوض خلع ہوا ہے کیا شوہر کا دیا ہوا مہر واپس لے سکتا ہے؟

(سوال ۸۷۰) اگر زوجہ قبول خلع در بدل مہر کند در ان بقیہ مہر لودین شود یا نہ۔ و شوہر مالیکہ پیش از خلع بہ زوجہ در بعض مہر دادہ باشد رجوع خواہد کرد یا نہ از عبارت ذیل چہ مراد است قال الشامی ناقلاً عن البحر قال وقد ظہر لی ان محل البراءۃ ما اذا خالعتها بعد دفع المعجل فانها براء عن المعجل وبراء هو عن المنوجل ولذا قال فی المحيط الصحیح انه یسقط المہر وما قبضت المرءۃ فهو لها وما بقى فی ذمتہ یسقط۔ (۱) الخ قال فی الفتاوی الخیریۃ لا یرجع بہ ای بالمقبوض علی الصحیح۔

(الجواب) آنچہ شامی از بحر نقل کردہ ہمیں صحیح است کہ آنچہ از مہر قبل خلع بہ زوجہ دادہ شد اگر بعض مہر ست رو آں نہ کر وہ شود و آنچہ بذمہ شوہر باقی ماندہ است ساقط شود۔ پس معلوم شد کہ بعد از خلع چیزے بذمہ شوہر باقی نہ ماندہ است، اگر خواہد داد ہیہہ شمر وہ شود، اگر موانع از رجوع یافتہ نہ شود رجوع می توان کرد۔ (۲)

خلع میں جو طلاق دی اس سے کون سی طلاق ہوئی

(سوال ۸۷۱) عطاء محمد نے اپنی زوجہ مسماۃ جمی سے بعض مبلغ پچاس روپیہ زر مہر کے خلع کر لیا اور مسماۃ کو طلاق دے دی، اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق بائنہ مسماۃ جمی زوجہ عطا محمد پر واقع ہو گئی ہے۔ (۲)

چھوڑتا ہوں جہاں دل چاہے چلی جائے کہنے سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے

(سوال ۸۷۲) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو مال لے کر فار غلطی لکھ دی، جس میں یہ الفاظ درج ہیں میں مسماۃ فلاں کو چھوڑتا ہوں جس جگہ اس کا دل چاہے چلی جاوے طلاق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اگر بہ نیت طلاق شوہر نے یہ الفاظ لکھے تھے تو طلاق بائنہ واقع ہو گئی، اور چونکہ شوہر نے اس فار غلطی پر مال لیا ہے اس لئے ونوع طلاق اغلب ہے، پس اگر شوہر اس کو رکھے تو دوبارہ نکاح کرے۔ (۲)

بیوی علیحدگی چاہے تو کیا کیا جائے

(سوال ۸۷۳) ایک شخص اپنی بیوی پر ظلم و تعدی کرتا ہے، زوجہ نے چودھری کے پاس آکر فریاد کی، کہ ہمارے درمیان انفصال قطع تعلق کراویں، اس صورت میں کیا حکم ہے، اس قسم کا کوئی فیصلہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بھی ہوا ہے یا نہیں۔

(۱) رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۸۴ ط. س. ج ۳ ص ۵۹ ظفیر (۲) قال الزوج خالعتك فقبلت المرأة ولم يذكر امالا طلقت لوجود الايجاب والقبول وبری عن المہر المنوجل لو كان عليه والا لم يكن شيئاً ردت عليه ما ساق اليها من المہر المعجل لسا مراه معاوضة (در مختار) قال فی البحر و ظاهر اول العبارة ان المہر اذا كان مقبوضاً فلا رجوع له و صريح آخرها الرجوع وبه صرح فی الخاليہ فحينئذ لم يبرأ كل منهما عن صاحبه وقد ظہر لی ان محل البراءۃ ما اذا خالعتها بعد دفع المعجل فانها تبرأ عن المعجل وبراء هو عن المنوجل ولذا قال فی المحيط الصحیح انه یسقط المہر ما قبضت المرأة فهو لها وما بقى فی ذمتہ یسقط ۵۱ (رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۸۴ ط. س. ج ۳ ص ۵۹ ظفیر (۳) وقع طلاق بائن فی الخلع رجعی فی غیرہ (در مختار) قوله بائن فی الخلع لا نه من الكتابيات الدالة على قطع الوصلة فكان الوقع به باننا (رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۲ ط. س. ج ۳ ص ۵۲ ظفیر (۴) فاذا فعل ذلك وقع بالخلع تطليقة بانئة ولزمها المال لقوله عليه السلام الخلع تطليقة بانئة ولا نه بحتم الطلاق حتى صار من الكتابيات والواقع بالكتابيات بائن (هدايہ باب الخلع ج ۲ ص ۵ ظفیر

(الجواب) اس صورت میں برضا مندی زوجین خلع ہو سکتا ہے۔ اور خلع آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی ہوا ہے خلع کے سواء اور کوئی صورت عہدگی فیصلہ کی نہیں ہے۔ (۱)

جس سے روپیہ لے کر شوہر سے خلع حاصل کیا اس سے نکاح جائز ہے

(سوال ۸۷۴) ہندہ کو زید نے اس لئے روپیہ دیا کہ وہ اپنے شوہر سے خلع کر لے، اس بنا پر ہندہ نے زید سے روپیہ لے کر خلع کر لیا اور عدت گزار کر زید ہی سے نکاح کر لیا، نکاح ہو لیا نہیں۔

(الجواب) نکاح ہو گیا شرائط صحت نکاح پائی گئی، فان خالعهها الاب علی مال ضامنہ ای ملتزم مالا فیلا لعدم وجوب المال علیها صح والمال علیہ کالخلع مع الا جنبی فلا ب اولی الخ (در مختار) قوله کالخلع مع الا جنبی ای الفضولی وحاصل الا مر فیہ انه اذا خاطب الزوج فان اضاف البدل الی نفسه علی وجه یفید ضمانہ له او ملکہ ایاہ کان خلعها بالف علی الخ ففعل صح۔ (۲)

پس جب کہ اجنبی شخص اپنے پاس سے مال دے کر شوہر سے خلع کر اسکتا ہے بلا امر و قبول زوجہ تو جبکہ زوجہ خود ایسا کرے کہ دوسرے شخص سے مال لے کر اپنے شوہر سے خلع کرے بدرجہ اولیٰ درست ہے، اور جبکہ خلع درست ہوا، اور خلع طلاق ہے پس بعد انقضائے عدت نکاح صحیح ہوا۔

شوہر کو ب عوض خلع کتنی رقم لینا جائز ہے

(سوال ۸۷۵) زوجہ زید خواہاں خلع سے خاوند کو کس قدر رقم لینا جائز ہے؟

(الجواب) فقہاء نے اس بارے میں یہ تفصیل کی ہے کہ اگر قصور شوہر کا ہے اور نافرمانی اس کی طرف سے ہے تو خلع میں اس کو عورت سے کچھ مال لینا حرام ہے، اور اگر نافرمانی زوجہ کی طرف سے ہے تو درست ہے، پھر یہ اختلاف ہے کہ دیئے ہوئے سے زیادہ لینا درست ہے یا نہیں؟ صحیح یہ ہے کہ جائز ہے مگر خلاف اولیٰ ہے و کرہ تحریماً اخذ شئی ان نشزوان نشزت لا ولو منه نشوز ایضاً ولو باکثر مما اعطاها علی الا وجه فتح وصحح الشمنی کراهة الزیادة تعبیر الملتقی لا باس به یفید انها تنزیہیة وبه یحصل التوفیق۔ (۳)

شوہر کی منظور کے بغیر قاضی خلع نہیں کر سکتا ہے

(سوال ۸۷۶) عمر کو کسی جرم میں ۳ ماہ کی قید ہوئی، قاضی نے اس کی بی بی کو بلوا کر خلع کا حکم کر دیا، بغیر علم و اذن شوہر خلع ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) نہیں ہو سکتا۔ (۴)

(۱) عن ابن عباس ان امرأة ثابت بن قیس اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ثابت بن قیس ما اعتب علیہ فی حلق ولا دین ولكن اکره الکفر فی الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتردین علیہ حدیثہ قالت نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل الحدیث فطلقها تطلیقاً رواہ البخاری وعن نافع عن مولاة لصفیة بنت ابی عبید انها اختلعت من زوجها بکل شئی لہا رواہ مالک (مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴) ظفیر۔ (۲) دیکھئے رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۸۳ ط. س. ج ۳ ص ۴۵۸ ظفیر، (۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۱ ط. س. ج ۳ ص ۴۴۵ ظفیر، (۴) هو ازالة ملك النکاح الخ المتوفقة علی قبولها الخ وشرط کالطلاق (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۶۶ ط. س. ج ۳ ص ۴۳۹) ظفیر۔



## طلاق کا کاغذ جب شوہر کی مرضی سے لکھ گیا تو طلاق واقع ہوگی اب اس کی واپسی کا کوئی فائدہ نہیں

(سوال ۸۷۷) ہندہ کے باپ نے ہندہ کی شادی زید سے کر دی، دو تین برس بعد ہندہ وزید میں نا اتفاقی ہو گئی، اور ہندہ اپنے باپ کے پاس چلی آئی جس کو عرصہ ۴ برس کا ہوا، اس عرصہ میں زید نے ہندہ کے نان و نفقہ کی کچھ خبر نہیں لی، اب عرصہ ۴ ماہ کا ہوا کہ ہندہ نے کوشش کی کہ یا مجھ کو طلاق دے دے یا رکھ لے، زید نے رکھنے سے انکار کیا اور کہا کہ اگر ہندہ مہر معاف کر دے تو میں طلاق دے دوں، چنانچہ ہندہ نے ۸ / کے کاغذ پر لکھ دیا کہ شوہر میرا اگر طلاق دے دے تو میں مہر معاف کرتی ہوں اور مہر سے دست بردار ہوتی ہوں، اور زید نے بھی طلاق لکھ دی اور ہندہ کا کاغذ لے لیا، اب جو لوگ درمیانی تھے ان میں آپس میں جھگڑا ہو گیا، انہوں نے زید کا کاغذ زید کو واپس کر دیا اور ہندہ کا کاغذ زید سے لے کر ہندہ کو واپس کر دیا، اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی اور وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہو گئی اور مہر معاف ہو گیا، کیونکہ یہ خلع کی صورت ہے کاغذ واپس کر دینے سے طلاق واپس نہیں ہو سکتی، قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلث جدھن جدوھن لھن جد الحدیث۔ (۱)

## عورت کی مرضی کے بغیر خلع نہیں ہوتا ہے

(سوال ۸۷۸) زیدہ کو اس کے شوہر نے گھر سے نکال دیا جس کو چار سال ہوئے، اس درمیان میں زیدہ کو شوہر کے گھر بھیجنے کی گفتگو ہوتی رہی، مگر زیدہ کے علاقائی بھائی نے زیدہ کی بلا اجازت اس کے شوہر زید سے تین طلاق دلو کر مہر سے باز دعویٰ لکھ دیا، آیا طلاق واقع ہو کر مہر ساقط ہو جائے گا یا نہ۔

(الجواب) بدون رضا مندی زوجہ کے خلع نہیں ہو سکتا، یعنی نہ مہر ساقط ہوتا ہے نہ طلاق واقع ہوتی ہے، پس مسماۃ کے بھائی نے جو بلا اجازت مسماۃ کی اس کے مہر سے باز دعویٰ دے دیا وہ صحیح نہیں ہوا، شوہر کی طرف سے تین طلاق جو کہ معافی مہر پر موقوف تھی وہ بھی واقع نہیں ہوئی۔ (۲)

## خلع کی صورت اور اس سے مہر کی معافی

(سوال ۸۷۹) شوہر اگر زوجہ کو طلاق دیدے یا خلع کر کے تو مہر ساقط ہو گا یا دینا پڑے گا، خلع کی کیا صورت ہے۔

(الجواب) اگر خلع کیا جاوے گا تو مہر ساقط ہو جاوے گا اور اگر خلع نہ کیا ویسے ہی طلاق دے دی تو مہر ساقط نہ ہو گا، اور خلع کی صورت یہ ہے کہ زوجہ مہر معاف کر دے اور شوہر طلاق دے دیوے یا مرد یہ کہے کہ میں تجھے خلع کیا بعوض مہر کے یا صرف یہ کہہ دے کہ میں نے تجھے خلع کیا اور عورت قبول کرے۔ (۳) در مختار میں ہے ویسقط

(۱) مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴ . ظفیر

(۲) الخلع هو ازالة ملك النکاح المتوفقة علی قبولها (در مختار) قوله علی قبولها ای المرأة قال فی البحر ولا بد من القبول منها حیث کان علی مال او کان بلفظ خالعتک او اختلعتی ۱۵ (رد المختار باب الخلع ج ۲ ص ۷۶۶ ط. س. ج ۳ ص ۴۳۹، ۴۴۰) ظفیر

(۳) والخلع یکون بلفظ البیع والشراء والطلاق والمباراة کبعت نفسك او طلاقک او طلقنتک علی کذا او بارأنتک ای فارقتک وقبعت المرأة (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۰ ط. س. ج ۳ ص ۴۴۳) ظفیر

الخلع والمباراة كل حق لكل منهما على الآخر الخ۔ (۱)

صرف ارادہ ظاہر کرنے سے نہ خلع ہوتا ہے اور نہ طلاق واقع ہوتی ہے  
(سوال ۸۸۰) ایک شخص بالائے کسی بات پر اپنی زوجہ کو مارا، زوجہ خوف کی وجہ سے روپوش ہو گئی تو شوہر نے  
لوگوں کو جمع کر کے نمبردار کے ساتھ خلع عوض مبلغ دو سو روپیہ کے ٹھہرایا اور ایک روپیہ کا اسٹامپ خرید کر اگلے  
روز زوجہ زیادہ لالچ کے کاغذ تحریر نہیں کر لیا تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہ۔ اور بالائے اپنی  
زوجہ کو زنا کی تہمت بھی لگائی تو کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں مسکمی بالائے زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ خلع کا ارادہ رہا اس کی تکمیل نہیں  
ہوئی اور پہلے جو کہا تھا وہ صریح طلاق کا لفظ نہیں ہے۔ (۲) اور نیت کا نہ ہونا ارادہ خلع سے ظاہر ہے اور تہمت لگانے  
سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔

روپیہ لے کر کہا میرا فلاں سے کوئی تعلق نہیں تو خلع ہو گیا  
(سوال ۸۸۱) ایک شخص نے منکوحہ غیر سے نکاح کیا نکاح نے دعویٰ کیا اور پیش حاکم اس طور پر صلح ہوئی کہ مدعی  
نے دو سو پچاس روپیہ لے کر کہا کہ اب میرا مسماۃ غلام فاطمہ سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ صورت خلع کی ہے طلاق  
واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) یہ صورت خلع کی ہے طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔ قال فی الدر المختار باب الخلع هو  
ازالة ملك النكاح بلفظ الخلع او مافی معناه الخ ليدخل لفظ المبراة فانه مسقط وسيجى الخ ملخصاً۔ (۳)

خلع لکھ دینے سے خلع ہو جاتا ہے

(سوال ۸۸۲) درمیان زن و شوہر ابتداء مخالفت تھی، بغرض تصفیہ چند اشخاص جمع ہوئے اور یہ فیصلہ قرار پایا اس  
کے شوہر نے کہا کہ جو مکان مسماۃ کے نام ہے اس سے دست برداری دے اس کے عوض مبلغ دو سو روپیہ لے لے  
اور میری دوسری زوجہ کے نام وہ مکان لکھ دے تو میں اس کو طلاق نامہ باضابطہ لکھ دوں، درمیان زن و شوہر یہ  
معاملہ طے ہو گیا، ہر دو نے اسٹامپ لکھ دئے، عورت نے مکان سے دست برداری لکھ کر شوہر نے طلاق نامہ لکھ  
دیا صرف رجسٹری باقی رہ گئی تھی۔ شوہر نے دھوکہ دیا اور رجسٹری نہیں کرائی، اس صورت میں عورت دوسرا نکاح  
کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ شوہر نے طلاق نامہ لکھ دیا۔ اور عورت نے مکان سے دست برداری لکھ دی، تو یہ خلع شرعاً  
مکمل ہو گیا اگرچہ بوجہ دھوکہ بازی شوہر کے رجسٹری نہ ہو سکا، رجسٹری ہونا شرعاً ضروری نہیں ہے، پس اس  
صورت میں وہ عورت مطلقہ ہو گئی، عدت کے بعد اس کو دوسرا نکاح کر لینا شرعاً درست

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۷۔ ط. س. ج ۳ ص ۴۵۲ ظفیر۔  
(۲) الخلع هو ازالة ملك النكاح المتوقفة على قبولها بلفظ الخلع او مافی معناه (الدر المختار علی هامش رد المختار باب  
الخلع ج ۲ ص ۷۶۷۔ ط. س. ج ۳ ص ۴۳۹، ۴۴۱) ظفیر۔ (۳) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الخلع ج ۲ ص  
۷۶۷۔ ط. س. ج ۳ ص ۴۳۹، ۴۴۱ ظفیر۔



(۱) ہے

روپے لے کر طلاق دی تو بائن طلاق ہوئی

(سوال ۸۸۳) ایک شادی شدہ عورت کو ایک شخص بھکا کر لے گیا، شوہر نے اس پر دعویٰ کیا، لوگوں نے شوہر کو اس لے جانے والے سے چار سو روپیہ دلا کر راضی نامہ کرادیا، یہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس شخص نے جس کی وہ زوجہ تھی اگر چار سو روپیہ لے کر طلاق دے دی تو یہ طلاق علی المال ہے یہ شرعاً جائز ہے گویا شوہر نے روپیہ لے کر طلاق دی جیسا کہ خلع میں ہوتا ہے، پس وہ شخص جس نے روپیہ شوہر اول کو دے کر طلاق دلوائی اس کو چاہئے کہ عدت کے بعد نکاح کرے۔ (۲)

بلا رضا مندی شوہر جبراً خلع جائز نہیں

(سوال ۸۸۴) جب کہ خاوند زوجہ کی خبر گیری حسب حیثیت کرتا ہو اور خلع کرنے پر راضی نہ ہو تو عورت بذریعہ عدالت جبراً خلع کرا سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) خلع میں زوجین کی رضا و اجازت کی ضرورت ہے بلا رضا شوہر خلع نہیں ہو سکتا، اور عورت کو یہ جائز نہیں ہے کہ شوہر کے نان و نفقہ دینے کی صورت میں وہ جبراً خلع کراوے۔ (۲)

فیصلہ سے پہلے صلح بہتر ہے

(سوال ۸۸۵) دعویٰ خلع ہونے پر قبل از فیصلہ زوجین میں مصالحت کرائی جاسکتی ہے یا نہیں۔ (الجواب) یہ اچھا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والصلح خیر (۱) یعنی صلح کر لینا بہتر ہے۔

حیلہ کر کے بیوی کو لے جانا کیسا ہے

(سوال ۸۸۶) اگر خاوند زوجہ کو یہ کہہ کر لے جاوے کہ میری ماں فوت ہو گئی، اور دراصل ماں فوت نہیں ہوئی جائز ہے یا نہیں اور خلع کرانے کو یہ عذر زوجہ کا کافی ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) شوہر کو اپنی زوجہ کو لے جانے کا حق ہے لیکن جھوٹ بول کر لے جانے کی ضرورت نہیں ہے، اس جھوٹ کا گناہ شوہر پر ہوگا اس سے توبہ و استغفار کرے، اور یہ عذر زوجہ کے لئے خلع کرانے کا نہیں ہو سکتا۔

شوہر کی مرضی کے بغیر خلع کی ڈگری سے خلع نہیں ہوتا

(سوال ۸۸۷) جب کہ زوجہ کی جانب سے درخواست طلاق گذرنے پر شوہر نان و نفقہ دینا اور حقوق زوجیت ادا کرنا

(۱) الخلع هو ازالة ملك النكاح المتوقفة على قولها بلفظ الخلع او مافى معناه الخ وقوله لها انت طالق بالف او على الف وقبلت في مجلسها لزم ان لم تكن مكرهة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۶۷ و ج ۲ ص ۷۷۵ ط.س. ج ۳ ص ۴۴۱، ۴۳۹) وقع طلاق بان في الخلع (ايضا ج ۲ ص ۷۷۲ ط.س. ج ۳ ص ۴۴۴) ظفیر  
 (۲) وحكمه ان الواقع به ولو بلا مال و بالطلاق على مال طلاق بان (ايضا ج ۲ ص ۷۷۰ ط.س. ج ۳ ص ۴۴۴) ظفیر  
 (۳) واذا تشاق الزوجان الخ فلا بأس بان تقتدى نفسها منه بمال يخلعها به فاذا فعلت وقع بالخلع تطليقة بانة ولزمها المال (هدايت باب الخلع ج ۲ ص ۳۸۰) خلع اور طلاق کا حق نہ ف شوہر کو دیا گیا ہے۔ ظفیر (۴) سورة النساء ۱۹ ظفیر

بدل کرتا ہے تو ایسی صورت میں بھی زوجہ خلع کرانے کی مستحق ہو سکتی ہے اور عدالت ڈگری خلع کی ہو سکتی ہے یا نہیں۔  
(الجواب) اس صورت میں عورت خلع نہیں کر سکتی اور عدالت سے ڈگری خلع کی بدون رضا مندی شوہر کے نہیں ہو سکتی اگر ہوگی تو وہ شرعاً صحیح نہ ہوگی۔ (۱)

خلع پر مجبور نہیں کیا جاسکتا ہے

(سوال ۸۸۸) ہندہ اپنے شوہر کے گھر جانا پسند نہیں کرتی، یعنی اس سے راضی نہیں تو زید کو خلع و طلاق پر مجبور کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) مجبور نہیں کیا جاسکتا اگر وہ چاہے طلاق و خلع کر سکتا ہے کیونکہ طلاق کا اختیار شریعت میں شوہر کو دیا گیا ہے قال علیہ الصلوٰۃ والسلام الطلاق لمن اخذ الساق۔ (۲)

دوران مقدمہ میں خلع ہو سکتا ہے

(سوال ۸۸۹) ایک عورت اپنے شوہر کے مظالم کرنے اور نان و نفقہ نہ دینے سے تنگ آکر باجائز شوہر خود اپنے باپ کے یہاں چلی گئی، زوج نے بمقابلہ زوجہ عدالت دیوانی میں طلی زوجہ کی نالش کی، زوجہ نے یہ جوبلد ہی کی کہ شوہر ظالم ہے، نان و نفقہ نہیں دیتا اس لئے خلع کرادیا جاوے، مدعی نے یہ عذر کیا کہ طلی زوجہ کی نالش میں خلع نہیں ہو سکتا، یا زوجہ کو خلع کی علیحدہ نالش کرنی چاہئے۔

(الجواب) خلع شریعت میں اس کو کہتے ہیں کہ عورت اپنا حق مرو غیرہ معاف کر دے اور شوہر طلاق دے دے یا یہ کہ دے کہ میں نے بعوض مہر کے خلع کیا سو یہ ہر وقت اور ہر حالت میں صحیح ہے، دوران مقدمہ طلی زوجہ میں بھی ہو سکتا ہے یہ قول شوہر کا غلط ہے کہ طلی زوجہ کی نالش میں خلع نہ ہو سکے اور خلع سے طلاق بائنہ عورت پر واقع ہو جاتی ہے کذا فی الدر المختار۔ (۳)

تین دفعہ فارغ خطی سے بھی ایک ہی طلاق بائن واقع ہوگی

(سوال ۸۹۰) اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو بعوض معافی مہر فارغ خطی دی اور تین دفعہ کہا کہ میں نے فارغ خطی دی، تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور اگر واقع ہوئی تو کتنی طلاقیں واقع ہوئیں؟

(الجواب) زوجہ کی جانب سے معافی مہر کے عوض زوج کا فارغ خطی دینا بمنزلہ مباراتہ و خلع کے ہے مگر اتنا فرق ہے کہ خلع بسبب عرف کے طلاق میں صریح ہو گیا اور فارغ خطی کا لفظ ایسا نہیں ہے، اس لئے لفظ خلع میں صرف خلع کا لفظ استعمال کرنے سے طلاق بائنہ واقع ہوگی خواہ طلاق کی نیت کرے یا نہ کرے اور خلع کے لفظ کے علاوہ میں اگر نیت طلاق کی کرے گا تو طلاق بائنہ واقع ہوگی ورنہ نہیں۔ مگر جہاں لفظ فارغ خطی کا طلاق میں عرف ہو تو یہ بھی

(۱) اس لئے کہ یہ حق شوہر کا ہے دوسرے استعمال نہیں کر سکتا۔ ظفیر۔

(۲) دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ ط. س. ج ۳ ص ۴۴۲ ظفیر۔

(۳) الخلع ازالة ملك النكاح المتوقفة على قبولها بلفظ الخلع او ما في معناه فانه مسقط ولا باس به عند الحاجة بما يصلح للمهر الخ (ايضاً باب الخلع ج ۲ ص ۷۶۶ و ج ۲ ص ۷۶۷ ط. س. ج ۳ ص ۴۳۹، ۴۴۱، ۴۴۲ ظفیر۔



بمصر لہ خلع کے صریح ہو جائے گا۔

بہر حال بصورت عدم عرف لفظ فارغ خطی اگر بہ نیت طلاق کہا ہے تو اس صورت میں ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی اور فارغ خطی تین دفعہ کہنے سے تین طلاقیں واقع نہیں ہوں گی، کیونکہ ایک ہی دفعہ کہنے سے وہ بائنہ ہوگئی اور طلاق بائنہ کے بعد دوسری طلاق بائنہ واقع نہیں ہوتی قال فی الدر المختار (باب الخلع) الا ان المشتاخ قالو الا تشترط النية ههنا الخ در مختار (۱) قال الشامي قوله ههنا اي في لفظ الخلع وفي البحر عن البرازية فلو كانت المبرأة ايضاً كذلك اي غلب استعما لها في الطلاق لم تحتج الى النية وان كانت من الكنايات والا تبقى النية مشروطة فيها وفي سائر الكنايات على الاصل - (۲)

خلع کے بعد بھی عدت ضروری ہے

(سوال ۸۹۱) اگر خلع والی عورت بلا عدت دوسرے مرد سے نکاح کر لے تو یہ نکاح عند الشرع جائز ہے یا نہیں؟  
(الجواب) اثنائے عدت میں نکاح نہیں ہوتا، عدت طلاق کے اندر نکاح باطل ہے اور اس کا قول کہ اس میں عدت نہیں ہے غلط ہے۔ (۳)

خلع اور عدت سے متعلق احادیث

(سوال ۸۹۲) نسائی وغیرہ میں جو باب الخلع وعدة المختلعة میں حدیث واحدہ وارد ہے یا مثل ترمذی شریف و ابو داؤد شریف کے ہیچہ وار ہے، ان احادیث میں بظاہر امام صاحب کا مسئلہ خلاف معلوم ہوتا ہے لہذا وہ حدیث جو صراحة حیض ثلاثہ کی وارد ہے مع تطبیق رواۃ تحریر فرمائی جائے، ایک غیر مقلد سے فدوی کی اس بارے میں گفتگو ہوئی تھی، اس وجہ سے دریافت کرنا ہے۔

(الجواب) ثابت بن قیس کی زوجہ نے جو اپنے شوہر سے خلع کرنا چاہا، اور اس ارادہ سے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے ثابت بن قیس کو فرمایا اقبل الحديقة وطلقها تطليقة روا البخاری۔ (۴) اس پر علامہ قاری تحریر فرماتے ہیں وفيه دليل على ان الخلع طلاق لا فسخ الخ (۵) پس جب کہ اس حدیث بخاری سے خلع کا طلاق ہونا ثابت ہوا تو وعدة کا فیصلہ نص قطعی سے خود ہو چکا ہے قال الله تعالى و المطلقات يتريصن بانفسهن ثلاثة قروء الايه (۶)

مہر معاف کر کے خلع کرنا درست ہے

(سوال ۸۹۳) زید اپنی زوجہ ہندہ کو خرچ خوراک نہیں دیتا اور طلاق بھی نہیں دیتا، لہذا اگر زید کو رقم کثیر کا لالچ دے کر خلع کر لیا جاوے اور اس کی اس رقم کو دین مہر میں مجراء کر لیا جاوے تو جائز ہے یا نہیں۔

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۱ ط. س. ج ۳ ص ۴۴۵. ظفیر. (۲) رد المختار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۱ ط. س. ج ۳ ص ۴۴۵. ظفیر.  
(۳) العدة هي تریص يلزم المرأة عند زوال النكاح و ركنها حرمان ثابتة بها كحرمة تزوج و خروج و هي في حق حرة تحيض لطلاق ولو رجعيًا او فسخ بجميع اسبابه بعد الدخول حقيقة او حكماً ثلاث حيض كوامل (الدر المختار علی هامش رد المختار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۳ ط. س. ج ۳ ص ۵۰۳) ظفیر. (۴) مشکوة باب الخلع والطلاق ص ۳۸۲. ظفیر.  
(۵) عمدة القاری شرح البخاری ص. ظفیر. (۶) سورة البقرة ۲۸. ظفیر.

(الجواب) خلع کے متعلق جو صورت سوال میں مذکور ہے جائز ہے، ایک رقم معین پر خلع کر لینے کے بعد دین مہر میں اس کا مجراء ہو سکتا ہے، پھر دوسری صورت تفریق کی یہ ہے کہ عورت قاضی کے یہاں عدم ادائیگی نفقہ کی درخواست کرے، یہ قاضی کسی شافعی المذہب قاضی سے جن کے مذہب میں عدم ادائیگی کی وجہ سے تفریق ہو سکتی ہے تفریق کر اویں، یہ قضاء حنفی کے حق میں نافذ ہے، یہ صورت کسی اسلامی ریاست میں جا کر بسہولت ہو سکتی ہے۔ ولا یفرق بینہما بعجزہ عنہا الخ وجوزہ الشافعی الخ ولو قضی بہ حنفی لم ینفذ نعم لو امر شافعیاً فقضی بہ نفذ الخ در مختار باب النفقہ۔ (۱)

روپیہ لے کر طلاق دی تو طلاق بائنہ سے عورت علیحدہ ہو گئی

(سوال ۸۹۴) زید اپنی زوجہ ہندہ سے کبھی ہم بستر نہیں ہوا، چند معززین مسلمین کے سامنے زید نے کہہ دیا کہ میں اس عورت کو نہیں رکھتا، یہ مجھ پر طلاق ہے اور حرام ہے، عمر نے زید کو کہا کہ ایک سو پچاس روپیہ میں تم کو دیتا ہوں بطور خلع، زید نے کہا میں قبول کرتا ہوں، یہ عورت مجھ پر طلاق ہے اور حرام ہے، اس صورت میں ہندہ مطلقہ ٹلتی ہوئی یا نہیں۔ اور بحر کو خلع دینا لازمی ہے۔

(الجواب) اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور بحر کو روپیہ مذکورہ دینا لازمی ہے، در مختار میں ہے فان قالہا الالب علی مال ضامنہ الخ صح والمال علیہ کالخلع من الاجنبی الخ وفی الشامی قولہ کالخلع من الاجنبی ای الفصولی وحاصل الا مرفیہ انہ اذا خاطب الزوج فان اضاف البدل الی نفسہ علی وجہ یفید ضمنا نہ لہ او ملکہ ایاہ کان خلعہا بالف علی او علی انی ضامن او علی الفی ہذہ او عبدی ہذا ففعل صح والبدل (۲) علیہ الخ شامی۔

پنچائت کے ذریعہ خلع درست ہے

(سوال ۸۹۵) خلاصہ سوال یہ ہے کہ امیر حسن اپنی زوجہ کی خبر گیری نہیں کرتا تھا، بالآخر پنچائت نے امیر حسن اور اس کی زوجہ سے اقرار نامہ اس امر کا لکھا لیا کہ جو کچھ پنچائت فیصلہ کر دے گی وہ فریقین کو منظور ہوگا، اس کے بعد پنچائت نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم مسماۃ مریم کا مہر مبلغ دو سو روپیہ اور بروئے اقرار نامہ دس روپیہ ماہوار کی تمام رقم امیر حسن کو معاف کرتے ہیں اور امیر حسن کی زوجہ مریم کو آزاد کیا گیا، شرعاً مسماۃ مریم آزاد ہوئی یا نہیں اور یہ آزادی بطریق خلع ہوئی یا بطریق طلاق۔

(الجواب) اس صورت میں مسماۃ مریم آزاد ہو گئی اور طلاق بائنہ اس پر واقع ہو گئی اور یہ آزادی بطریق خلع و بطریق طلاق علی المال ہوئی، خلع بھی عند الحنفیہ طلاق ہے جیسا کہ در مختار باب الخلع میں ہے وحکمہ ان الواقع بہ ولو بلا مال وبلا لطلاق الصریح علی مال طلاق بائن الخ۔ (۳)

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب النفقہ ج ۲ ص ۹۰۳ ط. س. ج ۳ ص ۵۹۰ ظفیر۔

(۲) رد المختار باب الخلع ج ۲ ص ۷۸۲ ط. س. ج ۳ ص ۴۵۸ ظفیر۔

(۳) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۰ ط. س. ج ۳ ص ۴۴۴ ظفیر۔



## باب دوم

## باب الایلاء

قسم کھانا کہ چار ماہ تک بیوی کے پاس نہیں جاؤں گا

قسم کھا کر کما چار ماہ تک تیرے پاس نہیں جاؤں گا کیا حکم ہے  
(سوال ۸۹۶) اگر شوہر نے یہ قسم کھائی کہ میں تیرے قریب نہ جاؤں گا چار ماہ تو اس قسم سے کون سی طلاق واقع ہو جاوے گی۔

(الجواب) یہ مسئلہ ایلاء کا ہے جو کہ ہدایہ وغیرہ میں درج ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ شوہر یہ قسم کھا لے کہ چار ماہ تک تیرے قریب نہ جاؤں گا، عربی کے الفاظ یہ ہیں، واللہ لا اقربک اربعة اشهر فهو مول لقوله تعالیٰ للذین یولون من نسائهم تربص اربعة اشهر فان فاؤا فان الله غفور رحیم وان عز موا الطلاق فان الله سمیع علیم۔ (۱)

پس اگر شوہر نے یہ قسم کھائی ہے کہ واللہ میں تیرے قریب چار ماہ تک نہ جاؤں گا اور پھر چار ماہ تک نہ گیا تو بے شک اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے۔ (۲) پس یہ خود غور کر لیا جاوے کہ آیا شوہر نے واقعی اس طرح قسم کھا کر زبان سے کہا تھا یا نہیں۔

(۱) ہدایہ باب الایلاء ج ۲ ص ۳۷۶ . ظفیر۔

(۲) فان وطیها فی الاربعة الاشهر حث فی یمینہ ولزمع الکفارة ویسقط الایلاء وان لم یقر بها حتی مضت اربعة اشهر بان

منہ بتطلیقہ (ہدایہ باب الایلاء ج ۲ ص ۳۷۷ . ظفیر۔

## باب یازدہم

## لعان سے متعلق احکام و مسائل

بغیر شرائط کے پائے گئے لعان نہیں ہوتا ہے

(سوال ۸۹۷) مسماۃ نور زوجہ کمال نجار نے یہ ظاہر کیا کہ مجھ کو میرا شوہر تہمت زنا کی لگاتا ہے کہ تو فلاں شخص کے ساتھ زنا کراتی ہے مجھ کو اس وقت حمل اپنے خاوند کا ہے اور خاوند کہتا ہے کہ یہ حمل میرا نہیں ہے اور ناحق جھوٹی تہمت مجھ کو زنا کی لگاتا ہے، یہاں تک اپنے بھائی مسکی فتاح نجار کے ساتھ تہمت لگاتا ہے، لیکن کمال نجار نے ظاہر کیا کہ میں نے نہ اپنی منکوحہ مسماۃ نوری کو کبھی تہمت زنا لگائی اور نہ میں نے حمل سے انکار کیا، یہ اپنے والد کے کہنے پر چلتی ہے، ہاں جس جس کا شک ہے تو میں منکوحہ خود کو کہتا ہوں کہ ان کے ساتھ نشست و برخاست نہ کر مگر وہ نہیں مانتی، یہ شک ہے، اس صورت میں لعان ثابت ہے یا نہ۔

یک مولوی حکم لعان فرمودہ، فتویٰ او صحیح و نافذ شد یا نہ۔

(الجواب) حکم لعان دریں صورت بحالت موجودہ بلا تحقیق شرائط لعان کردن درست نیست و حکم تفریق نافذ نیست، و اگر کسے فتویٰ دادہ است آں صحیح نیست و عمل نباید کرد کما بین فی کتب الفقہ۔ (۱)

بیوی کو شوہر نے تہمت لگائی اب بیوی تفریق چاہتی ہے کیا حکم ہے

(سوال ۸۹۸) زید نے اپنی بیوی ہندہ کو زنا کی تہمت لگائی، ہندہ تفریق چاہتی ہے، اس صورت میں حاکم مسلمان لعان کرا سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہاں لعان کا حکم نہیں ہے اور نہ تفریق ہو سکتی ہے، جیسا کہ در مختار میں ہے فمن قذف بصریح الزنا فی دار الاسلام الخ۔ (۲)

نکاح خوال نے جو لعان کر کے تفریق کی وہ صحیح نہیں ہے

(سوال ۸۹۹) زید نے اپنی زوجہ کو عمرو کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی، اور دونوں نے قسمیں کھا کر لعان کیا اور قاضی نکاح خوال نے دونوں میں تفریق کرا دی، اس صورت میں لعان صحیح ہوا یا نہیں اور تفریق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے فمن قذف بصریح الزنا فی دار الاسلام زوجته الخ قال فی الشامی قوله فی دار الاسلام اخرج دار الحرب لا نقطاع الولاية۔ (۳) اس روایت سے معلوم ہوا کہ صورت مسئلہ میں لعان صحیح نہیں ہوا، اور تفریق نہیں ہوئی۔

(۱) وسبہ قذف الرجل زوجته قد فایو جب الحد فی الا جنسیۃ الخ فمن قذف بصریح الزنا فی دار الاسلام زوجته الحیة بنکاح صحیح (در مختار) قوله فی دار الاسلام اخرج دار الحرب لا نقطاع الولاية (رد المحتار باب اللعان ج ۲ ص ۸۰۵ و ج ۲ ص ۸۰۶ ط. س. ج ۳ ص ۴۸۳) ظفیر۔

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب اللعان ج ۲ ص ۸۰۶ قوله فی دار الاسلام اخرج دار الحرب لا نقطاع الولاية (رد المحتار باب اللعان ج ۲ ص ۸۰۶ ط. س. ج ۳ ص ۴۸۴) ظفیر۔

(۳) رد المحتار باب اللعان ص ۸۰۶ ط. س. ج ۳ ص ۴۸۴ ۲ ۱ ظفیر۔



شوہر کے قسم کھا کر تہمت لگانے اور بیوی کے لعنت کرنے سے طلاق و لعان نہیں ہوا (سوال ۹۰۰) زید نے اپنی بیوی ہندہ پر تہمت زنا لگائی، چار مرتبہ سے زائد چار یا اس سے زائد اشخاص کے روبرو اس کا اعادہ کیا اور قسم کھا کر کہا اور اس کو ایک سال سے زیادہ گزر گیا اور اس سے قبل بھی ہندہ اور اس کے بچوں کا جو کہ زید کی صلیبی اولاد ہے بہت ہی کم عرصہ تک خورد و نوش کا زید کفیل رہا، حالانکہ شادی کو سولہ سال کا عرصہ گزر گیا، ہندہ اور اس کے بچوں کے کفیل ہندہ کے والدین رہے، ایسی حالت میں طلاق و لعان واقع ہوئی یا نہیں، زید نے ہندہ پر اور ہندہ نے زید پر روبرو چند اشخاص کے لعنت کی۔

(الجواب) اس صورت میں لعان اور طلاق کچھ ثابت نہ ہوگا، کیونکہ لعان کی شرائط اس وقت مفقود ہیں اور جب کہ لعان اس زمانہ میں اس ملک میں ثابت نہیں ہو جہ مفقود ہونے اس کی شرائط کے، تو اگر خود زوجین نے لعان کر لیا تو اس سے تفریق نہ ہوگی اور طلاق واقع نہ ہوگی، اور شوہر پر اس تہمت لگانے کا مواخذہ رہے گا اور دنیا میں اس پر کوئی حکم اس وقت مرتب نہ ہوگا، شامی باب اللعان میں ہے ویشترط ایضاً کون القذف بصریح الزنا کونہ فی دار الا سلام الخ وفیہ (۱) ایضاً قوله فی دار الا سلام اخرج دار الحرب الخ وفیہ ایضاً وهو انه لا تقع الفرقة بنفس اللعان قبل تفریق الحاکم الخ۔ (۲) پس ہندہ اس صورت میں بدستور زید کی زوجہ ہے اس سے کہا جاوے کہ یا طلاق دے یا حقوق زوجیت مان نفقہ ادا کرے۔ قال اللہ تعالیٰ فامساک بمعروف او تسریح باحسان۔ (۳)

ہندوستان میں لعان اور اس کی وجہ سے تفریق کی کوئی صورت نہیں

(سوال ۹۰۱) زید نے اپنی زوجہ کو زنا کی تہمت لگائی، اگر مرد اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگاوے اور عورت انکار کرے اور مرد گواہ نہ پیش کرے جس کی تحقیق کے لئے ثالثی کی گئی، ثالثی میں تہمت زنا ثابت ہوئے، اس میں لعان کا حکم ہے یا نہیں، اور چونکہ قاضی نہیں ہے تو تفریق کی کیا صورت ہوگی۔

(الجواب) لعان کے لئے چونکہ دارالاسلام کا ہونا بھی شرط ہے کما صرح بہ فی کتب الفقہ لہذا اس ملک میں لعان کی کوئی صورت نہیں ہے، اور جب کہ لعان نہیں ہے تو تفریق بھی نہ ہوگی۔ (۴)

صرف ایک مرد اور ایک عورت کے دیکھنے سے زنا ثابت نہیں ہوتا اور یہاں لعان نہیں

(سوال ۹۰۲) زید کے دو بیوی ہیں۔ ہندہ و خالدہ، زید اور خالدہ دونوں نے ہندہ کو حالت زنا میں زیر و زبر پکشم خود دیکھا تو زنا ثابت ہے یا نہیں اور بعد طلاق کے دین مردینا لازم ہوگا یا نہیں اور زید اس کو لعان کرا کر طلاق دیوے یا بلا لعان کے۔

(الجواب) زید اور اس کی زوجہ خالدہ کے بیان سے ہندہ پر زنا کا ثبوت نہ ہوگا اور وجہ دارالاسلام نہ ہونے کے لعان بھی نہ آوے گا، اور مہر بعد طلاق کے واجب الاداء ہوگا۔

(۱) رد المحتار باب اللعان ج ۲ ص ۸۰۶ ط.س. ج ۳ ص ۴۸۴ ظفیر. (۲) ایضاً ج ۲ ص ۸۱۰ ط.س. ج ۳ ص ۴۸۴ ظفیر. (۳) سورة البقرہ ۲۹ ظفیر.

(۴) قوله فی دار الا سلام اخرج دار الحرب (رد المحتار باب اللعان ج ۲ ص ۸۰۶ ط.س. ج ۳ ص ۴۸۴) ظفیر.

دو گواہوں کی شہادت سے شوہر کا تہمت لگانا ثابت ہو جاتا ہے

(سوال ۹۰۳) ہندہ نے اپنے شوہر زید پر دعویٰ لعان کیا، باوجود یہ کہ وہ پاک با عصمت ہے، زید نے انکار کیا۔ ہندہ نے دو گواہ پیش کئے جو پابند صوم و صلوٰۃ ہیں، یہ گواہ عادل مانے جائیں گے یا نہیں؟

(الجواب) لعان کے لئے شرط ہے دارالاسلام کا ہونا، شامی میں ہے ویشرط ایضاً کون القذف بصریح الزنا وكونه في دارالاسلام الخ (۱) الخ لہذا اس ملک میں تو لعان نہیں ہے، البتہ اگر دارالاسلام میں اگر شوہر اپنی زوجہ کو تہمت صریح زنا وغیرہ کی لگا دے تو لعان واجب ہوتا ہے۔ فمن قذف بصریح الزنا في دارالاسلام زوجته الخ لا عن الخ۔ (۲) اور جب کہ دو گواہان عادل سے شوہر کا تہمت لگانا ثابت ہو جاوے تو انکار شوہر کا معتبر نہیں ہوگا، اور اس صورت میں ہر دو گواہان مذکورہ زوجہ کے عادل مانے جائیں گے۔

تہمت لگانے کی سزا

(سوال ۹۰۴) اگر کوئی شخص جھوٹی قسم کھا کر اپنی منکوحہ بیوی پر جو نہایت درجہ نیک اور با عصمت ہے، شرارتنا بے عصمتی کا اہتمام لگائے تو اس کا نکاح رہایا منسوخ ہو گیا۔

(الجواب) اپنی زوجہ کو زنا کی تہمت لگانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا، لیکن شوہر کو حد قذف یعنی اسی ۸۰ کوڑے لگائے جائیں گے، اگر حکومت اسلام ہو، اور شہادت اس کی مردود ہوگی، در مختار میں ہے ویحد الحر او العبد الخ قاذف المسلم الحر البالغ العاقل العفيف من فعل الزنا الخ بصریح الزنا (در مختار) ولا القاذف في دارالحرب (شامی)۔ (۳)

ہندوستان میں لعان کے ذریعہ فسخ نکاح نہیں ہے۔

(سوال ۹۰۵) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو تہمت لگائی کہ میری بیوی ہندہ کا ناجائز تعلق عمر سے ہے اور عمر کئی مرتبہ ہندہ کے بطن سے حمل ساقط کرا چکا ہے، ہندہ نے اس کو سن کر حج صاحب کے یہاں دعویٰ کیا کہ لعان کرا کے میرا نکاح فسخ کر دیا جائے، زید روپوش ہے تو اس صورت میں لعان ہو لیا نہ۔

(الجواب) شرعاً حالت موجودہ میں لعان کا حکم نہیں ہے اور نکاح فسخ نہیں ہوا۔ ہندہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتی۔ (۴)

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب اللعان ج ۲ ص ۸۰۵ ط. س. ج ۳ ص ۴۸۴. ظفیر.

(۲) ایضاً ج ۲ ص ۸۰۶. ط. س. ج ۳ ص ۴۸۴. ظفیر.

(۳) دیکھئے رد المحتار باب حد القذف ج ۳ ص ۲۳۱. ط. س. ج ۴ ص ۴۵. ظفیر.

(۴) فمن قذف بصریح الزنا في دارالاسلام زوجته بنكاح صحيح العفيفة عن الزنا الخ لا عن (در مختار) قوله في دارالاسلام اخرج دار الحرب لانقطاع الولاية (رد المحتار باب اللعان ج ۲ ص ۸۰۶. ط. س. ج ۳ ص ۴۸۴) ظفیر.



## باب دوازدهم

## ظہار سے متعلق احکام و مسائل

بہ نیت طلاق یہ کہنا کہ تو میری بہن کے مثل ہے اس سے طلاق بائن واقع ہوئی ہے (سوال ۹۰۶) زید نے اپنی بیوی کو غصہ کی حالت میں بہ نیت طلاق کہا کہ تو مثل میری لڑکی اور مثل میری بہن کے ہے، اس صورت میں کون سی طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، اگر بائن واقع ہوئی تو قبل وضع حمل شوہر اول سے نکاح درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر ان الفاظ میں زید کی نیت طلاق کی تھی جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، نکاح عدت میں یعنی قبل وضع حمل زید شوہر اول کا اس سے درست ہے (۱) وان نوى بآنتِ علیٰ مثل امی او کامی الخ برأ او ظهاراً او طلاقاً صحت نيته و وقع مانواه لا نه كناية۔ (۲) در مختار۔

ما تحت کہنا چاہتا تھا مگر زبان سے نکلا تو میری ماں ہے کیا حکم ہے (سوال ۹۰۷) ایک شخص اپنی زوجہ کو یہ کہنا چاہتا کہ تو میری ماتحت ہے، یہ جو غلطی کے اس کی زبان سے نکلا کہ تو میری ماں ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق و ظہار کچھ نہیں ہے نکاح باقی ہے، مگر ایسا کہنا مکروہ ہے آئندہ ایسا لفظ نہ کہا جاوے، در مختار میں ہے والا ینو شیناً او حذف الکاف لغا (در مختار) قوله او حذف الکاف بان قال انت امی شامی۔ (۲) ج ۲ ص ۵۷۷ و بکرہ قوله انت الی یا بنتی یا اختی ونحوہ در مختار (۳) (صفحہ مذکور شامی ج ۲)۔

غصہ میں بہ نیت طلاق کہنا کہ تو مثل میری بیٹی کے ہے اس سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے (سوال ۹۰۸) زید اپنی بیوی کو بہ نیت طلاق بحالت غصہ کہتا ہے کہ مثل میری بیٹی کے ہے اور تو مثل میری ہم شیرہ کے ہے، اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی اور زید کی بیوی حاملہ بھی ہے بغیر وضع حمل زید کا نکاح اسی عورت سے صحیح ہے یا نہ۔ زید نے طلاق سے تین چار روز بعد نکاح کر لیا صحیح ہو گیا یا نہ؟

(الجواب) اگر بہ نیت طلاق زید نے اپنی بیوی کو یہ الفاظ کہے ہیں کہ تو مثل میری بیٹی کے ہے اور تو مثل میری، ہم شیرہ کے ہے تو ایک طلاق بائنہ اس پر واقع ہو گئی زوجہ پر عدت واجب ہے، عدت اس کی وضع حمل ہے، اور زید کا نکاح اس سے عدت کے اندر یعنی وضع حمل سے پہلے بھی صحیح ہے، پس نکاح جو زید طلاق سے تین چار دن بعد کیا صحیح ہو گیا، (۵) در مختار میں ہے وان نوى بآنتِ علیٰ مثل امی او کامی و کذا لو حذف علیٰ برأ او

(۱) وینکح مبانہ بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالجماع (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۸ ط. س. ج ۳ ص ۴۰۹ ظفیر) (۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الظہار ج ۲ ص ۷۹۴ ط. س. ج ۳ ص ۴۷۰ ظفیر (۳) دیکھئے رد المختار باب الظہار ج ۲ ص ۷۹۴ ط. س. ج ۳ ص ۴۷۰ ظفیر (۴) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الظہار ج ۲ ص ۷۹۴ ط. س. ج ۳ ص ۴۷۱ ظفیر (۵) وینکح مبانہ بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالجماع (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۸ ط. س. ج ۳ ص ۴۰۹ ظفیر)

ظہاراً او طلاقاً صحت نیتہ ووقع ما نواه لا نہ کنایۃ الخ۔ (۱)

اگر تیرے ساتھ ہم بستر ہوں تو ماں کے ساتھ ہوں اس کہنے سے طلاق نہیں ہوئی  
(سوال ۹۰۹) زید نے غصہ میں آ کر اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر آج سے میں تمہارے ساتھ ہم بستر  
ہوں تو اپنی ماں کے ساتھ فلاں کیا، مگر اس کی نیت نہ چھوڑنے کی تھی اور نہ طلاق دینے کی۔ تو نکاح قائم رہا نہیں  
اس شخص کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں نکاح قائم رہا، اور طلاق و ظہار و ایلاء کچھ نہیں ہوا، وان نوى بآنت على مثل امي او كامي  
وكذا لو حذف على برا او ظهاراً او طلاقاً صحت نیتہ ووقع ما نواه لا نہ کنایۃ والا ینو شینا او حذف الکاف لغا الخ  
(۲) وفي كتاب الايمان منه وان فعله فعليه غضبه الخ او هو زان او سارق الخ لا يكون قسماً الخ در مختار۔ (۳)

اگر تجھ سے یوں تو اپنی بہن سے یوں اس کہنے سے طلاق نہیں پڑتی

(سوال ۹۱۰) زید نے اپنی زوجہ ہندہ سے کہا کہ تو مجھے مہر معاف کر دے، ہندہ نے انکار کیا، زید نے غصہ سے کہا  
کہ آج سے میں تجھ سے یوں تو اپنی بہن سے یوں، یہ فقرہ زید نے اپنی زبان سے ادا کیا، نکاح کے قائم رہنے نہ  
رہنے میں کیا اثر رکھتا ہے، اور زید کو ہندہ سے قربت درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس لفظ سے طلاق نہیں پڑتی اور نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا۔ قربت و جماع درست ہے۔ (۴)

تجھ سے جماع کروں تو ماں سے کروں اس جملہ کے کہنے کا کیا حکم ہے

(سوال ۹۱۱) زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں تجھ سے مجامعت کروں تو اپنی ماں سے کروں، اس صورت میں  
کیا کفارہ ہے۔

(الجواب) یہ لفظ جو شوہر نے کہا ظہار کا لفظ نہیں ہے، اس میں کچھ کفارہ نہیں ہے جیسا کہ عالمگیری میں ہے ان  
وطنتك و طنت امي لا شئى عليه الخ كذا فى غاية السراجى عالمگیری۔ (۵)

بیوی سے کہا تجھ سے صحبت کروں تو ماں سے کروں طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۹۱۲) زید نے اپنی منکوحہ کو غصہ کے وقت یہ کہا کہ اگر تجھ سے صحبت کروں تو اپنی ماں سے کروں، پھر  
بعد میں کہا کہ تیرے پاس لیٹنا اور بات کرنا بھی حرام ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) یہ الفاظ منکوحہ کو کہنے سے کہ اگر تجھ سے صحبت کروں تو اپنی ماں سے کروں اس سے طلاق واقع نہیں  
ہوئی، لیکن لفظ حرام جو شوہر نے بعد میں کہا اگر اس میں نیت طلاق کی ہے تو ایک طلاق بائنہ اس سے واقع ہوئی، (۶)

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الظہار ج ۲ ص ۷۹۴ ط۔ س۔ ج ۳ ص ۴۷۰ ظفیر۔ (۲) الدر المختار علی  
ہامش رد المحتار باب الظہار ج ۲ ص ۷۹۴ ط۔ س۔ ج ۳ ص ۴۷۰ ظفیر۔ (۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب  
الايمان ج ۳ ص ۷۸ ط۔ س۔ ج ۳ ص ۷۲۱ ظفیر۔  
(۴) وان لم ینو شینا او حذف الکاف لغا (ایضاً باب الظہار ج ۲ ص ۷۳۸ ظفیر۔ (۵) عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۵۲۶  
باب الظہار ط۔ س۔ ج ۳ ص ۵۰۷ ظفیر۔ (۶) وان کان الحرام فی الاصل کنایۃ یقع بها البائن الخ ولا شئى من کنایۃ یقع به  
الطلاق بلانیۃ او دلالة الحال کما صرح به البدائع (رد المحتار باب الکنايات ج ۲ ص ۶۳۸ ط۔ س۔ ج ۳ ص ۲۹۹ ظفیر۔



نکاح جدید عدت میں اور بعد عدت کے کر سکتا ہے۔

بیوی کو بہن کہا کیا حکم ہے

(سوال ۹۱۳) زید نے اپنی زوجہ کو کہا کہ تو میری بہن ہے عورت منکوحہ نے کہا کہ میں تو تمہاری بی بی منکوحہ ہوں تم مجھ کو بہن کیوں کہتے ہو، زید نے جواب دیا کہ تم کو بہن بن کر رہنا پڑے گا، اب دونوں کو اندیشہ طلاق کی وجہ سے علیحدہ رکھا ہے، ہم بستر نہیں ہونے دیا، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اور مختار میں ہے کہ ایسا کہنا اپنی زوجہ کو مکروہ ہے، لیکن اس سے طلاق نہیں پڑتی اور نکاح میں فرق نہیں آتا، شوہر کو چاہئے کہ اس کو منکوحہ ہی سمجھے اور آئندہ ایسے الفاظ نہ کہے، عبارت در مختار کی یہ ہے والا ینوشینا او حذف الکاف (بان قال انت امی) لغاؤ تعین الادنی ای البر یعنی الکرامة ویکره قوله انت امی ویا ابنتی ویا اختی در مختار۔ (۱)

تجھ سے تعلق رکھوں تو ماں بہن سے رکھوں اس کہنے کا کیا حکم ہے

(سوال ۹۱۴) ایک شخص نے غصہ میں اپنی عورت کو یہ کلمات کہے، میں اگر تجھ سے کچھ تعلق رکھوں اپنی ماں بہن سے رکھوں یا یہ کہنا تو میری ماں بہن کے برابر ہے، اس کے بعد کہا تجھ کو طلاق ہے تجھ کو طلاق ہے، یہ سب الفاظ ایک جلسہ میں کہے، کیا کوئی صورت ان کے میل کی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) لفظ مثل کے لانے اور نہ لانے میں فقہاء نے فرق کیا ہے، بناء علیہ جملہ اول یعنی یہ کہ اگر تجھ سے تعلق رکھوں اپنی ماں بہن سے رکھوں لغو ہے، اور جملہ ثانیہ کہ تو میری ماں بہن کے برابر ہے اس میں نیت کا اعتبار ہے، اگر ظہار کی نیت ہو ظہار ہے اور اگر طلاق کی نیت ہو طلاق ہے، اور اگر احترام و بزرگی میں تشبہ مراد ہے تو نہ ظہار ہے نہ طلاق، لیکن چونکہ یہ لفظ کنایہ ہے اور کنایات میں دلالت حال میں بلا نیت بھی وقوع طلاق کا حکم ہوتا ہے، اس لئے یہ موقع چونکہ ذکر طلاق کا ہے اس لئے ایک طلاق بآئینہ ان الفاظ سے واقع ہو گئی، پھر دوبارہ لفظ طلاق سے دو طلاق واقع ہوئی، پس اس کی زوجہ پر اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گئی، اور بدون حلالہ کے اس سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے، قال فی الدر المختار وان نوى بآئینہ علی مثل امی او امی وکذا لو حذف علی خانیة برأ او ظهاراً او طلاقاً صحت نیتہ ووقع مانواہ لانه کنایة والا ینوشینا او حذف الکاف لغاؤ تعین الا دنی ای البر یعنی الکرامة الخ وفی الشامی قوله لانه کنایة ای من کنایات الظهار والطلاق ای ان قال الخ وینبغی ان لا یصدق قضاء فی ارادة البر اذا کان فی حال المشاجرة و ذکر الطلاق الخ۔ (۲)

اس کہنے سے کہ تمہارے پاس جائیں تو ماں کے پاس جائیں طلاق نہیں ہوتی

(سوال ۹۱۵) ایک شخص نے غصہ کی حالت میں اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر ہم تمہارے پاس جائیں تو اپنی ماں کے

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹۴ ط.س. ج ۳ ص ۴۷۰ ظفیر

(۲) دیکھئے رد المختار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹۴ ط.س. ج ۳ ص ۴۷۰ ظفیر

پاس جائیں، اس قسم کھانے کے کئی گھنٹہ بعد میاں بیوی اکٹھے ہوئے تو اس قسم کا کیا حکم ہے، نیز اس کی بیوی حیض سے تھی، لیکن جس رات کا یہ واقعہ ہے اس سے پہلے یعنی ایک تمام دن خون نہیں آیا تھا اور مدت حیض ختم ہو چکی تھی لیکن عورت نے غسل نہیں کیا تھا، قبل غسل کے دونوں ہم بستر ہوئے۔

(الجواب) عالمگیری میں ہے ولو قال ان وطئتک وطئت امی فلا شنی علیہ الخ (۱) یعنی اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو یہ کہے کہ اگر میں تجھ سے صحبت کروں تو اپنی ماں سے صحبت کروں تو اس سے کچھ نہیں ہوتا یعنی ظہار اور طلاق کچھ نہیں ہوتی، پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں اس کی عورت پر طلاق واقع نہیں ہوئی، اور مدت حیض کے ختم ہونے کے بعد وطی کے جواز و عدم جواز میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اکثر مدت حیض کے دس دن میں پوری ہو گئی تھی تو قبل غسل وطی درست ہے، اور اگر عادت سابقہ کے موافق مثلاً چھ سات دن میں حیض منقطع ہوا تو اس میں جواز وطی کے لئے یہ شرط ہے کہ بعد انقطاع حیض اتنا زمانہ گزر جاوے کہ اس میں غسل اور لبس ثیاب و تحریمہ نماز ہو سکے، پس جب کہ ایک دن انقطاع حیض کے بعد گزر گیا تو وطی درست ہے۔ (۲)

ظہار کا کفارہ ادا کئے بغیر بیوی سے ہم بستر ہونا

(سوال ۹۱۶) ظہار کے بعد بلا کفارہ ادا کئے صحبت کرے تو اس کی نسبت کیا حکم ہے۔

(الجواب) در مختار میں ہے فان وطی قبلہ تاب واستغفر و کفر للظہار فقط الخ۔ (۲) یعنی اگر مظاہر نے پہلے کفارہ دینے سے وطی کی تو وہ توبہ واستغفار کرے اور صرف کفارہ ظہار ادا کرے۔

بیوی سے ظہار کیا پھر تین طلاق دی، حلالہ کیا اس کے بعد بھی کفارہ لازم ہے

(سوال ۹۱۷) ایک شخص نے اپنی عورت کو کہا کہ تو میری ماں بہن کے برابر ہے، دس منٹ بعد تین طلاق عورت مذکورہ کو دے دی، اب دوبارہ نکاح یہ شخص اس عورت سے کس طرح کر سکتا ہے، کیا یہ صورت صحت نکاح کے لئے ہو سکتی ہے کہ شوہر کے چھوٹے بھائی سے عورت کا نکاح کیا جاوے اور وہ بعد دخول طلاق دے بعد عدت گزرنے کے شوہر اول اس سے نکاح کرے، اگر یہ صورت صحیح ہے تو دوبارہ نکاح کرنے کے بعد حکم ظہار باقی رہے گا یا نہ۔

(الجواب) اگر یہ لفظ شوہر نے بہ نیت ظہار کہا تھا کہ تو میری ماں بہن کے برابر ہے تو بعد طلاقات ثلاثہ حلالہ کے بعد جب شوہر اول اس عورت سے نکاح کرے گا حکم ظہار کا باقی رہے گا، یعنی بلا ادا کئے کفارہ ظہار اس سے صحبت نہیں کر سکتا، در مختار میں ہے فیحرم وطؤها علیہ ودواعیہ الخ حتی یکفر وان عادت الیہ بملک یمین او بعد زوج آخر الخ شامی میں ہے قوله وان عادت الیہ (الخ) قال فی النہر افاد بالغایۃ ای بقولہ حتی یکفرانہ

(۱) عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۵۲۶ باب الظہار ظفیر۔ س۔ ج ۱ ص ۷۰۔

(۲) واذا انقطع دم الحيض لا قل من عشرة ايام لم تحل وطئها حتى تغتسل الخ ولو لم تغتسل ومضى عليها ادنى وقت الصلوة بقدر ان تقدر على الاغتسال والتحريمه حل وطئها لان الصلوة صارت ديناً في ذمتها فطهرت حکماً (ہدایہ باب الحيض ج ۱ ص ۳۹) ظفیر۔

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الظہار ج ۲ ص ۷۹۳ ط۔ س۔ ج ۳ ص ۶۹۔ ظفیر۔



لو طلقها ثلاثاً عادت الیه تعود بالظهار الخ (۱) ص ۵۷۶ جلد ثانی شامی وفی الدر المختار ایضاً وان نوى بانث علی مثل امی الخ برأ او ظهاراً او طلاقاً صحت نیته الخ (۲) اور مطلقہ ثلاثہ سے دوبارہ نکاح کرنے کے جواز کی جو صورت سوال میں لکھی ہے وہ صحیح ہے مگر یہ ضرور ہے کہ شوہر اول کے بھائی سے نکاح بعد گزرنے عدت کے کیا جاوے۔

بیوی کو ماں، بہن، بیٹی کہنے سے طلاق نہیں ہوتی

(سوال ۹۱۸) شوہر زوجہ کو رات بھر ماں بہن بیٹی کہتا رہا اور بیوی شوہر کو باپ، بھائی، چچا کہتی رہی، اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی کما فی الدر المختار او حذف الکاف لغا (۲) مگر ایسا کہنا مکروہ ہے آئندہ ایسا نہ کہا جاوے۔

میں نے تجھ کو ماں کے برابر حرام سمجھا کہنے سے طلاق ہوگی یا ظہار

(سوال ۹۱۹) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ کہا کہ میں نے تجھ کو ماں کے برابر حرام سمجھا، اس صورت میں طلاق ہوئی یا ظہار۔

(الجواب) شوہر کے یہ لفظ کہ میں نے تجھ کو ماں کے برابر حرام سمجھا۔ ان الفاظ میں سے ہے جن میں ظہار و طلاق دونوں کی نیت صحیح ہے، اور اگر کچھ بھی نیت نہ ہو تو کم سے کم ظہار ضرور ثابت ہوتا ہے، عام طور سے لوگ ظہار سے ناواقف ہوتے ہیں، وہ جب ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں بالیقین طلاق اور دائمی مفارقت و متارکت کی نیت ہوتی ہے، پس صورت مسئلہ میں جب کہ شوہر کی نیت کا حال معلوم نہیں تو ظاہری عرف کے لحاظ سے یہی حکم کیا جائے گا کہ اس کی عورت مطلقہ بائنہ ہو گئی عدت گزرنے کے بعد وہ نکاح ثانی کر سکتی ہی، درمختار میں ہے وبانت علی حرام کامی صح ما نواہ من ظہار او طلاق الخ وان لم ینو ثبت الا دنی وهو الظہار الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (۴)

بیوی کو بہن کے برابر کہنے کا کیا اثر ہوتا ہے

(سوال ۹۲۰) ایک شخص نے اپنی بیوی کو بہن کے برابر کہا اور کہنے سے کچھ مدعا نہیں تھا، شرعی حکم کیا ہے۔  
(الجواب) جب کہ کہنے والے کی کچھ نیت نہ تھی تو کلام اس کا لغو ہے طلاق وغیرہ کچھ واقع نہ ہوگی کما فی الدر المختار والا ینو شیناً او حذف الکاف لغا الخ۔ (۵)

(۱) دیکھئے رد المحتار باب الظہار ج ۲ ص ۸۹۲ و ج ۲ ص ۸۹۳ ط. س. ج ۳ ص ۴۷ ظفیر.  
(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الظہار ج ۲ ص ۷۹۴ ط. س. ج ۳ ص ۷۶۸ ظفیر.  
(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الظہار ج ۲ ص ۷۹۴ ط. س. ج ۳ ص ۷۰ ظفیر.  
(۴) ایضاً ط. س. ج ۳ ص ۷۰ ظفیر.  
(۵) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الظہار ج ۲ ص ۷۹۴ ط. س. ج ۳ ص ۵۷ ظفیر.

شادی سے پہلے بیوی کو بہن کے برابر کہنے سے کچھ حرج نہیں  
(سوال ۹۲۱) ایک شخص نے جس کی بیوی نہیں ہے اپنی بیوی کو بہن کے برابر کہا، تو اب اس کو نکاح کرنے میں  
یا نکاح کے بعد کچھ حرج تو نہیں ہے۔  
(الجواب) یہ کلام اس کا لغو ہے بعد نکاح طلاق وغیرہ کچھ نہ ہوگی۔

بیوی سے کہے دادی باز آجا، کیا اس سے طلاق ہو جائے گی  
(سوال ۹۲۲) ہندہ کسی سے لڑ رہی تھی، اس کے شوہر زید نے غصہ میں کہا کہ دادی باز آجا چپ رہ، کیا ہندہ پر اس  
لفظ کے کہنے سے طلاق ہو گئی۔  
(الجواب) درمختار اور شامی میں ہے کہ ایسا لفظ بلا حرف تشبیہ کہنے سے طلاق وغیرہ کچھ نہیں ہے وہ لفظ لغو ہو جاتا  
ہے، عبارت درمختار یہ ہے والا ینو شیئاً او حذف الکاف لغا الخ۔ (۱)

بیوی سے کہا اگر تجھ سے شادی کروں تو اپنی دختر سے کروں کیا حکم ہے  
(سوال ۹۲۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو بوجہ بد چلنی کے غصہ میں آکر کہا کہ اگر میں تیرے ساتھ شادی کروں  
تو میں اپنی دختر کے ساتھ یا والدہ کے ساتھ شادی کروں، کیا اس صورت میں اس کا نکاح باقی ہے یا نہیں۔  
(الجواب) ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی، نکاح باقی ہے کذا فی العالمگیریہ۔ (۲)

تجھ کو ہمیشہ کے برابر سمجھوں گا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں  
(سوال ۹۲۴) بحر نے اپنی زوجہ سے کہا کہ میں نے سنا ہے کیا تمہارا ناجائز تعلق عمر سے ہے تاوقت یہ کہ میں  
اس کی تحقیق نہ کر لوں گا تجھ کو ہمیشہ کے برابر سمجھوں گا، اس صورت میں بحر کی زوجہ مطلقہ ہوئی یا نہ۔  
(الجواب) اس صورت میں بحر کی زوجہ بحر پر حرام نہیں ہوئی اور اس پر طلاق واقع نہیں ہوئی، کذا بظہر من الکتاب (۳)

شوہر سے کہا تو میرے بھائی جیسا ہے طلاق ہوئی یا نہیں  
(سوال ۹۲۵) زید کی زوجہ نے اپنے شوہر زید کو اپنے برابر اور حقیقی سے تمثیل دی یعنی یہ کہا کہ تو میرے حقیقی  
بھائی جیسا ہے، اس صورت میں عورت نکاح سے خارج ہوگی یا نہیں۔  
(الجواب) اس صورت میں نکاح قائم ہے عورت کے اس کہنے سے کچھ نہیں ہوا، البتہ شامی میں لکھا ہے کہ اگر  
شوہر عورت کو ماں بہن بلا حرف تشبیہ کے کہہ دیوے تو یہ مکروہ ہے، لیکن طلاق یا ظہار اس صورت میں بھی نہیں  
ہوتا۔ (۴)، بناء علیہ عورت کا الفاظ مذکورہ کہنا بھی پسندیدہ نہیں ہے۔

(۱) ایضاً ظفیر (۲) وان قال لم اتزوجك ولا يقع الطلاق بالا جماع کذا فی البدائع (عالمگیری کشوری کتا  
بات ج ۲ ص ۳۹۳) وان قال ان وطنك وطنت امی فلا شئ علیہ (عالمگیری کشوری الظہار ج ۲ ص ۵۲۶) ظفیر ج ۱ ص ۴  
(۳) ویکرہ قولہ انت امی و یا ابنتی و یا اختی ونحو (الدر المختار علی هامش رد المحتار ج ۲ ص ۷۹۴ باب  
الظہار ط س ج ۳ ص ۴۷۰ ظفیر  
(۴) ایضاً ط س ج ۳ ص ۴۷۰ ظفیر



غصہ میں بیوی سے کہا تو میری ماں ہے پوچھنے پر بتایا نیت کچھ نہیں تھی

(سوال ۹۲۶) زید نے اپنی زوجہ کو بحالت غیظ و غضب یہ کہا کہ تو میری ماں ہے، زید سے دریافت کیا کہ تیری اس لفظ سے کیا نیت تھی تو یہ جواب دیا کہ غصہ میں کہہ دیا تھا اور کچھ بھی نیت نہ تھی اس صورت میں طلاق یا ظہار کچھ ہو یا نہیں۔ (الجواب) اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی اور نہ ظہار ہوا مگر آئندہ ایسا کہنا نہ چاہئے کہ مکروہ ہے درمختار میں ہے والا بنو شیناً او حذف الکاف لغا در مختار و بکرہ قولہ انت امی الخ۔ (۱)

بیوی سے کہا اگر تجھ سے جماع کروں تو ماں بہن سے کروں، اس صورت میں کیا حکم ہے (سوال ۹۲۷) زید نے اپنی منکوحہ کو لڑائی اور غصہ کی حالت میں کہہ دیا کہ اگر میں تجھ سے جماع کروں تو گویا اپنی ماں یا بہن سے کروں، ایسی صورت میں طلاق واقع ہوگی یا ظہار۔ (الجواب) عالمگیری یہ ہے ولو قال ان وطئتک وطئت امی فلا شئی علیہ (۲) اس عبارت سے معلوم ہوا کہ صورت مسئلہ میں طلاق و ظہار کچھ نہیں ہوا۔

بغیر نیت طلاق بیوی کو بہن کہہ دے تو کیا حکم ہے

(سوال ۹۲۸) اگر کسی زوجہ خود را خواہر بگوید طلاق شود یا نہ و اگر نیت طلاق نشود طلاق واقع شود یا نہ۔ (الجواب) اگر کسی زوجہ خود را خواہر یا مادر بگوید بر زوجہ اش طلاق واقع نمی شود و نیز ظہار نمی شود، البتہ چنان گھٹن یعنی زوجہ خود را خواہر گھٹن مکروہ است قال فی الدر المختار والا بنو شیناً او حذف الکاف لغا الخ و بکرہ قولہ انت امی و یا بنتی و یا اختی و نحوه وقال فی الشامی فقد صرحوا بان قولہ لزوجتہ یا اختی مکروہ و فیہ حدیث رواہ ابو داؤد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلاً یقول لا مراۃ یا اختی فکفرہ ذلک ونہی عنہ۔ (۳) ازیں روایت و حدیث ظاہر است کہ در صورت مذکورہ فی السؤال نہ طلاق می شود نہ ظہار، البتہ اس قول مکروہ است کما مر۔

تیرے گھر میں گھسوں تو اپنی ماں سے بد فعلی کروں یہ کہنا لغو ہے

(سوال ۹۲۹) اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ کو کہا کہ یہ میری بہن ہے تو اس سے ظہار ہوگیا نہیں؟ یا یہ کہے کہ اگر میں تیرے گھر میں گھسوں تو اپنی ماں سے بد فعلی کروں تو اس کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) اگر کسی نے اپنی زوجہ کو کہا کہ یہ میری بہن ہے بلا حرف تشبیہ تو یہ لغو ہے نہ ظہار ہے نہ طلاق کذا فی الدر المختار اور اگر یہ کہا زوجہ کو کہ اگر میں تیرے گھر میں گھسوں تو اپنی ماں سے بد فعلی کروں تو یہ بھی لغو ہے نہ ظہار ہے نہ طلاق کما ہو ظاہر من تعریف الظہار والا بنو شیناً او حذف الکاف لغا قال الشامی فی تحت قولہ او حذف الکاف بان قال انت امی الخ وقال الشامی والذی فی الفتح و فی انت امی لا یکون مظاهراً (الی ان قال) فعلم انه لا بد فی کونہ ظہاراً من التصریح باداء التشبیہ شرعاً الخ شامی وقال فی الدر المختار فی تعریفہ . و شرعاً تشبیہ المسلم زوجته الی قولہ بمحرم علیہ تأییداً الخ۔ (۴)

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار ج ۲ ص ۷۹۴ باب الظہار ط. س. ج ۳ ص ۷۰. ظفیر. (۲) عالمگیری کشوری الباب التاسع فی الظہار ج ۲ ص ۵۲۶. ظفیر. (۳) رد المختار باب الظہار ج ۲ ص ۷۹۴ ط. س. ج ۳ ص ۷۰. (۴) ایضاً ظفیر. ج ۱ ص ۷۷

## باب سیزدہم

نامرد، مجنون، متعنت اور دوسرے عیوب کی وجہ سے تفریق  
اور فسخ نکاح کے احکام و مسائل

نامرد سے بھی نکاح ہو جاتا ہے بغیر طلاق دوسرا نکاح جائز نہیں

(سوال ۹۳۰) ایک شخص کا نکاح بحالت بلوغت ہمراہ لڑکی کے پڑھا گیا، بعدہ ثابت ہوا کہ لڑکا مرد نہیں ہے حق زوجیت ادا نہیں کر سکتا، اب شادی کو ڈیڑھ سال ہو گیا ہے آج تک کوئی مردانگی کی علامت ظاہر نہیں ہوئی، سوال یہ ہے کہ یہ نکاح جائز ہے یا نہیں اور لڑکا طلاق بھی نہیں دیتا ہے، اب شریعت کیا حکم دیتی ہے۔  
(الجواب) شوہر اگر عینین ہے نکاح منعقد ہو گیا ہے، اور چونکہ اس زمانہ میں شرائط فسخ متحقق نہیں ہیں، لہذا جب تک شوہر طلاق نہ دے گا علیحدگی نہ ہوگی اور عورت کو دوسرا نکاح کرنا جائز نہ ہوگا۔ (۱) فقط (اب علماء کے اتفاق سے فسخ کی صورت نکل آئی ہے شرعی پنچائت میں مقدمہ دائر کیا جائے یا دارالقضاء میں۔ ظفیر۔)

نامرد کی بیوی کا نکاح ثانی بلا طلاق نہیں ہو سکتا ہے

(سوال ۹۳۱) لڑکی نابالغہ کا عقد اس کے والدین نے کر دیا، بعد البلوغ لڑکی نے اپنے شوہر کو مادر زاد نامرد پایا، ہر چند علاج معالجہ کیا ڈاکٹروں نے جواب دے دیا کہ تندرست نہیں ہو سکتا، تین چار سال تک علاج کیا کچھ نفع نہیں ہوا، صورت موجودہ میں عورت کا نکاح ثانی بلا طلاق ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) قال فی الدر المختار والا بانت بالتفریق من القاضی ان ابی طلاقها بطلبها الخ (۲) وفیہ ایضاً ولا عبرة بتا جیل غیر قاضی البلدة الخ (۳) اس سے واضح ہوا کہ صورت مسئلہ میں چونکہ تا جیل و تفریق قاضی شرعی کے ذریعہ سے نہیں ہوئی لہذا نکاح فسخ نہیں ہوا، اور بلا طلاق شوہر اول وبدون انقضائے عدت اس عورت کو دوسرا نکاح کرنا درست نہیں ہے۔

نامرد کی بیوی دوسرا نکاح کیسے کرے

(سوال ۹۳۲) امرأة وجدت زوجها عیناً فصبرت معه مدة كثيرة وهو يعالج مرضه فلم يبرء من مرضه وهي لا تستطيع الصبر وتطلب منه الفرقة فماذا يفعل فی هذا الملك لعدم القاضی وان قال الزوج المذكور لا مراة والله لا اقربها یعنی الزوجة حتی اشفی من مرض العنة فهل يكون هذا ایلاء ام لا۔

(الجواب) قال فی الدر المختار فان وطی مرة فبها والا بانت بالتفریق من القاضی بطلبها (۴) وقال قبیلہ

(۱) اذا وجدت المرأة زوجها مجبواً الخ فرق الحاكم بطلبها الخ بينهما (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العین وغیرہ ج ۳ ص ۸۱۶ ط. س. ج ۳ ص ۹۴) اس زمانہ میں تفریق کا کیا طریقہ ہوگا، اس کے لئے دیکھئے "الحیلة الناجزة" للتهانوی۔ اور "کتاب الفسخ والتفریق" للرحمانی۔ ظفیر (۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العین وغیرہ ج ۳ ص ۸۱۹ ط. س. ج ۳ ص ۹۸. ۱۲. ۴ ظفیر (۳) ایضاً ج ۳ ص ۸۱۸ ط. س. ج ۳ ص ۹۸. ۱۲. ۴ ظفیر (۴) دیکھئے حوالہ سابق ج ۳ ص ۸۱۹ ط. س. ج ۳ ص ۹۸. ۱۲. ۴ ظفیر



ولا عبرة بتأجيل غيرالقاضي الخ (۱) فعلم انه لا يتصور التفريق في صورة عدم القاصي وإنما يحصل التفريق بالطلاق من الزوج او الخلع. ويقول له لا اقربها حتى اشفي من العنة لا يكون مولياً لانه يمكن ان يشفي قبل مدة الا يلاء ويطأها كما قال في الدر المختار او قال وهو بالبصرة والله لا ادخل مكة وهي بها لا يكون مولياً لانه يمكنه ان يخرجها منها فيطأها (در مختار) اي في المدة من غير شئ يلزمه شامی (۲) جلد ثانی ص ۵۵۰.

نابالغی میں ایک نامرد سے نکاح ہو گیا اب کیا کرے

(سوال ۹۳۳) زید نامرد کا نکاح ایک دختر نابالغہ سے ہوا، اس وقت دختر رضامند تھی اور اس کو یہ علم نہ تھا کہ زید نامرد ہے، زید کے ماں باپ نے بہت کچھ علاج کر لیا مگر کچھ نفع نہیں ہوا، نکاح کو دو سال ہو گئے ہیں، اب دختر نہایت ملول ہے اور آزادی چاہتی ہے، زید سے۔ آزادی لینے کی ضرورت ہے یا نہیں، اگر زید آزادی نہ دیوے تو کیا کیا جاوے۔

(الجواب) زید سے نکاح ہو گیا تھا بشرط یہ کہ لڑکی نابالغہ کے ولی نے اس کا نکاح کیا تھا، اب اگر زید طلاق دے دے تو مطلقہ کا دوسرا نکاح صحیح ہو جائے گا بدون طلاق دینے کے دوسرا نکاح درست نہیں ہے، زید سے طلاق لی جاوے۔ اگر وہ طلاق دے دیوے گا طلاق واقع ہو جاوے گی۔ (۳)

نامرد سے نکاح جائز ہے علیحدگی کے لئے قاضی سے درخواست کرنی چاہئے

(سوال ۹۳۴) اگر کسی لڑکی کا نکاح نامرد لڑکے کے ساتھ ہو جائے اور لڑکا پیدا نہ ہو یا بعد و طی کے نامرد ہو اور تو دونوں صورتوں میں نکاح صحیح ہو یا نہیں، اگر صحیح ہو تو اب جب کہ بالکل نامرد اور لا علاج ثابت ہوا تو اس کی زوجہ کے لئے شرعاً کیا حکم ہے، جب کہ شوہر خوشی سے طلاق نہ دیتا ہو۔

(الجواب) شوہر اگر اول سے ہی نامرد ہو یا بعد نکاح کے نامرد ہو گیا تو دونوں صورتوں میں نکاح صحیح ہو گیا، لیکن دوسری صورت میں جب کہ شوہر بعد نکاح کے نامرد ہو گیا ہے اور و طی کر چکا ہے تو زوجہ کو کچھ اختیار فتح نکاح کا نہیں، اور پہلی صورت میں جب کہ شوہر اول سے ہی نامرد ہے اور و طی بالکل نہیں کی تو عورت کو یہ دعویٰ پہنچ سکتا ہے کہ شوہر کی نالاش کرے اور دعویٰ کرے، قاضی اس کے دعویٰ پر شوہر کو ایک برس کی مہلت بغرض علاج دیوے اگر تندرست ہو جاوے اور و طی پر قادر ہو جائے فبماورنہ عورت اگر تفریق چاہے تو قاضی تفریق کر دیوے، بدون تاخیر و تفریق قاضی کے تاخیر و تفریق نہ ہوگی کذا فی الدر المختار (۴) مگر اس زمانہ میں چونکہ قاضی نہیں ہے پس شوہر سے طلاق کو کہا جاوے اگر وہ طلاق دے دے گا تو علیحدگی ہو جائے گی اور عورت کو دوسرا نکاح کرنا درست ہو جاوے گا۔ اور اگر شوہر نے طلاق نہ دی تو کوئی صورت علیحدگی کی نہیں۔ (۵)

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العین وغیرہ ج ۳ ص ۸۱۸ ط. س. ج ۳ ص ۴۹۷. ظفیر.

(۲) دیکھئے رد المحتار للشمی باب الا یلاء ج ۲ ص ۷۵۷ ط. س. ج ۳ ص ۴۲۹. ظفیر.

(۳) ویقع طلاق کل زوج اذا کان عاقلاً بالغاً (ہدایہ کتاب الطلاق ج ۲ ص ۳۳۷ ط. س. ج ۳ ص ۲۳۵) ظفیر.

(۴) ولو وجده عیناً ہو من لا یصل الی النساء لمرض الخ اجل سنة لا شتمالها علی الفصول الاربعة الخ قمریة بالا هلة الخ فان و طی مرة فیها والا بانء بالتفریق من القاضی ان ابی طلاقها بطلبها الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العین وغیرہ ج ۳ ص ۸۱۸ ط. س. ج ۳ ص ۴۹۶، ۴۹۸) ظفیر.

(۵) بعد کے علماء نے مسلم پنچائت کو قاضی کے قائم مقام تسلیم کیا ہے، وہ پنچائت قاضی کے فرائض انجام دے گی، تفصیل کے لئے دیکھئے "الحیلة الناجزة" للشیانوی اور ہمدانی میں لادت شرعیہ کے تحت قاضی مقرر ہیں۔ ظفیر.



عنین کی بیوی اگر خود فسخ کرے تو وہ ایک سال کی مدت مہلت کی دے گی یا نہیں

(سوال ۹۳۵) (۱) ایک نابالغ کا نکاح بولایت اس کے چچا کے ایک لڑکی سے ہوا تھا، بعد بلوغ کے وہ لڑکا فاجر العقل اور عنین ٹھہرا، خود وہ اپنے عنین ہونے کا مقرر ہے اور حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اس کو لا علاج ٹھہرایا ہے، ہر چند کئی سال سے انہوں نے دوا کی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا، لڑکی چونکہ عاقلہ بالغہ ہے ڈیڑھ سال سے اپنے میچہ میں بیٹھی ہے وہ تفریق چاہتی ہے اس لئے کہ شوہر قطع نظر عنین ہونے کے بوجہ اختلال دماغ زوجہ کے نان نفقہ کا بھی متحمل نہیں ہوسکتا، مگر باوجود مطالبہ تفریق کے زوج محض ضد و سرکشی سے طلاق دینے سے انکار کرتا ہے حالانکہ اس کے چچا بھی تفریق پر راضی ہیں، زوج نے اس کو نہایت ضیق و محنت میں ڈال رکھا ہے، بدیں وجہ اگر صاحبین کے قول پر (جو ظاہر الروایہ و مفتی بہ ہے) عمل کر کے خود نکاح فسخ کر دے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں، قال فی مجمع الا نھر جلد اول ص ۶۲ و عنہما انہا کما اختارت نفسہا تقع الفرقة باختیار ہا و ظاہر الروایۃ کما فی المضمورات . وفی رد المحتار جلد ثانی ص ۶۴۷ وقیل یکفی اختیار ہا نفسہا ولا یحتاج الی القضاء کخیار العتق قیل و هو الا صح کذا فی غایۃ البیان وجعل فی المجمع الاول قول الامام والثانی قولہما نھر . وفی البدائع عن شرح مختصر الطحاوی ان الثانی ظاہر الروایۃ ثم قال و ذکر فی بعض المواضع ان ما ذکر فی ظاہر الروایۃ قولہما الخ اگر صاحبین رحمہما اللہ کے قول پر عمل کر کے زوجہ کو فسخ نکاح کرنا درست ہو تو آیا اس صورت تاخیر معیاد یک سالہ کی ضرورت ہوگی یا نہیں، چونکہ کئی سال تک زوج دوا کر چکا ہے اور اس کا عنین ہونا معلوم ہو چکا ہے اور خود مقرر بھی ہے، آیا فسخ نکاح کے لئے وہی امتداد زمانہ و معالجہ و تیقن مرض کافی ہو گا یا تاخیر جدید کی ضرورت ہوگی، اگر ضرورت ہے تو حسب روایات فقہیہ بدون قاضی کے تاخیر ہو نہیں سکتی، قال فی الوقایۃ اجلہ الحاکم وفی مجمع الا نھر ولا عبرۃ لنا جیل غیر الحاکم کائناً من کان آہ وفی درر المنتقى ولا عبرۃ بتاخیل غیرہ آہ وفی الدر المختار ولا عبرۃ بتاخیل غیر قاضی البلدہ آہ و کذا فی رد المحتار وغیرہ اور قاضی شرعی یہاں مفقود ہے، پس صاحبین کے قول پر عمل کر کے فسخ کرنے کی کون صورت ہو سکتی ہے۔

(۲) فتاویٰ خیر یہ جلد ثانی ص ۱۶ میں ہے سئل فی العنین اذا جعل بینہ و بین زوجته محکمین فاجلوه سنۃ مضت هل لہم ان یفرقوا بینہما اذ طلبت ام لا . اجاب نعم . یصح التحکیم فی مسئلۃ العنین لا نہ لیس بحد ولا قود ولا دية علی العاقلۃ ولہم ان یفرقوا بطلب الزوجة . واللہ اعلم۔ اس فتوے سے معلوم ہوتا ہے کہ حکم کے ذریعہ سے تاخیر و تفریق ممکن ہے اگر زوج کا عنین ہونا متحقق ہو جائے اور زید خود مقرر ہو اور حکیم او ڈاکٹر بھی کہتے ہوں اور دوا بھی سالہا سال کر چکا ہو، پس اگر حکم بغیر تاخیر جدید کے نکاح فسخ کر دیں تو یہ فسخ کافی ہو گا یا نہیں، کیلبدون تاخیر جدید کے فسخ جائز نہیں ہے۔

(۳) اگر زوج عنین سے اس مضمون کا وکالت نامہ لکھوا لیا جاوے کہ میری زوجہ مسماۃ فلاں بنت فلاں جو میرے نکاح میں ہے چونکہ میرے مرض کے سبب سے تفریق چاہتی ہے، اس لئے اس معاملہ میں اس نزاع کے طے اور



فیصل کرنے میں فلاں شخص کو وکیل مقرر کرتا ہوں اور آج سے ایک سال کے لئے فلاں شخص کو اختیار کل دیتا ہوں کہ میری زوجہ مذکورہ کے معاملہ میں جس طرح فیصلہ کر دیں گے مجھے منظور ہے، سال کے اندر مجھے وکیل کے معزول کرنے کا اختیار نہیں ہے بلکہ جب میں معزول کروں تو میرا وکیل ہے، بعد اس تحریر کے اگر وکیل عین کی زوجہ کو اسی مجلس میں یا بعد مجلس قبل عزل طلاق بائن ایک یا دو یا تین دے دے تو طلاق واقع ہو جاوے گی یا نہیں، فتاویٰ قاضی خان جلد ثانی ص ۵۲۳ میں ہے ولو قال وکلتک فی جمیع امور التی یجوز بہا التوکیل کانت الوکالة عامة فی البیاعات والا جارات والا نکحة وکل شیء وعن محمد لو قال هو وکیل فی کل شیء جائز صحتہ کان وکیلاً فی البیاعات والہبات والا جارات وعن ابی حنیفة انه یكون وکیلاً فی المعایر وضات دون الصبر والعنایة وقال مولانا وهکذا کله اذا لم یکن فی حال مذاکرة الطلاق فان کان فی حال مذاکرة الطلاق یكون وکیلاً بالطلاق آه وفی الدر المختار جلد ثانی ص ۵۲۸ واذا قال لرجل ذلک ای قال له طلق امرأًتی او قال لها طلقی ضررتک لم یتقید بالمجلس لانه توکیل فعله الرجوع الا اذا زاد کلما عزلتک فانت وکیل الخ۔

(الجواب) (۲، ۱) عام قواعد اور تصریحات کتب فقہ سے تفریق قاضی کا ہونا اس میں ضروری معلوم ہوتا ہے، در مختار میں ہے وشرط للکل القضاء الا ثمانية (۱) پھر تفریق بوجہ عین ہونے کے ان میں شمار کی جن میں قضاء قاضی شرط ہے، اور نمبر در مختار باب العین میں ہے والا بانت بالتفریق من القاضی لا نہا فرقة قبل الدخول الخ (۲) قوله من القاضی ان ابی طلاقها ای ان ابی الزوج لانه وجب علیه التسریح بالا حسان حین عجز عن الا مساک بالمعروف فاذا امتنع کان ظالماً فتاب عنه واضیف فعله الیه الخ۔ (۳) اس کے بعد قیل کے ساتھ عدم احتیاج قضاء کو بیان کیا، اور اگر اس تفریق کی قضاء کو شرط نہ کیا جائے تاہم تا جیل کے لئے قضا ضروری ہے اور یہ تا جیل جدید ہوگی، پہلا معالجہ دوا کرنا اس تا جیل میں شمار نہ ہوگا، (۴) اور اگر حکم کو قائم مقام قاضی کے اس موقع پر کیا جاوے جیسا کہ بعض کتب سے ظاہر ہے، اور بعض فقہاء نے اس کا انکار کیا ہے، تو حکم کو فی الحال تفریق درست نہیں ہے بعد تا جیل جدید وہ تفریق کر سکتا ہے۔

(۳) بظاہر غرض اس تحریر سے اس وکیل کو حکم بنانا منظور ہے کہ وہ تا جیل و تفریق میں جو کچھ حکم کرے گا مجھے منظور ہے، پس جن لوگوں کے نزدیک تا جیل حکم معتبر ہے ان کے قول کے موافق حکم یہ کر سکتا ہے کہ شوہر کو اگر ایک برس کی مہلت دے دے اور وہ اچھا نہ ہو تو بطلب عورت تفریق کر دے لیکن حکم جب ہوگا کہ عورت بھی اس کو اسی طرح اختیار دے دے، (۵) اور بظاہر یہ توکیل بطلاق نہیں ہے جیسا کہ سیاق عبارت سے معلوم ہوتا ہے۔

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب۔

(۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب العین ج ۲ ص ۸۱۹ و ج ۲ ص ۱۲۰ ۸۲۰ ظفیر۔

(۳) رد المختار باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۱۲۰ ۸۲۰ ظفیر۔ (۴) ولو وجدته عیناً الخ اجل سنة الخ فان وطی مرة فیہا والا بانت بالتفریق (الدر المختار علی هامش رد المختار باب العین ج ۲ ص ۸۱۸) ظفیر۔

(۵) ولا عبرة بتاجیل غیر قاضی البلدة (در مختار) فلا یعتبر تاجیل المرأة ولا تاحیل غیرها ولا یعتبر تاجیل غیر الحاکم کائناتاً من کان وظاہرہ ولو محکماً تامل (رد المختار باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۸۱۸) ظفیر۔

جب نامرد شوہر بیوی کو طلاق نہ دے تو عورت کیا کرے

(سوال ۹۳۶) ایک سولہ سالہ لڑکی کا نکاح زید ۲۵ سالہ سے ہوا، بعد خلوت کے معلوم ہوا کہ شوہر نامرد ہے اور طلاق دینے پر رضامند نہیں ہوتا، اس صورت میں زوجہ کو علیحدگی نامرد شوہر سے کیسے ہو سکتی ہے۔

(الجواب) جب کہ قاضی شرعی موجود نہ ہو جیسا کہ اس زمانہ میں ہے تو سوائے طلاق دینے شوہر کے اور کوئی طریق علیحدگی کا اس وقت میں نہیں ہے، کیونکہ تاجیل و تفریق قاضی جو شرط ہے وہ مفقود ہے (اب علماء کے اتفاق سے جماعت مسلمین اور دارالقضاء قائم ہو چکے ہیں، ان کے ذریعہ کارروائی کر کے تفریق حاصل ہو سکتی ہے۔ (۲) ظفیر۔)

بیوی سے زنا کرانے والے نامرد کی بیوی کیا کرے

(سوال ۹۳۷) زید غنیمت ہے، اس کی عورت طلاق چاہتی ہے طلاق نہیں دیتا اور عورت کو زنا پر مجبور کرتا ہے اور دوسروں کے سپرد کر دیتا ہے وہی اس کو کھانا بھی دیتے ہیں، ایسی حالت میں اس کی زوجہ بلا طلاق کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اور وہ مسلمان ہے یا نہیں۔

(الجواب) وہ شخص جو ایسی بے حیائی کا کام کرتا ہے فاسق اور دیوث ہے مگر منکوحہ اس کی بدون طلاق کے اس کے نکاح سے خارج نہ ہوگی اور دوسرا نکاح اس کا درست نہ ہوگا اور وہ کافر نہیں ہوا (بذریعہ دارالقضاء اور شرعی پنچائت نکاح فسخ کرا کے ایسے شوہر سے نجات حاصل کی جائے، ہندوستان میں جگہ جگہ دارالقضاء اور شرعی پنچائت قائم ہو چکی ہیں۔ (۲) ظفیر۔)

نامرد جب علاج کے بعد قادر ہو جائے تو کیا حکم ہے

(سوال ۹۳۸) میری عورت بعد شادی کے کچھ عرصہ تک میرے پاس رہی، اس عرصہ میں روزانہ مجامعت کی کوشش کرتا رہا لیکن بوجہ کمزوری قوت باہ میں عورت پر قادر نہ ہو سکا، عورت کے استغاثہ پر مجھ کو ایک مولوی صاحب نے ایک سال کی مہلت اس شرط پر دی کہ اگر سال بھی میں بعد علاج کے تندرست ہو جاؤں تو عورت میری زوجیت میں رہے گی ورنہ طلاق ہو جاوے گی، لیکن ایک سال کے بعد مولوی صاحب نے مجھے نوٹس دیا کہ عورت تمہاری زوجیت سے باہر ہو چکی ہے، میں اس وقت تندرست ہوں اور مجامعت پر قادر ہوں لیکن عورت میرے پاس نہیں بھیجی جاتی، یہ کہتے ہیں کہ اس پر طلاق ہو چکی۔

(الجواب) حکم شرعی یہ ہے کہ شوہر کو بعد مہلت دینے ایک سال کے دیکھا جاوے کہ وہ مجامعت پر قادر ہوایا نہیں، اگر قادر ہو تو تفریق نہ کی جاوے اور اگر پھر بھی قدرت نہ ہو اور عورت تفریق چاہے تو پھر قاضی یا حکم تفریق کر سکتا ہے، پس جو فیصلہ ان مولوی صاحب کا ہے وہ غلط ہے، حکم شرعی یہ نہیں ہے اور ان کے کہنے سے تفریق نہیں ہوتی، عورت مذکورہ بدستور اپنے شوہر کے نکاح میں ہے ولو وجدته غینا او خصیا الخ اجل سنة الخ

(۱) تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب الفسخ والتفریق اور الحيلة الناجزة۔ ظفیر۔  
(۲) تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب الفسخ والتفریق اور الحيلة الناجزة۔ ظفیر۔



فان و طى مرة فيها والا بانت بالتفريق من القاضى الخ بطلبها الخ (۱) فقط۔

جذامی کے ساتھ اس کی بیوی نہیں رہتی ہے، تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں  
(سوال ۹۳۹) زید جذامی ہو گیا ہے، اس کے زوجہ ہندہ بھاگ کر عمر کے یہاں چلی گئی ہے، زید کے یہاں جانا نہیں چاہتی اور زید طلاق دینے سے منکر ہے، کیا امام شافعیؒ کے مسلک پر عمل کرتے ہوئے دونوں میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں لکھا ہے کہ علماء حنفیہ میں سے امام محمدؒ کا بھی یہ مذہب ہے کہ اس صورت میں حاکم تفریق کر سکتا ہے وخالف الا نمة الثلاثة فى الخمسة مطلقا ومحمد فى الثلاثة الاول لو بالزوج ولو قضى بالرد صح۔ (۲)

نان نفقہ نہ دینے کی وجہ سے تفریق نہیں ہو سکتی ہے

(سوال ۹۴۰) ایک شخص اپنی عورت کو سات آٹھ سال سے اپنے مکان میں لے جاتا نہ طلاق دیتا ہے نہ نفقہ کا انتظام کرتا ہے لڑکی دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے شرعاً کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے ولا يفرق بينهما بعجزه عنها بانوا عنها الثلاثة الخ اور شامی میں ہے قوله بانوا عنها الخ وهى ما كول وملبوس ومسكن اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر شوہر زوجہ کا نان و نفقہ دے اور حقوق زوجیت ادا نہ کرے تو اس سے زوجین میں تفریق نہیں ہو سکتی، البتہ شوہر کو مجبور کیا جاوے کہ یا وہ طلاق دے دے اور یا حقوق زوجیت ادا کرے بدون طلاق دینے شوہر کے اس لڑکی کا دوسرا نکاح جائز اور صحیح نہیں ہے، البتہ بعض ائمہ کا مذہب اس صورت میں بضرورت تفریق کر دینے کا ہے، پس اگر قاضی حنفی اپنا نائب ایسے شخص کو بنا دیوے جس کا مذہب تفریق کا ہو، اور وہ تفریق کر دے تو قاضی حنفی اس کو نافذ کر سکتا ہے قال فى غرر الا ذکار ثم اعلم ان مشائخنا استحسنا ان ينصب القاضى الحنفى نائباً ممن مذهبه التفريق بينهما اذا كان الزوج حاضراً وابتى عن الطلاق لان رفع الحاجة الدائمة لا يتيسر بالا استدانة اذا لظاهر انها لا تجدد من يقرضها وغنى الزوج مالا امر متوهم فالتفريق ضرورى اذا طلبته الخ۔ (۳) اب علماء احناف نے بھی دارالقضاء اور جماعت مسلمین کے ذریعہ تفریق کی اجازت دی ہے، دیکھئے الحيلة الناجزة للثها نوى۔ ظفیر۔)

متعنت شوہر سے امام شافعیؒ کے مسلک پر تفریق ہو سکتی ہے

(سوال ۹۴۱) ہندہ کا نکاح زید سے ہوا تھا، سولہ سال ہوئے ہندہ اب تک اپنے والدین کے گھر ہے، اب تک نہ زید نے اس کو اپنے گھر بلایا اور نہ نان نفقہ دیا اور نہ طلاق دیتا ہے، ہندہ بیمار ہے اطباء کی رائے یہ ہے کہ بغیر نکاح کے

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۸۱۸ ط.س.ج ۳ ص ۴۹۶ ظفیر

(۲) رد المختار باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۸۲۲ ط.س.ج ۳ ص ۵۰۱ ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المختار باب النفقة مطلب فی فسخ النکاح بالعجز عن النفقة ج ۲ ص ۹۰۳ ط.س.ج ۵۹۰ ظفیر

ازالہ مرض ممکن نہیں ہے اگر ازدواج نہ ہو تو ہلاکت کا اندیشہ ہے، تو نکاح ثانی ہندہ کا جائز ہے یا نہ۔  
 (الجواب) اصل مذہب حنفیہ کا اس بارے میں یہ ہے کہ بدون طلاق شوہر کے تفریق نہیں ہو سکتی جیسا کہ درمختار میں ہے ولا یفرق بینہما بعجزہ عنہا بانوا علیہا الثلاثة ولا یعلم ایفانہ لو غابا حقہا الخ وجوزہ الشافعی باعسار، الزوج وبتضررہا بغتہ ولو قضی بہ حنفی لم یفقد نعم لو امر شافعیاً فقضی بہ نفذ اذا لم یرتش الامر والمأمور۔ (۱) اور ہدایہ میں ہے ومن اعسر بنفقة امرأ تہ لم یفرق بینہما ویقال لہا استدینی علیہ وقال الشافعی یتفرق لانیہ عجز عن الا مساک بالمعروف فینوب القاضی نیا بہ فی التفریق الخ (۲) اس سے معلوم ہوا کہ حنفیہ کا مذہب اس صورت میں تفریق کا نہیں ہے لیکن بضرورت اگر امام شافعی کے مذہب کے موافق فتویٰ دیا جاوے اور قاضی شافعی سے تفریق کرا دی جاوے تو درست ہے کذا فی الشامی۔

### زوجہ مجنون کیا کرے

(سوال ۹۴۲) زید بدخترے صغیرہ یولایت پدرش نکاح کر دو منکوحہ درخانہ پدرماند، قبل از انکہ منکوحہ ببلوغت رسد زید مجنون گشت، اکنون چونکہ منکوحہ ببلوغت رسیدہ است زید باو ہرگز متوجہ نیست و از کار زن و شو معطل است، پس تفریق فیما بین زید و زوجہ و نکاح ثانی جائز است یا نہ۔

(الجواب) قال فی الدر المختار ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشاً کجنون و جذام وبرص الخ (۳) وقال فی الشامی قوله ولا یتخیر الخ ای لیس لواحد من الزوجین خيار فسخ النکاح بعیب فی الآخر عند ابی حنیفہ و ابی یوسف الخ۔ (۴) پس معلوم شد کہ مذہب امام ابو حنیفہ عدم تفریق است بصورت مذکورہ و عدم جواز نکاح ثانی۔

دیوانہ کی بیوی کے لئے تفریق ہے یا نہیں دوسرے مذہب پر عمل اس سلسلہ میں کیسا ہے۔

(سوال ۹۴۳) زنی را کہ شوہر شادیانہ شدہ می رسد کہ بلا تفرقہ قاضی شرعی و بشرط نبودن قاضی شرعی بلا حکم حاکم وقت فسخ نکاح کند یا نہ، دریں بلاد کہ قاضی شرعی عدیم الوجود است حکم حاکم انگریز نائب مناب قاضی شرعی تواند شد یا نہ، و حنفی را عمل بمذہب دیگر روا باشد یا نہ۔

(الجواب) قال فی الدر المختار ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشاً کجنون و جذام وبرص الخ۔ (۵) پس تفریق میاں مجنون و زوجہ اش عند الحنفیہ علی المذہب الصحیح الرائج درست نیست و اگر قاضی حنفی است اور اہم نمی رسد کہ تفریق در میان لوشاں کند، پس بصورت نبودن قاضی بکے وجہ تفریق درست نیست و حکام وقت حکم قاضی شرعی نباشند، البتہ حکم مسلم فریقین حکم قاضی می باشد و لیکن از جانب مجنون اس ہم متصور

(۱) ایضاً ظفیر۔ (۲) ہدایہ باب النفقة ج ۲ ص ۱۶۶۔ ظفیر۔

(۳) الدر المختار باب العین وغیرہ ج ۱ ص ۲۵۴۔ ۱۲ ظفیر۔

(۴) رد المحتار باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۸۲۲۔ ط۔ س۔ ج ۳ ص ۱۲۰۵۰۱ ظفیر۔

(۵) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۸۲۲۔ ط۔ س۔ ج ۳ ص ۱۲۰۵۰۱ ظفیر۔



نہیں، البتہ اگر قاضی شافعی المذہب باشد مثلاً او حکم فسخ کند صحیح است و خفیاں را دریں صورت مہذب غیر عمل کروں درست نیست۔ (۱) حالات سے مجبور ہو کر علماء احناف نے تفریق کی صورت نکالی ہے اور اس کی اجازت دی ہے، اس کے لئے دیکھئے کتاب الفسخ والتفریق لمولانا الرحمانی یا الحیلۃ الناجزہ للفتاویٰ ظفیر۔

### شوہر جب خبر نہ لے تو عورت تفریق کے لئے کیا کرے

(سوال ۹۴۴) ایک عورت کا نکاح عبدالحی سے ہوا، بعد نکاح معلوم ہوا کہ اس کا شوہر سخت آوارہ اور عیاش ہے، چنانچہ کچھ دنوں بعد وہ اپنی منکوحہ کو ستانے لگا حتیٰ کہ نان نفقہ بند کر دیا، اور گھر سے نکال دیا، چار برس سے والدین کے گھر پڑی ہے گذارہ کی کوئی صورت نہیں ہے، اس صورت میں زوجین کے درمیان تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں۔ (الجواب) ایسی صورت میں کہ شوہر حقوق زوجیت ادا نہیں کرتا۔ اور نفقہ نہیں دیتا اس کو لازم ہے کہ زوجہ کو طلاق دے دے، پس اس کو مجبور کیا جائے اور کر لیا جائے کہ جس طرح وہ طلاق دے دے، (۲) بدون طلاق کے عند الحنفیہ نفقہ وغیرہ نہ دینے کی وجہ سے زوجین میں تفریق نہیں ہو سکتی کذا فی الدر المختار۔ (۳) بعد کے علماء نے تفریق کی صورت نکالی ہے، جو قاضی شریعت یا شرعی پنچائت کے ذریعہ ہو سکتی ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے ”الحیلۃ الناجزہ“ للفتاویٰ بحث زوجہ معنت، ظفیر۔

### شوہر بد اطوار ہو اور بیوی کے حقوق ادا نہ کرے تو بیوی علیحدہ ہو سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۴۵) زید رنڈی بازی کرتا ہے شراب پیتا ہے، حقوق زوجیت ادا نہیں کرتا اور نان نفقہ نہیں دیتا، دوسری عورت غیر منکوحہ رکھتا ہے، ایسی حالت میں زید کی زوجہ زید سے علیحدہ ہو سکتی ہے یا نہیں۔ (الجواب) قال فی الدر المختار . ولا یفرق بینہما بعجزہ عنہا بانواعها الثلاثة ولا بعدم ایفائه لو غائبا حقها الخ (۴) اس روایت سے معلوم ہوا کہ نان نفقہ نہ دینے سے زوجین میں تفریق نہیں ہو سکتی، اسی طرح دیگر امور میں بھی تفریق کا حکم عند الحنفیہ نہیں ہے، البتہ ایسی حالت میں تا موافقت و خوف و خط میں ضروری ہے کہ جس طرح ہو سکے شوہر سے طلاق لی جاوے، بعد طلاق کے عدت گزرنے پر دوسرا نکاح عورت کا صحیح ہوگا، بلا طلاق شوہر اول کے دوسرا نکاح درست نہیں ہے (۵) اب علماء نے معنت سے علیحدگی کی شکل نکالی ہے، اس کے لئے حیلۃ ناجزہ دیکھئے ظفیر۔

(۱) اب علماء نے کچھ نئی راہیں بیان میں اس کے لئے دیکھئے ”الحیلۃ الناجزہ“ للفتاویٰ ۲ ظفیر۔

(۲) وبجہ ای الطلاق لو فات الا مسائل معروف (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲ ط س ج ۳ ص ۲۲۹) ظفیر (۳) ولا یفرق بینہما بعجزہ عنہا بانواعها الثلاثة ولا بعدم ایفائه لو غائبا حقها ولو موسرا وجوزہ الشافعی باعسار الروح منصرفا عنہ ولو قصی بہ حتی لم ینفذ نعم لو امر شافعیاً فقصر بہ نقد (در مختار) قولہ بانواعها الثلاثة وہی ما کون وملوس وملسک (رد المختار باب النفقة مطلب فی فسخ النکاح بالعجز عن النفقة او بالغیۃ ج ۲ ص ۹۰۳ ط س ج ۳ ص ۵۹۰) لیکن اگر اسے گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے یا نفقہ کی کوئی صورت نہیں ہے، تو اس صورت میں زوجہ معنت کے تحت فسخ نکاح کی صورت نکل سکتی ہے، بعد کے علماء نے یہ صورت تجویز کی ہے دیکھئے ”الحیلۃ الناجزہ“ للفتاویٰ ۲ ظفیر۔

(۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقة مطلب فی فسخ النکاح بالعجز عن النفقة او بالغیۃ ج ۲ ص ۹۰۳ ط س ج ۳ ص ۵۹۰ ظفیر (۵) اما نکاح منکوحۃ الغیر الخ فلم یقل احد بحوازه ولم یعقد اصلا (رد المختار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۵ ط س ج ۳ ص ۵۱۶) ظفیر۔

نان نفقہ نہ دینے والے شوہر سے نکاح فسخ ہو گیا نہیں

(سوال ۹۴۶) ایک شخص اپنی زوجہ کو نان نفقہ نہیں دیتا اور نہ اس کا مہر ادا کرتا ہے جو معتقل تھا۔ ایسی صورت میں حاکم نکاح کو فسخ کر سکتا ہے یا نہیں، شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ صورت مرقومہ میں حکم حاکم نکاح فسخ ہو سکتا ہے۔

(الجواب) شامی جو کہ معتبر کتاب فقہ کی ہے اس میں لکھا ہے وقولہ ولو قضی بالرد صح ای لو قضی بہ حاکم براہ الخ صح (۱) اور در مختار میں ہے ولو قضی بہ حنفی لم ینفذ الخ (۲) ان مجموعہ روایات سے معلوم ہوا کہ حاکم سے مراد وہ حاکم ہے جس کا مذہب فسخ نکاح کا بخالت مذکورہ ہو حنفی حاکم مراد نہیں ہے، حاصل یہ ہے کہ حنفیہ کے نزدیک اس صورت میں نکاح فسخ نہیں ہو سکتا فی الدر المختار ولا یفرق بینہما لعجزہ عنہا ولا بعدم ایفانہ لو غائباً حقہا الخ۔ (۳)

تنبیہ آج کل بضرورت شدیدہ اس مسئلہ میں مالکیہ کے مذہب پر فتویٰ دیا گیا ہے جس کی تفصیل حیلہ ناجزہ میں مذکور ہے، اس کو دیکھ لیا جاوے۔ (مرتب)

جو شوہر وطی کے بجائے لواطت کرے تو عورت نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۴۷) ایک شخص اپنی زوجہ سے بجائے وطی کے لواطت کرتا ہے اور اس سے باز نہیں آتا، ایسی صورت میں لڑکی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں شوہر سخت گناہگار اور فاسق ہوا، حدیث شریف میں ایسا فعل کرنے والے پر لعنت وارد ہوئے ہے، لیکن اس وجہ سے حاکم ان میں تفریق نہیں کر سکتا، البتہ شوہر کو تنبیہ کی جاوے کہ وہ اس سے توبہ کرے ورنہ اس کو مجبور کیا جاوے کہ وہ طلاق دے دے یا خلع کرے اور عورت کو بخالت مذکورہ شوہر کے پاس جاننا چاہئے، بلکہ یا شوہر توبہ کرے اور اس فعل سے باز آوے یا طلاق دے دے یا خلع کرے۔ (فقہاء نے ایسے شوہر کو جو وطی پر قادر نہ ہو، اور لواطت کا عادی ہو، عنین کے حکم میں قرار دیا ہے، اور جو صورت عنین سے گلو خلاصی کی ہے، اس سے بھی کی جاسکتی ہے، اس کے لئے دیکھئے کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعہ۔ ظفیر۔)

شوہر بیس سال کے لئے قید ہو جائے تو عورت نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۴۸) زید کو ایک مقدمہ میں بیس سال کی قید ہوئی، اس کی زوجہ بلا طلاق کے عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) شوہر کے بیس برس یا کم و بیش قید ہو جانے سے نکاح فسخ نہیں ہوا، لہذا اس صورت میں جب تک شوہر طلاق نہ دے اور اس کی عدت نہ گذر جاوے اس وقت تک اس عورت کو دوسرے شخص سے نکاح کرنا جائز نہیں

(۱) رد المختار باب العنین وغیرہ ج ۲ ص ۸۲۲ ط.س. ج ۳ ص ۵۰۱. ۱۲ ظفیر.

(۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب النفقہ مطلب فی فسخ النکاح بالعجز عن النفقہ ج ۲ ص

۹۰۳ ط.س. ج ۳ ص ۵۹۰. ۱۲ ظفیر.

(۳) ایضاً ظفیر.



شوہر تیس سال کے لئے قید ہو گیا اور عورت صبر نہیں کر سکتی تو نکاح فسخ ہو سکتا ہے (سوال ۹۴۹) زید کو کسی جرم میں تیس سال کی قید ہو گئی، تین سال گزر چکے ستائیس سال باقی ہیں، اس کی زوجہ کہتی ہے کہ میں اس قدر مدت مدید بلا خاوند صبر نہیں کر سکتی نکاح فسخ کرادیا جاوے، چنانچہ مقدمہ عدالت میں دائر ہے، زید کہتا ہے میرے دو بچے ہیں ایک لڑکا پانچ سال ایک لڑکی سہ سالہ موجود ہیں، ان کو کون پرورش کرے گا، نان و نفقہ زوجہ اور بچوں کو کون دے گا لہذا میں طلاق دینا اور علیحدہ کرنا نہیں چاہتا، والد زوجہ زید کہتا ہے کہ زید کا کوئی بھائی حقیقی نہیں، دور کے رشتہ کا ہے، نہ زید کے پاس کوئی مکان مملوکہ ہے جس میں علیحدہ رہے، جس رشتہ دار کے مکان میں رکھنا چاہتا ہے اس پر اطمینان نہیں آبروریزی کا ظن غالب ہے، بحالت موجودہ حکم شرعی کیا ہے جبراً نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) اصل مذہب حنفیہ کا اس صورت میں یہ ہے کہ نکاح فسخ نہیں ہو سکتا اور بدون طلاق دینے شوہر کے نکاح ثانی کرنا عورت کو درست نہیں ہے کما فی الدر المختار ولا یفرق بینہما بعجزہ عنہا ولا بعدم ایفانہ لو غایب حقہا الخ (۱) اور مختار لیکن بعض دیگر ائمہ ایسی صورت میں فسخ نکاح کو جائز فرماتے ہیں، اور حنفی کو ضرورت اس پر عمل کرنا درست ہے، اور احوط یہ ہے کہ جس کا مذہب تفریق اور فسخ نکاح کا ہے اس سے فسخ کرا لیوے۔ قال فی الدر المختار وجوزہ الشافعی باعسار الزوج وبتضررها بغیبتہ ولو قضی بہ حنفی لم ینفذ حکمہ نعم لو امر شافعیاً فقضی بہ نفذ اذا لم یرتض الامر والمأمور بحر در مختار۔ (۲) اور ثانی میں ہے والحاصل ان عند الشافعی اذا عسر الزوج بالنفقة فلها الفسخ وكذا اذا غاب وتعذر تحصيلها منه علی ما اختاره كثیرون منهم لكن الاصح المعتمد عندہم ان لا فسخ ما دام مو سراً الخ شامی (۳) ج ۲ ص ۶۵۶ وفيہ بعد اسطر قال فی غرر الافکار ثم اعلم ان مشائخنا استحسنوا ان ینصب القاضی الحنفی نائباً لمن مذهبہ التفریق بینہما اذا كان الزوج حاضراً او ابی عن الطلاق لان رفع الحاجة الدائمة لا یتيسر بالا استدانة اذ الظاهر انها لا تجد من یقر ضہا وغنی الزوج مالا امر متوہم فالتفریق ضروری اذا طلبتہ وان كان غائباً یفرق لان عجزہ غیر معلوم حال غیبتہ الخ ونقل فی البحر اختلاف المشائخ وان الصحیح کما فی الذخیرۃ عدم النفاذ لظہور مجازفة الشہور الخ والحاصل ان التفریق بالعجز عن النفقة جائز عند الشافعی حال حضرة الزوج وكذا حال غیبتہ مطلقاً او مالم تشهد بینتہ باعساره الآن کما علمت مما نقلنا عن التحفة والحالة الا ولی جعلها مشائخنا حکماً مجتہداً فیہ فینفذ فیہ القضاء دون الثانیۃ الخ الی ان قال نعم یصح الثانی لمذہب احمد کما ذکرہ فی کتب مذهبہ وعلیہ یحمل ما فی فتاویٰ قاری الہدایہ حیث سئل عن غاب زوجها ولم یرک لها نفقة فاجاب اذا قامت بینة علی ذلك وطلبت فسخ النکاح من قاض یراہ ففسخ نفذ وقضاء علی الغائب وفی نفاذ

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۹۰۳ ط. س. ج ۳ ص ۵۹۰ ظفیر

(۲) ایضاً ج ۲ ص ۹۰۳ و ج ۲ ص ۹۰۴ ط. س. ج ۳ ص ۵۹۰ ظفیر

(۳) رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۹۰۳ ط. س. ج ۳ ص ۵۹۰ ۱۲ ظفیر

القضاء علی الغائب روايتان عندنا فعلى القول بنفاذه يسوغ للحنفى ان يزوجهما من الغير بعد العدة (۱) الخ شامی ج ۲ ص ۶۵۶۔ پس ظاہر ہے کہ روایات اس بارے میں نہایت مختلف اور مضطرب ہیں لیکن موقع ضرورت میں حنفی کو گنجائش ہے کہ تفریق کر دے اور عدت کے بعد جواز نکاح ثانی کا فتویٰ دے دے۔

وانتم المریض شوہر کی بیوی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۵۰) ایک عورت بعد نکاح کے کچھ مدت خاوند کے ساتھ رہی، بعد کو خاوند کے بدن میں ناسور ہو گیا، دو تین سال سے وہ زخم اچھا ہوتا ہے اور ایک ماہ کے عرصہ میں پھر تازہ ہو کر خون اور پیپ جاری ہو جاتا ہے، خاوند نامرد نہیں لیکن کم طاقتی کے باعث ہمستر نہیں ہو سکتا، اگر ہوتا ہے تو زیادہ تکلیف ہوتی ہے، خاوند خوراک، پوشاک، مکان وغیرہ سب کچھ دینے کو راضی ہے، مگر عورت اپنی خوشی سے نکاح فسخ کرنا چاہتی ہے، مہر کا عوض بھی اسی کے قبضہ میں ہے وہ دینے کا انکار کرتی ہے، عورت کی خوشی سے نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) اور مختار میں ہے ویسقط حقها بمرة ويجب دیانة احیانا الخ (۲) پس ایک دفعہ کی وطی کے بعد عورت کا حق ساقط ہو جاتا ہے بایں معنی کہ وہ فسخ نکاح کا دعویٰ شوہر کے عین ہونے کی بناء پر نہیں کر سکتی ہے، پس صورت مسئلہ میں جب کہ شوہر عین نہیں ہے اور وطی ہو چکی ہے ولو مرة تو عورت کو حق نہیں ہے کہ نکاح فسخ کر دے، لیکن اگر شوہر چاہے طلاق دے دے یا عورت سے کچھ مال لے کر بالعوض مہر خلع کر لیوے۔ (علماء نے عورت کی خشیت زنا کے پیش نظر گنجائش پیدا کی ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلة الناجزہ اور کتاب الفسخ والتفریق ظفیر)

متعنت کی بیوی انگریزی عدالت کے ذریعہ نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۵۱) مسماة ساحرہ بالغہ کا شوہر اس کو نان و نفقہ نہیں دیتا نہ طلاق دیتا ہے نہ گھر رکھتا ہے، ایسی حالت میں عورت مذکورہ حاکم انگریزی مجاز سے خلع یا فسخ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) بدون طلاق دینے شوہر کے کوئی صورت فسخ نکاح اول اور دوسرا نکاح جائز ہونے کی نہیں ہے، البتہ اگر حاکم یا کوئی دوسرا شخص زبردستی بھی شوہر سے طلاق دلوادے گا یا خلع کر دے گا تو طلاق واقع ہو جاوے گی۔

بد چلن شوہر کی بیوی کیا کرے

(سوال ۹۵۲) ایک لڑکی کا شوہر بد چلن ہے لڑکی کو اپنے گھر نہیں بلاتا نہ طلاق دیتا ہے لڑکی کا نکاح دوسری جگہ ہو سکتا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں جب تک اس لڑکی کا شوہر طلاق نہ دیوے اور عدت نہ گزر جائے اس وقت تک اس لڑکی کا دوسری جگہ نکاح کرنا شرعاً درست نہیں ہے (دارالقضاء اور شرعی پنچائت کے ذریعہ اس طرح کے مصائب سے عورت کو نکالا جاسکتا ہے۔ (۳) ظفیر۔)

(۱) رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۹۰۳ و ج ۲ ص ۹۰۴ ط. س. ج ۳ ص ۱۲۵۹۰ ظفیر (۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب القسم ج ۲ ص ۱۲۲۰۲ ط. س. ج ۳ ص ۱۲۲۰۲ ظفیر (۳) دیکھئے الحیلة الناجزہ للنتھانوی اور کتاب الفسخ والتفریق للرحمانی۔ ظفیر



## مجذوم کی بیوی فسخ کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۵۳) زید کو جذام ہو گیا ہے اس کی زوجہ ہندہ اس سے سخت نفرت کرتی ہے اور زید کے گھر جانا نہیں چاہتی انکار کرتی ہے، شرعاً زید و ہندہ میں جدائی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) کتب فقہ میں لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے مذہب میں اگر شوہر کو جذام وغیرہ لاحق ہو جاوے تو اس کی زوجہ اس کے نکاح سے علیحدہ نہیں ہو سکتی۔ اور عورت کو اختیار فسخ کرنے نکاح کا نہیں ہے، لہذا ایسی حالت میں کہ عورت وہاں جانا نہیں چاہتی، اس کے شوہر سے کہا جاوے کہ وہ طلاق دے دیوے، بعد طلاق کے اور بعد عدت گذر نے کے اس عورت کا دوسرا نکاح صحیح ہے، بدون طلاق کے علیحدگی کی کوئی صورت نہیں ہے قال فی الدر المختار ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشاً کجنون و جذام الخ۔ (۱) (لیکن امام محمد نے اجازت دی ہے۔ (۲) اور اس پر فتویٰ دیا گیا ہے۔ (۳) ظفیر۔

## عوت کے کابل ہجرت کرنے سے نکاح فسخ نہیں ہوگا

(سوال ۹۵۴) زن منکوحہ ارادہ ہجرت بسوئے کابل وارو مگر شوہر اوجازت نداد، ہجرت او جائز است یا نہ و در حالت ہجرت نکاح او فسخ شود یا نہ۔

(الجواب) ہجرت آن زن روا و نکاح فسخ نمی شود۔

## عدم واقفیت سے جذامی سے نکاح ہو گیا تو فسخ کے لئے کیا کرے

(سوال ۹۵۵) ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح جذامی شخص کے ساتھ عدم واقفیت سے دھوکہ میں آ کر اس کے والدین نے کر دیا، اور رخصت تاہنوز نہیں ہوئی، بعد نکاح ہونے کے اس شخص کے مرض سے آگاہی ہوئی، ایسی صورت میں نکاح جائز ہے یا نہیں، اگر جائز ہے تو باقاعدہ علیحدگی کی کیا صورت ہے۔

(الجواب) در مختار میں ہے ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر لو فاحشاً کجنون و جذام و برص الخ و فی الشامی قوله ولا یتخیر الخ ای لیس لواحد من الزوجین خيار فسخ النکاح بعیب فی الآخر عند ابی حنیفہؒ و ابی یوسف الخ (۲) پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا اور موافق قول شیخین کے جو کہ صحیح ہے زوجہ کو اختیار فسخ نکاح کا نہیں ہے، البتہ اگر شوہر طلاق دے دیوے تو علیحدہ ہو سکتی ہے، پس اگر جدا ہوتا ہے تو شوہر سے طلاق لینا چاہئے۔ (امام محمدؒ کے قول پر فسخ کی صورت ہے، اس کے لئے دیکھئے کتاب الفسخ و التفريق للرحمانی۔ ظفیر)

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۸۲۲ ط. س. ج ۳ ص ۱۲۰۵۰۱ ظفیر  
(۲) وخالف الانمۃ الثلاثة فی الخمسة مطلقاً و محمد فی الثلاثة الاول لو بالزوج کما یفہم من البحر وغیرہ (رد المحتار باب العین وغیرہ ص ۸۲۲ ط. س. ج ۳ ص ۵۰۱) ظفیر  
(۳) تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلة الناجزة للتهانوی اور کتاب الفسخ و التفريق للرحمانی ۱۲ ظفیر  
(۴) رد المحتار باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۸۲۲ ط. س. ج ۳ ص ۱۲۰۵۰۱ ظفیر

نان نفقہ جب شوہر نہ دے تو عورت کیا کرے

(سوال ۹۵۶) ایک شخص اپنی عورت کو نان و نفقہ نہیں دیتا تو عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

(الجواب) جب تک شوہر طلاق نہ دیوے گا عورت اس کے نکاح سے خارج نہ ہوگی اور دوسرا نکاح درست نہ ہوگا، پس جس طرح ہو شوہر سے طلاق لی جاوے۔ (یاد ارالقضاء میں مقدمہ دائر کر کے نکاح فسخ کر لیا جائے۔  
ظنیر۔)

جس کے شوہر کو قید کی سزا ہو گئی وہ کیا کرے

(سوال ۹۵۷) زید کو قمار بازی میں پانچ سال کی قید ہو گئی اس کی زوجہ کے لئے نفقہ کی کوئی صورت نہیں ہے، وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں جس طرح بھی ہو زید سے طلاق دلائی جاوے ورنہ پھر کسی اسلامی ریاست میں جا کر عورت قاضی کے یہاں علیحدگی کی درخواست گزار دے وہ قاضی کسی شافعی یا مالکی المذہب قاضی کے ذریعہ تفریق کر اسکتا ہے، کیونکہ اگرچہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک عدم ادائے نفقہ کی صورت میں تفریق نہیں، لیکن کتب فقہ میں یہ تصریح ہے کہ اگر حنفی قاضی شافعی قاضی کو حکم کر دے تو اس کی قضاء عورت کے حق میں نافذ ہو جائے گی، نعم لو امر شافعیاً نفقہ قضائه الخ در مختار۔ (۱)

شوہر جب سوزاک و آتشک میں مبتلا اور آوارہ ہو تو بیوی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۵۸) زید اور ہندہ دونوں کی شادی دونوں کی نابالغی کی حالت میں ہوئی تھی، پھر بعد بلوغ کے ہندہ پارسا پابند صوم و صلوٰۃ نکلی اور زید شرابی و زنا کار سخت آوارہ نکلا جو کہ ایک پیسہ نہیں کماتا، آتشک و سوزاک کے مرض میں مبتلا ہے، زید طلاق دیتا ہے اور نہ خلع کرتا ہے، پس یہ بات تو اہل علم پر ظاہر ہے کہ علی مافی عامۃ کتب الفقہ ہمارے امام محمدؒ نے شوہر کے مجنون اور مبروص و مجذوم ہونے کی حالت میں عورت کو فسخ نکاح کا اختیار دیا ہے، اور فتاویٰ عالمگیری میں حاوی قدسی سے منقول ہے کہ امام محمدؒ نے جنون مطبق کو مثل جب کے فرمایا ہے وہ ناخذ پس عیوب ثلاثہ میں سے ایک عیب میں عورت کے لئے اختیار ہونے پر فتویٰ بھی ہوا ہے، اور در مختار میں ہے ولو قضی بالرد صح یعنی اگر عیوب خمسہ میں سے کسی کے سبب سے مالکی یا شافعی یا حنبلی قاضی نکاح فسخ کر دے تو اس کا حکم صحیح ہوگا۔ پس اگر ہندہ اس سخت ناچاری اور مجبوری کی حالت میں زوجہ مفقود کے مسئلہ کی طرح عالم مالکی سے اور جہاں علمائے احناف کے سوائے اور کسی مذہب کا عالم نہ ہو وہاں عالم حنفی ہی سے اپنے نکاح کو فسخ کرالے تو جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) اقول وبالله التوفیق علامہ شامی نے اول تو فتح القدیر سے یہ نقل کیا ہے وقد تکفل فی الفسخ برد ما استدلل به الائمة الثلاثة ومحمد رحمہ اللہ بما لا مزید علیہ جس سے ضعف قول امام محمد رحمہ اللہ محقق ہوا۔ اور عبارت در مختار ولو قضی بالرد صح پر یہ لکھا ہے ای لو قضی بہ حاکم یراد پس معلوم ہوا کہ مراد حاکم شافعی یا مالکی یا حنبلی ہے، حاکم و قاضی حنفی کو حکم فسخ کرنا صحیح نہیں ہے چہ جائیکہ عالم حنفی کو کہ وہ قاضی بھی



نہیں ہے (موجودہ حالات میں علماء نے جماعت مسلمین، شرعی پنچائت اور دارالقضاء کے ذریعہ فسخ کی صورت پر فتویٰ دیا ہے، اس سلسلہ میں حضرت تھانویؒ کی کتاب الحیلۃ الناجزہ اور مولانا عبدالصمد رحمانی کی کتاب الفسخ والتفریق دیکھی جائے۔ ظفیر۔)

دس سال تک جس کے شوہر نے خبر نہیں لی، اس کا کیا کیا جائے

(سوال ۹۵۹) ایک شخص نے دس سال سے اپنی زوجہ منکوحہ کی خبر نہیں لی اور کسی مقام دور دراز پر چلا گیا اور نفقہ نہیں دیا، اس صورت میں حالت نہ ملنے طاق کے کوئی صورت نکال ثانی کی عورت کے لئے ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں عورت کی رہائی کی صورت یہی ہے کہ اس کے شوہر سے طلاق لی جاوے بعد طلاق کے عدت گزار کر عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے، بدون اس کے کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہو سکتی۔ (یہ شوہر معتنت ہے، رہائی کی صورت یہ ہے کہ شرعی پنچائت میں یا جہاں قاضی شریعت ہے وہاں قاضی کے یہاں درخواست دے کر چھکارا حاصل کیا جاسکتا ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ للتھانویؒ یا کتاب الفسخ والتفریق از مولانا رحمانی۔ ظفیر۔)

نان نفقہ شوہر نہ دے تو عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۶۰) ایک شخص اپنی زوجہ کی قطعاً خبر گیری نان پارچہ وغیرہ کی نہیں کرتا اور نہ حقوق زوجیت ادا کرتا ہے حتیٰ کہ خطوط کا جواب بھی نہیں دیتا، عورت نے واسطے تقاضہ خرچ کے خود بھی بہت سے خطوط روانہ کئے اور دوسروں سے بھی روانہ کرائی لیکن اس کو مطلق التفات نہیں ہے ایسی حالت میں عورت کو دوسرا نکاح کرنا حلال ہے یا نہیں۔

(الجواب) اور مختار میں ہے ولا یفرق بینہما بعجزہ عنہا الخ ولا بعد ایفانہ حقہا الخ الی ان قال ولو قضی بہ حنفی لم ینفذ الخ نعم لو امر شافعیاً فقضی بہ نفذ الخ و فی رد المحتار قال فی غرر الافکار ثم اعلم ان مشائخنا استحسنوا ان ینصب القاضی الحنفی نائباً ممن مذهبہ التفریق بینہما اذا کان الزوج حاضراً او ابی عن الطلاق الخ (۱) ج ۲ ص ۲۵۹ شامی۔ پس ان روایات سے واضح ہوا کہ حنفیہ کا مذہب اس صورت میں تفریق کا نہیں ہے، البتہ جس امام کے نزدیک اس صورت میں تفریق صحیح ہے اس مذہب کا حاکم و قاضی تفریق کر سکتا ہے اگر شوہر طلاق دینے سے انکار کرے، اور حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ جس طرح ہو شوہر سے کہہ کر اس کی زوجہ کو طلاق دلائی جاوے یا اس کو کہا جاوے کہ نان و نفقہ زوجہ کی خبر گیری کرے ورنہ قاضی حنفی کسی دوسرے مذہب والے کو جس کا مذہب تفریق کا ہے اپنا نائب بنادے کہ وہ تفریق کر دیوے۔ (۲)

(۱) رد المحتار باب النفقہ مطلب فی فسخ النکاح بالعجز عن النفقۃ او بالغیۃ ج ۲ ص ۹۰۳، ط. س. ج ۳ ص ۵۹۰، ۱۲ ظفیر۔

(۲) اس سلسلہ میں دیکھئے الحیلۃ الناجزہ للتھانویؒ بحث زوجہ معتنت ۱۲ ظفیر۔

شوہر کی زیادتی کی صورت میں بیوی فسخ نکاح کے لئے کیا کرے

(سوال ۹۶۱) ہندہ کے ساتھ اس کا شوہر زید اور دیگر رشتہ داران شوہر کی بدسلوکی سے پیش آویں اور زید کو بوقتاً فوقتاً کرتے رہیں، اور زید اور اس کے رشتہ داران یعنی پدر و ماں ہندہ کو اپنے مکان سے جبراً بے عزتی کے ساتھ بے پردہ کر کے نکال دیں تو آیا اس کو بذریعہ عدالت نکاح فسخ کرانے کا اختیار ہے اور بصورت دعویٰ اعادہ حقوق زن و شوہر ہندہ پر بناءً عذر مذکور مدعی کے پاس جانے سے انکار کر سکتی ہے۔

(الجواب) فسخ نکاح کرنے کا اختیار نہیں ہے، لیکن بذریعہ عدالت وغیرہ شوہر کو اس پر مجبور کر سکتی ہے کہ یا وہ اس کو اچھی طرح رکھے اور حقوق ادا کرے اور یا طلاق دے دے، غرض یہ ہے کہ بدون طلاق دینے شوہر کے اس صورت میں تفریق نہیں ہو سکتی، اور اگر شوہر کی طرف سے یہ دعویٰ ہو کہ ہندہ شوہر کے گھر آباد ہو تو تاوقت یہ کہ شوہر کی طرف سے اس کا اطمینان نہ ہو کہ وہ آئندہ ایذا دہی اور بے حرمتی نہ کرے گا ہندہ اس کے گھر جانے سے انکار کر سکتی ہے اور نفقہ ہندہ کا اس صورت میں شوہر کے ذمہ واجب ہے والدین کے گھر رہ کر نفقہ لے سکتی ہے، کیونکہ اس صحت میں ہندہ خود شوہر کے گھر سے ناشزہ ہو کر نہیں نکلی بلکہ وہ بے عزتی کے ساتھ جبراً نکالی گئی ہے، درمختار میں جن عورتوں کا نفقہ ساقط ہو جاتا ہے ان کے بیان میں ذکر کیا ہے وخارجة من بیتہ بغیر حق وہی الناشزۃ حتی تعودو لو بعد سفرہ خلافاً للشافعی والقول لها فی عدم النشوز بینہما الخ (۱) پس ظاہر ہے کہ صورت مذکورہ میں ہندہ خود شوہر کے گھر سے نافرمان ہو کر نہیں نکلی بلکہ نکالی گئی ہے، پس کوئی وجہ سقوط نفقہ کی نہیں ہے۔

عورت کہتی ہے کہ میرا شوہر خنثی ہے اس کا دوسرے سے نکاح کرنا کیسا ہے

(سوال ۹۶۲) ایک مرد کا نکاح ایک عورت سے حالت نابالغی میں ہوا تھا، بعد بلوغ عورت نے دعویٰ کیا مرد خنثی ہے، معلوم ہوا کہ مرد کا اندام مخصوصہ ڈیڑھ دو انچ ہوگا، کیا یہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں، طلاق کی ضرورت ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) درمختار میں ہے ولو قصیراً لا یمکنہ ادخالہ داخل الفرج فلیس لها الفرقۃ بحر و فیہ نظر الخ وفی الشامی قولہ وفیہ نظر اشار الی ما قالہ الشرنبلا لی فی شرحہ علی الوہبانیۃ الخ قلت لکن لم ینفرد بہ صاحب القنیۃ بل نقلہ فی الفتح والبحر عن المحيط الخ (۲) الغرض حاصل یہ ہے کہ صورت سوال کے موافق نکاح منعقد ہو گیا اور اس وجہ سے ان میں تفریق نہ کی جاوے گی، البتہ اگر شوہر طلاق دے دے یا اس سے طلاق کسی طرح لے لی جاوے تو پھر نکاح ثانی عورت مذکورہ کا دوسرے شخص سے جائز ہے۔

شافعی المذہب عورت نان نفقہ نہ دینے کی وجہ سے تفریق کر سکتی ہے

(سوال ۹۶۳) زید و ہندہ شافعی ہیں، اور عقد کو نو سال ہوئے، زید نے نان و نفقہ نہیں تو کیا ہندہ زید سے مذہب

(۱) الدر المختار علی ما مشرد المختار باب النفقہ ج ۲ ص ۸۹۰ ط. س. ج ۳ ص ۵۷۶ ۱۲ ظفیر۔

(۲) دیکھئے رد المختار باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۸۱۶ ط. س. ج ۳ ص ۴۹۴ ۱۲ ظفیر۔



امام شافعی مخلصی حاصل کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں موافق مذہب امام شافعی کے ہندہ تفریق کر سکتی ہے کما فی الہدایہ وقال الشافعی یفرق لانه عجز عن الا مساک بالمعروف فینوب القاضی منابه فی التفریق الخ۔ (۱)

نان نفقہ نہ ملنے کی وجہ سے تفریق

(سوال ۹۶۴) خلاصہ سوال یہ ہے کہ ہندہ کی شادی زید کے ساتھ ہوئی، جس کو اٹھارہ سال کا عرصہ ہو گیا، زید نے اس عرصہ میں ہندہ کو ایک پیسہ نان و نفقہ کا دیا نہ اپنے پاس بلایا نہ حقوق زوجیت ادا کیا اور نہ وہ ہندہ کو طلاق دیتا ہے، تو کسی مذہب کی رو سے ایسی عورت بلا طلاق شوہر کے عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) ایسی حالت میں کتب فقہ میں لکھا ہے کہ قاضی شافعی المذہب سے تفریق کرائی جائے، در مختار میں ہے نعم لو امر شافعیاً فقضی بہ نفذ الخ۔ (۲)

نان نفقہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۶۵) ہندہ کا نکاح خالد سے ہوا تھا، بہت عرصہ ہوا، لیکن اس وقت تک خالد نے ہندہ کو نفقہ نہیں دیا، اور تکلیف پہنچائی کچھ عرصہ ہوا کہ خالد خزانہ سرکاری میں چوری کر کے روپوش ہو گیا، اب ہندہ دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) ولا یفرق بینہما بعجزہ بانوا عہا الثلاثة ولا بعدم ایفائہ لو غائباً حقہا ولو موسراً وجوزہ الشافعی باعسار الزوج وبتضررہا بغیبتہ ولو قضی بہ حنفی لم ینفذ الخ۔ (۳) اس روایت سے معلوم ہوا کہ حنفیہ کے مذہب میں شوہر کے نفقہ نہ دینے سے اور حقوق زوجیت ادا نہ کرنے سے اور شوہر کے غائب ہونے کی وجہ سے زوجین میں تفریق نہیں ہو سکتی اور عورت کو نکاح ثانی کرنا جائز نہیں ہے، اور امام شافعی نے زوج کے مفلس ہونے اور زوج کے غائب ہونے کی صورت میں تفریق کو جائز فرمایا ہے، لہذا تم قاضی یا حاکم شافعی المذہب سے تفریق کرانے کے بعد نکاح ثانی کر سکتی ہو، (۴) اور قاضی یا حاکم حنفی المذہب تفریق نہیں کر سکتا ہے۔

شوہر اندھا ہو جائے تو عورت علیحدہ نہیں ہو سکتی ہے

(سوال ۹۶۶) حالت نابالغی نکاح ہوا، بعد میں لڑکا نابینا ہو گیا پہلے بیٹا تھا، اب دلہن چاہتی ہے کہ دولہا کو چھوڑ دوں۔ (الجواب) در مختار میں ہے ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشاً کجنون و جذام الخ اور شامی میں ہے قوله ولا یتخیر الخ ای لیس لو احد من الزوجین خیار فسخ النکاح بعیب فی الآخر عند ابی حنیفۃ الخ بناءً (۵) علیہ صورت مسئلہ میں دولہا کے نابینا ہونے کی وجہ سے دلہن کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اس نکاح کو صحیح کر دے اور اس نابینا دولہا کو چھوڑ کر دوسرا دولہا کرے۔

(۱) دیکھئے ہدایہ باب النفقہ ج ۲ ص ۱۶۴۔ ظفر (۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقہ ج ۲ ص ۹۰۳۔ ظفر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقہ ج ۲ ص ۹۰۳۔ ط. س. ج ۳ ص ۱۲۰۵۹۔ ظفر

(۴) نعم لم امر شافعیاً فقضی بہ نفذ. (ایضاً). ط. س. ج ۳ ص ۵۹۰۔ ظفر (۵) دیکھئے رد المحتار باب العین وغیرہ ج ۲ ص

۸۲۔ ط. س. ج ۳ ص ۵۰۱۔ ظفر

## نامرد کی بیوی کیا کرے

(سوال ۹۶۷) باکرہ لڑکی کا نکاح ہوا، اور چند مرتبہ وہ لڑکی زوج کے یہاں گئی آئی اور اب وہ بالغ ہو گئی، لیکن وہ کہتی ہے کہ یہ مرد عورت کے کام کا نہیں ہے یعنی نامرد ہے جیسا زوجین میں ہم بستری ہوتی ہے اس سے کبھی نہیں ہوئی اور وہ شخص طلاق بھی نہیں دیتا، اب جو حکم شرعی ہو وہ تحریر فرمائیں، یہاں کوئی قاضی بھی نہیں ہے۔

(الجواب) شوہر کے نامرد ہونے سے نکاح باطل نہیں ہو تا بدون طلاق دینے شوہر کے کوئی صورت علیحدگی کی اس وقت نہیں (۱)

## نامرد کی بیوی کا نان نفقہ اور مهر

(سوال ۹۶۸) ایک لڑکے اور لڑکی نابالغ کا عقد چھ سال ہوئے ہوا تھا، لڑکی اس وقت بالغ ہے، لڑکے کی نسبت مشہور ہے کہ وہ نامرد اور معذور ہے، کوئی کام نہیں کر سکتا، ایسی صورت میں طلاق اور خراج نان و نفقہ و مهر کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے، اس عرصہ میں لڑکی اپنی سسرال میں بھی رہی ہے۔ اگر مرد طلاق دے دے تو مهر ادا کرنا ہوگا یا نہیں، اور نفقہ چھ سال کا ادا کرے گا یا نہیں۔

(الجواب) بدون طلاق کے عورت اس کے نکاح سے علیحدہ نہیں ہو سکتی اور اگر خلوت ہونے کے بعد شوہر طلاق دیوے گا تو مهر پورا لازم ہوگا والخلوة الخ كالوطی فیما یحبی ولو كان الزوج مجبواً او عینینا او خصیبا الخ (۲) در مختار۔ اور نفقہ گذشتہ زمانہ کا ساقط ہو جاوے گا والنفقة لا تصیر دیناً الا بالقضاء او الرضا الخ در مختار۔ (۳)

(الجواب) (متعلق سوال مکرر نمبر ۹۶۸) آپ کے مسئلہ کا جواب وہی ہے جو پہلے لکھا گیا، یہ قید نکاح کی ایسی بھاری قید ہے کہ شوہر ہی کے قبضہ میں اس کی رہائی رکھی گئی ہے، شوہر سے زبردستی خواہ خوشی سے جس طرح ہو سکے طلاق لی جاوے، بعد طلاق کے عدت گزرنے پر جو کہ تین حیض ہیں دوسرا نکاح جائز ہو جاوے گا، اور طلاق اگر زبردستی سے بھی شوہر سے دلوادی جاوے تو واقع ہو جاتی ہے، پس شوہر کو مجبور کیا جاوے کہ جس طرح ہو سکے وہ طلاق دیوے۔ (۴)

(۱) بذریعہ مسلمان عالم یا بیمار میں بذریعہ قاضی عمارت شرعیہ اور دوسری جگہوں میں مسلمان حاکم ہونے کی صورت میں بذریعہ مسلمان پنچائت شوہر منین سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے "الحیلة الناجزہ" للفتہانوی ۱۲ ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۶۷ و ج ۲ ص ۶۸ ط س ج ۳ ص ۱۱۴ ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقہ ج ۲ ص ۹۰۶ ط س ج ۳ ص ۵۹۴ ۱۲ ظفیر

(۴) اگر کسی طرح طلاق نہ دے، تو قاضی یا مسلمان عالم یا پنچہ مسلمان پنچائت کے سامنے مقدمہ پیش کر کے شرعی قوانین کے مطابق رہائی حاصل کی جاسکتی ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے "الحیلة الناجزہ" للفتہانوی رحمہ اللہ ۱۲ ظفیر



معذور اور مخبوط الحواس کی بیوی کیا کرے

(سوال ۹۶۹) میری ہمیشہ کی شادی کم سنی میں ہوئی تھی، اس کا شوہر مخبوط الحواس ہے دونوں مانگیں مع دھڑ ماری ہوئی ہیں، اب لڑکی بالغہ ہے اور شوہر اس کا قابل نہیں اور نہ شوہر اپنی مخبوط الحواس کی وجہ سے طلاق دے سکتا ہے، لڑکی کا دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) کتب فقہ میں لکھا ہے کہ شوہر اگر مخبوط الحواس اور معذور و مریض ہو تو اس کی زوجہ کو اس کے نکاح سے علیحدہ نہیں کر سکتے لیکن اگر اس کی بدحواسی حد جنوں و دیوانگی کو نہ پہنچی ہو، صرف سفیہ یعنی خفیف العقل ہو تو اس کی طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور اگر مجنون یا معتوہ یعنی دیوانہ اور بالواسطہ تو پھر اس کی طلاق بھی واقع نہیں ہوتی ایسی حالت میں مجبوری ہے، درمختار میں ہے ویقع طلاق کل زوج بائع عاقل ولو عبداً او مکرها الخ اوها زلاً او سفیها خفیف العقل او سکران الخ ای لایقع طلاق المولی علی امرأه عبده والمجنون والصبی والمعتوہ من العتہ وهو اختلال فی العقل الخ۔ (۱)

عنین کی بیوی ایک سال کی مہلت کے بعد تفریق کر سکتی ہے

(سوال ۹۷۰) ایک شخص نے اپنی دختر نابالغہ کا نکاح ایک لڑکے سے چار صد روپیہ لے کر کر دیا تھا، لڑکا نامرد نکلا، عورت نے اس کی نامردی کا اعلان کر دیا، علاج کی مہلت دی گئی، علاج سے کچھ فائدہ نہ ہوا، عورت مجبور ہو کر دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے، یہ نکاح جو روپیہ لے کر کیا گیا ہوا یا نہیں، اگر نکاح صحیح ہو تو عنین کی زوجہ بغیر طلاق کے علیحدہ ہو کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا مگر جو روپیہ لیا گیا اگر بطریق مہر معجل کے تھا تو عورت کا مملوک ہے، اور اگر باپ نے اپنے واسطے لیا ہے تو روپیہ لے کر دختر کا نکاح کرنا ناجائز اور رشوت ہے واپس کرنا چاہئے۔ (۲) بغیر طلاق شوہر کے کوئی صورت علیحدگی کی اس زمانہ میں نہیں ہے، کیونکہ قاضی شرعی کے سوانہ کوئی مہلت دے سکتا ہے نہ تفریق کر سکتا ہے اور قاضی شرعی اس زمانہ میں نہیں ہے، (۳) لہذا بدون طلاق شوہر کے اور بدون گذرنے عدت کے عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی، درمختار میں ہے ولا عبرة بتا جیل غیر قاضی البلدة الخ۔ (۴)

جو شوہر عرصہ تک بیوی کی خبر گیری نہ کرے وہ عورت کیا کرے

(سوال ۹۷۱) ایک شخص بارہ سال سے اپنی منکوحہ کو چھوڑ کر افریقہ چلا گیا اور کسی قسم کی خبر گیری نہیں کرتا اور نہ زوجہ کو اپنے پاس بلاتا ہے اور نہ خود آتا ہے تو اس صورت میں زوجہ کو اختیار دوسرا نکاح کرنے کا ہے یا نہ؟ اور عورت نکاح صحیح کر سکتی ہے یا نہ؟

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ ط. س. ج ۳ ص ۲۳۵، ۱۲ ظفیر (۲) اخذ اهل المرأة شینا عند التسليم فللزوج ان یسرده لا نه رشوة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۵۰۳ ط. س. ج ۳ ص ۱۵۶ ظفیر

(۳) علماء دیوبند و ساریوں نے حالات سے مجبور ہو کر استدعا کیا ہے، اس کی تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے ”المیلة الناجزة“ الملتحقہ فتویٰ، بیمار تپ بذریعہ قاضی لادت شرعیہ، اور دیگر صوبوں میں مسلمان حاکم نہ ہونے کی صورت میں بذریعہ مسلمان پنچائت شرعی کارروائی مکمل میں آتی جاسکتی ہے ۱۲ ظفیر (۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۸۱۸ ط. س. ج ۳ ص ۴۹۷، ۱۲ ظفیر

(الجواب) اقول وبالله التوفیق مذہب حنفیہ اس بارے میں یہ ہے کہ شوہر کی عدم خبر گیری کی وجہ سے اور نفقہ نہ دینے کی وجہ سے اور دیگر حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی وجہ سے زوجہ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اپنا نکاح فسخ کر دے اور دوسرا نکاح کر لے نکاح کے فسخ کرنے اور طلاق دینے کا اختیار شوہر کو دیا گیا ہے نہ عورتوں کو فی الحدیث الطلاق لمن اخذ الساق۔ (۱) یہ صحیح ہے کہ مرد کو ایسا کرنا حرام ہے کہ نہ خبر گیری کرے نہ طلاق دے لقولہ تعالیٰ فامسکوہن بمعروف او سرحوہن بمعروف ولا تمسکوہن ضرارا لتعتدوا، (۲) لیکن اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر شوہر ایسا کرے تو عورت خود نکاح کو فسخ کر لے اور طلاق لے لے، البتہ اگر ایسے حاکم اور قاضی کے سامنے یہ معاملہ پیش کرے جس کا مذہب تفریق کا ہے تو وہ تفریق کر سکتا ہے، درمختار میں ہے ولا یفرق بینہما بعجزہ عنہا بانوا عنہا الثلاثة ولا بعدم ایفائہ حقہا لو غائباً الخ (۳) الخ وفی الشامی وعلیہ یحمل ما فی قاری الہدایۃ حیث سئل عن غاب زوجها ولم یتروک لها نفقۃ فاجاب اذا اقامت بینۃ علی ذلک فطلبت فسخ النکاح من قاض یراہ ففسخ نفذو ہو قضاء علی الغائب وفی نفاذ القضاء علی الغائب روایتان عندنا فعلى القول بنفاذه يسوغ للحنفی ان یروجہا من الغیر بعد العدۃ الخ۔ (۴)

### زوجہ عنین کی تفریق بذریعہ حکم

(سوال ۹۷۲) نامرد کے ہمراہ لا علمی میں کسی عورت کا نکاح کر دیا جاوے اور بعد نکاح معلوم ہونے پر مرد کو طلاق دینے پر مجبور کیا جاوے اور وہ شخص طلاق دینے پر رضامند نہ ہو تو اس عورت کا نکاح دوسرے شخص سے جائز ہو سکتا ہے یا نہ؟

(الجواب) نکاح ہو گیا، پس اول تو شوہر سے کہا جاوے کہ طلاق دے دے ورنہ اس زمانہ میں پھر تفریق کی صورت یہ ہے کہ ایک حکم مقرر کیا جاوے یہ دعویٰ کرے کہ میں اس نامرد کے نکاح میں رہنا نہیں چاہتی، اس پر شوہر کو ایک برس کی مہلت علاج کے لئے دی جاوے اگر وہ اچھا نہ ہو اور قابل جہان کے نہ ہو تو عورت کے کہنے پر وہ حکم ان دونوں میں تفریق کر دے اور نکاح کو فسخ کر دے، بعد فسخ کے عورت عدت طلاق کی پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے کما فی الدر المختار ولو وجدته عنینا الخ اجل سنة الخ۔ (۵) اور شامی میں اس بارے میں حکم بنانے کے جواز میں تامل بھی کیا ہے۔ (۶) پس بہتر یہ ہے کہ جس طرح ہو شوہر سے طلاق لی جاوے۔

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ ط. س. ج ۳ ص ۲۴۲ ظفیر.

(۲) سورہ البقرہ رکوع ۲۹ ظفیر.

(۳) رد المختار باب النفقہ ج ۲ ص ۹۰۳ ط. س. ج ۳ ص ۵۹۰ ظفیر.

(۴) ایضاً ج ۲ ص ۹۰۳ و ص ۹۰۴ ط. س. ج ۳ ص ۵۹۰ ظفیر.

(۵) الدر المختار علی هامش رد المختار باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۸۱۸ ط. س. ج ۳ ص ۴۹۶ ۱۲ ظفیر.

(۶) ولا یعتبر اجل غیر الحاکم کائن من کان فتح وظاہرہ ولو محکماً تامل (رد المختار باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۸۱۸ ط. س. ج ۳ ص ۴۹۷ ظفیر.



جب عین شوہر نے کبھی وطن نہ کی ہو اس کی عورت کا حکم

(سوال ۹۷۳) ایک عورت کا خاوند عین ہے ایک مرتبہ بھی جماع کی نوبت نہیں آئی اور نہ عورت کو طلاق دیتا ہے اور نہ نان نفقہ دیتا ہے، اس صورت میں مذہب حنفی میں شوہر عین کی زوجیت اور اس کے دام سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

(الجواب) اس صورت میں حنفیہ کے مذہب کے موافق صورت تفریق کی یہ ہے کہ قاضی یعنی حاکم شرعی عورت کے طلب کرنے پر شوہر کو ایک سال کی مہلت علاج کے لئے دیوے، اس عرصہ میں اگر نفع نہ ہو تو عورت کی طلب پر حاکم شرعی تفریق کر دے، (۱) اب اس وقت یہ تو ہو نہیں سکتا، لہذا سوائے طلاق شوہر کے کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہے کذا فی کتب الفقہ۔ (۲)

جس کا شوہر اوباش ہو اور حقوق زوجیت ادا نہ کرے اس کا حکم

(سوال ۹۷۴) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کے کل زیورات وغیرہ اوباشی میں صرف کر دیا، زید شرابی و غلاباز جواری ہے، اور اپنی زوجہ کو دس گیارہ برس سے نان و نفقہ نہیں دیتا نہ حقوق زوجیت ادا کرتا ہے، اس صورت میں شرعی نکاح کی اجازت ہے یا نہیں۔

(الجواب) حنفیہ کے نزدیک بدون طلاق دینے شوہر کے کوئی صورت ہندہ کی علیحدگی کی نہیں ہے اور بدون طلاق شوہر کے اس صورت میں زوجین میں تفریق نہیں ہو سکتی اور نکاح فسخ نہیں ہو سکتا۔ کما فی الدر المختار لا یفرق بینہما بعجزہ عنہا بانوا غھا الثلاثة ولا بعدم ایفائہ حقھا الخ۔ (۳)

جو شوہر احکام شرعیہ کا مخالف ہو اس سے نجات کی صورت

(سوال ۹۷۵) ہندہ کا شوہر زید چھ سال سے آوارہ ہے، ایک بازاری عورت کے یہاں پڑا ہے، احکام شرعیہ اور نیز پردہ کا سخت مخالف ہے، نہ ہندہ کے پاس آتا ہے نہ اس کو خرچ دیتا ہے، اور طلاق دینے سے بھی انکار کرتا ہے، ہندہ اس کے پاس جانا نہیں چاہتی اور دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے، اس صورت میں دوسرا نکاح ہندہ کا درست ہے یا نہیں۔ (الجواب) جس طرح ہو شوہر سے طلاق لی جاوے کیونکہ بحالت موجودہ ہندہ کو اس کے ساتھ بھیجنا بھی مناسب نہیں ہے، اور بدون طلاق کے اور بدون گزرنے عدت کے ہندہ کو دوسرا نکاح کرنا بھی شرعی طور پر درست نہیں ہے۔ (۴)

(۱) ولو وجدته عنینا الخ اجل سنة الخ فان وطلى مرة فيها والا بانت بالتفريق من القاضي ان ابى طلاقها (الدر المختار علی هامش رد المختار باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۸۱۸ ط. س. ج ۳ ص ۴۹۶) ظفیر۔

(۲) جہاں قاضی یا حاکم شرعی حکومت کی طرف سے نہ ہو وہاں مسلمانوں کی شرعی پنچائت قائم مقام بنائی جاسکتی ہے اور اس کا فیصلہ نافذ ہوگا (دیکھئے حیلہ ناجزہ، اسی طرح دارالقضاء بھی تفریق کر سکتا) (دیکھئے کتاب الفسخ والتفريق) ظفیر۔

(۳) الدر المختار علی ہامش رد المختار باب النفقة ج ۲ ص ۹۰۳۔ حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے الحیلۃ الناجزہ میں علماء کے اتفاق سے ایسے شوہروں سے نجات کی صورت ہذا پر شرعی پنچائت یا قاضی لکھی ہے۔ اسی طرح حضرت مولانا عبدالصمد صاحب رحمائی نے کتاب الفسخ والتفريق میں تفریق کا جو از غلات کیا ہے۔ ظفیر۔

(۴) ایسا شخص محض ہے اور ہذا پر شرعی پنچائت نکاح فسخ ہو سکتا ہے، اس کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ اور کتاب الفسخ والتفريق۔ ظفیر۔

## تراضی مسلمین سے مقرر قاضی کا فیصلہ جائز ہے

(سوال ۹۷۶) یہاں قومی عدالت میں ایک درخواست گذری ہے جس میں مدعیہ کا بیان ہے کہ اس کے خاوند نے آٹھ سال سے اس کو چھوڑ دیا ہے اور نان نفقہ کی مطلق فکر نہیں کرتا، نہ اس بات کی امید ہے کہ کہنے سننے سے راضی ہو کر اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھے یا علیحدگی میں اس کے کھانے پکڑے کا کفیل ہو، اس صورت میں عدالت کی جانب سے کیا فیصلہ کیا جائے، مدعا علیہ طلاق دینے پر آمادہ نہیں ہے اور مدعیہ موجودہ طرز زندگی سے تنگ آکر کسی طرح سے بے تعلقی حاصل کرنے کی خواہش مند ہے، مدعی کی نسبت یہاں مدعیہ کی درخواست آنے کے بہت دن قبل مدعا علیہ نماز پڑھنے اور مسجد میں آنے سے انکار کرنے اور نمازیوں پر لعنت کرنے کے جرم میں اس کے ساتھ جماعت نے قطع تعلق کر دیا ہے۔

(الجواب) عبارت تاتارخانیہ وغیرہ سے جو علامہ شامی نے نقل کی ہے، یہی معلوم ہوتا ہے کہ تراضی مسلمین سے جو قاضی مقرر ہوتا ہے اس کو فصل خصومات میں حکم قاضی شرعی کا ہے، (۱) البتہ صاحب فتح القدیر نے اس میں تحقیق فرمائی ہے کہ اول والی مسلم مقرر کر لیں، پھر وہ والی قاضی کو مقرر کر لے، (۲) اس میں شک نہیں ہے کہ یہ پورے اطمینان نفس کی بات ہے کما قال صاحب النہر، اس کے بعد یہ ہے کہ عند الحنفیہ قاضی حنفی صورت مسئلہ میں تفریق نہیں کر سکتا لیکن بعض ائمہ کا مذہب تفریق کا ہے، لہذا مسئلہ مجتہد فیہا ہوا، سو ایسی حالت میں اگر قاضی مجتہد ہو تو عند البعض اس کا حکم اپنے کے خلاف نافذ ہو جاتا ہے لیکن اصح و احوط یہی ہے کہ نافذ نہیں ہوتا، اور اگر قاضی مجتہد نہ ہو جیسا کہ اب اگر کوئی قاضی ہو گا تو وہ ایسا ہی ہو گا تو اس کا حکم بخلاف اپنے مذہب کے کسی حال میں نافذ نہیں ہوتا کما فی الشامی فاما المقلد فانما ولاہ لیحکم بمذہب ابی حنیفہ فلا یملك المخالفة الخ ج ۴ ص ۳۳۵ کتاب القضاء احقر کے خیال میں یہی ہے کہ جب کہ قاضی مجتہد نہیں ہے تو مسائل مجتہد فیہا میں بھی اس کی قضاء بخلاف مذہب نافذ نہ ہوگی۔ (۳)

## ظالم شوہر سے نجات کی صورت

(سوال ۹۷۷) زید اپنی زوجہ کو نہ نان و نفقہ دیتا ہے نہ طلاق دیتا ہے، اب ہندہ کیا کرے۔  
(الجواب) عند الحنفیہ زید کو مجبور کیا جاوے کہ یا وہ نفقہ دے ورنہ طلاق دے دے بدون طلاق زید کے تفریق نہیں ہو سکتی کذا فی الدر المختار۔ (۴)

(۱)

(۲)

(۳) اس کے لئے دیکھئے الحیلة الناجزہ للٹھانوی جس میں دوسرے مسلک کے مجتہد کے مسائل کے مطابق تفریق کی علماء ہند نے اجازت دی ہے ۲ ظفر۔

(۴) ولا یفرق بینہما بعجزہ عنہا بانواعها الثلاثة ولا بعدم ابقائه حقها ولو موسرا وجوزہ الشافعی باعسار الزوج وبتضررها بغیثہ ولو قضی بہ حنفی لم ینفذ نعم لو امر شافعیاً فقضی بہ نفذ الدر المختار علی هامش رد المختار باب النفقہ ج ۲ ص ۹۰۳ ط. س. ج ۳ ص ۵۹۰) اب ہمارے علماء نے جو ان کا فتویٰ دیا ہے اس کے لئے دیکھئے الحیلة الناجزہ للٹھانوی۔ ظفر۔



جو شوہر بیوی کا جانی دشمن ہو اس کے ساتھ رہنا مناسب نہیں

(سوال ۹۷۸) میرا خاوند مجھ سے ایک عرصہ سے سخت ناراض اور خواہاں جان کا ہے، دو حملہ مجھ پر کر چکا ہے، ایک حملہ ہندو کا اور دوسرا حملہ چاقو کا ناک کاٹنے کی نیت سے کیا، چونکہ مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہے، اس لئے میں اس کے نکاح سے جدا ہونا چاہتی ہوں۔

(الجواب) ایسے شوہر کے پاس بھیجنا عورت کو نہ چاہئے تاوقت یہ کہ اس کی طرف سے اطمینان نہ ہو لیکن اس کے نکاح سے بدون طلاق کے جدا نہیں ہو سکتی، لیکن اگر عدالت جبراً شوہر سے طلاق دلوا دے گی تب بھی طلاق واقع ہو جاوے گی۔ (۱)

دیوث کی بیوی کا شوہر کے پاس رہنا مناسب نہیں

(سوال ۹۷۹) ایک عورت ہندو مشرف باسلام ہوئی، اور ایک شخص نو مسلم نے اس سے نکاح کر لیا، لیکن وہ عورت کو بد فعلی اور کسب کرانے پر مجبور کرتا ہے، ایسی حالت میں عورت کو کیا کرنا چاہئے، اگر شوہر ضد اطلاق نہ دے تو عورت نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں، اور شوہر سے علیحدگی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ وہ شخص ایسا شریر النفس اور ظالم و بدکار ہے جو کہ سوال میں مذکور ہے اور ساتھ کو معصیت پر مجبور کرتا ہے تو یہ حالت مذکورہ اس کے پاس نہ رہنا چاہئے اور شریعت مجبور نہیں کرتی ایسے ظالم و فاسق کے ساتھ رہنے پر، البتہ بدون اس کے طلاق دینے کے نکاح کے ٹوٹنے اور دوسرے نکاح کے جواز کی کوئی صورت نہیں ہے، پس جس طرح ہو بذریعہ حکام وغیرہ کے اس پر زور ڈال کر اور جبر کر کے اس سے طلاق دلوائی جاوے بعد طلاق کے اور بعد عدت گزارنے کے دوسرا نکاح درست ہے۔ (۲)

جس کا شوہر بد طبیعت ہو اس کے پاس اس کی بیوی کو نہ بھیجنا درست ہے

(سوال ۹۸۰) ایک مسماۃ کا بیان ہے کہ شوہر میرا ظالم ہے اور جابر ہے اور وہ میرے ساتھ یہ کرتا ہے کہ ایک شب میں تین چار بار ہم بستر ہوتا ہے جس سے مجھ کو نہایت درجہ تکلیف ہوتی ہے اور ایام حیض میں بھی باز نہیں آتا، اور انکار کرنے پر چھرمی دکھلاتا ہے اور مارتا ہے اور مجھ سے اغلام بھی کرتا ہے، چند مرتبہ اس نے اپنا ذکر میرے منہ میں داخل کر کے انزال کیا، ایسی حالت میں اگر عورت مذکورہ کے والدین عورت کو شوہر کے پاس نہ بھیجیں تو گنہگار تو نہ ہوں گے۔

(الجواب) ایسی حالت میں لڑکی کے والدین اپنی لڑکی کو شوہر کے گھر نہ بھیجیں، اور نہ بھیجنے سے وہ گنہگار نہ ہوں گے بلکہ جس طرح ہو سکے شوہر سے طلاق دلوائیں۔

(۱) دارالافتاء اب ہندوستان کے بہت سے شہروں میں قائم ہو چکا ہے ان کے ذریعہ تفریق ہو سکتی ہے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ اور کتاب الفسخ والتفریق ظفیر۔  
(۲) ابضاً ظفیر۔

## ظالم شوہر سے نجات کی صورت بتائی جائے

(سوال ۹۸۱) یہاں یہ مرض عام پھیلا ہوا ہے کہ شوہر نکاح کے کچھ عرصہ بعد بلا وجہ شرعی اپنی زوجہ کو مار پیٹ کر والدین کے یہاں پہنچا دیتا ہے اور قطعاً خبر گیری نہیں کرتا، لڑکی جوان جوان ہو کر خواہ مخواہ دوسری جگہ رسوخ پیدا کرتی ہے جو بڑے شرم اور بے حیائی کی بات ہے، آپ براہ مہربانی اس معاملہ میں کوئی راستہ شریعت کا بتلائیں تاکہ جب لڑکی کی بات ہے، آپ براہ مہربانی اس معاملہ میں کوئی راستہ شریعت کا بتلائیں تاکہ جب لڑکی والوں کو یہاں تک نوبت پہنچے تو وہ عقد ثانی لڑکی کا دوسری جگہ کر دیں اور وہ حلال طیب ہو۔

(الجواب) شریعت غراء میں مخلص کی صورت ایسی حالت میں یہ رکھی ہے کہ شوہر اگر کسی طرح خبر گیری اپنی زوجہ کی نہیں کرتا اور نفقہ نہیں دیتا اور اس کے حقوق زوجیت ادا نہیں کرتا تو شوہر سے کہا جاوے کہ وہ اپنی منکوحہ کو طلاق دے دے بلکہ اس کو مجبور کیا جاوے کہ یا وہ حسن معاشرت کو اختیار کرے ورنہ طلاق دے دے کما قال اللہ تعالیٰ فامساک بمعروف او تسریح باحسان الایہ (۱) کہ شوہر کو لازم ہے کہ یا اچھی طرح رکھے یا مدہ طرح چھوڑ دے اور اگر شوہر غائب ہو جاوے کہ کہیں اس کا پتہ نہ چلے اور وہ بالکل مفقود الخیر ہو جاوے تو اس کی زوجہ کے لئے یہ صورت خلاصی کی رکھی ہے کہ چار برس انتظار کر کے عدت وفات دس دن چار ماہ پورے کر کے نکاح ثانی کر لیوے یہ امام مالک کا مذہب ہے اور حنفیہ نے بھی اس پر فتویٰ دیا ہے کذا فی الشامی۔ (۲)

## جذام والا اپنے مرض کو چھپا کر نکاح کر لے بعد میں ظاہر ہو تو نکاح فسخ ہو سکتا ہے

(سوال ۹۸۲) زید مرض قبیح متواتر از قسم جذام و برص اسود و غیرہ امراض میں مبتلا تھا، اور اس نے کسی نوع وحیلہ سے اپنے اس مرض قبیح و مکروہ کو بہ نیت فریب دہی پوشیدہ رکھا اور دھوکہ دے کر اپنا نکاح ہندہ سے کر لیا، مگر ہنوز ہندہ اپنے ہی گھر تھی اور خلوة صحیحہ بھی نہیں ہوئی تھی کہ زید مذکور کا سارا فریب کھل گیا، بایں سبب معاہدہ اور اس کے ولی نے نکاح فسخ کر دیا، اس صورت میں ہندہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

(الجواب) اگر زید نے اپنے مرض مذکور کو مخفی رکھا، اور ہندہ اور اس کا ولی زید کے مرض مذکور سے بے خبر رہے اور نکاح کر دیا تو اس صورت میں نکاح ہندہ کا زید کے ساتھ صحیح ہو گیا اور ہندہ اور اس کے ولی کو اختیار فسخ کا بقول مفتی بہ نہیں ہے ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشاً کجنون و جذام و برص الخ (۳) اور اس میں امام محمد کا خلاف ہے مگر مفتی بہ قول تینہیں ہے، اور اگر زید نے دھوکہ دیا اور یہ کہا کہ مجھ میں کوئی مرض قبیح جذام و برص وغیرہ نہیں ہے اور ہندہ اور اس کے ولی کو مطمئن کیا، اور ہندہ کے ولی نے اس بناء پر یعنی زید میں مرض مذکور نہ سمجھ کر نکاح کیا، اور پھر اس کے خلاف ظاہر ہوا تو اس صورت میں ہندہ اور اس کے ولی کو اختیار فسخ نکاح کا ہے، پس جب کہ ہندہ کے ولی نے اس نکاح کو فسخ کر دیا تو وہ نکاح فسخ ہو گیا اور ہندہ کو دوسری جگہ نکاح کرنے کا اختیار ہے کما فی الدر المختار لو تزوجته علی انه حر او سنی او قادر علی المهر و النفقة فبان بخلافه او

(۱) سورۃ البقرہ ۲۹، (۲) قولہ خلافاً لما لك فان عدہ نعتہ زوجۃ المفقود عدۃ الوفاۃ بعد مضي اربع سنین الخ قال فی البرازیۃ الفتوی فی زماننا علی قول مالک (رد المختار للشامی کتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۶ ط. س. ج ۴ ص ۲۹۵) ظفیر (۳) ایضاً باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۸۲۲ ط. س. ج ۳ ص ۱۵۰، ۱۲ ظفیر



علی انه فلان ابن فلان فاذا هو لقيط او ابن زنا كان لها الخيار الخ۔ (۱) ج ۲ ص ۵۹۷ شامی۔

جو شخص اپنی بیوی کو ایذا دے وہ کیا کرے

(سوال ۹۸۳) خلاصہ سوال یہ ہے کہ ایک شخص اپنی زوجہ کو نہایت ایذا پہنچاتا ہے اور نان و نفقہ نہیں دیتا بلکہ نان و نفقہ کی طلب میں یہ الفاظ کہے ہم سے کوئی مطلب نہیں ہے جو کچھ ان کا جی چاہے وہ کریں، اس صورت میں کیا طرز عمل شرعاً اختیار کیا جاوے، اور لڑکی نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں جس طرح بھی ہو سکے شوہر سے طلاق دلوائی جائے، اور شوہر پر بھی فرض ہے کہ فوراً طلاق دے دے، جب وہ امساک بالمعروف نہیں کر سکتا ہے تو تسریح باحسان لازمی ہے قال اللہ تعالیٰ فامساک بمعروف او تسریح باحسان۔ (۲) اب اگر وہ اس کے بعد بھی طلاق دینے پر تیار نہ ہو تو پھر کسی مسلم ریاست میں جا کر عورت کی طرف سے قاضی کے یہاں تفریق کی درخواست گزار دی جائے اور وہ قاضی کسی شافعی المذہب قاضی سے جس کے مذہب میں نان و نفقہ ادا نہ کرنے کی صورت میں تفریق ہو سکتی ہے تفریق کرادے، یہ قضاء عورت کے حق میں نافذ ہو جائے گی۔ (۳) اس کے بعد اس کو نکاح ثانی کا اختیار ہے، اور اگر یہ الفاظ کہ ہم سے کوئی مطلب اور سروکار نہیں ہے شوہر نے بہ نیت طلاق یا مذاکرہ طلاق میں کہے ہیں تو ان الفاظ سے طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی، عدت کے بعد دوسرے شخص سے اس کا نکاح جائز ہے۔

پاگل کی بیوی کیا کرے

(سوال ۹۸۴) ایک دس سالہ لڑکی کا نکاح لڑکی کے ولی نے ایک سولہ سترہ سال کے نوجوان سے کر دیا تھا، نکاح کے دو سال بعد نوجوان مذکور بیمار ہو کر پاگل ہو گیا، نوجوان کے وارثوں نے کامل چار سال تک یونانی اور ڈاکٹری معالجہ اپنی حسب حیثیت کیا، لیکن نوجوان کو کچھ آرام نہیں ہوا، مجبور ہو کر اس کو پاگل خانہ بھیج دیا، دواڑھائی سال سے پاگل خانہ میں داخل ہے، اب تک حالت بدستور ہے، اب لڑکی کا کوئی وارث اور خبر گیراں نہیں ہے، اب لڑکی اپنا نکاح خود کسی سے کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) حنفیہ کے مذہب کے موافق اس لڑکی کے نکاح ثانی کے جواز کی کوئی صورت نہیں، (۴) کیونکہ دیوانہ کی زوجہ کو اس کے نکاح سے نہ حاکم علیحدہ کر سکتا ہے اور نہ خود دیوانہ کی طلاق معتبر ہو سکتی ہے، البتہ بعد مدت دیوانہ کے عدت وفات پوری کر کے اس کی زوجہ نکاح ثانی کر سکتی ہے قال فی الدر المختار ولا یتخیر احد

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب العین ج ۲ ص ۸۲۲ ط.س. ج ۳ ص ۵۰۱. ظفیر۔ (۲) سورة البقرہ ۲۹ ظفیر۔

(۳) وجوزہ الشافعی با عسار الزوج ویتضررہا بغیثہ ولو قضی بہ حنفی لم ینفذ نعم لو امر شافعیاً فقضی بہ نفذ (الدر المختار علی هامش رد المختار باب النفقة ج ۲ ص ۹۰۳ ط.س. ج ۳ ص ۵۹۰) ظفیر۔

(۴) اس زمانہ میں بوجہ سخت مجبوری کے اس مسئلہ میں امام مالک و امام محمد کے مذہب پر حکم جواز کا دیا گیا ہے، جس کی تفصیل حلیہ ناجزہ میں مذکور ہے۔ وخالف الا لمة الثلاثة فی الخمسة مطلقاً و محمد فی الثلاثة الا ول (الجنون والجدام والبرص) لو بالزوج کما یفہم من البحر وغیرہ (رد المختار باب العین ج ۲ ص ۸۲۲) ظفیر۔

الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشاً کجنون و جذام و برص الخ۔ (۱)

یا گل کی طرف سے ولی یا قاضی طلاق دے سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۹۸۵) ولی جائز یا قاضی محتسب ولی مجبور مثل مجنون و فاقر العقل زوجہ مجبور شرعی کو طلاق دے سکتا ہے یا نہیں، خصوصاً جب کہ خلوت صحیحہ بھی نہ ہوئی ہو۔

(الجواب) مجنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور اس کا ولی یا قاضی بھی اس کی طرف سے طلاق نہیں دے سکتا

لحدیث ابن ماجہ الطلاق لمن اخذ الساق در مختار۔ (۲)

مجنون کی بیوی علیحدگی اختیار کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۸۶) مجنون کی زوجہ کو اس سے علیحدہ کر سکتے ہیں اور ان میں باہم تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب کے موافق۔

(الجواب) مذہب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے موافق جو کہ مفتی بہ ہے مجنون کی زوجہ کو مجنون سے علیحدہ نہیں

کر سکتے فی الدر المختار ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشاً کجنون و جذام و برص (۳) اور شامی میں امام محمدؒ اور ائمہ ثلاثہ کا خلاف نقل کر کے لکھا ہے وقد تکفل فی الفتح بردما استدل بہ الا نمد

الثلاثة و محمد بما لا مزید علیہ۔ (۴)

مجنون کی بیوی جس کو زنا کا خطرہ ہے اور نان نفقہ کا سامان بھی نہیں

دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۸۷) ایک مرد مجنون ہو گیا، اس کی عورت جو ان کا خوف کرتی ہے اور اس کے گزارہ کی کوئی صورت نہیں ہے، کیا وہ نکاح فسخ ہو گیا، اور کیا جنون کی کوئی مدت متعین ہے یا نہیں، اور کیا دوسرے مذہب پر عمل کر کے نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں اگر کر سکتی ہے تو کس کے مذہب پر اور اس کی کیا دلیل ہے۔

(الجواب) اس صورت میں حنفیہ کے نزدیک مجنون کی عورت کا نکاح فسخ نہیں ہوا، اور دوسرا نکاح اس کی درست نہیں ہے، امام محمد رحمہ اللہ اور ائمہ ثلاثہ کا اس میں خلاف ہے، لیکن فقہاء نے اس بارے میں حنفی کو اجازت نہیں دی دوسرے ائمہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے مذہب پر عمل کرنے کی کذا فی الشامی۔ (۵)

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۸۲۲ ط.س. ج ۳ ص ۵۰۱ ۱۲ ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ ط.س. ج ۳ ص ۲۴۲ موجودہ دور میں انتہائی مجبوری کی وجہ سے امام مالکؒ اور امام محمدؒ کے مذہب پر فسخ کے جائز ہونے کا حکم دیا گیا ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ للفتاویٰ ۱۲ ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العین وغیرہ ص ۸۲۲ ط.س. ج ۳ ص ۵۰۱ ۱۲ ظفیر

(۴) رد المحتار باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۸۲۲ ط.س. ج ۳ ص ۵۰۱ ۱۲ ظفیر

(۵) حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے اپنے زمانہ میں تمام علماء ہند کے اتفاق سے دوسرے ائمہ اور امام محمدؒ کے قول پر فسخ نکاح کا فتویٰ دیا ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے "حیلۃ الناجزہ" (ظفیر) وخالف محمد فی الثلاثة الاول لو بالزوج کما یفہم من البحر وغیرہ (رد المحتار باب العین ج ۲ ص ۸۲۲ ط.س. ج ۳ ص ۵۰۱ ۱۲ ظفیر)



جو مجنون پاگل خانہ میں ہے اس کی بیوی کیا کرے

(سوال ۹۸۸) ایک شخص مجنون ہو گیا اور حالت جنون میں ایک آدمی کو مار ڈالا، حاکم نے اس کو دارالمجنونین میں بھجوا دیا ہے جس کو برس گزر چکے ہیں، مگر ہنوز وہی مجنونانہ حالت ہے، اس کی عورت کے لئے نجات کی کوئی صورت ہے جب کہ اس کو نان نفقہ کی بہت تکلیف ہے، اس کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے یا نہیں۔

(الجواب) امام صاحب کے مفتی بہ مذہب کے موافق مجنون کی زوجہ کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار نہیں ہے، امام محمد رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ وغیرہ کے نزدیک فسخ نکاح کا اختیار ہے کذا فی الدر المختار، پس اگر کسی شافعی المذہب سے رجوع کر کے نکاح فسخ کر لے تو درست ہے۔ شامی۔ (۱)

مجنون اور اس کے ولی کی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے

(سوال ۹۸۹) مجنون کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں، اگر نہیں ہوتی تو اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے یا نہیں۔  
(الجواب) مشکوٰۃ شریف میں باب الخلع والطلاق میں یہ حدیث ہے، وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتى يستيقظ وعن الصبي حتى يبلغ وعن المعتوه حتى يعقل رواه الترمذی وغیرہ۔ (۲) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نابالغ اور دیوانہ کی طلاق وغیرہ واقع نہیں ہوگی، اور فقہاء نے لکھا ہے کہ نابالغ و مجنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور ولی کی طلاق بھی واقع نہیں ہوتی لحدیث ابن ماجہ الطلاق لم اخذ الساق۔ (۳)

مجنون جس کو کبھی ہوش آجاتا ہے اس کی بیوی کیا کرے

(سوال ۹۹۰) مرد مجنون ہے، عورت جوان ہے مجنون کے ماں بھائی عورت مجنون کی کفالت نہیں کرتے، کچھ ہوش تھا، اس کے ایک بچہ بھی پیدا ہوا، مگر مجنون عرصہ پانچ سال خراب حالت میں ہے مگر کبھی چند منٹ کے لئے ہوش آجاتا ہے مگر عورت کی کفالت بالکل نہیں کر سکتا، ایسی صورت میں ماں و بھائی جوان عورت و بچہ کی پرورش سے انکار کرتے ہیں، اب عورت کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) مرد مجنون کی زوجہ کے بارے میں درمختار میں ہے کہ امام ابو حنیفہ و امام یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک اس کی زوجہ کو اختیار فسخ نکاح کا نہیں ہے، اور امام محمد رحمہ اللہ نے اختیار دیا ہے، لیکن علامہ شامی نے کہا ہے کہ فسخ القدیر میں امام محمد کے قول کو رد کیا ہے پس احوط قول شیخین کا ہے کہ تفریق نہیں ہو سکتی، ولا يتخير احد الزوجين بغيب في الآخر ولو فاحشا كجنون و جذام و برص و رتق و قرن و خالف الانمة الثلاثة في الخمسة مطلقاً و محمد في الثلاثة الا ول لو بالزوج الخ شامی میں ہے قوله ولا يتخير اي ليس لواحد

(۱) ولا يفرق بينهما بعجزه عنها بانواعها الثلاثة ولا بعدم ايقانه حقها وجوزة الشافعي باعسار الزوج وتضررها بغيته ولو قضى به حتى لم ينقد نعم لو امر شافعيًا فقضى به بنقد (الدر المختار على هامش رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۹۰۳ ط. س ج ۳ ص ۵۹۰) ظفیر

(۲) مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴۔ ظفیر (۳) الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ ط. س ج ۳ ص ۲۴۲ لا يقع طلاق المولى على امرأه عبده لحدیث ابن ماجہ الطلاق لمن اخذ الساق والصبي ولو مرافقا واجازه بعد البلوغ (ایضاً ط. س ج ۳ ص ۲۴۲) ظفیر

من الزوجین خيار فسخ النکاح بعیب فی الآخر عند ابی حنیفة و ابی یوسف و هو قول عطاء و النخعی و عمر بن عبدالعزیز و ابی زیاد و ابی قلابہ و ابن ابی لیلی و الا و زاعی و النووی و الخطابی و داؤد الظاہری و اتباعہ و فی المبسوط انه مذهب علی و ابن مسعود رضی اللہ عنہم الخ و فیہ ایضاً و قد تکفل فی الفتح برد ما استدل بہ الائمة الثلاثة و محمد بما لا مزید علیہ۔ (۱)

یا گل بیوی کو طلاق دے دی تو کیا حکم ہے

(سوال ۹۹۱) عورت مجنون ہے مرد اچھی حالت میں ہے، عورت کو طلاق دی تو کیا حکم ہے۔  
(الجواب) اگر عورت مجنونہ ہے اور شوہر مجنون نہیں ہے بلکہ عاقل بالغ ہے تو اس کی طلاق واقع ہو جاتی ہے و یقع طلاق کل زوج عاقل بالغ الخ۔ (۲)

جو پاگل کبھی اچھا کبھی پاگل رہتا ہے اگر صحت کی حالت میں طلاق دے تو کیا حکم ہے  
(سوال ۹۹۲) ایک لڑکی گیارہ سال کی شادی ہوئی لیکن خلوة صحیحہ بھی نہیں ہوئی تھی کہ اس کے شوہر کا دماغ خراب ہو گیا اس طرح کہ دو چار روز اچھا اور دس پندرہ روز پاگل، جس وقت شوہر اچھا تھا، اس نے اپنی زوجہ کو طلاق دی، طلاق ہوئی یا نہیں اب لڑکی مذکورہ کی عمر سترہ برس ہے، اس نے بغیر عدت کے دوسرا نکاح کر لیا ہے جائز ہے یا نہ۔  
(الجواب) اگر بحالت افاقہ وہ بالکل اچھا ہو جاتا ہے کچھ خلل دماغی اس کو نہیں رہتا تو اس حالت کی طلاق اس کی واقع ہو جاتی ہے کما فی الشامی وجعلہ الزیلعی فی حال افاقتہ کالعاقل والمتبادر منه انه کالعاقل البالغ الخ وما ذکرہ الزیلعی علی ما اذا کان تام العقل الخ۔ (۳) پس بصورت مذکورہ نکاح ثانی درست ہے کما قال اللہ تعالیٰ ثم طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لكم عليهن من عدة تعتدونها فمتعهن وسرحوهن سراحاً جميلاً۔ (۴)

پاگل کی بیوی کے لئے امام محمدؒ کے مذہب پر عمل کیسا ہے

(سوال ۹۹۳) ایک شخص دیوانہ ہو گیا تو اس کی جوان زوجہ کو امام محمدؒ کے مذہب پر عمل کرنا اور نکاح ثانی کرنا درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) اقول وبالله التوفیق قال فی الدر المختار ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشاً کجنون وجذام وبر ص الخ وخالف الائمة الثلاثة فی الخمسة مطلقاً و محمد فی الثلاثة الاول لو بالزوج ولو قضی بالرد صح فصح وفي الشامی قوله ولو قضی بالرد صح ای لو قضی به حاکم یراه فافادانه مما يسوغ فيه الا جتهاد الخ وقال قبيله وقد تکفل فی الفتح برد ما استدل بہ

(۱) رد المحتار للشامی باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۸۲۲ ط. س. ج ۳ ص ۵۰۱. ظفیر.

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ ط. س. ج ۳ ص ۲۳۵. ظفیر.

(۳) رد المحتار کتاب الحجر ج ۵ ص. ط. س. ج ۳ ص ۱۴۴. ظفیر.

(۴) سورة الاحزاب. ۶. ظفیر.



الائمة الثلاثة ومحمد بما لا مزيد عليه۔ (۱) اس سے معلوم ہوا کہ امام محمدؒ کا مذہب اس بارے میں مفتی بہ نہیں ہے، البتہ اگر قاضی حکم فسخ کا کر دے تو نافذ ہو جاوے گا لہٰذا مما يسوغ فيه الاجتهاد۔

مجنون جس کو ایک دو دن ہوش آجائے اس کی طلاق واقع ہوگی

(سوال ۹۹۴) ہندہ کا شوہر زید دیوانہ ہے ہندہ کی ہر اوقات کا کوئی ذریعہ نہیں، ہندہ مذکورہ اس سے طلاق لینا چاہتی ہے، اور زید کی حالت یہ ہے کہ کبھی کبھی گھنٹہ آدھ گھنٹہ ایک روز دو روز ہوش میں ہو جایا کرتا ہے، ایسے وقت میں زید کی طلاق واقع ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) زید جس وقت ہوش میں ہوتا ہے اگر بالکل تام العقل اور ہوشیار ہوتا ہے تو اس حالت میں اگر وہ طلاق دیوے طلاق واقع ہو جاتی ہے اور اگر اس وقت بھی کامل العقل نہیں ہوتا تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور حالت دیوانگی کی بھی طلاق واقع نہیں ہوتی قال فی الشامی فیحترز بہ عن یفیک حیانا ای یزول عنه ما بہ بالکلیۃ وهذا کالعقل البالغ فی تلك الحالة وهو محمل کلام الزیلعی۔ (۲)

جو پندرہ دن ٹھیک رہتا ہے اور پندرہ دن پاگل حالت صحت میں طلاق دے دے تو ہوگی یا نہیں (سوال ۹۹۵) زید تین برس سے مجنون ہو گیا ہے، پاگل خانہ میں اس کا علاج ہو رہا ہے، بقول ڈاکٹر اس کی اس وقت ایسی حالت ہو گئی ہے کہ پندرہ دن طبیعت اس کی صحیح اور درست ہو جاتی ہے، حسن و قبح فعل کو اچھی طرح تمیز کر لیتا ہے، جب ایسی حالت میں کوئی عزیز اس سے ملتا ہے تو تمام عزیز و اقارب کو پوچھتا ہے، اور پندرہ دن طبیعت اس کی خراب رہتی ہے، حسن و قبح فعل کو تمیز نہیں کر سکتا اگر حالت افاقہ میں اپنی زوجہ کو طلاق دے دے تو صحیح ہوگی یا نہیں۔

(۲) زوجہ زید مسکین اور غریب ہے، کوئی خبر گیری کرنے والا نہیں ہے، لہٰذا امام محمدؒ کے قول پر عمل کر کے طاب تفریق کر سکتے ہیں یا نہیں۔

(الجواب) حالت افاقہ میں اگر وہ تام العقل ہو جاتا ہے تو طلاق اس کی صحیح ہے کما حققه الکمال قال فی الشامی فیحترز عن یفیک حیانا ای یزول عنه ما بہ بالکلیۃ وهذا کالعقل البالغ فی تلك الحالة (۳) شامی جلد خامس کتاب الحجر۔

(۲) علامہ شامی نے اس موقع پر کہا وقد تکفل فی الفتح برد ما استدل به الائمة الثلاثة ومحمد بما لا مزيد عليه۔ (۴) پس معلوم ہوا کہ بموجب قول امام محمدؒ فتویٰ دینا درست نہیں ہے، اور تفریق صحیح نہ ہوگی۔ اصل مذہب یہی ہے کہ زمانہ حال کی نزاکت اور قاضی شرعی نہ ہونے کی وجہ سے عورتوں کی مظلومیت پر نظر کر کے زمانہ حال کے علماء نے تفریق کی اجازت بنا بر مذہب مالکیہ دے دی ہے، جس کے لئے کچھ شرائط ضروری ہیں۔

(۱) دیکھئے رد المحتار باب العین ج ۲ ص ۸۲۲ ط.س. ج ۳ ص ۵۰۱ ظفیر۔ (۲) رد المحتار کتاب الحجر ج ۵ ص ۱۲۴ ط.س. ج ۳ ص ۱۴۴ ۱۲ ظفیر۔ (۳) رد المحتار کتاب الحجر ج ۵ ص ۱۲۴ ط.س. ج ۳ ص ۱۴۴ ۱۲ ظفیر۔ (۴) رد المحتار باب العین ج ۲ ص ۸۲۲ ط.س. ج ۳ ص ۵۰۱ ظفیر۔

یہ سب شرائط و احکام الحیلة الناجزہ للحیلة العاجزہ (۱) میں ضبط کر دیئے گئے ہیں، اس کو دیکھ لیا جائے۔ (مرتب۔)

ایسا لڑکا جس کے حواس ٹھیک نہیں، نہ بول سکتا ہے وہ کس طرح طلاق دے گا۔

(سوال ۹۹۶) ایک لڑکے کا نکاح پانچ چھ سال کی عمر میں ہوا، اب وہ بالغ ہے، مگر شروع ہی سے اس کے ہوش و حواس ٹھیک نہیں، نہ وہ بول سکتا ہے، اور اس کو دین و دنیا کی کچھ خبر نہیں ہے، اس کی طلاق کی کیا صورت ہو سکتی ہے، اور طلاق کی عدت ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) اگر یہ لڑکا مجنون ہے، اس کے ہوش و حواس صحیح نہیں، اچھے برے کی تمیز نہیں کر سکتا تو امام محمدؒ کے مذہب کے موافق قاضی ان میں تفریق کر سکتا ہے، اس کے بعد وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے، اور اگر وطمی یا خلوت صحیح بھی اب تک نہیں ہوئی تو پھر عدت بھی نہیں، قال محمد ان كان المجنون حادثاً يؤجله سنة كالعنة وان كان مطبقاً فهو كالجب وبه نأخذ كذا في الحاوی (۲) القدسی عالمگیریہ وفي الدر المختار واذا وجدت المرأة زوجها مجبواً الخ فرق بينهما في الحال لعدم فائدة التاجیل الخ۔ (۳)

جذام والے کی بیوی تفریق کر سکتی ہے

(سوال ۹۹۷) ولی محمدؒ کی شادی کریمہ سے ہوئی چھ سال ہوئے، تین سال تک زوجہ شوہر کے پاس رہی، بعد تین سال کے شوہر کو آثار فساد خون ظاہر ہوئے، اور اب اس کو مرض جذام نغول ظاہر ہو گیا، زوجہ علیحدگی چاہتی ہے تاکہ عقد ثانی کر لے۔

(الجواب) در مختار میں ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے مذہب کے موافق مرض جذام و برص وغیرہ میں تفریق بین الزوجین نہیں ہو سکتی، بلکہ شوہر سے کہا جاوے کہ وہ طلاق دے دے، بدون طلاق دینے شوہر کے تفریق نہ ہوگی اور عورت کو دوسرا نکاح کرنا جائز نہ ہوگا، البتہ امام محمدؒ نے فرمایا ہے کہ جذام و برص کی صورت میں اگر شوہر طلاق نہ دے تو حاکم تفریق کر سکتا ہے، پس شوہر اول سے کہا جاوے کہ وہ طلاق دے دے اور اگر وہ طلاق نہ دے تو حاکم شرعی سے تفریق کرالی جاوے۔ (۴) (دلائل پہلے بھی رد المختار سے نقل ہو چکے ہیں۔ ظفیر۔)

شوہر کو جذام کی بیماری ہو تو عورت کو اختیار فرقت حاصل ہے

(سوال ۹۹۸) زید کو جذام ہو گیا ہے، اس لئے اس کی بیوی زینب خلع چاہتی ہے مگر شوہر مذکور چھوڑنا نہیں چاہتا تو علیحدگی کے لئے کیا صورت اختیار کی جاوے۔

(الجواب) جذام، برص اور جنون کی وجہ سے امام محمدؒ کے مذہب کے موافق عورت کو اختیار فرقت حاصل ہے، وہ اپنے شوہر سے علیحدگی حاصل کر سکتی ہے یعنی اس کو حق ہے کہ وہ کسی حاکم شرعی قاضی وغیرہ کے یہاں تفریق کی

(۱) تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلة الناجزہ للنہانوی و کتاب الفسخ و التفریق للرحمانی۔ ظفیر۔

(۲) عالمگیری باب العین ج ۳ ص ۴۹۴ ظفیر (۳) الدر المختار علی هامش رد المختار ط. س. ج ۳ ص ۴۹۴۔

(۴) واذا كان بالزوج جنون او برص او جذام فلا خيار لها عند ابی حنیفہ و ابی یوسف و قال محمد لها الخيار و دفعاً للمضرب عنها كما في الحب و العنة (هنايه باب العین ج ۲ ص ۳۹۸ و ج ۲ ص ۳۹۹) ظفیر۔



درخواست کرے پس صورت مسئلہ میں جب کہ خلع اور طلاق وغیرہ کی کوئی صورت نہیں ہے تو امام محمدؒ کے مذہب پر عمل کیا جاسکتا ہے و اذا كان بالزوج جنون او برص او جذام فلا خيار لها عند ابي حنيفة و ابي يوسف وقال محمد لها الخيار دفعاً للضرر عنها (۱) الخ ہدایہ قال محمد ان كان الجنون حادثاً يؤجله سنة كالعنة ثم يخير المرأة الخ وان كان مطبقاً فهو كالجب وبه نأخذ حاوی القدسی عالمگیریہ۔ (۲)

(۱) دیکھئے ہدایہ باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۳۹۸ و ج ۲ ص ۳۹۹، ظفیر۔

(۲) دیکھئے عالمگیری باب العین ج ۱ ص ۵۲۶، ماجدیہ، ظفیر۔

## باب چہارم و ہفتم

## زوجہ مفقود و الخیر سے متعلق احکام و مسائل

زوجہ مفقود کے سلسلہ میں امام مالکؒ کا فتویٰ اور احناف کا عمل

(سوال ۹۹۹) جواب پہنچا، جس کا مضمون یہ ہے۔ زوجہ مفقود سے چار سال کے بعد عدت وفات دس دن چار ماہ پورے ہونے کے بعد نکاح صحیح ہے اور اگر زوج آجاوے تو وہ عورت اسی کو ملے گی، اور جو اولاد شوہر ثانی سے ہوئی ہو وہ اس کو ملے گی فی الشامی باب المفقود۔

اگر پھر شوہر اول آجاوے تو مالکیہ کے اس میں دو قول ہیں، ایک یہ کہ وہ شوہر اول کے پاس جاوے اور نکاح ثانی منخ سمجھا جاوے دوسرا یہ کہ نکاح دوم موجب فسخ نکاح اول ہے پس وہ ثانی کے پاس رہے گی اور اول کو کوئی حق باقی نہ رہے گا، اور جمہور مالکیہ کے نزدیک بھی قول معتبر و مفتی بہ ہے از فتاویٰ مولانا عبدالحی صاحب اس میں اور آپ کے جواب میں کیا تطبیق ہے، اور اگر شوہر اول کو ملے گی تو اس کو نکاح کی ضرورت ہوگی یا نہیں، اور شوہر ثانی کو طلاق اور عورت کو عدت گذارنی ہوگی یا نہیں۔ اور شوہر ثانی کے ذمہ مہر لازم ہوگا یا نہیں؟

(الجواب) شامی جلد ثالث باب المفقود میں ہے لکن لو عاد حياً بعد الحكم بموت اقرانه قال الطحاوی الظاهر انه کالمیت اذا احی والمرتد اذا اسلم فالباقی فی یدورثته له ولا یطالب بما ذهب قال ثم بعد رقمہ رئیتم المرحوم ابا السعود نقلہ عن الشیخ شاہین ونقل ان زوجة له والا ولاد للثانی۔ (۱) اس عبارت سے جو مطلب احقر نے لکھا تھا وہی ظاہر ہے، اور مولانا عبدالحی صاحب مرحوم نے بسبب نہ دیکھنے اس حکم صریح کے قواعد سے حکم لکھا ہے کیونکہ قاعدہ معروفہ یہ ہے کہ جس امام کا مذہب اختیار کیا جاوے اس کے متعلق انہیں کی شرائط کی پابندی کی جاوے مگر چونکہ یہ حادثہ اور مسئلہ دوسرا ہے اس لئے اس میں اپنے مذہب کی تصریح کے موافق عمل کرنا موافق ہے اور لفظ زوجہ لہ سے خود ظاہر ہے کہ نکاح جدید کی شوہر اول کو ضرورت نہیں ہے، اور شوہر ثانی کو طلاق کی حاجت نہیں ہے، اور بصورت و طی عدت لازم ہوگی جیسا کہ موطوۃ بالشہبہ میں عدت لازم ہوتی ہے اور شوہر ثانی کے ذمہ بعد و طی کے مہر مثل لازم ہوگا۔

جس کا شوہر دس سال سے مفقود ہو وہ امام مالکؒ کے فتویٰ پر عمل کرے

(سوال ۱۰۰۰) مسماۃ وزیر کا شوہر دس سال ہوئے کہ اپتہ ہے تو اس کی زوجہ وزیر و نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ واقعی مہدی حسن شوہر مسماۃ وزیر کا عرصہ دس سال سے مفقود الخیر ہے تو موافق مذہب امام مالک رحمہ اللہ کے جس پر علماء حنفیہ نے بھی فتویٰ دیا ہے، اب مسماۃ وزیر و نکاح ثانی کر سکتی ہے کذا فی الشامی قولہ خلافاً لما لك فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مض اربع سنين الخ۔ (۲)

(۱) رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۸ ط.س. ج ۳ ص ۲۹۷ ط.فیر

(۲) ایضاً ج ۳ ص ط.س. ج ۳ ص ۲۹۵ ط.س. ۱۲ ط.فیر



ساتھ برس کا آدمی سات سال سے غائب ہے اس کو زندہ سمجھا جائے یا مردہ (سوال ۱۰۰۱) جو شخص سات سال سے مفقود ہے اور عمر اس کی تخمیناً ساٹھ برس کی ہے، اس کو زندہ شمار کیا جائے گا یا مردہ، اور مردہ مانا جائے گا تو کب سے۔

(الجواب) کتب فقہ در مختار وغیرہ میں ہے کہ اصل مذہب امام ابو حنیفہ کا یہ ہے کہ جس وقت تک اس کے اقران یعنی ہم عمر فوت نہ ہو جاویں اس وقت تک وہ شخص مفقود الخبر زندہ شمار ہوگا، اس کا مال اس کے ورثہ کو تقسیم نہ کیا جاوے گا، پھر فقہاء نے ہم عمروں کے فوت ہونے کے زمانہ کو محدود کیا ہے، بعض نے فرمایا ایک سو بیس برس بعض نے سو برس بعض نے نوے برس اور متاخرین نے ساٹھ یا ستر برس کی عمر ہونے پر موت مفقود کا حکم دیا ہے اور اکثر فقہاء نے نوے برس پر فتویٰ دیا ہے واختاره فی الکثرة وهو الا وفق هدايه وعليه (۱) الفتویٰ ذخیرہ شامی وقد قال فی النظم المعروف۔

مال مفقود را معطل دال تا نوہ سال از ولادت آں

پس اس قول مفتی کے موافق جس وقت شخص مذکور مفقود الخبر کی عمر نوے برس کی ہو جاوے اس کو حکم موت کا دے کر اس کی میراث ورثہ موجودین پر تقسیم کی جاوے گی، یعنی جو ورثہ اس وقت موجود ہوں ان کو دیا جائے گا، اور جو اس سے پہلے مر گئے وہ محروم رہے کما فی الدر المختار ویقسم ماله بین ورثته الآن الخ در مختار ای حین حکم بموته لا من مات قبل ذلك الوقت۔ شامی (۲)

شوہر کے دو برس سات ماہ غائب کے بعد جو نکاح ہو اوہ صحیح نہیں ہے

(سوال ۱۰۰۲) زید دو برس سات ماہ سے مفقود الخبر تھا، اس کی زوجہ کے ہارٹوں نے زوجہ زید کا نکاح ثانی دو برس سات ماہ کے بعد عمر کے ساتھ کر دیا، ۲۵ شعبان سن ۱۳۴۰ھ کو عقد ثانی ہوا اور ۲۹ محرم سن ۱۳۴۳ھ کو زید مفقود الخبر صحیح سلامت واپس آگیا، تو وہ عورت اسی کو ملے گی یا نہیں۔

(الجواب) زوجہ زید کا دوسرا نکاح جو شوہر اول کی مفقود ہونے سے دو برس سات ماہ بعد ہوا، کسی مذہب کے موافق صحیح نہیں ہوا۔ (۳) اور جب کہ زید واپس آگیا تو وہ عورت اسی کو ملے گی اور نکاح اس کا زید سے قائم ہے کیوں کہ کوئی وجہ فسخ نکاح کی نہیں پائی گئی کذا فی عامۃ کتب الفقہ۔

(۱) ہدایہ کتاب المفقود ج ۲ ص ۵۸۶ پوری عبارت یہ ہے واذا اتم له مائة وعشرون سنة من يوم ولد حکمنا بموته وفي ظاهر المذهب يقدر بموت الاقران وفي المروى عن ابی یوسف بمائة سنة وقدره بعضهم بتسعين الخ والا وفق ان يقدر بتسعين واذا حکم بموته اعتدت امرأة عدة الوفاة من ذلك الوقت (ایضاً) ظفیر۔

(۲) رد المختار کتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۸ ط س ج ۴ ص ۲۹۸ ظفیر۔

(۳) اذا غاب الرجل فلم يعرف له موضع ولم يعلم احی هو ام میت نصب القاضی من یحفظ ماله الخ ولا یفرق بین امراته وقال مالک اذا مضی اربع سنین یفرق القاضی بینہ و بین امراته الخ (هدایہ کتاب المفقود ج ۲ ص ۵۸۴) ظفیر۔

جوان العمر عورت جس کا شوہر غائب ہے کیا کرے

(سوال ۱۰۰۳) ایک شخص چار سال سے مفقود الخبر ہے اس کی منکوحہ کو بہت سی ضروریات نکاح ثانی کی طرف داعی ہیں، جوان العمر ہے ارتکاب ممنوع شرعی کا خوف ہے، نفقہ، کسوت، سکنی، زوج کی طرف سے نہیں ملتا، کیا اس حالت ضرورت میں شرعاً عورت کو دوسری جگہ نکاح کرنا جائز ہے۔

(الجواب) اس مسئلہ میں صحابہ اور تابعین اور ائمہ مذہب کے درمیان بہت بڑا اختلاف ہے، حضرت عمرؓ اور ایک بڑی جماعت صحابہ کرامؓ کی قائل ہے کہ زوجہ مفقود کو چار سال تک انتظار کرنا چاہئے، اس کے بعد عدت و فاقہ ختم کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے، بعض نے اس پر اجماع صحابہ کا بھی دعویٰ کیا ہے اور یہی قول علاوہ حضرت عمرؓ کے حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ (ایک روایت میں) کی طرف منسوب ہے (زر قانی) اور یہی قول امام مالک رحمہ اللہ کا بھی ہے، اور بعض صحابہ مثل حضرت ابن مسعود اور حضرت علیؓ دوسری روایت کی بناء پر یہ فرماتے ہیں کہ مفقود کی زوجہ کو اس وقت تک انتظار کرنا چاہئے جس وقت شوہر مفقود کی موت ظاہر و متحقق ہو جائے اور اسی کو حضرت امام ابو حنیفہؒ نے اختیار کیا ہے، چنانچہ اس میں فقہاء حنفیہ کے حسب ذیل اقوال مشہور ہیں (۱) مفقود کے اقران (ہم عمر) کے مرجانے تک مفقود کو زندہ تصور کیا جائے گا۔ (۲) نوے برس تک (۳) سو برس تک (۴) ایک سو بیس برس تک مفقود کے موت کا حکم نہ کیا جاوے گا (۵) قاضی کی رائے پر مفوض ہے، جس وقت قاضی کو اس میں مصلحت نظر آوے اس وقت مفقود کی موت کا حکم کر سکتا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ کوئی مدت معینہ مقرر نہ کی جائے بلکہ جیسے کہ امام ابو حنیفہؒ کا عام مسلک ہے کہ مبتلی بہ کی رائے پر تفویض کرتے ہیں، ویسا ہی یہاں بھی اختیار کیا جاوے گا کما فی البحر و اختار شمس الائمة ان لا یقدر (بشئی لا نہ الیق بطریق الفقہ لان نصب المقادیر بالرای لا تکون وفی الہدایۃ انہ الا قیس وفوضہ بعضهم الی القاضی فای وقت رای المصلحۃ حکم بموتہ قال الشارح وهو المختار بحر ج ۵ ص ۱۷۸ اور صاحب قنیہ اس قول کو ابو حنیفہؒ کی روایت قرار دیتے ہیں کما قال نافع عن ابی حنیفۃ ان مدۃ الفقد مفوض الی رای القاضی فی حکم بما اوی الیہ اجتہادہ فیقسم مالہ حیثئذ بین الاحیاء من ورثتہ قنیہ ص ۱۸۰ اور زیلعی کا مختار بھی یہی ہے، صاحب بحرینایع سے نقل کر کے اس قول کو ظاہر روایت قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ شامی میں ہے قولہ واختار الزیلعی تفویضہ للامام قال فی الفتح فای وقت رای المصلحۃ حکم بموتہ قال فی النہر و فی الینایع قیل يفوض الی رای القاضی ولا تقدیر فیہ فی ظاہر الروایۃ وفی القنیۃ جعل هذا رواۃ عن الامام ۱۵ صاحب بحر کا مختار بھی یہی قول معلوم ہوتا ہے، اس لئے کہ دوسرے اقوال کے اختیار کرنے والے کے متعلق استعجاب ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ والعجب من المشائخ کیف یختارون خلاف ظاہر المذہب مع انہ واجب الاتباع علی مقلدی ابی حنیفۃ والامام محمد لم یعتبر السنین وانما اعتبرہ المتقدمون بعدہ وقال الصدر الشہید فی شرحہ ما قال محمد احوط کما فی التار خانہ ولقد صدق من قال کثرۃ المقالات تو ذن بکثرۃ الجهالات ومن الغریب ما نقلہ فی التار خانۃ انہ مقدر بشما نین سنۃ



وعلیہ الفتویٰ بحر ج ۵ ص ۱۷۸، خلاصہ یہ ہے کہ ایک مدت معینہ تک انتظار کرنے کا حکم جو کہ حنفیہ کا مذہب قرار دیا جاتا ہے وہ فی الحقیقہ ائمہ حنفیہ سے منقول نہیں بلکہ ائمہ کا قول یہی ہے کہ جب آثار و قرائن سے اس کے مرنے کا گمان غالب ہو جائے تو اس وقت مفقود کے مرنے کا حکم کیا جاوے گا چنانچہ بعض مواقع میں تھوڑی سی مدت کے گزر جانے پر بھی موت کا حکم دیئے جانے کے قائل ہوئے ہیں کما فی الشامی نقلاً عن الزیلعی وقال الزیلعی لانه یختلف باختلاف البلاد و کذا غلبۃ الظن یختلف باختلاف الاشخاص فان الملك العظیم اذا قطع خبره یغلب علی الظن فی ادنی مدة انه قدمات اه (۱) اس کے بعد صاحب شامی خود فرماتے ہیں ومقتضاه انه یجتهد ویحکم بالقرائن الظاہرة الدالة علی موته و علی هذا یتنبی (۲)

### مفقود الخیر کی بیوی پہلے شوہر کی واپسی کے بعد اسی کو ملے گی

(سوال ۱۰۰۴) زید مفقود الخیر کی زوجہ نے زید کا عرصہ دراز تک انتظار کے بعد اپنا دوسرا نکاح کیا، مدت مدید کے بعد زید مفقود الخیر واپس آیا، اور اس نے دعویٰ کر دیا کہ میری زوجہ ہے، اور چار سال کا مفقود الخیر ہونا ظاہر کیا، دوسرے خاوند سے اس کی زوجہ کے بچہ پیدا ہوا، اب دریافت طلب امر ہے کیا وہ زوجہ زید کی سمجھی جاوے گی، اور بچہ کس کے نسب میں داخل ہوگا۔

(الجواب) شامی میں تصریح ہے کہ اگر مفقود الخیر واپس آ جاوے تو اس کی زوجہ اسی کو ملے گی، شوہر ثانی سے علیحدہ کرادی جاوے گی اور اولاد شوہر ثانی کی ہے شامی ج ۳ (۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

### مفقود الخیر کی بیوی نے دوسری شادی کر لی پھر پہلا شوہر آیا مگر وہ رکھنا نہیں چاہتا کیا حکم ہے

(سوال ۱۰۰۵) زوجہ مفقود کا نکاح ثانی کر دیا تھا بعد نکاح ثانی کے شوہر اول آگیا تو اب نکاح دوسرا صحیح اور جائز رہا نہیں؟ اگر نہیں تو کیا کرنا چاہئے؟ کیونکہ شوہر اول اس کو رکھنا نہیں چاہتا۔

(الجواب) بعد آنے خاوند اول کے دوسرا نکاح جائز نہیں رہا (۳) اگر وہ یعنی شوہر اول اس عورت کو رکھنا نہیں چاہتا تو صورت اس کی یہ ہے کہ شوہر اول اس عورت کو طلاق دے دے اور وہ عورت عدت تین حیض پوری کر کے دوسرے خاوند سے جس کے پاس ہے نکاح کر لے مہر جدید مقرر کرے۔

### بیوی پہلے شوہر کے آجانے کے بعد اسی کو ملے گی

(سوال ۱۰۰۶) قبر سے چھ مہینے پر ایک شخص زندہ نکلا ہے، اس کی بیوی موجود ہے، وہ کس کو ملے گی۔

(الجواب) اس کی زوجہ اسی کو ملے گی کما فی الشامی لکن لو عاد حیا بعد الحکم بموت اقرانه قال الظاہر انه کالمیت اذا احی والمر تداد السلم فالباقی بین ورثته له ولا یطالب بما ذهب قال ثم بعد

(۱) رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۷ ط.س.ج ۴ ص ۲۹۷ ظفیر (۲) ایضاً ج ۳ ص ۴۵۷ ط.س.ج ۴ ص ۲۹۷ ظفیر (۳) لو عاد بعد الحکم بموت اقرانه (الی قولہ) نقل ان زوجة له والا ولا دلالتانی (رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۸ ط.س.ج ۴ ص ۲۹۷ ظفیر (۴) ایضاً ط.س.ج ۳ ص ۲۹۷ ظفیر

رقمہ رائت المرحوم ابا السعود نقلہ الشیخ شاہین ونقل ان زوجة له والا ولاد للثانی۔ (۱)  
شوہر کی دوبرس کی گمشدگی کے بعد عورت نے دوسری شادی کر لی وہ جائز نہیں ہوئی۔

(سوال ۱۰۰۷) ایک عورت کا خاوند پردیس کو چلا گیا تھا، دوبرس تک گم رہا۔ بعد چار برس کے اس عورت کے والد نے دوسرا نکاح کر دیا، اور نکاح سے دوبرس پہلے اس خاوند کا خط بھی آچکا تھا، دو اولاد بھی دوسرے خاوند سے پیدا ہوئی پھر اس کا خاوند اول بھی آگیا، وہ عورت خوشی سے پہلے خاوند کے یہاں چلی گئی، اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ وہ عورت کس کی منکوحہ رہی اور وہ اولاد کس کی ہے۔

(الجواب) پہلا نکاح قائم ہے اور دوسرا باطل ہوا، اور اولاد جو زوج ثانی سے ہوئی ولد الحرام ہے۔ (۲)

دس سال گم شدہ شوہر کا انتظار کرنے کے بعد عورت کی دوسری شادی

(سوال ۱۰۰۸) ایک شخص اپنے گھر سے مفقود ہو گیا جس کو عرصہ دس سال کا ہوا، اس کی بیوی تنگ ہو کر دوسرے شخص کے یہاں چلی گئی، اور بغیر نکاح کے اولاد بھی ہوئی ہے، اب وہ اس شخص سے نکاح بھی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس عورت کو چاہئے کہ اب نکاح کر لیوے کیونکہ امام مالک کے مذہب میں چار برس کے بعد مفقود الخیر کے زوجہ عدت وفات پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے، اور اس پر حنفیہ نے بھی فتویٰ دیا ہے۔ (۳) (بلا نکاح دوسرے مرد کے پاس جب تک وہ رہی حرام کاری میں مبتلا رہی، اس سے توبہ کرے، البتہ اب شادی کر لینے کے بعد اس کا رہنا سہنا جائز ہو گا۔ ظفیر۔)

دس برس شوہر کا انتظار کر کے عورت نے دوسری شادی کر لی، اب پہلا شوہر آگیا، کیا حکم ہے

(سوال ۱۰۰۹) زید نے اپنی شادی کی، اور اس کے تین برس بعد وہ پردیس چلا گیا اور دس برس تک اس کا پتہ نہیں چلا، بعد کو زید کی بیوی نے نکاح ثانی کر لیا۔ اور اب زید جو کہ بارہ برس بعد واپس آیا اور مسماۃ مذکورہ پر دعویٰ کرتا ہے یہ دعویٰ اس کا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ دعویٰ اس کا درست اور جائز ہے، وہ عورت شوہر اول کو ہی ملے گی، کیونکہ شوہر اس کا اگر مفقود الخیر نہ ہوا تھا تو وہ دوسرا نکاح ہی باطل ہوا، اور اگر مفقود الخیر ہو گیا تھا تو مفقود میں بھی یہی حکم ہے کہ اگر وہ واپس آجائے تو اس کی زوجہ اس کو ملے گی کما فی رد المحتار قال ثم بعد رقمہ رایت المرحوم ابا السعود نقلہ عن الشیخ شاہین ونقل ان زوجته له والا ولاد للثانی۔ کتاب المفقود شامی ج ۳ ص ۳۳۲۔ (۴)

(۱) رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۸ ط. س. ج ۴ ص ۲۹۷ ظفیر

(۲) جب دوبرس بعد شوہر کا خط آیا تو یہ مفقود نہیں کہا جائے گا، اس لئے دوسرا نکاح جائز نہیں ہے۔ اما نکاح منکوحۃ الغیر معتدۃ الخ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۵ ط. س. ج ۳ ص ۵۱۶) ظفیر

(۳) ولا یفرق بینہ و بینہا ولو بعد مضی اربع سنین حلاً فالسا لک (رد المحتار) قال عنده تعد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضی اربع سنین الخ قال فی البرازیلہ الفتوی فی زماننا علی قول مالک (رد المحتار کتاب المفقود مطلب فی الافناء بمذهب مالک فی زوجة المفقود ج ۳ ص ۴۵۶ ط. س. ج ۴ ص ۲۹۵) ظفیر

(۴) رد المحتار کتاب المفقود تحت قوله قال ظهر قبلہ ج ۳ ص ۴۵۸ ط. س. ج ۴ ص ۲۹۷ ظفیر



## زوجہ مفقود میں قضائے قاضی کی بحث

(سوال ۱۰۱۰) آپ نے زوجہ مفقود کے مسئلہ میں قضاء قاضی کا ذکر نہیں فرمایا۔  
 (الجواب) مفقود الخبر کی زوجہ کے بارے میں امام مالک کے مذہب کے موافق ہندہ تفریق قاضی و قضائے قاضی کا ذکر اس وجہ سے نہیں کرتا کہ یہ مسلم ہے کہ جس امام کا مذہب لیا جاوے، اس امام کا اس بارے میں جو مذہب ہو اس کو لینا چاہئے، ہندہ نے جو اس بارے میں کتب فقہ مالکیہ کو دیکھا تو ان کی کتب میں یہ تفصیل ہے فصل لذكر المفقود واقسامه الاربعة . ولزوجة المفقود الرفع للقاضي والوالی والوالی الماء والا فلجماعة المسلمين فيوجل الحراربع سنين ثم اعتدت كالف وفاة ولا يحتاج فيها لاذن من الحاكم . والا يوجد احد منهم فلجماعة المسلمين من صالحى بلدها الخ شرح الخلاصة الدر ديه على مختصر الشيخ الخليل فى الفقه للامام المالك رحمه الله، اور شاید یہی وجہ ہو کہ شامی نے امام مالک کے مذہب کی تشریح میں یہ لکھا ہے قوله خلافا لما لك فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي اربع سنين ومذهب الشافعى القديم الخ (۱) ج ۳ ص ۳۰۳ باقی اگر قاضی کی تفریق پائی جاوے تو بہت اچھا ہے پھر کچھ تامل نہ ہوگا (صاحب ہدایہ کی عبارت وقال مالك اذا مضي اربع سنين يفرق القاضي بينه وبين امرأته الخ، (۲) ہدایہ کا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ قاضی موجود ہو تو وہی تفریق کا حکم دیوے تاکہ کچھ شک نہ رہے۔

## جس کا شوہر غائب ہے وہ کیا کرے

(سوال ۱۰۱۱) ایک لڑکی کا شوہر عرصہ آٹھ سال سے غائب ہے، باوجود تلاش کے کہیں پتہ نہیں چلتا، لڑکی اس وقت نوجوان ہے اگر اس کی شادی دوسرے شخص سے نہ کی جاوے تو قوی احتمال زنا کا ہے جس کو لڑکی خود اپنی والدہ سے اشارۃ کنایہ اظہار کرتی رہتی ہے، اس صورت میں لڑکی کا دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں۔  
 (الجواب) زوجہ مفقود الخبر کے بارے میں حنفیہ نے امام مالک رحمہ اللہ کے مذہب پر فتویٰ دیا ہے کہ چار برس کے بعد زوجہ مفقود کو اس کے نکاح سے خارج کر کے عدت وفات پور کر کے دوسرا نکاح کرنے کی اجازت دیتے ہیں کما فى الشامى عن القهستانى لو افتى فى مواضع الضرورة لا باس به الخ۔ (۳)

## مفقود الخبر کی بیوی کی دوسری شادی کے لئے قضائے قاضی ضروری ہے

(سوال ۱۰۱۲) (۱) زوجہ مفقود اگر مذہب امام مالک رحمہ اللہ چار سال کے بعد دوسرا نکاح کرنا چاہے تو اس کو تفریق قاضی کی ضرورت ہے یا نہیں، اگر تفریق قاضی کی ضرورت ہے تو اس کی کیا دلیل ہے۔ اور اگر تفریق قاضی کی ضرورت نہیں ہے تو عبارت ذیل کا کیا مطلب ہے جس سے تفریق قاضی ضروری معلوم ہوتی ہے۔

ولا يفرق بينه وبين امرأته (۴) ہدایہ ولا يفرق بينه وبينها ولو بعد مضي اربع سنين (۵) (در

مختار) قال مالك

(۱) رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۶ ط. س. ج ۴ ص ۲۹۵. ۱۲ ظفیر. (۲) ہدایہ كتاب المفقود ج ۲ ص ۵۹۷. ۱۲ ظفیر. (۳) رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۶ ط. س. ج ۴ ص ۲۹۵. ۱۲ ظفیر. (۴) ہدایہ كتاب المفقود ج ۲ ص ۵۸۵ ظفیر. (۵) الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۶ ط. س. ج ۴ ص ۲۹۵. ۱۲ ظفیر.

اذا مضى اربع سنين يفرق القاضى بينه وبين امرأته وتعتد عدة الوفاة ثم تزوجت من شأيت لان عمر رضى الله تعالى عنه هكذا قضى الخ (۱) لا يفرق بينه وبين امرأته وحكم بموته بمضى تسعين سنة وعليه الفتوى عالمگیریہ (۲) انه انما يحكم بموته بقضاء لانه امر متحمل فما لم ينضم اليه القضاء لا يكون حجة (۳) در مختار ان هذا ای ماروی عن ابی حنیفة من تفویض موته الى رای القاضی نص علی انه انما يحكم بموته بقضاء شامی (۴)

(۲) اگر تفریق ضروری ہے تو اس ملک میں کون تفریق کر سکتا ہے، کیونکہ حاکم وقت نصاریٰ کی طرف سے کوئی قاضی مقرر نہیں، اور مسلمانوں کی تراضی و اتفاق سے بھی کسی کو منصب قضاء نہیں ملا ہے، پھر تفریق کی کیا صورت ہے۔

(الجواب) (۱، ۲) حنفیہ کے قواعد اور تصریحات کے موافق تفریق قاضی کی ضرورت ہے جیسا کہ ہدایہ وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے، لیکن اگر یہ کہا جاوے کہ جب کہ مذہب امام مالک رحمۃ اللہ کا اس بارے میں لیا جاوے تو ان کی کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اول تا جیل اربع سنن کے وقت تا جیل قاضی یا والی یا عام مسلمین کی ضرورت ہے، پھر بعد گذر نے چار برس کے زوجہ مفقود خود عدت وقات پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے کذا صرح بہ فی کتب الفقہ الما لکیہ اور ظاہر عبارت شامی اسی کو مقتضی ہے کما قال فی شرح قوله خلافا لما لك فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضى اربع سنين الخ (۵) وفی شرح الخلاصة فقہ اللامام مالک ولزوجة المفقود الرفع للقاضی والوالی ووالی الماء والا فلجماعة المسلمين فیوجل الحر اربع سنين ثم اعتدت كالوفات ولا يحتاج فيها لاذن من الحاكم۔ (۶)

زوجہ مفقود چار سال انتظار قاضی کے حکم سے کرے گی، اور پھر قضاء کی ضرورت ہوگی یا نہیں (سوال ۱۰۱۳) صاحب ہدایہ نے امام مالک رحمۃ اللہ کا مذہب دربارہ تفریق زوجہ مفقود بایں الفاظ تحریر فرمایا ہے قال مالک اذا مضى اربع سنين يفرق القاضى بينه وبين امرأته وتعتد عدة الوفاة ثم تزوجت من شاءت (۷) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چار سال گزرنے کے بعد تفریق ضروری ہے اور عبارت شامی فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضى اربع سنين۔ (۸) اس کو مقتضی ہے کہ نہ تریس اربع سنن کے لئے حکم قاضی کی ضرورت ہے اور نہ چار سال کے بعد تفریق قاضی کی حاجت ہے، پس ان دونوں میں سے کون سا قول فقہ مالکیہ کے موافق ہے، جس زوجہ مفقود کو تا جیل اربع سنن کا حکم کسی قاضی سے حاصل نہ ہوا ہو تو بعد گذر نے چار سال کے اس کی تفریق ضروری ہوگی یا نہیں۔

(۱) ہدایہ کتاب المفقود ج ۲ ص ۵۸۵ و ج ۲ ص ۵۸۶ ظفیر۔

(۲) عالمگیری کتاب المفقود ص۔ ظفیر۔

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۸ ط۔ سن۔ ج ۴ ص ۲۹۷ ظفیر۔

(۴) رد المحتار کتاب المفقود ص ۴۵۸ ط۔ سن۔ ج ۴ ص ۲۹۷ ظفیر۔

(۵) ایضاً ج ۳ ص ۴۵۶ ط۔ سن۔ ج ۴ ص ۲۹۵۔ ۱۲ ظفیر۔

(۶) شرح الخلاصة۔

(۷) ہدایہ کتاب المفقود ج ۲ ص ۵۸۵ ظفیر۔

(۸) رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۶ ط۔ سن۔ ج ۴ ص ۲۵۵ ظفیر۔



(الجواب) یہ جیسا آپ نے صاحب ہدایہ اور شامی سے نقل فرمایا ہے ان دونوں کتابوں میں ایسا ہی لکھا ہے اور شرح درر فقہ مالکیہ میں یہ تصریح فرمائی ہے کہ تاجیل قاضی و والی و عامہ مسلمین کے بعد تفریق قاضی و غیرہ کی ضرورت نہیں ہے، اور بندہ کے خیال میں اس زمانہ میں بوجہ نہ ہونے قاضی کے حسب تصریح فقہاء مالکیہ تاجیل و تفریق عامہ مسلمین کافی ہے، اور تاویل قول صاحب ہدایہ کی یہ ہو سکتی ہے۔ یفرق القاضی الخ ای ان کان والا یکفی تاجیل غیر القاضی ایضاً ولا حاجة الى التفریق بعده۔ (۱)

چار سال کے بعد قاضی نے زوجہ مفقود کی شادی کر دی اس کے بعد جب پہلا شوہر آگیا تو بیوی اسی کو ملے گی

(سوال ۱۰۱۴) ایک عورت کا خاوند لاپتہ ہو گیا، چار سال گزرنے کے بعد قاضی نے موت کا حکم لگا کر چار ماہ دس دن کے بعد اس کا نکاح ثانی کر دیا، چند روز بعد پہلا خاوند آگیا وہ نکاح صحیح ہو لیا نہ اور اب وہ عورت کس کی زوجہ رہے گی قاضی کو کس صورت سے اس کا فیصلہ کرنا چاہئے۔

(الجواب) وہ نکاح ثانی تو صحیح ہو گیا، اور اولاد جو اس سے ہوگی وہ ولد الحلال ہے، لیکن بعد آجانے شوہر اول کے وہ عورت شوہر اول کو ملے گی کما فی الشامی ان زوجة له والا ولا د للثانی الخ رد المحتار جلد ثالث کتاب المفقود۔ (۲)

مفقود الخیر کے مال کی تقسیم کب ہوگی

(سوال ۱۰۱۵) مفقود کا مال اس کے وارث کب تقسیم کر سکتے ہیں۔

(الجواب) جس وقت مفقود کی عمر اس قدر ہو جاوے کہ اس کے ہم عمر مر جاویں، اس وقت اس کے ورثہ موجودین مال تقسیم کریں۔ (۳)

مفقود الخیر کی بیوی موجودہ زمانہ میں کب دوسرا نکاح کرے گی

(سوال ۱۰۱۶) اگر کسی عورت کا خاوند اپنے وطن سے مفقود الخیر ہو جاوے تو کتنے زمانہ کے بعد وہ عورت فی زمانہ علمائے دین کے نزدیک دوسری شخص کے نکاح میں آسکتی ہے۔

(الجواب) مفقود الخیر کی زوجہ چار برس کے بعد عدت و فوات دس دن چار ماہ پورے کر کے موافق مذہب امام مالک کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے، اس پر حنفیہ کا فتویٰ ہے۔ (۴)

(۱) اس مسئلہ کی تحقیق کے لئے دیکھئے الحیلة الناجزہ بحث زوجہ مفقود۔ واللہ اعلم ۱۲ ظفیر۔

(۲) رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۸ ط. س. ج ۳ ص ۲۹۷. ۱۲ ظفیر۔

(۳) وبعده یحکم بموته فی حق ماله یوم علم ذلك ای موت اقرانه فتعد منه عرسه للموت ویقسم ماله بین من یرثه الآن (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۸ ط. س. ج ۳ ص ۲۹۸) ظفیر۔

(۴) خلافاً للمالك فان عنده تعد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي أربع سنين الخ وقد قال فی البرازية الفتوی فی زماننا علی قول مالك (رد المحتار کتاب المفقود مطلب فی الافتاء بمذہب مالك ج ۳ ص ۴۵۶ ط. س. ج ۳ ص ۲۹۵)۔

## مفقود الخبر کی کس عمر کا اعتبار کیا جائے گا

(سوال ۱۰۱۷) ظہر الدین والد واعظ علی عمر بست سال سن ۱۸۷۳ء میں مفقود الخبر ہوئے، جس کو عرصہ بیالیس سال کا ہوا، اس وقت سے لے کر اس وقت تک اس کی کوئی خبر نہیں ملی کہ زندہ ہیں یا مر گئے، اور اس وقت ان کی عمر ۶۲ سال کی ہوتی ہے، شرعاً ان کی موت و حیات کے بارے میں کیا حکم ہے، موت کا حکم کس وقت دیا جاوے گا۔

(الجواب) متاخرین فقہاء نے ساٹھ سال برس کی عمر کا اعتبار کیا ہے کہ اس کے بعد موت کا حکم دیا جاتا ہے، اور ابن الہمام نے ستر برس کی عمر کو اختیار فرمایا ہے کذا فی الشامی۔ (۱) بس اب کہ ۶۲ برس کی عمر مفقود کی ہو گئی، اگر موت کا حکم دے کر اس کا ورثہ وارثوں موجودہ پر تقسیم کیا جائے تو درست ہے۔ (۲)

## شوہر بیس سال سے مفقود الخبر ہے، بیوی نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۱۸) ایک لڑکی کی شادی کم سنی میں کی گئی اور شوہر شادی کے تین سال بعد کہیں چلا گیا اور اب تک مفقود الخبر ہے، بیس برس کا زمانہ گزر گیا ہے نہ تو اس نے کوئی خط بھیجا ہے اور باوجود تلاش کے نہ ہی اس کا کچھ پتہ چلا، اگر لڑکی کہیں نکاح کرنا چاہے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس حالت میں اس کا دوسرا نکاح درست ہے۔ جیسا کہ شامی میں نقل کیا گیا۔ (۳)

## جو دس سال تک مفقود الخبر رہے اس کی بیوی کا نکاح جائز ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۱۹) ایک شخص شادی کر کے کہیں چلا گیا، اور دس سال تک مفقود الخبر رہا۔ دس سال بعد لڑکی کے وارثوں نے لڑکی کی شادی اور شخص سے کر دی، چند روز بعد لڑکی کا پہلا شوہر آکر دعویدار ہوا، عدالتی چارہ جوئی کی مگر مقدمہ خارج ہو گیا اور وہ پھر بغیر طلاق دیئے کہیں چلا گیا، اس لڑکی کے بارے میں کیا حکم ہے، مندرجہ بالا شادی کو خلاف شرع سمجھ کر لڑکی کے وارثوں سے قومی جماعت نے قطع تعلق کر دیا۔

(الجواب) مفقود الخبر کی زوجہ کا بعد دس سال کے جو نکاح کیا گیا تھا وہ صحیح ہو گیا، لیکن جس وقت شوہر سابق واپس آیا تھا وہ عورت شرعاً اسی کو واپس ملنی چاہئے تھی، اور جو نکاح ہوا تھا وہ منسوخ ہو گیا، اب اگر وہ شخص پھر کہیں چلا گیا اور لا پتہ ہے تو چار برس کے بعد عدت و فوات پوری کر کے پھر وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ دس سال کے بعد جو اس عورت نے نکاح کیا تھا وہ خلاف شرع نہ تھا، پھر اس سے قطع تعلق کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، چاہئے کہ میل ملاپ کر لیں۔

(۱) واختار المتأخرون ستين سنة واختار ابن الهمام سبعين لقوله عليه الصلوة والسلام اعمار امتي ما بين الستين الى السبعين (رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۷ ط.س. ج ۳ ص ۲۹۶) ظفیر.

(۲) وبعده يحكم بموته في حق ماله يوم علم ذلك اى موت اقرانه فتعده منه عرسه للموت ويقسم ماله بين من يرثه الآن (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۸) ظفیر.

(۳) خلافا للمالك فان عنده تعذر زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي اربع سنين الخ وقد قال في البرازيه الفتوى في زماننا على قول مالك (رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۶ ط.س. ج ۳ ص ۲۹۶) فيسأل عن لفظ "حيلة ناجزة" للنهائوي.



جس کے شوہر کو جس دوام کی سزا دی گئی اس کا حکم

(سوال ۱۰۲۰) ایک شوہر جو دس پندرہ سال سے مفقود الخبر ہے، یا کوئی شخص جس کو سزا دی گئی شوہر یا جس دوام کی دی گئی اس کی بیوی عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) مفقود الخبر کا دوسرا حکم ہے، اور جس کو سزا دی گئی وہ مفقود الخبر نہیں ہے اور اس کی زوجہ دوسرا عقد شوہر کی زندگی میں نہیں کر سکتی، اور مفقود الخبر وہ ہے جس کا نشان و پتہ اور موت و حیات کچھ معلوم نہ ہو، (۱) اس کو ایک وقت مقرر پر شرعاً موت کا حکم دے دیا جاتا ہے۔

شوہر نو سال سے پلٹن میں ہے خبر گیری نہیں کرتا، بیوی کیا کرے

(سوال ۱۰۲۱) ایک شخص عرصہ نو سال سے نکاح کر کے پلٹن میں ملازم ہو گیا ہے، اور اس عرصہ میں اپنی زوجہ کو نہ خرچ روانہ کیا، اور عورت کے رشتہ داروں نے جو خطوط روانہ کئے نہ ان کا جواب دیا۔ اس بارے میں مولوی ثناء اللہ نے یہ مسئلہ لکھا ہے کہ چار سال کے بعد عورت کا دوسرا نکاح جائز ہے، یہ صحیح ہے یا نہیں۔

(الجواب) وہ شخص جس کا ذکر سوال میں ہے مفقود الخبر نہیں ہے، اس حالت میں اس کی زوجہ کو اس سے علیحدہ نہیں کر سکتے، اور دوسرا نکاح اس عورت کا نہیں کر سکتے بدون طلاق دینے شوہر اول کے دوسرا نکاح جائز نہ ہوگا، اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ مفقود الخبر کی زوجہ کا مسئلہ ہے، علمائے دیوبند وغیرہ نے زوجہ مفقود الخبر کے بارے میں بے شک امام مالک کے مذہب کے موافق فتویٰ دیا ہے کہ چار برس کے بعد اس کی زوجہ عدت و وفات پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے مگر وہ یہ مسئلہ نہیں ہے جو سوال میں ہے۔ (۲)

مفقود الخبر کی بیوی بغیر قضائے قاضی دوسری شادی نہیں کر سکتی

(سوال ۱۰۲۲) زید آٹھ سال کی مدت سے مفقود الخبر اور لاپتہ ہے، اس کی زوجہ نے بغیر قاضی کی تفریق کے دوسرے شخص سے اپنا عقد نکاح کر لیا، جب علماء کو خبر ہوئی تو انہوں نے تنبیہ کر کے ان کی مفارقت کرا دی، اب زوجہ مذکورہ سے ارتکاب زنا کا خوف ہے، اس صورت میں امام مالک رحمہ اللہ کے مذہب پر فتویٰ کے بموجب کہ چار سال کی مدت ہے اور تفریق قاضی شرط ہے، مذکورہ عورت چاہتی ہے کہ کسی عالم کو حکم قرار دے دیا جائے اور تفریق کا حکم کر کے نکاح کی اجازت دے دے۔

اس معاملہ میں دو امر دریافت طلب ہیں، ایک یہ کہ اس حالت میں ضرورت کے بوقت عالم قاضی کا قائم مقام ہو سکتا ہے یا نہیں؟ دوسرے یہ کہ عالم کی تفریق مثل قاضی کی تفریق کے ہے یا نہیں۔

(الجواب) مفقود الخبر کے بارے میں ماخوذ و معمول بہ امام مالک رحمہ اللہ کا مذہب ہے کہ چار سال کے بعد مفقود الخبر کی زوجہ عدت و وفات گزار کر نکاح ثانی کر لے، چنانچہ شامی کا عبارت یہ ہے قوله خلافا لما لك فان عند

(۱) وهو لغة المعدوم وشرعاً غائب لم يدراحي هو فينوقع قدومه ام ميت الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۳ ط. س. ج ۴ ص ۲۹۲) ظفیر (۲) ایضاً ۱۲ ظفیر

تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي اربع سنين الخ (۱) اس عبارت سے واضح ہوا کہ چار سال گزرنے کے بعد زوجہ مفقود عدت وفات پوری کر لے، تفریق کی ضرورت نہ ہوگی، بس چار سال ہو جانے کے بعد تفریق کے ارادہ سے عدت گزارنا کافی ہے، لیکن امام مالک رحمہ اللہ کی کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ تفریق کرنی چاہئے، اور تفریق کرنے والا اگر قاضی نہ ہو تو مسلمانوں کی دیندار جماعت کا تفریق کرنا بھی کافی ہے۔ (۲)

### مفقود الخبر سے متعلق احکام

(سوال ۱۰۲۳) شوہر مفقود الخبر کی میعاد شرع شریف میں کس قدر ہے اور کب تک؟ مال متروکہ اس کا کس طرح تقسیم کیا جاوے۔

(الجواب) مفقود الخبر کی زوجہ کے نکاح میں حنفیہ نے قول امام مالک رحمہ اللہ اختیار کیا ہے کہ بعد چار سال کے اس کی زوجہ عدت دس دن چار ماہ پورے کر کے نکاح ثانی کر سکتی ہے کذا فی الشامی (۳) اور دربارہ تقسیم میراث مفقود مذہب اصلی مذہب حنفیہ پر عمل درآمد ہوگا، اور مذہب اصلی حنفیہ کا اس بارے میں ہے کہ جس وقت اقران اس کے مر جاویں اس وقت حکم موت مفقود کا دیا جاوے، (۴) اور تقدیر اس کی نوے برس کے ساتھ کی گئی ہے اور اس میں دیگر اقوال بھی ہیں جو کتب فقہ سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

(۱) رد المحتار کتاب المفقود مطلب فی الافتاء بمذہب مالک ج ۳ ص ۴۵۶ ط. س. ج ۴ ص ۲۹۵ ظفیر.

(۲) تھلیل کے لئے دیکھئے "الحیلة الناجزہ" للہانوی ۱۲ ظفیر.

(۳) خلا فالمالک فان عنده تعد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي اربع سنين الخ وقد قال فی البرازیہ الفتوی فی زماننا علی قول مالک (رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۶ ط. س. ج ۳ ص ۲۹۵) ظفیر.

(۴) وبعده بحکم بموته فی حق ماله یوم علم ذلك ای موت اقرانه فتعده منه عرسه للموت ویقسم ماله بین من یرثه الآن (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۸ ط. س. ج ۳ ص ۲۹۸) ظفیر.



## باب پانزواہم

## عدت سے متعلق احکام و مسائل

نابالغ کی بیوی جس کے ساتھ نہ خلوت ہوئی اور نہ وطی اس پر عدت نہیں ہے  
(سوال ۱۰۲۴) زید نے بوقت لڑکپن کسی لڑکی سے نکاح کیا، اور بغیر وطی و خلوت کے طلاق دے دی، تو عدت کرنی ضروری ہے یا نہیں، اور یہ طلاق بعد بلوغ کے ہے۔  
(الجواب) اگر وطی اور خلوت نہیں ہوئی تو عدت لازم نہیں قال اللہ تعالیٰ وان طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیہن من عدة تعتدوہنہا الا یہ۔ (۱)

جس عورت کی عادت حیض آٹھ یوم ہے اس کی عدت کے لیام کم از کم ۵۳ دن ہوں گے  
(سوال ۱۰۲۵) جس عورت کی عادت حیض آٹھ یوم کی ہو، اس عورت سے مطلقہ ہونے کے چالیس روز بعد نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔  
(الجواب) چالیس روز میں اس کی عدت ختم نہ ہوگی بلکہ کم از کم اس کی عدت کے ۵۳ یوم ہوتے ہیں، اور عدت میں نکاح باطل ہے قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا عقدہ النکاح حتی یبلغ الكتاب اجلہ الا یہ۔ (۲)

نابالغ شوہر کی خلوت سے بھی عدت لازم ہے۔  
(سوال ۱۰۲۶) ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کے باپ نے ایک لڑکے نابالغ سے کر دیا تھا، اب لڑکی کے شوہر نے اس کو طلاق دے دی، اب لڑکی کا نکاح دوسری جگہ ہو سکتا ہے یا نہیں، اور عدت اس صورت میں واجب ہے یا نہیں۔  
(الجواب) اگر اس کے شوہر نے نابالغ ہو کر اپنی زوجہ کو طلاق دی ہے، تو طلاق واقع ہو گئی، (۳) اور اگر شوہر کے ساتھ خلوت ہو چکی تھی اگرچہ حالت عدم بلوغ میں ہوئی ہو تو عدت لازم ہے، بعد عدت کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے وتجب العدة بخلوتہ ای الصبی وان كانت فاسدة الخ شامی۔ (۴)

شوہر بغیر خلوت فوت ہو جائے تو بیوی پر عدت وفات لازم ہے  
(سوال ۱۰۲۷) کسی آدمی نے نابالغہ عورت سے نکاح کیا، اور شوہر بغیر خلوت کے فوت ہو گیا، اس صورت میں عورت مذکورہ پر عدت ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں عورت مذکورہ پر عدت لازم ہے، اور عدت اس کی چار ماہ دس یوم ہے کما قال اللہ تعالیٰ . والذین یتوفون منکم و یذرون ازواجاً یتربصن بانفسہن اربعة اشھر وعشراً (۵) الا یہ وفي

(۱) سورة البقرہ . ظفیر . (۲) سورة البقرہ واما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدیہ الخ لم یقل بجوازہ فلم یعتقد اصلاً (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۸۲) ظفیر . (۳) نابالغ شوہر کی طلاق واقع نہیں ہوتی ولا یقع طلاق الصبی والمجنون (ہدایہ کتاب الطلاق ج ۲ ص ۳۳۷) ظفیر (۴) رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۶۶ ط . س . ج ۳ ص ۱۱۴ ۱۲ ظفیر . (۵) سورة البقرہ ظفیر .

الدر المختار والعدة للموت اربعة اشهر و عشرة الخ مطلقا وطئت او لا لو صغيرة الخ۔ (۱)

اکثر مدت حمل دو سال ہے اس کے بعد شرعاً اعتبار نہیں، عدت تین حیض ہے۔

(سوال ۱۰۲۸) ایک بیوہ کا حمل خشک ہو گیا، اگر یہ حمل پانچ چھ سال تک پیٹ میں رہے تو اس کی عدت کب تک ہوگی، کتنی مدت کے بعد میں یہ عورت نکاح کر سکتی ہے۔

(الجواب) شرعاً دو برس سے زیادہ حمل نہیں رہتا، (۲) لہذا عورت مذکورہ شرعاً حاملہ شمار نہ ہوگی بلکہ وہ ممتدة الطهر ہے، پس اگر وہ مطلقہ ہے تو عدت اس کی تین حیض سے پوری ہوگئی، جس مدت میں بھی تین حیض پورے ہوں، اور اگر وہ متوفی عنہا زوجہا ہے تو عدت اس کی دس دن چار ماہ میں پوری ہوگی۔ (۳)

مطلقہ سے بعد عدت نکاح ہو سکتا ہے

(سوال ۱۰۲۹) زید نے زوجہ کو طلاق دی، اب بکر چاہتا ہے کہ اس زوجہ کو اپنے نکاح میں لاوے، سو اس کو فی الحال نکاح میں لا سکتا ہے یا نہیں، آیا کتنا روز عدت کرنا ہوگی۔

(الجواب) عدت طلاق کی تین حیض ہیں، اور جس کو حیض نہ آتا ہو تین ماہ ہیں، پس طلاق کے وقت سے تین حیض گزرنے پر بکر اس سے نکاح کر سکتا ہے اس سے پہلے نہیں کر سکتا۔ (۴) قال الله تعالى ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب اجله الآية۔ (۵)

عدت خلع وہی ہے جو طلاق کی عدت ہے

(سوال ۱۰۳۰) عدت خلع کی کیا ہے۔ کسی عورت نے خلع کے ایک مہینہ بعد نکاح کر لیا، جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) خلع کی عدت وہی ہے جو طلاق کی یعنی تین حیض کامل اور بصورت نہ آنے حیض کے تین ماہ۔ پس خلع کے ایک مہینہ بعد جو نکاح ہوا وہ باطل ہوا، کما فی الدر المختار۔ وہی فی حق حرة تحيض لطلاق او فسخ بجميع اسبابه الخ ثلاثة حيض كوا مل الخ باب العدة (۶) وفی باب الخلع منه وحكمه ان الواقع به الخ طلاق بائن۔ (۷)

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۰ ط.س. ج ۳ ص ۱۲۰۵۱۰ ظفیر۔

(۲) واكثر مدة الحمل ستان لقول عائشه الو لدلا يبقى فی البطن اكثر من سنتين ولو بطل مغزل (هدایہ باب ثبوت النسب ج ۲ ص ۴۱۲) ظفیر۔

(۳) واذا طلق الرجل امرأته طلاقاً بانناً الخ وهي حرة ممن تحيض فعدتها ثلاثة اقراء الخ وان كانت حاملاً فعدتها ان تضع حملها الخ وعدة الحرة فی الوفاة اربعة اشهر وعشراً الخ (هدایہ باب العدة ج ۲ ص ۴۰۱ و ج ۲ ص ۴۰۲) ظفیر۔

(۴) وهي فی حق حرة الخ تحيض لطلاق الخ او فسخ بجميع اسبابه الخ ثلاثة حيض كوا مل (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵ ط.س. ج ۳ ص ۵۰۴) واما نكاح منكوحه الغير ومعتدة الخ لم يقل احد يجوز (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۵ ط.س. ج ۳ ص ۵۱۶) ظفیر۔

(۵) سورة البقرة۔ ظفیر۔

(۶) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵ ط.س. ج ۳ ص ۵۰۴ ظفیر۔

(۷) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۰ ط.س. ج ۳ ص ۱۲۰۴۴۴ ظفیر۔



## عدت طلاق نامہ لکھنے کے وقت سے شمار ہوگی

(سوال ۱۰۳۱) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو تحریری طلاق نامہ لکھا، ہندہ کو طلاق کی اطلاع اسی وقت ہو گئی تھی، لیکن تحریر طلاق ۱۶ جمادی الثانیہ کو ملی، دریافت طلب یہ امر ہے کہ مدت اس کی عدت کی کب سے شمار ہوگی اور مدت عدت کیا ہے۔

(الجواب) جس وقت زید نے طلاق نامہ تحریر کیا اسی وقت ہندہ پر طلاق واقع ہو گئی، اور عدت طلاق کی تین حیض ہیں، اگر حیض نہ آتا ہو تو تین ماہ ہیں، پس اگر وقت تحریر طلاق سے تین حیض ہندہ کے گذر چکے ہیں تو عدت ہندہ کی پوری ہو گئی، اور اگر تین حیض ابھی پورے نہ ہوئے ہوں تو ان کو پورا کر لیا جاوے، اس کے بعد نکاح ثانی کرنا ہندہ کو درست ہے۔ (۱)

## عدت وفات چار ماہ و دس دن ہیں

(سوال ۱۰۳۲) ایک عورت کا خاوند کچھ دنوں سے پردیس تھا اور وہاں اس کا انتقال ہو گیا، اس کی عورت عقد کرنا چاہتی ہے تو اس کی عدت کیا ہوگی۔

(الجواب) عدت اس کی دس دن چار ماہ ہیں، شوہر کے مرنے کے وقت سے، جب دس دن چار ماہ پورے ہو جاویں اس وقت وہ عورت حیہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ (۲)

## طلاق رجعی کی عدت

(سوال ۱۰۳۳) عدۃ طلاق رجعی چیست، آیا دریں طلاق رجوع منجانب آل زوج مزیل طلاق گردویانہ؟ و ازالہ طلاق رجعی بحد ام امور ممکن است؟

(الجواب) عدت طلاق رجعی سه حیض است قال فی الدر المختار وہی فی حق حرۃ تحيض لطلاق ولو رجعیاً او فسخ بعد الدخول حقیقۃ او حکماً ثلث حیض کو امل الخ۔ (۳) در طلاق رجعی رجوع در عدت درست است و رجعت از قول و فعل مثل وطی و مس بالشہوۃ و تقبیل و نظر الی داخل الفرج وغیرہ درست می شود و مستحب رجعت بالقول است کما قال الشامی فی باب الرجعة والمستحب ان یراجعها بالقول (۴) الخ و قال فی الدر المختار وتصح مع اکراه وهزل ولعب وخطا بنحو راجعتك الخ۔ (۵)

(۱) وہی فی حق حرۃ الخ تحيض لطلاق او فسخ بجمیع اسبابہ الخ ثلثہ حیض کو امل الخ و فی حق من لم تحض الخ ثلثہ اشہر (ایضاً باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵ ط. س. ج ۳ ص ۵۰۴) ظفیر۔

(۲) والعدة للموت اربعة اشهر الخ وعشرة الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۰ ط. س. ج ۳ ص ۵۱۰) ظفیر۔

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵ ط. س. ج ۳ ص ۵۰۴۔ ۱۲ ظفیر۔

(۴) رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۲۹ ط. س. ج ۳ ص ۳۹۸۔ ظفیر۔

(۵) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۲۸ ط. س. ج ۳ ص ۳۹۸۔ ۱۲ ظفیر۔

پانچ سال تک حمل رہنا معتبر نہیں ہے

(سوال ۱۰۳۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دیں اور اس عورت کو پانچ سال سے حمل ہے اور وہ شخص اس مطلقہ کی برادر زادی سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے یا بلا شہر ہے؟ اور اس کی بیعتی سے کس وقت نکاح جائز ہے؟

(الجواب) چار پانچ سال تک حمل کا قائم رہنا عند الحنفیہ معتبر نہیں ہے کیوں کہ عند الحنفیہ اکثر مدت حمل کی دو ہے، (۱) پس اس کو حاملہ نہیں کہہ سکتے لیکن عدت اس کی بلا شہر نہیں ہے بلکہ تین حیض ہیں، البتہ اگر وہ عورت سن لیاں یعنی پچاس سال یا پچپن سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اس وقت اس کی عدت بلا شہر ہوگی، پس جب کہ وہ عورت سن لیاں کو نہیں پہنچی تو تین حیض پورے ہونے کے بعد اس کی عدت ختم ہوگی، (۲) اور جب تک تین حیض پورے نہ ہوں گے اس وقت تک اس کی برادر زادی سے نکاح درست نہیں ہے۔ (۳)

بیوہ عدت میں کہیں جاسکتی ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۳۵) متوفی عنہا زوجہ یعنی بیوہ کو عدت کے اندر اپنے بھائی یا والدین کے یہاں کسی شادی وغیرہ میں شرکت کی یا رات کے کچھ حصہ کو جانا اور پھر رات کو اپنے گھر واپس آ جانا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) متوفی عنہا زوجہ کو عدت کے اندر جو فقہاء نے دن کو یا رات کے کچھ حصہ میں باہر جانے کی اجازت دی ہے اس کی وجہ سے نفقہ کی ضرورت ہے، اگر یہ ضرورت نہ ہو تو پھر وہ مثل مطلقہ کے ہے کہ عدت میں نکلتا اور کہیں جانا اس کو درست نہیں ہے، چنانچہ در مختار میں ہے حتیٰ لو کان عندها کفایتها صارت کالمطلقة فلا یحل لها الخروج (فتح) (۴) اور ایسا ہی شامی میں فتح القدیر سے منقول ہے۔ پس متوفی عنہا زوجہ کو عدت میں بھائی یا والدین کے گھر شادی وغیرہ میں دن کو بھی (یعنی مطلقاً دن یا رات میں) جانا درست نہیں ہے۔

نامرد کی بیوی پر بھی عدت ہے اگر خلوت ہو چکی ہے

(سوال ۱۰۳۶) زید نابالغ کی شادی اس کے والدین نے کر دی، جب زید کی عمر پچیس سال کی ہوئی تو اس کی زوجہ سے معلوم ہوا کہ وہ بالکل نامرد ہے، عورت پر قادر نہیں ہو سکتا، اور ڈاکٹر نے زید سے یہ کہہ دیا کہ تم اچھے نہیں ہو سکتے، زید نے اپنی منکوحہ کو طلاق دے دی تو زید کی زوجہ پر طلاق کی عدت ہے یا نہیں۔

(الجواب) ظاہر یہ ہے کہ زید کی خلوة تو اپنی زوجہ سے ضرور ہوئی ہوگی۔ اگرچہ صحبت نہیں ہوئی، پس اگر خلوت ہو چکی ہے تو اس کی عورت پر بعد طلاق کے عدت واجب ہے، تین حیض عدت کے ہیں، بعد عدت کے دوسرے

(۱) اکثر مدۃ الحمل سنتان و اقلها ستۃ اشهر (الدر المختار علی هامش رد المختار فصل فی ثبوت النسب ج ۲ ص ۸۵۷ ط. س. ج ۳ ص ۵۴۰) ظفیر

(۲) تحيض لطلاق ولو رجعا الخ ثلث حیض کوا مل (ایضاً باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵ ط. س. ج ۳ ص ۵۰۴، ۵۰۵) ظفیر

(۳) وحرم الجمع بین المحارم نکاحا ای عقداً صحیحاً و عدة ولو من طلاق بائن (ایضاً باب المحرمات ج ۲ ص ۳۹۰ ط. س. ج ۳ ص ۳۸) ظفیر

(۴) الدر المختار علی هامش رد المختار فصل فی الحداد ج ۲ ص ۸۵۴ ط. س. ج ۳ ص ۱۲۰۳۶ ظفیر



شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔ (۱)

کافرہ سے عدت کے بعد نکاح ہو سکتا ہے

(سوال ۱۰۳۷) زید مسلم کا ہندہ کافرہ سے عرصہ سے ناجائز تعلق تھا، اب ہندہ مسلمان ہو گئی ہے اور فوراً ہی زید مسلم مذکور کے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہے، آیا اس کو عدت کی ضرورت ہے یا نہیں۔

(الجواب) مسلمان ہونے کے بعد تین حیض کے بعد نکاح کر سکتی ہے اس سے پہلے نہیں کر سکتی، اگر وہ عورت حالت کفر میں کسی کے نکاح میں ہو۔ ولو اسلم احدهما ثمه الخ لم تبين حتى تحيض ثلثا الخ۔ (۲)

عدت کی تکمیل سے پہلے انتقال مکانی جائز ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۳۸) ایک شخص کی وفات بھوپال میں ہوئی، تو ان کی زوجہ کو قبل پورا کرنے عدت کے یہاں لا سکتے ہیں یا نہیں۔

(الجواب) اگر وہاں عدت پوری کرنے تک رہنے میں کسی قسم کا خوف اور بے اطمینانی نہیں ہے اور سب ضروریات وہاں پوری ہو سکتی ہیں تو اسی جگہ عدت پوری کرنی چاہئے یہاں آنا درست نہیں ہے، اور اگر وہاں باطمینان نہیں رہ سکتی، اور ضروریات پوری نہیں ہو سکیں تو اپنے وطن کو آ سکتی ہے، در مختار میں ہے او كانت في مصر او قرية تصلح للاقامة تعتد ثمة (در مختار) قوله تصلح للاقامة بان تامن فيها على نفسها وما لها وتجد ما تحتاجه الخ شامی (۳) (ترجمہ و حاصل مطلب) یا ہو عورت بوقت موت شوہر کے مثلاً کسی شہر یا قریہ میں جو اقامت کی صلاحیت رکھتا ہے اس طرح کہ عورت وہاں مامون ہے، جان و مال کا کچھ اندیشہ نہیں ہے اور ضروریات مل سکتی ہیں تو وہ اسی شہر یا قریہ میں جس میں شوہر کی وفات ہوئی ہے عدت پوری کرے۔

عدت وفات کے بعد بیوہ کی شادی درست ہے

(سوال ۱۰۳۹) ایک عورت کا شوہر مر گیا، اس عورت نے چار ماہ دس دن بعد دوسرے شخص سے نکاح کر لیا، یہ نکاح صحیح ہو یا نہیں۔

(الجواب) یہ نکاح جو موت شوہر اول سے چار ماہ دس دن بعد میں ہوا صحیح ہوا، کیونکہ عدت متوقفی عنما زوجہا کی دس دن چار ماہ ہے، اس کے بعد نکاح ثانی درست ہے قال اللہ تعالیٰ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً

یتربصن بانفسن اربعة اشهر و عشراً (۴)

(۱) والخلوة بلا مرض احدهما الخ كالوطء ولو مجبوراً او عیناً او خصياً ونجب العدة فیها ای تجب العدة علی المطلقة بعد الخلوة احتیاطاً (المحرر الرائق باب المهر ج ۳ ص ۱۵۵ ط. س. ج ۳ ص ۱۵۱) ظفیر.

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۶ و ج ۲ ص ۵۳۷ ط. س. ج ۳ ص ۱۹۳ ظفیر.

(۳) رد المحتار فصل فی الحداد ج ۲ ص ۸۵۶ ط. س. ج ۳ ص ۵۳۹ ۱۲ ظفیر.

(۴) سورة البقرہ ۳۰ ظفیر.

مطلقہ بعد عدت کے نکاح کر سکتی ہے

(سوال ۱۰۴۰) ایک شخص نے اپنی عورت کو تین طلاق دے دی تو وہ عورت بلا عدت کے دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں، کیونکہ وہ موطوءہ نہیں ہے۔

(الجواب) جس عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاق دے دی ہیں، وہ بعد عدت کے دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے، اور اگر خلوت و صحبت کچھ نہ ہوئی تھی تو عدت لازم نہیں، طلاق کے بعد فوراً نکاح دوسرا کر سکتی ہے۔ (۱)

جہاں شوہر انتقال کرے وہیں عدت گزارنا چاہئے

(سوال ۱۰۴۱) زید نے انتقال کیا، زوجہ زید عدت میں ہے، اور زید کے سوائے کوئی دوسرا گمراہ کار نہیں، کیا ایسی صورت میں بیوہ کو بزمانہ عدت دوسری شہر یا قصبہ یا گاؤں میں جہاں اس کی ضروریات کی پوری نگہداشت ہو سکتی ہے منتقل کر سکتے ہیں۔

(الجواب) درمختار میں ہے وتعتدان ای معتدة طلاق وموت فی بیت وجہت فیہ ولا یتخرجان منہ الا ان تخرج او یتھدم المنزل الخ (۲) اس کا حاصل یہ ہے کہ عورت کو عدت اس مکان میں پوری کرنی چاہئے جس میں عدت واجب ہوئی ہے، یعنی جس مکان میں وہ بوقت موت شوہر مثلاً موجود تھی اور رہتی تھی، مگر یہ کہ وہ مکان کسی دوسرے کا ہو، اور وہ اس کو وہاں نہ رہنے دے یا وہ مکان منہدم ہو جاوے یا خوف انہدام ہو الخ۔ الغرض محال موجودہ اس عورت کو اسی مکان میں عدت گزارنا چاہئے اور اس کی ضروریات کا سامان وہیں کر دینا چاہئے۔

شادی شدہ کافر عورت مسلمان ہونے کے بعد دوسرے مسلمان سے عدت کے بعد شادی کرے گی

(سوال ۱۰۴۲) ایک ہندو عورت مسلمان شدہ کا شوہر اگر اسلام قبول نہ کرے تو وہ کسی دوسرے مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اور اس کے لئے عدت کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) قال فی الدر المختار ولو اسلمہ احدھا ثمہ ای فی دار الحرب الخ لم تبین حتی تحيض ثلاثا الخ۔ (۳) اس عبارت سے معلوم ہوا کہ پہلے گذر نے تین حیض کے وہ عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی اور جس کو حیض نہ آتا ہو اس کے لئے تین ماہ قائم مقام تین حیض کے ہیں۔

عدت وفات ہر حال میں ضروری ہے خواہ شوہر بیوی دونوں نابالغ ہوں یا ایک

(سوال ۱۰۴۳) شوہر نابالغ ہے اور زوجہ بھی نابالغہ ہے، یا شوہر بالغ ہے اور زوجہ نابالغہ ہے، ان دونوں صورتوں میں اگر شوہر مر جائے تو عدت لازم آوے گی یا نہیں۔

(۱) اربع من النساء لاعدة علیہن المطلقة قبل الدخول الخ (عالمگیری کتاب الطلاق الباب الثالث عشر فی العدة ج ۱ ص ۴۷۱ ط. س. ج ۳ ص ۵۲۶) ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة فصل فی الحداد ج ۲ ص ۸۵۴ ط. س. ج ۳ ص ۵۳۶ ۱۲ ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۲۷ ط. س. ج ۳ ص ۱۹۳ ۱۲ ظفیر



(الجواب) موت کی عدت بہر حال دس دن چار ماہ ہیں خواہ شوہر اور زن میں سے کوئی بالغ ہو یا نہ ہو۔ (۱)

ایام عدت طلاق دینے کے وقت سے شمار ہوتا ہے

(سوال ۱۰۴۴) ایک شخص اپنی بیوی کو تیسوں دفعہ یہ کہا کہ میں اس کو طلاق دے چکا ہوں اور چھوڑ چکا ہوں یہ کہہ کر ہمیشہ پر واپس چلا جاتا تھا، اب وہ پردیس سے آیا تو اس کو سب آدمیوں نے کہا کہ طلاق نامہ لکھوا لیا ہے تو میرا نکاح اس عورت کے ساتھ اس وقت ہو سکتا ہے یا نہیں، تحریر طلاق نامہ سے عدت شمار ہوگی یا کب سے۔

(الجواب) جس وقت شوہر نے یہ کہا تھا کہ میں اس عورت کو طلاق دے چکا ہوں، اسی وقت طلاق واقع ہو گئی اور اسی وقت سے عدت شروع ہو گئی۔ اگر وقت طلاق دینے سے تین حیض آچکے ہیں تو اب نکاح اس سے آپ کا ہو سکتا ہے فی الحال نکاح کر لیا جاوے، تحریر طلاق نامہ کے بعد پھر عدت کی ضرورت اس صورت میں نہ ہوگی۔ (۲)

خلوت سے پہلے طلاق ہوئی ہے تو اس پر عدت نہیں ہے

(سوال ۱۰۴۵) زید بالغ کا نکاح ہندہ نابالغہ سے ہوا موافق قاعدہ ولایت کے، پھر جب عرصہ کے بعد زید نے ہندہ کو طلاق مغلطہ دی، اور ابھی تک لڑکی اپنے ماں باپ ولی کے یہاں ہے، شوہر کے مکان پر کبھی نہیں گئی، بوقت طلاق وہ لڑکی نابالغہ تھی، طلاق سے ایک ماہ بعد وہ لڑکی بالغ ہوئی، ایسی صورت میں لڑکی پر عدت لازم ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر طلاق قبل دخول و قبل خلوة ہوئی ہے تو عدت لازم نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ ثم طلتموهن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیہن من عدة تعتدونها الا یہ۔ (۳)

ٹیلیگرام سے اگر موت کی خبر آئے تو قابل اعتبار ہے اور عدت موت کے دن سے شمار ہوگی

(سوال ۱۰۴۶) ٹیلی گراف یا تاریخ خط سے ایک شخص کے مرنے کی خبر آنے پر اس کا اعتبار کیا جاسکتا ہے اور اس کی عورت اس تاریخ سے عدت میں بیٹھے یا کیا کرے۔ اس روز سے ایام عدت گذر جانے پر وہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) طلاق و موت وغیرہ میں اعتبار اس خبر کا کر سکتے ہیں، اور اس وقت سے عورت کی عدت شروع ہو جاوے گی، (۴) اگر پھر یہ خبر تحقیق ہو گئی اور سچی نکلی تو عدت معتبر ہوئی ورنہ عدت غیر معتبر رہے گی اور نکاح ثابت رہے گا، اور جب کہ کوئی خبر خلاف اس خبر سابق کے نہ آوے اور عدت گذر جاوے تو نکاح ثانی عورت کو کرنا درست اور صحیح ہے۔

(۱) والعدۃ للموت اربعة اشهر الخ وعشر الخ مطلقا وطئت اولاً، ولو صغيرة او كناية الخ (الدر المختار علی هامش رد المختار باب العدة مطلب فی عدة الموت ج ۲ ص ۸۳۰ ط. س. ج ۳ ص ۵۱۰) ظفیر.

(۲) ہی (ای العدة) انتظار مدة معلومة يلزم بعد زوال النكاح (عالمگیری مصری الباب الثالث عشر فی العدة ج ۱ ص ۴۷۱ طبع ماجدیة ج ۱ ص ۵۲۶) ظفیر. (۳) سورة الاحزاب ۶. ظفیر.

(۴) ہی (ای العدة) انتظار مدة معلومة يلزم بعد زوال النكاح (عالمگیری مصری الباب الثالث عشر فی العدة ج ۱ ص ۴۷۱ ط. م. ج ۳ ص ۵۲۶) ظفیر.

عدت وفات میں لڑکی باپ کے گھر آسکتی ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۴۷) (۱) ایک شخص کا انتقال جو خورجہ کار بننے والا ہے لکھنؤ میں ہوا، متوفی کا بھائی اس کی بیوہ کو اور والدہ کو بمقام سدولی جو لکھنؤ کے قریب ہے وہاں پر وہ تحصیل دار ہیں لے گئے۔ اب بیوہ مذکورہ اپنے والدین کے یہاں دوران عدت میں آسکتی ہے یا نہیں۔

(۲) اگر مرحوم کے بھائی کا اس مقام سے تبادلہ ہو جائے تو اس حالت میں اپنے باپ کے گھر آکر عدت پوری کر سکتی ہے یا نہیں۔

(۳) زوجہ مرحوم کو زمانہ عدت کہاں پر پورا کرنا چاہئے۔

(۴) اگر عورت باپ کے گھر ہو اور شوہر کا انتقال ہو جائے تو عدت کہاں پوری کرنی چاہئے۔

(الجواب) (۱) اب وہ بیوہ اپنے باپ کے گھر زمانہ عدت میں نہیں آسکتی عدت وہاں پوری کر کے آوے کما فی

الشامی و حکم ما انتقلت الیہ حکم المسکن الا صلی فلا یخرج منه الخ ج ۲ ص ۶۲۱ (۱)

(۲) اس حالت میں اگر وہاں عدت پورا کرنے کا انتظام ہو سکے تب تو وہاں عدت پوری کرائی جائے، مثلاً اس کے پاس کسی کو چھوڑا جاوے، اور اگر مجبوری ہو تو پھر جو جگہ قریب تر ہو وہاں لے جاوے۔ (۲)

(۳) اصل یہ ہے کہ جس جگہ عورت وقت موت شوہر موجود ہو وہاں عدت پوری کرے، مجبوری کو دوسری جگہ جاسکتی ہے، پھر وہاں سے کہیں نہ جاوے، غرض یہ ہے کہ عدت میں حتیٰ الوسع سفر سے (۲) بچے۔

(۴) اس حالت میں باپ کے گھر ہی عدت پوری کرے، درمختار میں ہے۔ وتعتد ان ای معتدة طلاق و موت فی بیت و جبت فیہ ولا یتخر جان منه الا ان تخرج او یتهدم المنزل الخ و فی الشامی قوله فی بیت و جبت فیہ هو ما یضاف الیہما بالسکنی قبول الفرقة ولو غیر بیت الزوج الخ (۲) شامی ص ۶۲۱

عدت طلاق کے وقت سے شمار ہوگی

(سوال ۱۰۴۸) (۱) زید نے بذریعہ خطوط اپنی بیوی کو تین طلاق دیں، تین سال بعد زید کا خسر زید کے پاس گیا اور کہا کہ میری لڑکی کے ساتھ تمہارا کیا ارادہ ہے، زید نے دو گواہوں کے روبرو بیان کیا کہ میں پہلے خطوط میں بھی اپنی بیوی کو طلاق دے چکا ہوں اور اب بھی طلاق مکرر نہ کر دیتا ہوں۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق اگر واقع ہو گئی ہے تو عدت خطوط کے وقت سے شروع ہوگی یا گواہوں کی گواہی کے وقت سے۔

(الجواب) زید کے خط اور گواہوں کے بیانات سے زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہونا ثابت ہوتا ہے، پس زید کی زوجہ مطلقہ ثلاثہ ہو گئی اور عدت وقت تحریر خط سے شروع ہو گئی کما فی الدر المختار و مبداء المدة بعد الطلاق و بعد الموت علی الفور و تنقضى العدة وان جهلت المرأة بها ای بالطلاق والموت لاتبها

(۱) رد المختار باب العدة ج ۲ ص ۸۵۴ ط س ج ۳ ص ۵۳۷ ۱۲ ظفیر۔

(۲) (۳، ۲) وتعتد ان ای معتدة طلاق و موت فی بیت و جبت فیہ ولا یتخر جان منه الا ان تخرج او یتهدم المنزل او تخاف انهدامه او تلف مالها او لا تجد کراء البیت ونحو ذلك من الضرورات فتخرج لا قرب موضع الیہ الخ (الدر المختار علی هامش رد المختار باب العدة فصل فی الحداد ج ۲ ص ۸۵۴ ط س ج ۳ ص ۵۳۶) ظفیر۔

(۴) رد المختار باب العدة فصل فی الحداد ج ۲ ص ۸۵۴ ط س ج ۳ ص ۵۳۶ ۱۲ ظفیر۔



اجل فلا يشترط العلم بمضيته سواء اعترف بالطلاق او انكر الخ (۱) ای بعد ان اقيمت عليه البينة رد المختار فکما كتب هذا يقع الطلاق وتلزمها العدة من وقت الكتابة الخ (۲) ج ۲ ص ۴۲۸.

ایک عورت سے دو مرد شادی کا دعویٰ کریں اور تاریخ نہ بتائیں تو دونوں فسخ سمجھے جائیں گے (سوال ۱۰۴۹) زید و عمر دونوں اس بات کے مدعی ہیں کہ ہندہ ہماری منکوحہ ہے، اور ہندہ ہر دو کے ساتھ حسب زعم خود بطور نکاح صحیح آباد بھی رہی ہے بعد ازاں ہر دو نے محکمہ شریعت میں دعویٰ کیا اور ہر ایک نے ثبوت بھی پیش کیا، قاضی نے ہر دو نکاح ناجائز قرار دے کر عورت کو علیحدہ کر دیا، اب یہ عورت نکاح ثانی کے واسطے خواہ ان میں سے کسی کے ہمراہ کرے حسب قواعد شرعیہ تو عدت گزار کرے گی یا نہیں۔

(الجواب) قال فی الدر المختار فان برهنا فی دعویٰ نکاح سقطا لتعذر الجمع الی ان قال هذا اذا لم یورخا۔ (۳) پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں جب کہ کسی نے ان دونوں مدعیوں میں سے تاریخ بیان نہیں کی تو دونوں کا دعویٰ ساقط ہے اور ان میں سے کسی کا بھی نکاح ثلاث نہ ہوا، لہذا نکاح ثانی کے لئے عورت کو عدت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مرتدہ اسلام لانے کے بعد عدت گزار کر نکاح کرے گی

(سوال ۱۰۵۰) اگر کوئی عورت مرتدہ ہو جائے تو اس کا نکاح باطل ہو جاتا ہے یا نہیں، اگر مرتدہ ہو جانے کے بعد نکاح باطل ہو جاتا ہے تو پھر مسلمان ہو کر دوسرے شخص سے بلا انقضاء عدت نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے وارتداد احد هما فسخ عاجل بلا قضا (۴) الخ وفيه ايضاً فی باب العدة وهي فی حق حرة تحيض لطلاق الخ او فسخ بجميع اسبابه بعد الدخول حقيقة او حكماً الخ ثلثة حيض كواهل الخ۔ (۵) پس معلوم ہوا کہ مرتدہ کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور بعد اسلام لانے کے وہ فوراً دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکتی بلکہ عدت اس پر لازم ہے اگر وہ مدخولہ ہے۔ پس بلا انقضاء عدت دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکتی، اور اگر یہ معلوم ہو کہ عورت نے یہ حیلہ شوہر اول سے علیحدگی کا کیا ہے اور شوہر اول اس کو رکھنا چاہتا ہے تو فقہاء نے اس پر فتویٰ دیا ہے کہ اس عورت کو مجبور علی الاسلام کر کے شوہر اول سے اس کا نکاح بحیر کر دیا جائے و تجبر علی الاسلام و علی تجديد النکاح زجرأ لها الخ قال فی الشامی فی شرح قوله و علی تجديد النکاح ولا يخفى ان محله اذا طلب الزوج ذلك الخ۔ (۶)

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۹ ط. س. ج ۳ ص ۵۲۰. ۱۲ ظفیر

(۲) رد المختار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالكتابة ج ۲ ص ۵۸۹ ط. س. ج ۳ ص ۲۴۶. ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المختار باب دعوی الرجلین ج ۴ ص ۶۰۴ و ج ۴ ص ۶۰۵ ط. س. ج ۳ ص ۵۷۱. ظفیر

(۴) الدر المختار علی هامش رد المختار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط. س. ج ۳ ص ۱۹۳. ۱۲ ظفیر

(۵) ایضاً باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵ و ج ۲ ص ۸۲۶ ط. س. ج ۳ ص ۵۰۴. ۱۲ ظفیر

(۶) رد المختار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۴۰ ط. س. ج ۳ ص ۱۹۳. ۱۲ ظفیر

زمانہ عدت میں زنا سے حمل ہو جائے تو اسکی عدت وضع حمل ہے

(سوال ۱۰۵۱) ہندہ اپنے شوہر خالد کے انتقال سے دوسرے روز عباس کے مکان میں آئی اور دونوں میں ناجائز تعلق ہے، جب عدت کا زمانہ بھی زنا کاری میں گذرا تو لوگوں کے کہنے پر عباس ہندہ کے ساتھ نکاح پڑھانے پر مستعد ہوا، ان صورتوں میں نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں، اگر ہندہ حاملہ ہو گئی ہو تو کتنے عرصہ کے بعد نکاح ہو سکے گا۔ (الجواب) اس صورت میں عباس کا نکاح ہندہ سے بعد پوری ہونے عدت وفات یعنی دس دن چار ماہ کے وقت موت شوہر سے صحیح اور درست ہے و اعلم ان للمعتمة لو حملت فی عدتها ذکرہ البکر خی ان عدتها وضع الحمل ولم يفصل والذي ذكره محمد ان هذا فی عدة الطلاق اما فی عدة الوفاة فلا تتغير بالحمل وهو الصحيح کذا فی البدائع الخ۔ (۱)

خلوت صحیحہ سے پہلے شوہر مر جائے تو اس پر عدت وفات ضروری ہے

(سوال ۱۰۵۲) ایک لڑکی بالغہ کا نکاح ہوا، مگر قبل خلوت صحیحہ اس کے شوہر کا انتقال ہو گیا، ایسی حالت میں اس کے لئے عدت دس روز چار مہینہ واجب ہے یا نہیں، اگر اس نے قبل دس دن چار ماہ کے نکاح ثانی کر لیا تو نکاح جائز ہو لیا نہیں۔

(الجواب) عدت وفات کی دس دن چار ماہ اس پر لازم ہے، اور عدت کے گزرنے سے پہلے جو نکاح اس لڑکی بیوہ کا کیا گیا وہ صحیح نہیں ہوا۔

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے

(سوال ۱۰۵۳) ہندہ کو حمل ہو کر اس کے پیٹ میں بچہ خشک ہو گیا، حمل کے بعد پورا ایک سال جب گذرا تو اس کا شوہر بھر فوت ہو گیا، اب اس کے شوہر کی فوتیدگی کو ایک سال تین ماہ کا عرصہ اور حمل ہوئے دو سال تین ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے، اب تک وضع حمل کی صورت نہیں ہوئی، ہندہ دوسری جگہ نکاح کرنا چاہتی ہے، شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) شرعی حکم اس بارے میں یہ ہے کہ متوفی عنہا زوجہ اگر بوقت وفات شوہر حاملہ ہو، اگر بعد موت شوہر دو برس سے کم میں بچہ پیدا ہو جائے تو اس بچہ کا نسب اسی شوہر متوفی سے ثابت ہوتا ہے جیسا کہ در مختار میں ہے و یثبت نسب ولد معتدة الموت لا قبل منهما من وقتہ ای من سنتین من وقت الموت الخ (۳) اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے کما فی الدر المختار و فی حق الحامل مطلقاً الخ وضع جميع حملها الخ (۴) پس قبل وضع حمل ہندہ دوسری جگہ نکاح نہیں کر سکتی ہے۔

(۱) دیکھو رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱ ط. س. ج ۳ ص ۵۱۲. ظفیر.

(۲) والعدة للموت اربعة اشهر الخ وعشر الخ وطئت اولاً ولو صغيرة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة مطلب فی عدة الموت ج ۲ ص ۸۳۰ ط. س. ج ۳ ص ۵۱۲) ظفیر. (۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب ثبوت النسب ج ۲ ص ۸۶۰ ط. س. ج ۳ ص ۵۴۲. ظفیر.

(۴) ایضاً باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱. ظفیر. ط. س. ج ۳ ص ۵۱۰.



اگر تین ماہ نو دن میں تین حیض آچکے ہیں تو عدت ختم ہو گئی اور نکاح جائز ہے  
(سوال ۱۰۵۴) تین ماہ نو یوم کے بعد جو نکاح ہوا ہو، وہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) مطلقہ کی عدت تین حیض ہیں یعنی جس کو حیض آتا ہو، اس کے لئے عدت یہ ہے کہ طلاق کے بعد تین حیض پورے ہو جاویں، اس کے بعد نکاح ثانی کر سکتی ہے اور جس کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین ماہ ہیں، پس اگر عورت مذکورہ کو حیض آتا ہے تو دیکھنا چاہئے کہ اس عرصہ مذکورہ میں اس کو تین حیض ہو چکے ہیں یا نہیں، اگر تین حیض ہو چکی تھیں اس کے بعد نکاح ہوا تو نکاح صحیح، اور اگر تین حیض پورے نہ ہوئے تھے تو نکاح ثانی صحیح نہیں ہوا ہے۔

گو اس کا شوہر بہت دن سے علیحدہ ہو لیکن خلوت صحیح کے بعد عدت لازم ہے  
(سوال ۱۰۵۵) ایک شخص نے اپنی بیوی سے تین سال علیحدہ رہ کر طلاق دی، عدت پوری ہونے سے پہلے دوسرے مرد سے نکاح کیا، مذہب حنفی کے موافق صورت مرقومہ میں نکاح درست ہے یا نہیں، بر تقدیر ثانی تجدید نکاح و توبہ واجب ہے یا نہیں۔

(الجواب) عورت اگر مدخولہ ہے یا خلوت صحیح ہو چکی ہے تو عدت لازم ہے اور عدت کے اندر جو نکاح ہوا وہ باطل ہے، عدت کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے اور جو گناہ ہوا، اس سے توبہ کرے۔

### حاملہ کی عدت وضع حمل ہے

(سوال ۱۰۵۶) امرأة طلقها زوجها في مرض موته ثلاثاً وهي حامل والحمل في بطنها منذ خمسة اعوام فما عدتها وضع الحمل ولا يعلم وضع الحمل متى يكون فهل يلزمها العدة بالا شهر ام بوضع الحمل۔

(الجواب) عدتها وضع الحمل لقوله تعالى واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن (۱) وفي الدر المختار وفي حق الحامل مطلقاً الخ وضع جميع حملها (۲) وفي البحر عن الخانيه المتوفى عنها زوجها اذا ولدت لاكثر من سنتين من الموت حكم بانقضاء عدتها قبل الولادة بستة اشهر وزيادۃ فتجعل كأنها تزوجت باخر بعد انقضاء العدة وحملت منه الخ شامی۔ (۳)

### غیر مدخولہ پر عدت نہیں ہے

(سوال ۱۰۵۷) ما قولكم في طلاق امرأة غير مدخولة بها هل عليها العدة ام لا وان تزوجت بزوجه الا ول المطلق هل يجوز لها التزوج به ان طلق الزوج الا ول طلاقاً واحداً او ثلاثة متفرقات ام لا . بينوا تزوجوا۔

(۱) سورة الطلاق ۱ . ظفیر . (۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱ . ط . س . ج ۳ ص ۵۱۲ . ظفیر . (۳) رد المختار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱ . ط . س . ج ۳ ص ۵۱۲ . ظفیر .

(الجواب) اقول وبہ نستعین عورت غیر مدخولہ جس سے اس کے شوہر نے نہ وطی کی ہو نہ خلوت صحیحہ اس کو اگر طلاق دی جائے تو عدت اس پر لازم نہیں ہے لقولہ تعالیٰ فما لکم علیہن من عدۃ تعتدونہا الا یہ (۱) اور غیر مدخولہ کو اگر تین طلاق متفرقہ دی جاویں تو وہ پہلی طلاق سے بائنہ ہو جاتی ہے، دوسری اور تیسری طلاق اس پر واقع نہیں ہوتی، (۲) لہذا زوج اول کو بلا حلالہ کے نکاح کرنا اس سے صحیح ہے ہکذا فی عامۃ کتب الفقہ۔

نکاح باطل و فاسد میں فرق نہیں اس میں جو وطی ہوئی وہ حلالہ نہیں

(سوال ۱۰۵۸) ایک عورت نے زید سے نکاح کیا اور زید نے اس کو طلاق مغلطہ دی، اس عورت نے قبل انقضائے عدت عمر سے نکاح کر لیا، کچھ عرصہ بعد عمر نے بھی اس کو طلاق دے دی، اب اس عورت نے زوج اول زید سے نکاح کیا (ب) اس عورت کا زید سے نکاح کرنا حالت عدت میں یہ نکاح فاسد ہے یا باطل (ج) اس نکاح سے جو حالت عدت میں واقع ہوا، جو وطی ہوئی وہ حلالہ کے لئے کافی ہے یا نہیں، اور نکاح کرنا دوبارہ زوج اول کے لئے صحیح ہے یا نہیں۔

(الجواب) عدت گذرنے سے پہلے جو نکاح اس مطلقہ نے عمر سے کیا وہ فاسد اور باطل ہے، اور نکاح فاسد و باطل میں بقول محققین کچھ فرق نہیں ہے بخلاف بیع کے۔ شامی میں ہے فیہ ان لا فرق بین الفاسد والباطل فی النکاح بخلاف البیع الخ (۳) اور نکاح فاسد کے ساتھ وطی ہونا حلالہ کے لئے کافی نہیں ہے، درمختار میں ہے حتیٰ یطأھا غیرہ الخ بنکاح نافذ خرج الفاسد والموقوف الخ۔ (۴) پس حلالہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ عورت بعد گذرنے عدت طلاق کے دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ بعد وطی کے طلاق دے دے پھر اس کی عدت بھی گذر جاوے اس وقت شوہر اول سے نکاح درست ہو گا کما فی الدر المختار لا ینکح مطلقۃ بہا ای بالثلث حتیٰ یطأھا غیرہ بنکاح نافذ و تمضی عدتھا ای الثانی الخ۔ (۵)

خلع والی عورت سے بلا انقضائے عدت نکاح درست نہیں

(سوال ۱۰۵۹) ایک مرد نے عورت مطلقہ مختارہ سے بعد وقوع طلاق کے چوتھے روز نکاح کیا ہے اور کہنا ہے کہ عدت ضروری نہیں، آیا نکاح صحیح ہے یا نہیں اور شخص مذکور کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) عدت کے اندر نکاح باطل ہے قال اللہ تعالیٰ والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلثۃ قروء (۶) الا یہ والخلع طلاق کما فی الدر المختار وحکمہ ان الواقع بہ ولو بلا مال وبا لطلاق علی مال طلاق بائن الخ (۷) اور انکار کرنا شخص مذکور کا عدت کا ضروری ہونے سے صریح مقابلہ ہے نص قرآنی کا، پس قول اس کا باطل

(۱) سورۃ الاحزاب ۶۔ ظفیر (۲) قال لزوجۃ غیر المدخول بہا انت طالق ثلاثا وقع الخ وان فرق بابت بالا ولی لا الی عدۃ ولذا لم تقع الثانیۃ الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ج ۲ ص ۶۲۴ و ج ۲ ص ۶۲۶ ط.س. ج ۳ ص ۲۸۴) ظفیر (۳) رد المحتار باب العدۃ مطلب فی النکاح الفاسد والباطل ج ۲ ص ۸۳۵ ط.س. ج ۳ ص ۵۱۶ ظفیر (۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۹ ط.س. ج ۳ ص ۵۱۰ ظفیر (۵) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۹ ط.س. ج ۳ ص ۵۱۰ ظفیر (۶) سورۃ البقرہ ۲۸۔ ظفیر (۷) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۰ ط.س. ج ۳ ص ۴۴۴ ظفیر



ہے اور شخص مذکور فاسق ہے اور واجب التعزیر ہے۔

جس کا شوہر وفات پا جائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے

(سوال ۱۰۶۰) زیدہ صغیرہ کا شوہر فوت ہو یا تو اس کی عدت چار مہینہ دس یوم ہوگی یا کم و بیش۔

(الجواب) پورے چار مہینہ دس دن اس کی عدت ہوگی، اس مدت کے پوری ہونے سے پہلے نکاح اس پر کاجائز نہیں ہے۔ (۱)

عدت میں نکاح جائز نہیں اور اس کے ساتھ خلوت بھی جائز نہیں

(سوال ۱۰۶۱) ایک عورت کا خاوند مر گیا بعد مرنے خاوند کے دو ماہ بعد ایک شخص نے اس عورت کو چوریاں پہنا کر بغرض نکاح اپنے گھر میں رکھ لیا ہے، روز و شب اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھاتا ہے، جائز ہے یا نہ اور شب کو ایک ہی گھر میں رہتے ہیں۔

(الجواب) عدت میں نکاح باطل ہے قال اللہ تعالیٰ 'ولا تعزموا عقد النکاح حتی یبلغ الكتاب اجله' (۲) اور بے نکاح کے اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں رہنا حرام ہے خواہ کھانا اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھاوے یا نہ کھاوے، الغرض کھانے میں دراصل کچھ حرج نہیں ہے، حرج اس میں ہے کہ تنہا اس کے ساتھ رہے، اور ایسی باتیں کرے جس میں تہمت ہو۔ (۳)

آبرو کا خوف ہو تو عدت دوسری جگہ گزار سکتی ہے

(سوال ۱۰۶۲) زید سنی ایک گاؤں میں رہتا تھا، جس کے اکثر باشندے رافضی ہیں اور وہ اس سے مذہبی اور قسم قسم کے تکرار رکھتے تھے، دفعۃً ایک دوا کے حیلہ سے کوئی چیز اس کو کھلا دی۔ تین چار گھنٹہ میں اس کا انتقال ہو گیا، اگر زید کی زوجہ اس گاؤں میں عدت کرے تو اس کی آبرو کا اندیشہ ہے اور مال کے تلف ہو جانے کا خوف ہے، تو یہ عدت میں آکر عدت کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) ایسی حالت میں والدین کے گھر آکر عدت پوری کرنا درست ہے۔ (۴) فقط۔

(۱) والعدۃ للموت اربعۃ اشهر بالاہلۃ وعشر من الايام بشرط بقاء النکاح صحیحا الى الموت مطلقا و طلت او لا ولو صغیرۃ او کتابة تحت مسلم ولو عدا (الدر المختار علی هامش رد المختار باب العدۃ ج ۲ ص ۸۳۰ ط.س.ج ۳ ص ۵۱۰) ظفیر۔

(۲) سورۃ البقرہ ۳۰۔ ظفیر۔

(۳) وهو الظاهر لحرمة الخلوة بالاہلیۃ (رد المختار باب العدۃ ج ۲ ص ۸۵۵ ط.س.ج ۳ ص ۵۳۸) ظفیر۔

(۴) وتعتدان ای معتدة طلاق وموت فی بیت وحبس فیہ ولا یخرجان منه الا ان یتخرج او یتهدم المنزل او یتحاکم البتہ او تلف مالها ونحو ذلك من الضرورات فتخرج (رد مختار) ای معتد الوفاۃ کما دل علیہ ما بعدہ الخ (رد المختار باب العدۃ ج ۲ ص ۸۵۴ ط.س.ج ۳ ص ۵۳۶) ظفیر۔

تحریری طلاق میں بھی عدت لازم ہے

(سوال ۱۰۶۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تحریری طلاق دے دی، اس عورت پر عدت لازم ہے یا نہیں۔  
(الجواب) عدت اس عورت پر لازم ہے، طلاق کے وقت سے عدت تین حیض پورے کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے، ہکذا فی کتب الفقہ۔ (۱)

عورت جہاں تھی اور شوہر کا انتقال ہو گیا، عورت وہیں عدت گزارے گی  
(سوال ۱۰۶۴) ہندہ اپنے والدین کے گھر شوہر سے ڈیڑھ سو کوس پر موجود ہے کہ بیوہ ہو گئی، اب قبل عدت بخانہ شوہر بوجہ روانہ برادری جاوے تو جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) جائز نہیں ہے بلکہ والدین کے گھر میں جہاں وہ وقت موت شوہر تھی عدت پوری کرے، کذا فی الدر المختار وتعدان ای معتدة طلاق وموت فی بیت وجبت فیہ الخ۔ (۲)

سن لیس کے پہلے حیض سے عدت ہوتی ہے

(سوال ۱۰۶۵) ایک عورت جس کی حالت یہ ہے کہ بلوغ کے وقت کچھ زمانہ حیض بند رہا پھر کسی علاج کرنے سے شروع ہو کر اپنی عادت لگاتار آتا رہا، ولادت بچہ کے بعد دوبارہ پھر نہیں آیا بندش کی حالت میں ہی اس کو طلاق ملی ہے تو تین ماہ پورے ہو گئے ایک دفعہ بھی نہیں آیا، کیا وہ کسی دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے یا تین حیض پورے کرے، اب اس کی عمر بیس پچیس برس کے درمیان ہو گی۔

(الجواب) جب تک سن لیس کو اس کی عمر نہ پہنچے اس وقت تک عدت تین حیض سے لی جاوے گی مہینوں سے عدت معتبر نہ ہو گی، البتہ یہ ممکن ہے کہ بذریعہ دواء وغیرہ استخراج دم کر لیا جاوے۔ درمختار۔ (۲)

شوہر کی موت کی خبر کے بعد جو نکاح بعد عدت کیا تھا صحیح تھا  
مگر جب شوہر آگیا تو اب وہ عورت اسی کو ملے گی

(سوال ۱۰۶۶) عظیم گھر سے چلا گیا، چھ ماہ بعد اس کے وارثان کو اس کے ایک بھائی کی طرف سے جو اس کے ہمراہ تھا موت کی اطلاع بذریعہ خط پہنچی، بعد ڈیڑھ سال کے اس کی عورت نے نکاح ثانی کر لیا، کچھ عرصہ بعد عظیم واپس آگیا، اس نے دعویٰ کیا کہ میری زوجہ ہے، کیا شرعاً زوجہ مذکورہ عظیم ہی کے عقد میں رہی یا کیا، پھر راضی کے عدت عورت پر لازم ہے یا نہیں۔ اور نکاح ثانی کی ضرورت ہے  
اور شوہر ثانی سے جو نکاح ہوا۔ وہ کس کا ہو گا؟

لو عاد حیا بعد الحکم بموت اقرانہ قال الطحاوی الظاہر انہ فی یدو رثتہ لہ ولا یطالب بما ذہب قال ثم بعد رقمہ رأیت و نقل ان زوجتہ لہ والا ولا دللثانی شامل ج ۳ ص ۳۳۲

العدة من وقت الكتابة (ر) دالمختار کتاب الطلاق ج ۲ ص

الحداد ج ۲ ص ۸۵۴ ط.س. ج ۳ ص ۵۳۶ ظفیر  
بان حاصت ثم امتد طهرها فعدت بالحیض الی ان تبلغ سن الایاس (الدر  
۸۲۸ ط.س. ج ۳ ص ۵۰۸) ظفیر.



رد المحتار۔ (۱) اس کا حاصل یہ ہے کہ جب شوہر اول آگیا وہ زوجہ اسی کی ہے، اور اولاد جو دوسرے شوہر سے ہوئی وہ دوسرے شوہر کی ہے، اور اگر شوہر اول طلاق دیوے تو عدت کے بعد وہ مطلقہ دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے، اور خبر موت شوہر اول کے بعد جو اس عورت نے بعد انقضائے عدت وفات دوسرا نکاح کیا تھا وہ صحیح ہو گیا تھا، مگر شوہر اول کے آنے کے بعد وہ منسوخ ہو گیا کما ظہر من عبارة الشامی۔

عدت کے اندر عورت کو دھوکہ دے کر کسی خاص سے شادی پر مجبور کرنا معصیت ہے۔  
(سوال ۱۰۶۷) عمر نے ایک عورت کے خاوند کے فوت ہونے کے چالیس روز بعد متوفی کے برادر حقیقی کے کہنے سے رجسٹر نکاح میں سفید ورق رکھ کر انگوٹھے لگوا لئے کہ عورت معتدہ کو معلوم ہو جائے کہ رجسٹر نکاح میں انگوٹھے لگنے سے اب میں بعد عدت کے دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی، اور عمر نے اس کو باور کرا دیا کہ اب تمہارا نکاح ہو گیا، زید نے عمر کو چند مردمان میں کہا کہ ایسا کرنا دھوکہ اور معصیت ہے، آیا ایسا کرنے سے عمر گنہگار ہوا یا نہیں۔

(الجواب) یہ بے شک دھوکہ دہی اور اخفاء حکم شرعی ہے، عورت کو تو یہ مسئلہ بتلانا چاہئے کہ اس کو اختیار ہے کہ بعد ختم عدت جس سے چاہے نکاح کرے، اور یہ کہ عدت نکاح اور وعدہ نکاح صراحۃً درست نہیں ہے نہ یہ کہ اس کو مقید اور پابند کر لیا جائے، الغرض یہ فعل مذموم ہے اور معصیت کبیرہ ہے۔ (۲)

مدخولہ پر شوہر سے دو سال الگ رہنے کے باوجود بعد طلاق عدت لازم ہے۔  
(سوال ۱۰۶۸) ایک منکوحہ عورت اپنے خاوند کے پاس چند عرصہ تک یکجا ہم بستر رہے بعد کو یہ وجہ رنجش دو سال تک خاوند سے علیحدہ رہی، پھر خاوند نے طلاق دے دی عدت واجب ہے یا نہ، اگر بلا گذرے عدت کے عورت دوسرے مرد سے نکاح کر لیوے تو یہ نکاح جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) عدت اس پر واجب ہے، اور بدو ن گذر نے عدت کے دوسرا نکاح دوسرے شخص سے کرنا باطل ہے اور حرام ہے، کما قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا عقدہ النکاح حتی یبلغ الكتاب اجلہ لایہ (۲)

عدت میں نکاح حرام ہے

(سوال ۱۰۶۹) مطلقاً عدت غیر میں نکاح کرنا باطل ہے یا قاسد۔

(الجواب) استدہ سے عدت میں نکاح کرنا حرام ہے، کما قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا عقدہ النکاح حتی یبلغ الكتاب اجلہ۔ (۳) باقی یہ کہ عدت میں نکاح کرنا فاسد ہے یا باطل، اس میں دونوں قول ہیں اور محققین ہمما فرماتے ہیں کہ باب النکاح میں باطل اور فاسد میں کچھ فرق نہیں ہے، بعض فقہانے یہ فرق کیا ہے کہ اگر نکاح کو معلوم ہے کہ یہ معتدہ ہے تو نکاح باطل ہے ورنہ فاسد ہے اور باطل میں عدت لازم نہ ہوگی اور دخول اس میں زنا محض

(۱) رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۸ ط س ج ۴ ص ۲۹۷ ظفیر۔

(۲) والمعتدة تحرم خطبتها وصح نعیضا لو معتدة الوفاة (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی الحداد ج ۲ ص

۸۵۲ ط س ج ۳ ص ۵۳۴) ظفیر۔

(۳) سورة البقرة ۳۰ ظفیر (۴) ایضا ظفیر۔

ہوگا، اور فاسد میں دخول کے بعد عدت لازم ہے والتفصیل فی کتب الفقہ۔

بعد خلوت صحیحہ عدت ضروری ہے

(سوال ۱۰۷۰) عمر ہندہ بہن بھائی ہیں اور زید وزینب بہن بھائی ہیں، آپس میں زید کا نکاح ہندہ سے اور عمر کا نکاح زینب سے ہوا، زید و ہندہ دونوں بالغ تھے، اور عمر و زینب نابالغ، تین ماہ بعد زید نے ہندہ کو طلاق دے دے، اس واقعہ کو عرصہ تین سال کا گزر چکا ہے۔ اب دونوں بالغ ہیں، اگر عمر زینب کو طلاق دے تو اس کے واسطے عدت کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) اگر عمر نے زینب کے ساتھ وطی یا خلوت کی ہے اور بعد خلوت کے عمر زینب کو طلاق دے دے گا تو زینب پر عدت لازم ہوگی۔ کما قال اللہ تعالیٰ والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلاثۃ قروء (۱) وفی الدر المختار باب عدت میں ہے تربص یلزم المرأة عند زوال النکاح الخ وسبب وجوبھا عقد النکاح المتأكد بالتسلیم وما جرى مجراه من موت او خلوة الخ (۲) اور شامی باب المہر میں ہے وتجب العدة بخلوته وان كانت فاسدة لان تصریحهم بوجوبھا بالخلوة الفاسدة شامل لخلوة الصبی کذا فی البحر من باب العدة الخ (۳) ج ۲ ص ۳۳۹ شامی۔

مطلقہ ممتدة الطہر کے عدت کیا ہوگی

(سوال ۱۰۷۱) عورت مطلقہ ممتدة الطہر کی عدت کیا ہے اور اس کی عادت یہ ہے کہ ولادت کے بعد اس کو دو سال بعد حیض آتا ہے ابھی تین چار ماہ ہوئے کہ اس کو بچہ پیدا ہوا ہے، اس کے بعد طلاق ہوئی، اس کو حیض آتا ہے۔ (الجواب) قال الزاہدی وقد کان بعض اصحابنا یفتون بقول مالک فی هذه المسئلة للضرورة الخ شامی۔ (۴) پس اس فتویٰ کے مطابق عدت اس کی یعنی ممتدة الطہر کی نو ماہ میں ختم ہو جائے گی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

رتقاء پر بھی بعد خلوت عدت ہوگی

(سوال ۱۰۷۲) زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ ہوا، بعد خلوت کے معلوم ہوا کہ ہندہ رتقاء ہے، جماع کے لائق نہیں ہے، اب اگر زید اس کو طلاق دے دے تو ہندہ کو عدت پوری کرنی چاہئے یا نہیں؟ در مختار میں فلا عدة بخلوة الرتقاء لکھا ہے۔

(الجواب) شامی میں لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ خلوت فاسدہ میں بھی عدت لازم ہے وتجب العدة بخلوته وان كانت فاسدة لان تصریحهم بوجوبھا بالخلوة الفاسدة شامل لخلوة الصبی۔ (۵) اور در مختار کا یہ قول فلا عدة بخلوة الرتقاء (۶) قدوری کی اس تفصیل پر مبنی ہے کہ مانع شرعی ہو تو عدت واجب ہے اور مانع حسی ہو تو

(۱) سورة البقرہ ۲۸۔ ظفیر۔

(۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۴ ط.س. ج ۳ ص ۵۰۳۔ ظفیر۔

(۳) رد المختار للشمی باب المہر ج ۲ ص ۴۶۶ ط.س. ج ۳ ص ۱۱۴۔ ظفیر۔

(۴) ایضاً باب العدة ج ۲ ص ۸۲۹ ط.س. ج ۳ ص ۵۰۹۔ ظفیر۔

(۵) رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۴۶۶۔ ظفیر۔

(۶) الدر المختار علی هامش رد المختار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵ ط.س. ج ۳ ص ۵۰۴۔ ظفیر۔



واجب نہیں مگر باب المہر میں صاحب در مختار نے اس قول قدوری کو نقل فرما کر فرمایا ہے والمذہب الاول ، والاول هو قوله وتجب العدة فی الكل۔ (۱) پس صورت مسئلہ میں ہندہ مطلقہ کی عدت پوری کر کے اس کی بہن سے نکاح ہو سکتا ہے نہ قبل عدت کے۔ فقط۔

نو مسلمہ کی عدت جس کا شوہر مر گیا

(سوال ۱۰۷۳) ایک کافرہ مسلمان ہوئی، اس کا خاوند کفر کی حالت میں انتقال کر گیا تھا، جس دن مسلمان ہوئی اس دن اس کے خاوند کی وفات کو تقریباً تین ماہ کا عرصہ ہوا تھا، آیا مسماۃ مذکور مسلمان ہونے کے دن نکاح کر سکتی ہے یا دس دن چار ماہ کا انتظار کرنا پڑے گا۔

(الجواب) در مختار میں ہے ذمیۃ غیر حامل طلقہا ذمی او مات عنها لم تعتد عند ابی حنیفۃ اذا اعتقدوا ذلك الخ وفي الشامی قوله لم تعتد عند ابی حنیفۃ فلو تزوجها مسلم او ذمی فی فور طلاقہا جاز الخ (۲) اس سے معلوم ہوا کہ کفار کے اعتقاد میں اگر عدت واجب نہیں ہے تو اس عورت نو مسلمہ سے فوراً نکاح درست ہے۔

عدت والی عورت کا کسی کی غمی شادی میں جانا درست نہیں

(سوال ۱۰۷۴) ایک عورت عدت میں ہے۔ اس کے بھائی یا قریب رشتہ دار کے موت ہو گئی تو اس کو وہاں جانا چاہئے یا نہیں۔

(الجواب) عورت کو عدت میں بلا ضرورت مکان عدت سے نکلنا اور کسی کی شادی غمی میں شریک ہونا درست نہیں ہے۔ (۳)

ایک جواب پر اشکال کا جواب

(سوال ۱۰۷۵) الرشید نمبر ۸ جلد ۴ ماہ صفر سن ۱۳۳۶ھ صفحہ نمبر ۲۹ میں درج ہے کہ جب کہ دو مرد عادل کو ابی تمین طلاق دیتے ہیں تو طلاق واقع ہو گئی، اور عدت وقت طلاق سے واقع ہوگی وغیرہ وغیرہ۔

اس جواب کو احقر کو سمجھنے میں کچھ دقت پیش آئی، جس کے خلاصہ کرنے کے لئے مجبور ہوں، جس کی وجہ وجوہات ذیل سے پیچیدگی پیدا کرتی ہے یعنی بہشتی زیور ص ۴۶ حصہ چوتھا پر تحریر ہے کہ طلاق بائن دینے کے بعد پھر دھوکہ سے عدت کے اندر مطلقہ سے صحبت کر لی تو اب اس دھوکہ کی صحبت کی وجہ سے ایک عدت اور واجب ہو گئی، اب تمین حیض اور پورے کرے، جب تمین حیض اور گزر جاویں گے تو دونوں عدتیں ختم ہو جاویں گی۔

اب صفائی اس امر کی ضروری ہے کہ اگر مطلقہ سے دھوکہ سے صحبت کی جاوے تب بھی دوسری عدت

(۱) ایضاً باب المہر ج ۲ ص ۴۷۳ ط. س. ج ۳ ص ۱۲۲ طغیر

(۲) رد المحتار باب العدة مع هامش ج ۲ ص ۸۴۵ ط. س. ج ۳ ص ۱۲۰۵۲۶ طغیر

(۳) ولا تخرج معتدة رجعی وبائن بای فرقة كانت علی ما فی الظہیریہ الخ فیلزمها ان نکتری بیت الزوج لو حرة الخ مکلفۃ من بیتها اصلاً لا لیلاً ولا نهاراً ولا الی صحن دار فیہا منازل لغیرہ ولو باذنه لا نه حق اللہ تعالیٰ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة فصل فی الحداد ج ۲ ص ۸۵۳ ط. س. ج ۳ ص ۵۳۵ طغیر)

کی ضرورت ہے، کیا قصد کرے تو اس حالت میں دوسری عدت کی ضرورت نہیں؟ جیسا کہ الرشید کے جواب مسئلہ سے مراد حاصل ہوتی ہے، کیونکہ طلاق کے بعد تعلقات و اختلاط زن و شوئی قصد اجاری تھے، اس لئے شمار عدت وقت طلاق سے شروع ہوگی نہ کہ اخیر مرتبہ صحبت کرنے کی تاریخ سے۔

(الجواب) در مختار میں ہے واذا وطئت المعتدة بشبهة ولو من المطلق وجبت عدة اخرى الخ۔ (۱) اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر طلاق دینے والا عدت میں اپنی مطلقہ سے دھوکہ اور شبہ سے وطی کرے تو دوسری عدت لازم ہے جیسا کہ آپ نے یہ مسئلہ بہشتی زیور سے بھی نقل کیا ہے اور علامہ شامی نے اس پر یہ لکھا ہے کہ شبہ اور دھوکہ سے وطی کی صورت یہ ہے کہ شوہر نے یہ سمجھا کہ مجھ کو وطی حلال ہے یا تین طلاق کے بعد بلا حلالہ کے نکاح کر کے وطی کرے، (۲) اور اگر جانتا ہے کہ یہ مطلقہ مجھ پر حرام ہے اور پھر وطی کرے تو وہ موطوءہ بالشبہ نہیں ہے۔ اور دوسری عدت لازم نہیں ہے ومفاده انه لو وطئها بعد الثلاث في العدة بلا نكاح عالماً بحرمتها لا تجب عدة اخرى لانه زنا الخ۔ (۳) ص ۶۰۹۔

غیر مدخولہ مطلقہ پر عدت نہیں لیکن جس کا شوہر مر جائے اس پر ہر حال میں عدت ہے مدخولہ ہو یا نہ ہو

(سوال ۱۰۷۶) ہر ایک امام مسجد کو سرکار کی طرف سے ایک رجسٹر برائے اندراج نکاح ملا ہوا ہے، جس کے سرورق یہ مسائل ہیں، متوفی الزوج غیر مدخولہ کو عدت، بعد از طلاق زوجہ سالی سے قبل گزرنے عدت کے نکاح کا عدم جواز ہے، آیا فی الواقع یہ مسائل صحیح اور قابل عمل ہیں یا نہیں۔

(الجواب) یہ ہر دو مسئلہ صحیح ہیں، مطلقہ اگر غیر مدخولہ اور غیر خلوت شدہ ہو تو اس پر عدت نہیں ہے، کما قال اللہ تعالیٰ ثم طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُونَهَا الْآيَةُ، (۴) لیکن متوفی عنہا زوجہا پر ہر حال میں عدت لازم ہے، خواہ وہ مدخولہ ہو یا نہ ہو، کیونکہ اس کے لئے مطلقاً عدت کا حکم آیت والذین یتوفون منکم الْآيَةُ (۵) سے ثابت ہوتا ہے۔

مطلقہ اور متوفی عنہا زوجہا کی عدت میں فرق

(سوال ۱۰۷۷) جو عورت قابل حمل عقیمہ یا نابالغہ ہونے کے سبب سے ہو مگر اس کا شوہر قابل وطی ہے، یا جو مرد عین یا نابالغ ہو مگر اس کی زوجہ قابل حمل ہے، تو ہر دو صورت میں عورت کا حاملہ نہ ہونا مسلم ہے، تو جب ایسی عورت بیوہ یا مطلقہ ہو تو اس پر عدت لازم ہوگی یا نہیں، اور اگر عدت ہوگی تو کتنے ایام کی ہوگی، اور صورت اول میں دخول ناممکن حمل کے بعد عورت مطلقہ ہوگئی اور صورت ثانی میں بلا دخول، کیونکہ بوجہ شوہر کے عین یا نابالغ

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب العدة مطلب فی وطئ المعتدة بشبهة ج ۲ ص ۸۳۷ و ج ۲ ص ۸۳۸ ط.س. ج ۳ ص ۵۱۸. ظفیر (۲) وذلك كالموطوءة للزوج في العدة بعد الثلاث بنكاح وكذا بدونه اذا قال طنت انها تحل لي او بعد ما ابانها بالفاظ الكناية (رد المختار باب ايضاً ج ۲ ص ۸۳۷ ط.س. ج ۳ ص ۵۱۸. ظفیر.

(۳) رد المختار باب العدة مطلب فی وطئ المعتدة بشبهة ج ۲ ص ۸۳۷ ط.س. ج ۳ ص ۵۱۸. ۱۲ ظفیر.

(۴) سورة الاحزاب ركوع ۶. ۱۲ ظفیر.

(۵) سورة البقرة ركوع ۳۱. ۱۲ ظفیر.



ہونے کے دخول کا احتمال ہی نہیں، مگر بلا دخول عورت کو مطلقہ کر دیا تو ہر دو صورت میں کتنا مہر دینا ہوگا۔  
 (الجواب) شوہر کے مرنے کی صورت میں عورت پر پوری عدت وفات دس دن چار ماہ لازم ہے، خواہ دخول و خلوت ہوئی یا نہ ہوئی ہو، اور مہر پورا لازم ہے، (۱) اور طلاق قبل دخول و قبل خلوت صحیح ہو تو عورت پر عدت لازم نہیں اور مہر نصف لازم ہے قال اللہ تعالیٰ ثم طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لكم عليهن من عدة تعتدونها الآية۔ (۲)

### خوف خرابی صحت کی وجہ سے عدت میں نقل مکانی جائز ہے

(سوال ۱۰۷۸) زید نے وفات پائی، اہلیہ زید کے لیام عدت کے ایک ماہ ۸ یوم گذر چکے ہیں، جس جگہ قیام ہے وہاں بوجہ خرابی آب و ہوا بیماری بخترت ہے جس کی وجہ سے سخت پریشانی لاحق ہے، اس وجہ سے اہلیہ زید نقل مکان پر محض اس خیال سے کہ تبدیل آب و ہوا ہو جاوے اور جو تفکرات لاحق ہیں وہ دور ہو جاویں آمادہ ہے۔ آیا لیام عدت میں نقل مکان جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) رد المحتار میں اعذار خروج معتدہ میں سے یہ بھی لکھا ہے۔ قوله ونحو ذلك منه ما في الظهيرية لو خافت بالليل من امر الميت والموت ولا احد معها التحول لو الخوف شديداً والا فلا الخ۔ (۳) پس شدت خوف کو عذر جواز خروج قرار دیا ہے، لہذا بصورت مسئلہ دوسرے مکان میں بغرض تبدیل آب و ہوا اور زوال افکار و ہجوم بھمت عقیدہ منتقل ہونا درست ہے۔

(۱) والمہر یتأكد باحد معان ثلثة الدخول والخلوة الصحيحة وموت احد الزوجین سواء كان مسمی او مہر المثل حتی لا یسقط شیء بعد ذلك (عالمگیری مصری الباب السابع فی المہر فصل ثانی ج ۱ ص ۲۸۴ ط. س. ج ۳ ص ۳۰۳) ظفیر۔  
 (۲) سورة الاحزاب رکوع ۶. ۱۲ ظفیر۔  
 (۳) رد المحتار باب العدة فصل فی الحداد ج ۲ ص ۸۵۴ ط. س. ج ۳ ص ۱۲. ۵۳۶ ظفیر۔

زانیہ اگر شوہر رکھتی ہے تو طلاق کے بعد اس پر عدت ضروری ہے  
(سوال ۱۰۷۹) ایک شخص کی زوجہ زانیہ ہے شوہر نے اس کو بد چلن دیکھ کر ایک ماہ ہو اطلاق دے دی اور قبل طلاق کے تین ماہ سے حاملہ ہے اور کبھی اپنے شوہر کے نزدیک نہیں گئی اور جس شخص کا حمل ہے اس سے شوہر نے ۲۵ روپیہ لے کر طلاق دی ہے ایسی حالت میں زانی سے ایام عدت کے اندر نکاح اس عورت کا درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) عدت اس عورت کی جو وقت طلاق حاملہ ہے وضع حمل ہے جس وقت بچہ پیدا ہو جاوے گا اس وقت عدت اس کی پوری ہوگی، اور وہ بچہ شوہر اول کا ہی شرعاً قرار دیا جائے گا کذا فی کتب الفقہ، بچہ پیدا ہونے سے پہلے اس عورت کا دوسرا نکاح درست نہیں ہے بالکل حرام قطعی ہے کما قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا عقدہ النکاح حتی يبلغ الکتب اجله الآیہ (۱) ترجمہ اور نہ قصد کرو تم عقد نکاح کا یہاں تک کہ عدت پوری ہو، وقال اللہ تعالیٰ واولات الا حمال اجلهن ان یضعن حملهن الآیہ (۲) (ترجمہ) اور حمل والی عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ بچہ جنیں۔

عدت میں نکاح جائز نہیں ہوا

(سوال ۱۰۸۰) ایک عورت جس کا خاوند عرصہ دو سال سے مفقود الخبر رہا اور خبر گیراں نان پارچہ کے علاوہ دوسرے ملک میں جا کر خط و کتابت سے بھی واسطہ نہ رکھا، اب معلوم ہوا کہ اس کا خاوند گورگانوہ میں آگیا، مسماۃ نے طلاق نامہ لکھوایا ۴ / مئی کو اور ۲۰ مئی کو دوسرا نکاح کر لیا، یہ نکاح ہو گیا یا نہیں مہر اور خرچ عدت وغیرہ کا بھی فیصلہ ہو گیا ہے۔

(الجواب) اگر عورت مدخولہ ہے یا خلوت صحیح ہو چکی ہے تو عدت طلاق تین حیض پورا کرنا یا اگر حیض نہ آتا ہو تو تین ماہ عدت کے پورا کرنا لازم ہے، عدت کے اندر نکاح حرام اور باطل ہے، یہ حکم شرعی ہے کہ عدت کے اندر نکاح نہ ہونا چاہئے کسی کے دعویٰ وغیرہ پر مبنی نہیں ہے قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا عقدہ النکاح حتی يبلغ الکتب اجله الآیہ (۲)

مرتدہ بعد اسلام دوسرے مرد سے شادی کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۸۱) ایک مرتدہ کو حالت ارتداد میں ایک سال یا زیادہ گزر گیا، اب اگر یہ مرتدہ بعد اسلام لانے کے دوسرے شخص سے نکاح کرنا چاہے تو کر سکتی ہے یا نہیں کیونکہ اس مرتدہ کو اس زمانہ میں بموجب شرع شریف شوہر اول کے واسطے مجبور نہیں کر سکتے، اور اگر شوہر اول اس مرتدہ کو حالت ارتداد میں یا قبل ارتداد کے طلاق شدہ

(۱) سورة البقرہ رکوع ۳۰ ۱۲ ظہیر

(۲) سورة الطلاق رکوع ۱۲ ۱ ظہیر

(۳) سورة البقرہ رکوع ۳۰ ۱۲ ظہیر



دے دے تو ہر سہ حالت میں بعد اسلام لانے کے عدت گزارنا ہو گا یا نہیں کیونکہ حالت ارتداد میں ایک سال گزر گیا، صورت اول میں صرف ارتداد ہے اور ثانی و ثالث میں طلاق ہے، اگر صورت ثانی و ثالث میں کسی مشرک سے نکاح کرے تو یہ حلالہ کے لئے معتبر ہو گا یا نہ۔

(الجواب) مرتدہ کو اسلام لانے اور شوہر اول سے نکاح کرنے پر مجبور کرنے کا فتویٰ درمختار میں نقل کیا ہے وتجبر علی الاسلام و علی تجديد النکاح الخ زجرألها بمهر يسير الخ وعلیه الفتویٰ (۱) و فی الشامی و یقع طلاق زوج المرتدة علیها ما دامت فی العدة لان الحرمة بالردة غیر متبادلة فانها ترتفع بالا سلام فیقع طلاقه علیها فی العدة مستتبعاً فاندته من حرمتها علیہ بعد الثلث حرمة مغيبة بو طی زوج آخر الخ (۲) و فی الدر المختار ایضاً او ذمياً لذمية ای ولو كان التحلیل لاجل زوجها المسلم كما فی البحر شامی (۳) اس اخیر عبارت سے معلوم ہوا کہ مشرک سے شادی کرنے سے اور وطنی سے تحلیل ہو جاوے گی اور عبارت سابقہ سے معلوم ہوا کہ عدت حالت ارتداد میں واجب ہوتی ہے، پس بعد اسلام کے عدت جدید کی ضرورت نہیں ہے۔

غیر مدخولہ ایک طلاق سے بائن ہو جاتی ہے اس پر عدت نہیں

(سوال ۱۰۸۲) ایک شخص بالغ عاقل نے اپنی منکوحہ غیر مدخولہ کو طلاق ثلاثہ دے دی، پھر اس عورت غیر مدخولہ کا نکاح دوسرے شخص سے کیا گیا مگر پھر بھی وہی غیر مدخولہ رہی اور اسی حالت میں شوہر دوم نے بھی طلاق ثلاثہ دے دی اور عورت کنواری رہی، زمانہ طلاق دیگر میں عورت بالغہ ہو گئی ہے، کیا یہ عورت شوہر اول کے ساتھ شرعاً نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔ اور اس صورت میں اس کو عدت گزارنی ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) غیر مدخولہ کو طلاق دینے میں عدت لازم نہیں ہوتی اور غیر مدخولہ کو اگر متفرق طور سے تین طلاق دی جاویں تو تین طلاق اس پر واقع نہیں ہوتی البتہ اگر دفعۃً ایک لفظ سے تین طلاق دی جاویں مثلاً یہ کہا جاوے کہ تجھ پر تین طلاق ہیں تو تینوں واقع ہو جاتی ہیں، اور تین طلاق میں حلالہ کی ضرورت ہے اور حلالہ میں شوہر ثانی کی وطنی ضروری ہے، پس اگر شوہر اول نے تین طلاق ایک دفعہ ایک لفظ کے ساتھ دی تھی جیسا کہ اوپر گذرا تو بلا وطنی شوہر ثانی کے شوہر اول اس سے نکاح نہیں کر سکتا اور اگر تین طلاق متفرق دی تھی تو غیر مدخولہ ایک طلاق سے بائن ہو گئی باقی دو طلاق اس پر واقع نہیں ہوئی، اس صورت میں بلا حلالہ کے شوہر اول اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ (۴)

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النکاح الکافر ج ۲ ص ۵۴۰ ط.س. ج ۳ ص ۱۹۴. ۱۲ ظفیر

(۲) رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س. ج ۳ ص ۱۹۳. ۱۲ ظفیر

(۳)

(۴) قال لزوجته غیر المدخول بها انت طالق الخ ثلاثاً الخ وقعن لما تقرانه حتی ذکر العدد كان الوقوع به الخ وان فرق الخ بانت بالا ولی لا الی عدة ولذا لم تقع الثانية (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بها ج ۲ ص ۶۲۴ ط.س. ج ۳ ص ۲۸۴. ۲۸۶ ظفیر

بیوی کے رہتے ہوئے سالی سے نکاح کیا خلوت سے پہلے علیحدہ کرائی گئی  
تو اس پر عدت نہیں ہے

(سوال ۱۰۸۳) مسکمی رمضان نے اپنی سالی مسماة مہنی سے باوجود ممانعت نکاح کر لیا، بلحاظ حرمت جمع بین الا  
ختین اس کو برادری سے خارج کر دیا نکاح کے آٹھ دس روز بعد تفریق کرائی گئی، علیحدگی سے تیسرے یا چوتھے روز  
اس کا نکاح ایک دوسرے مرد سے کر دیا گیا، شرکاء نکاح کا یہ بیان ہے کہ مسکمی رمضان اور مسماة مہنی دونوں حلف  
سے بیان کرتے ہیں کہ خلوت صحیحہ نہیں ہوئی، اس صورت میں ان دونوں کا قول اس بارے میں صحیح اور معتبر ہو گا یا  
نہیں اور عدت کی ضرورت ہو گی یا نہیں، تیسرے چوتھے روز تفریق سے جو نکاح ہوا وہ صحیح ہو یا نہ۔

(الجواب) اس میں عدت کی ضرورت نہیں ہے اور قول ان دونوں کا دربارہ عدم وطی معتبر ہے قال فی الشامی  
وتقدم فی باب المهر ان الدخول فی النکاح الفاسد موجب للعدة (۱) پس نکاح اس غیر مدخولہ کا جب کہ  
تفریق کے بعد تیسرے یا چوتھے روز ہوا صحیح ہوا۔

خلوت صحیحہ نہیں ہوئی ہو تو مطلقہ پر عدت نہیں

(سوال ۱۰۸۴) زید کا نکاح ہندہ سے بحالت صغر سنی ان کے ورثاء نے کر دیا تھا، بالغ ہونے کے بعد وہ جہ رنجش  
باہمی زید و ہندہ میں خلوت صحیحہ بھی نہیں ہوئی، نکاح کے گیارہ سال بعد اب زید نے مجمع عام میں تین طلاق دی کر  
طلاق نامہ تحریر کر دیا ہے تو ہندہ پر عدت لازم ہے یا بغیر عدت کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

(الجواب) ہندہ کو اس صورت میں عدت کرنے کی ضرورت نہیں ہے بدون عدت کے پورا کرنے کے دوسرا نکاح  
کر سکتی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ثم طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیہن من عدة تعتدو نہا  
الآیۃ۔ (۲)

عدت میں کسی بھی مصلحت سے نکاح جائز نہیں

(سوال ۱۰۸۵) ایک عورت نے چار پانچ یوم ہوئے اپنا عقد اپنے دیور کے ساتھ کیا، صحبت نہیں ہوئی۔ وہ  
عورت اس سے ناخوش ہے اور اپنا نکاح دوسرے شخص سے کرنا چاہتی ہے، اگر اس شخص سے طلاق دلا کر فوراً نکاح  
کر دیا جاوے اور صحبت بعد گزرنے عدت کے کی جاوے تو اس طرح کا عقد کرنا جائز ہے یا نہیں، یہ عقد مصلحت کیا  
جاتا ہے۔

(۱) رد المحتار باب العدة مطلب فی النکاح الفاسد والباطل ج ۲ ص ۸۳۵ ط. س. ج ۳ ص ۵۱۶ ۱۲ ظفیر  
(۲) الا حزاب ۶. ظفیر



(الجواب) عدت کے اندر نکاح کسی طرح اور کسی مصلحت درست نہیں ہے، ایسا نکاح قطعی حرام اور باطل ہے، ہرگز کسی مصلحت دنیاوی کی وجہ سے ایسی گناہ کبیرہ کا قصد نہ کیا جاوے، (۱) لیکن عدت مدخولہ پر واجب ہوتی ہے پس اگر قبل دخول و قبل خلوت اس سے طلاق لی جاوے اور وہ طلاق دے دے تو فوراً دوسرا نکاح عورت مطلقہ غیر مدخولہ کر سکتی ہے کما قال اللہ تعالیٰ ثم طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لكم عليهن من عدة تعتدونها الآیہ۔ (۲)

غیر مدخولہ پر عدت نہیں ہے مگر مدخولہ پر عدت ہے

(سوال ۱۰۸۶) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو بایں طور طلاق دی کہ جلسہ اول میں ایک طلاق معافی مہر ایک دفعہ۔ جلسہ دوم میں ایک طلاق بعد معافی مہر۔ جلسہ سویم میں ایک طلاق بلا معافی مہر۔ اس صورت میں مہر معاف ہو اور طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور عدت لازم ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں تین طلاق اس عورت پر واقع ہو گئی اور مہر ساقط ہو گیا، اور عورت اگر مدخولہ تھی تو عدت اس پر لازم ہے اور عدت طلاق کی تین حیض ہیں اور جس کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین ماہ ہیں۔ (۳) بعد خلوت عدت ہوگی خواہ سال بھی علیحدہ رہنے کے بعد طلاق دی ہو

(سوال ۱۰۸۷) جس عورت کو شوہر کے یہاں سے آئے ہوئے اپنے ماں باپ کے یہاں ایک سال ہوا ہے، اور اب اس کے شوہر نے اس کو طلاق دے دی، تو اس صورت میں اس عورت پر عدت ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر خلوت یا صحبت ہو چکی ہے تو عدت لازم ہے۔ (۴)

مندرجہ ذیل صورتوں میں عدت

(سوال ۱۰۸۸) (۱) جس عورت کے بچہ پیدا ہوا، چار روز بعد اس کا شوہر مر گیا، اس کی عدت کیا ہے۔ (۲) ایک عورت اور مرد میں جدائی ہو گئی کہ عورت باپ کے گھر چلی گئی، ایک سال بعد شوہر مر گیا، اس عرصہ میں وہ شوہر ان کے گھر نہیں گیا تو اس عورت پر عدت ہے یا نہیں۔ (۳) نابالغہ عورت کا خاوند مر گیا ہو تو عدت آتی ہے یا نہیں۔ (۴) ایک عورت شوہر سے لڑ کر باپ کے گھر چلی آئی پانچ سال گزرنے پر طلاق دے دی، اس پر عدت ہے یا نہیں۔

(الجواب) (۱، ۲) پہلی دو صورتوں میں عدت اس عورت کی چار ماہ دس یوم ہیں۔ (۳) اور تیسری صورت میں

(۱) اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدۃ الخ فلم یقل احد بجوازه فلم یعقد اصلا (شامی باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵ ط. س. ج ۳ ص ۵۱۶) ظفیر۔

(۲) سورة الاحزاب ۳۶ ۱۲ ظفیر۔  
(۳) تحيض لطلاق الخ بعد الدخول حقيقة او حکما الخ ثلاث حیض کو امل الخ والعدة فی من لم تحض لصغر او کبر او بلغت بالسن لم تحض الخ ثلاثة اشهر بالا هلة لو فی الغرة والا فبالایام (الدرا المختار علی هامش رد المختار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵ ط. س. ج ۳ ص ۵۰۴) ظفیر۔

(۴) وسب وجوبها عقد النکاح المتاکد بالتسلیم وما جرى مجراه من موت او خلوة ای صحیحة (ایضا ج ۲ ص ۸۲۴ ط. س. ج ۳ ص ۵۰۴) ظفیر۔

(۵) والعدة للموت اربعة اشهر بالا هلة لو فی الغرة کما مر وعشر من الايام بشرط بقاء النکاح صحیحا الی الموت مطلقا وظلت اولاً ولو صغيرة (الدرا المختار علی هامش رد المختار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۰ ط. س. ج ۳ ص ۵۱۰) ظفیر۔

بھی عدت چھ ماہ دس یوم ہیں۔ (۱) (۴) چوتھی صورت میں اگر وہ عورت مدخولہ تھی یا خلوت ہو چکی تھی تو عدت اس کی تین حیض ہیں اگر حیض آتا ہو، ورنہ تین ماہ ہیں۔ (۲)  
نامرد کی مطلقہ پر عدت ہے

(سوال ۱۰۸۹) زید نامرد ہے وہ چاہتا ہے کہ اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دے دے اور ہندہ بھی طلاق لینا چاہتی ہے، بعد طلاق ہندہ کو عدت کی ضرورت عقد ثانی کے لئے ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر خلوت ہو چکی ہے اگرچہ صحبت نہ ہوئی ہو تو ہندہ پر بعد طلاق کے عدت لازم ہے اور عدت طلاق کی اس عورت کے لئے جس کو حیض آتا ہو تین حیض ہیں، پس ہندہ طلاق کے بعد عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے کما فی الدر المختار باب المهر والخلوة الخ كالوطی الخ ولو كان الزوج مجبواً او عیناً او خصیاً الخ۔ (۳)

عدت میں عورت کے لئے زیب و زینت درست نہیں

(سوال ۱۰۹۰) ایک بیوہ عدت کی حالت میں زینت کرنے بلکہ سفاح تک سے باز نہیں آئی، اور بر ملا کہیں کی کہیں چلی جاتی ہے، کیا ایسی عورت کا نکاح عدت سے پہلے ہو سکتا ہے۔

(الجواب) عدت کے اندر نکاح کرنا باطل ہے اور بیوہ کو ایام عدت میں جو کہ چار مہینہ اور دس روز ہے، (۴) زیب و زینت کرنا اور رنگے ہوئے کپڑے پہننا مثل سرخ و زرد کی اور زیور اور ریشمی کپڑا و خوشبو وغیرہ استعمال کرنا جائز نہیں، عالمگیری میں ہے۔ علی المبتوتة والمتوفی عنها زوجها اذا كانت بالغة مسلمة الحداد فی عدتها (۵) اور حدیث حضرت عائشہ سے روایت ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لامرأة تؤمن بالله والیوم الآخر ان تحد علی میت فوق ثلث الا علی زوج اربعة اشهر و عشر۔ (۶) اور اس کو عدت کے مکان ہی میں رہنا لازم ہے اور اگر کسی امر ضروری کے لئے مکان سے باہر جانے کی ضرورت ہو تو دن میں یا بعض حصہ رات میں نکلنا درست ہے، عالمگیری میں ہے المتوفی عنها زوجها تخرج نهاراً وبعض اللیل ولا تبیت فی غیر منزلها (۷) اور عدت کے اندر نکاح کرنا صحیح نہیں ہے۔

پانچ سال علیحدہ رہنے کے باوجود بعد خلوت عدت نہ ہوگی

(سوال ۱۰۹۱) ایک لڑکی جس کی عمر آٹھ سال کی تھی، اس کے والد نے برضائے خود ایک شخص سے اس کا نکاح کر دیا تھا، اس کے بعد وہ ایک سال سے کچھ کم اپنی سسرال رہی پھر کسی وجہ سے والدین کے یہاں چلی آئی، اب

(۱) والعدة للموت اربعة اشهر الخ وعشر الخ ولو صغيرة (ایضاً ط. س. ج. ۳ ص ۵۱۰) ظفیر۔

(۲) وسبب وجوبها عقدة النکاح المتأكد بالتسليم وما جرى مجراه من موت او خلوة الخ (ایضاً ج ۲ ص ۸۲۴ ط. س. ج. ۳ ص ۵۰۴) ظفیر۔

(۳) الدر المختار علی هامش رد المختار باب المهر ج ۲ ص ۶۸ ط. س. ج. ۳ ص ۱۲ ظفیر۔

(۴) اما نکاح منکوحہ الغیر معتدہ الخ لم یقل احد بجوازه فلم یعتقد اصلاً (رد المختار باب العدة مطلب فی النکاح الفاسد الباطل ج ۲ ص ۸۳۵ ط. س. ج. ۳ ص ۵۱۶) ظفیر۔ (۵) عالمگیری مصری الباب الرابع عشر فی الحداد ج ۴ ص ۷۶ ط. ماجدیہ ج ۳ ص ۵۳۳ ۱۲ ظفیر۔ (۶) مشکوٰۃ عن البخاری و مسلم باب العدة ص ۶۸۸ ۱۲ ظفیر۔

(۷) عالمگیری الباب الرابع عشر فی الحداد ج ۲ ص ۷۷ ۱۲ ظفیر۔ م. ج. ۱ ص ۵۳۴



عرصہ پانچ سال کا گزر گیا وہ واپس سرال نہیں گئی، پس اب باہمی مخالفت زوجین کی وجہ سے اس کے شوہر نے اس کو طلاق دے کر اپنے سے جدا کر دیا ہے، کیا اس لڑکی مطلقہ کو شرعاً نکاح ثانی کے لئے عہدہ ہے یا نہیں اگر ہے تو کتنی۔

(الجواب) اگر شوہر نے اس سے وطی یا خلوت کی ہے تو عدت اس پر لازم ہے اگر اس کو حیض آنے لگا ہے تو عہدہ اس کی تین حیض ہیں، اور اگر ابھی اس کو حیض نہیں آیا تو عدت اس کی تین ماہ ہیں، (۱) اور اگر وطی اور خلوت اس سے نہیں ہوئی تو کچھ عدت لازم نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ ثم طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیہن من عہدۃ تعتدونہا فمتعوهن وسر حوہن سراحاً جمیلاً الآیۃ۔ (۲)

ایام عدت میں جو زنا سے حاملہ ہو گئی اس کی عدت وضع حمل ہے

(سوال ۱۰۹۲) ایک عورت نے عدت طلاق کے اندر ایک شخص سے زنا کیا جس سے وہ عدت گزارنے کے بعد نکاح کرنا چاہتی تھی، مگر زنا سے اس کو حمل رہ گیا، عورت و مرد دونوں اس امر کے مقرر اور یقین کرنے اور دلائیو الے ہیں کہ حمل طلاق دہندہ کا نہیں بلکہ ہم دونوں کے فعل سے نطفہ قرار پایا ہے، اب عورت کو طلاق کی عدت گزار کر اس مرد سے نکاح کرنا چاہئے یا بعد وضع حمل کے، اور بچہ کس کے نسب سے شرعاً سمجھا جاوے گا اور یہ بخوبی ظاہر ہے اور معلوم کہ عورت کا طلاق دہندہ شوہر قوت مردی سے بیکار تھا جس کے باعث مجبوراً عورت کو اس نے طلاق دی ہے اور اس بنا پر عورت چاہتی ہے کہ اگر وضع حمل سے قبل کوئی صورت نکاح کی ہو تو میری پردہ پوشی ہو جاوے، جواب اس کا جلد مرحمت ہو۔

(الجواب) عدت اس مطلقہ کی اس صورت میں وضع حمل ہے بعد وضع حمل کے دوسرے مرد سے نکاح صحیح ہوگا قبل وضع حمل کے نکاح ثانی درست نہیں ہے اور وقت طلاق سے دوسرے کے اندر اگر بچہ پیدا ہو تو اگرچہ طلاق بائنہ یا طلاق ثلاثہ ہو نسب اس بچہ کا شوہر اول سے ثابت ہو گا بدول دعویٰ کے کما یثبت بلاد عوقاً احتیاطاً فی مبتوتۃ جائت بہ لا قل منها من وقت الطلاق الخ ولم تقر بمضی عہدۃ الخ در مختار ملخصاً۔ (۳)

جب سے طلاق دی تھی اس وقت سے عدت ہوگی پہلے لکھ دینے سے عدت نہیں ہوگی

(سوال ۱۰۹۳) زید نے ایسی عورت سے نکاح کیا۔ جس کا خاوند ایک اور پہلا موجود تھا، نکاح ہونے کے بعد پہلا خاوند عویدار ہوا، منکوحہ پہلے خاوند کے یہاں جانے سے گریز کرتی رہی، ایسی حالت میں جب ہر دو خاوند میں تکرار شروع ہوا تو اہل بستی یا اہل برادری کے مجبور کرنے یا یا ہم تکرار رفع کرنے کو پہلے خاوند سے طلاق دلوادی اور طلاق نامہ میں مضمون مندرجہ مع چند گواہوں کے ایک اسامپ پر تحریر کر دیا گیا ہے، مضمون یہ ہے (میں اپنی عورت کو طلاق دے چکا ہوں جس کو عرصہ چھ ماہ کا گذرا، اب میں لاد دعویٰ ہوں مورخہ ۱۵ / فروری سن ۱۹۱۹ء)

(۱) رجل تزوج امرأة نکاحاً جائزاً فطلقها بعد الدخول او بعد الخلوة الصحيحة کان علیها العہدۃ کذا فی فتاویٰ قاضی خاں الخ فمن تحبض فعدتھا ثلثة اقراء الخ والعہدۃ لمن لم تحبض لصغر او کبر او بلغت بالسن ولم تحبض ثلثة اشہر کذا فی النقایہ (عالمگیری کشوری باب العہدۃ ج ۲ ص ۵۴۲ و ج ۲ ص ۵۴۳ ط. ماجدیۃ ج ۱ ص ۵۲۶) ظفیر۔  
(۲) سورۃ الاحزاب ۶۔ ظفیر۔ (۳) الدر المختار علی هامش رد المختار فصل فی ثبوت النسب ج ۲ ص ۸۵۸ ط. س. ج ۳ ص ۱۲، ۵۴۱ ظفیر۔

واقعہ یہ ہے کہ دراصل طلاق نامہ ۶ ماہ قبل جیسا کہ اشامی کاغذ پر ظاہر کیا نہیں دیا گیا ہوگا، اب طلاق دینے کے بعد عورت کو ایام عدت پورے کرنے چاہئے یا نہیں، اور وہ پہلا نکاح ثانی کہ طلاق نامہ تحریر کرنے کے چند روز پیشتر ہوا ہے جائز قرار پا سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) طلاق اس وقت واقع ہوئی جب کہ شوہر نے طلاق دی پس اگر ۶ ماہ قبل طلاق نہ دی تھی اور یہ غلط لکھوایا ہے تو اب طلاق واقع ہوئی اور عدت اس کی بعد تین حیض گزارنا چاہئے، اس کے بعد نکاح ثانی کیا جاوے، قبل طلاق و قبل عدت کے جو نکاح ہوا وہ صحیح نہیں ہوا۔ (۱)

عدت میں دنوں کا شمار قمری ہو گا کیا

(سوال ۱۰۹۴) بہشتی زیور اور غایۃ الاوطار میں ہے کہ صغیرہ اور آئسہ اور بالغہ غیر حائضہ کی عدت طلاق و موت کا شمار اگر طلاق یا موت پہلی تاریخ کو واقع ہوئی تو حساب ہر مہینے کا ہلال سے ہوگا اگر درمیان مہینے کے واقع ہوئی تو حساب ہر مہینے کا تیس دن کا انتہی، یہ شمار صحیح ہے۔

(الجواب) اس پر عمل کرنا چاہئے قال فی رد المحتار فی المحيط اذا اتفق عدة الطلاق والموت فی غرة الشهر اعتبرت الشهور بالا ہلہ وان نقصت عن العدد وان اتفق فی وسط الشهر فعند الامام اعتبر بالا یام فتعند فی الطلاق بتسعين یوما۔ (۲)

خلع کی عدت

(سوال ۱۰۹۵) عدت خلع کی عند الحنفیہ کیا ہے (۲) عدت طلاق کے اندر اگر جان بوجھ کر نکاح کیا جاوے تو ولی اور قاضی و شاہد و حاضرین کے نکاح میں فتور آئے گا اور تجدید نکاح کی ضرورت ہوگی یا نہیں (۳) اگر کوئی ایسے نکاح سے مانع ہو اور خلاف شرع سمجھ کر اس مجلس سے چلاوے تو اس کو اجر عند اللہ ملے گا یا نہیں۔

(الجواب) خلع عند الحنفیہ طلاق بائن ہے، پس عدت اس کی مانند عدت طلاق کے تین حیض ہیں حائضہ کے لئے اور تین ماہ ہیں غیر حائضہ کے لئے در مختار میں ہے و حکمہ ان الواقع بہ الخ طلاق بائن الخ۔ (۲) (۲) عدت کے اندر دوسرے شخص سے نکاح کرنا باطل ہے (۴)، اور نکاح کرنے والی اور اس کے معین سب فاسق و عاصی ہیں تو بے کریں، لیکن ان کے نکاح میں کچھ فتور اور خلل نہیں آیا۔ کیونکہ نکاح کا ٹوٹنا ۱۰ کے مرتد ہونے پر مرتب ہے اور یہ ارتداد نہیں ہے (۳) شخص مثاب و ماجور ہے لا نکارہ المنکر۔

نامرد کی مطلقہ پر عدت

(سوال ۱۰۹۶) ایک عورت کا شوہر بعد نکاح کے سات برس ہوئے چھوڑ کر چلا گیا اور بے خبر تھا، اب شوہر کا اجیر میں پتہ لگا، اس کو جے پور میں لائے، دریافت کرنے پر جواب دیا کہ میں عورت کے قابل نہیں ہوں، اور یہ بھی عورت سے معلوم ہوا کہ کبھی صحبت نہیں ہوئی، شوہر مذکور نے عورت کے روبرو چار گواہ کے طلاق دے دی،

(۱) واما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدہ فلم یقل احد بجوازه فلم یعتقد اصلا (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۵ ط.س. ج ۳ ص ۵۱۶) ظفیر

(۲) ایضا ج ۲ ص ۸۲۹ ط.س. ج ۳ ص ۵۰۹ ۱۲ ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۰ ط.س. ج ۳ ص ۴۴ ۱۲ ظفیر

(۴) واما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدہ الخ فلم یقل احد بجوازه فلم یعتقد اصلا (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۵ ط.س. ج ۳ ص ۵۱۶) ظفیر



دائی سے معلوم ہوا کہ عورت حاملہ نہیں ہے، طلاق سے ایک ماہ بعد عورت مذکور کا نکاح ایک دیگر شخص سے کر لیا گیا، ایام حیض بدستور جاری ہیں، نکاح ثانی جو عورت مذکور کا کیا گیا یہ شرعاً جائز ہو لیا نہ، اور اب عورت مذکور کو عدت کے ایام پورے کرنے چاہئے یا نہیں۔

(الجواب) نکاح مذکور جو طلاق سے ایک ماہ بعد ہوا وہ ناجائز اور باطل ہوا، عدت کے بعد نکاح صحیح ہو گا، اور عدت طلاق کی تین حیض ہیں، اس عورت کو شوہر ثانی سے علیحدہ کر کے تین حیض پورے کر اگر پھر نکاح کیا جاوے۔ (۱)

جو منکوحہ زانی کے ساتھ کئی سال سے ہے بعد طلاق اس پر عدت ہوگی یا نہیں (سوال ۱۰۹۷) ایک عورت منکوحہ اپنے زوج کو چھوڑ کر غیر کے ساتھ بطور یاراں چلی گئی، اس یار نے اس کو تین چار برس اپنے پاس رکھا اور اسی کوشش میں تھا کہ خاوند اس کو طلاق دے دیوے تاکہ میں اس عورت سے نکاح کر لوں آخر کار خاوند نے اس کو طلاق دے دی تو کیا یہ عورت مطلقہ عدت گزارے گی یا نہیں اور بوقت گزارنے عدت کے یہ شبہ ہوتا ہے کہ یہ عورت اپنے خاوند سے تین چار سال علیحدہ رہی ہے، اور اس مدت میں خاوند نے اس سے وطی نہیں کی، اور عدت شرعاً استبراء رحم کے لئے مقرر ہے اور اس صورت میں استبراء حاصل ہے۔ (الجواب) وہ عورت جب کہ اپنے شوہر کی مدخولہ ہے یا خلوت ہو چکی ہے تو عدت اس پر لازم ہے، کیونکہ عدت دراصل فوت نعمت نکاح کی وجہ سے ہے اور سوگ نکاح کے جانے کا ہے، یہی وجہ ہے کہ مجرد خلوت سے بھی عورت لازم ہو جاتی ہے۔ (۲) کہ وہاں بعض اوقات سوائے فوت حرمت نکاح کے اور کچھ نہیں ہے۔ فقط۔

بیوہ حاملہ کا نکاح وضع حمل سے پہلے جائز نہیں

(سوال ۱۰۹۸) بیوہ عورت کو دو ماہ کا حمل ہے نکاح درست ہے یا نہیں یا کہ بعد وضع حمل کے نکاح کرنا درست ہے۔

(الجواب) نکاح اس کا قبل وضع حمل کے درست نہیں ہے بعد وضع حمل کے نکاح کرنا چاہئے۔ (۳)

عدت میں تھامے رکھنے کی نیت سے بھی نکاح جائز نہیں

(سوال ۱۰۹۹) اگر کسی بیوہ کا نکاح عدت کے اندر بایں اندیشہ کر دیا جاوے کہ عدت تک اس کو کوئی بھکا دیوے اور دوسرا نکاح پڑھوالے اور صحبت نہ کی جاوے تو یہ نکاح درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) عدت کے اندر کسی طرح اور کسی خیال سے نکاح درست نہیں ہوتا، وہ نکاح بالکل باطل ہے، اور ایسا کرنے والے فاسق و عاصی ہیں۔ (۴)

(۱) و خلوة المحبوب خلوة صحيحة عند أبي حنيفة و خلوة العين والخصي خلوة صحيحة كذا في الذخيرة (عالمگیری كشوری باب المهر فصل ثانی ج ۲ ص ۳۱۵ ط. ماجدیة ج ۱ ص ۳۰۵) واما نکاح منکوحہ الغیر و معتدته الخ فلم یقل احد بجوازه (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۵ ط. س. ج ۳ ص ۵۱۶) ظفیر۔

(۲) و سب وجوبها عقد النکاح المتا کذا لتسلیم وما جرى مجراه من موت او خلوة ای صحيحة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۴ ط. س. ج ۳ ص ۵۰۴) ظفیر۔

(۳) و ليس للمعتدة بالحمل مدة سواء ولدت بعد الطلاق او الموت بيوم او اقل الخ و شرط انقضاء هذه العدة ان يكون ما وضعت قد استبان خلقه (عالمگیری كشوری باب العدة ج ۲ ص ۵۴۵ ط. ماجدیة ج ۱ ص ۵۲۸) ظفیر۔

(۴) واما نکاح منکوحہ الغیر و معتدته الخ فلم یقل احد بجوازه فلم یعقد اصلاً (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۸۲ ط. س. ج ۳ ص ۱۳۲) ظفیر۔

عورت جہاں رہتی تھی گو وہ اس کے شوہر کا گھر نہ ہو وہیں عدت گزارے

(سوال ۱۱۰۰) جو عورت اپنے باپ یا کسی دوسرے کے گھر میں رہتی ہے مع الزوج یا بلا زوج اور مع رضاء الزوج یا بلا رضاء اس کا جب شوہر مرے تو اس کو وہیں عدت پوری کرنی چاہئے جہاں رہتی ہے یا شوہر کے گھر جا کر اور اگر دفن سے قبل یا بعد شوہر کے گھر چلی جائے تو وہ عدت کہاں پوری کرے آیا شوہر کے گھر یا جہاں رہا کرتی تھی۔

(الجواب) در مختار میں ہے ونعتدان ای معتدة طلاق و موت فی بیت و حبت فیہ الخ (در مختار) ہوا یضاف الیہما بالسکنی قبل الفرقة ولو غیر بیت الزوج الخ۔ (۱) شامی اس کا حاصل یہ ہے کہ جس گھر میں عورت پہلے سے رہتی ہو، اگرچہ وہ شوہر کا گھر نہ ہو عدت اسی گھر میں پوری کرے، یعنی اگرچہ شوہر وہاں نہ ہو جیسا کہ من بیتھا کی شرح میں شامی میں ہے قوله من بیتھا متعلق بقوله ولا تخرج والمراد به ما یضاف الیہا بالسکنی حال وقوع الفرقة والموت بدایہ سواء کان مملوکا للزوج او غیرہ حتی لو کان غائبا وہی فی دار باجرة قادر علی دفعہا فلیس لہا ان تخرج الخ۔ (۲)

ثابلاً مطلقہ پر بھی بعد خلوت عدت ہے

(سوال ۱۱۰۱) زید بالغ نے رخصتی سے پہلے ہندہ ثابلاً کو طلاق دے دی، اس صورت میں ہندہ ثابلاً پر طلاق کی عدت واجب ہے یا نہیں۔

(۲) اگر ہندہ ثابلاً شوہر کے ساتھ رہی ہو لیکن ہندہ قابل صحبت نہ ہو تو اس صورت میں عدت طلاق کی ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) شوہر بالغ نے اگر اپنی زوجہ ثابلاً کو قبل خلوت طلاق دے دی تو ثابلاً پر عدت لازم نہیں ہے۔ قال

اللہ تعالیٰ ثم طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیہن من عدة تعتدونها الآية (۳)

(۳) خلوت ہو جانے سے عدت لازم ہو جاتی ہے اگرچہ صحبت نہ ہوئی کذا صرح بہ فی الشامی۔ (۴)

شوہر اقرار کرے چھ ماہ پہلے طلاق دی تھی تو عدت اسی وقت سے شمار ہوگی

(سوال ۱۱۰۲) اگر شخصی اقرار حضور جماعت کند کہ طلاق از مدت شش ماہ خود وادہ است اندریں صورت عدت از وقت اقرار محسوب خواہد شد یا از شش ماہ مجری است۔

(الجواب) اگر لو در حقیقت شش ماہ قبل از تکلم طلاق نہ دادہ و آن کس دریں اقرار کا ذب ہو طلاق فی الحال واقع خواہد شد و عدت ہم ازیں وقت وقوع طلاق شمار کردہ خواہد شد لان الا نشاء فی الماضی انشاء فی الحال در مختار ولا یمکن تصحیحہ اخباراً لکذبہ الخ شامی۔ (۵) اگر فی الواقع شوہر قبل ازیں بہ شش ماہ طلاق دادہ

(۱) مختار فصل فی الحداد ج ۲ ص ۸۵۴ طس ج ۳ ص ۱۲۰۳۶ ظفر

(۲) المختار فصل فی الحداد ج ۲ ص ۸۵۳ طس ج ۳ ص ۱۲۰۳۶ ظفر

(۳) سورة الاحزاب ۶ ظفر

(۴) از سب وجوبہا عقد النکاح المتاکد بالنسب وما جرى مجراه من موت او خلوة الدر المختار علی هامش رد المختار

باب العدة ج ۲ ص ۸۲۴ طس ج ۳ ص ۵۰۴ الخ و کالوطنی فیما یجنی ای من الاحکام ایضا باب المهر ج ۲ ص

۴۶۵ طس ج ۳ ص ۱۱۴ ظفر (۵) رد المختار



یہ وعدت ازال وقت شمار کردہ خواہ شد، الغرض عدت بعد از وقوع طلاق شماری شود (۱)

کیا کرایہ والے مکان میں عدت ضروری ہے

(سوال ۱۱۰۳) ایک عورت متوفی عنہا زوجہا عدت کے اپنے والدین کے گھر جا سکتی ہے، کیونکہ اس کا شوہر کرایہ کے مکان میں رہتا تھا، عورت مفلس ہے کھانے پینے کو بھی نہیں۔

(الجواب) اگر عورت کو اس مکان کا کرایہ دینا پڑتا ہے اور اس کو اس کی قدرت و طاقت ہے، تو عدت میں دوسرے مکان میں جانا درست نہیں ہے۔ (اور اگر اس کی طاقت نہیں ہے تو دوسرے مکان میں جا سکتی ہے۔ (۲) ظفیر)

عدت میں اگر عورت زنا سے حاملہ ہو جائے تو اس کی عدت وضع حمل ہوگی

(سوال ۱۱۰۴) ایک شخص نے اپنی بیوی مسماۃ حسہ کو طلاق دی، جس وقت طلاق دی تھی اس وقت وہ حاملہ نہ تھی، زمانہ عدت میں اس نے زنا کیا اور اس زنا سے حاملہ ہو گئی، تو اب اس کی عدت کس طرح ہوگی؟ اور مسماۃ حسہ اب ایک اور شخص قاسم کے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہے، جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) درمختار اور شامی میں ہے کہ اگر عدت میں مطلقہ حاملہ عن الزنا ہو جاوے تو عدۃ اس کی وضع حمل ہے۔

(۲) واعلم ان المعتدة لو حملت في عدتها ذكر الكرخي ان عدتها وضع الحمل ويفصل والذي ذكره محمد ان هذا في عدة الطلاق الخ شامی، (۲) پس نکاح قاسم کے ساتھ بعد پتہ پیدا ہونے کے جائز ہوگا، اس سے پہلے جائز نہیں ہے۔

مطلقہ عدت گزرنے کے بعد نکاح کر سکتی ہے

(سوال ۱۱۰۵) ایک عورت کو اس کے شوہر نے عرصہ ۱۴ سال کا ہوا طلاق دے دی تھی، اب عورت نکاح کرنا چاہتی ہے جائز ہے یا نہ؟

(الجواب) اب نکاح اس کا درست ہے، ضرور کر لے یہ بہت اچھا ہے

زمانہ عدت کا نکاح باطل ہے اور بعد عدت والا درست ہے

(سوال ۱۱۰۶) زید مر گیا، عدت وفات گزرنے سے پہلے اس کی عورت نے دوسرا نکاح کر لیا، جب زید کی عدت گزر گئی، اس وقت اس عورت نے تیسرا نکاح کر لیا، مؤخر الذکر نکاح صحیح ہو یا نہیں؟

(الجواب) جو نکاح عدت میں ہوا تھا وہ باطل ہوا، (۲) پس مؤخر الذکر نکاح صحیح ہے۔

(۱) ابتداء العدة في الطلاق عقب الطلاق (عالمگیری کشوری باب العدة ج ۲ ص ۵۴۸ ط. ماجدہ ج ۱ ص ۵۳۱) ظفیر.  
(۲) وتعد ان معتدة طلاق وموت في بيت وحبث فيه الخ الا ان تخرج وينهدم المنزل الخ اولا نجد كراء البيت ونحو ذلك من الضرورات فتخرج لا قرب موضع اليه (در مختار) قوله لا نجد الخ افاد انها لو قدرت عليه لزمها مالها (رد المختار باب الحداد ج ۲ ص ۸۵۴ ط. س. ج ۳ ص ۵۳۶) ظفیر.

(۳) فاذا حبلت في العدة تنقضي بوضع سواء كان من المطلق او من زنا او من نكاح فاسد اذا ولدته بعد المتاركة لا قبلها كما قد مناه (رد المختار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۹ ط. س. ج ۳ ص ۵۱۹) ظفیر.

(۴) ايضا ج ۲ ص ۸۳۱ ط. س. ج ۳ ص ۵۱۱ ۱۲ ظفیر.  
(۵) اما نكاح منكوحة الغيرة معتدته (الي قوله) لم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلا (رد المختار باب المهر ج ۲ ص ۴۸۲ ط. س. ج ۳ ص ۱۳۲) ظفیر.

## مطلقہ ثلاثہ کی عدت

(سوال ۱۱۰۷) جس عورت کو ایک مجلس میں اس کے خاوند تین طلاقیں دے دیں تو اس مطلقہ کی عدت کتنی مدت ہوگی۔

(الجواب) تین حیض۔ (۱) فقط۔

نامرد کی بیوی پر خلوت کے بعد عدت لازم ہے

(سوال ۱۱۰۸) ایک عورت کے خاوند نے جو کہ نامرد ہے، اپنی زوجہ کو طلاق دے دی، عورت دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے، اس صورت میں اس عورت پر عدت لازم ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر شوہر نامرد سے خلوت ہو چکی ہو، اور اس کے بعد طلاق دی ہو تو عدت لازم ہے، عدت کے اندر نکاح دوسرے مرد سے صحیح نہیں ہے قال فی الدر المختار والخلوة النخ كالوطی النخ ولو كان الزوج مجبواً او عیناً النخ۔ (۲)

معتدہ کاشادی میں نکلتا درست نہیں ہے

(سوال ۱۱۰۹) متوفی عنما زوجہا کو عدت کے اندر اپنے بھائی یا والدین کے یہاں کسی شادی وغیرہ میں دن دن یا کچھ حصہ رات کو جانا اور پھر رات کو اپنے گھر واپس آ جانا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) متوفی عنما زوجہا کو عدت کے اندر جو فقہاء نے دن کو یا بعض حصہ رات میں باہر جانے کی اجازت دی ہے، اس کی وجہ نفقہ وغیرہ کی ضرورت ہے اگر یہ ضرورت نہ ہو تو پھر وہ مثل مطلقہ کے ہے کہ عدت میں نکلتا اور کہیں جانا اس کو درست نہیں ہے، چنانچہ در مختار میں ہے حتی لو كان عندها كفايتها صارت كالمطلقة فلا يحل لها الخروج۔ (۳) فتح اور ایسا ہی شامی میں فتح القدیر سے منقول ہے، پس متوفی عنما زوجہا کو بھائی یا والدین کے گھر شادی وغیرہ میں دن کو بھی جانا درست نہیں ہے۔

شوہر پر عدت نہیں ہے

(سوال ۱۱۱۰) میری اہلیہ کے انتقال کے ۳۳ روز بعد میرے سالہ نے اپنی لڑکی سے میرا نکاح کر دیا، آیا مجھ کو مثل عورت کے عدت گزارنے کے کچھ تامل کرنا چاہئے تھا یا کیا۔

(الجواب) مرد پر کچھ عدت نہیں ہے، بعد مرنے زوجہ کے اس کی بیعتی سے فوراً نکاح درست ہے۔ (۴)

دودھ پلانے والی عورت کی عدت بھی تین حیض ہی ہے

(سوال ۱۱۱۱) ایک عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی، عورت کی گود میں چونکہ بچہ شیر خوار موجود ہے اور وہ دودھ اس کا پیتا ہے، اس وجہ سے اس عورت کا ایام شیر خوارگی میں حیض نہیں آتا بلکہ دو سال کے بعد جب بچہ کا دودھ چھڑاتی ہے، اس وقت حیض آتا ہے۔ اس وقت عورت نہ حاملہ ہے نہ آکرہ ہے، پس اس صورت میں

(۱) وہی (ای العدة) فی حق حرة تحيض لطلاق او فسخ بعد الدخول حقيقة او حکماً ثلاث حیض کواصل (الدر المختار علی هامش رد المختار ج ۲ ص ۸۲۵ باب العدة ط. س. ج ۳ ص ۵۰۴) ظفیر۔

(۲) الدر المختار علی هامش الطحطاوی باب المهر ج ۲ ص ۵۳ و ج ۲ ص ۵۴) ظفیر۔

(۳) الدر المختار علی هامش الطحطاوی فصل فی الحداد ج ۲ ص ۲۳۰، ۱۲ ظفیر۔

(۴) واصطلاحاً تر بص يلزم المرأة (ایضا ج ۲ ص ۲۱۴ باب العدة ظفیر۔



عدت اس عورت کی بالخص ہوگی یا لا شہر، اور نکاح کب درست ہوگا۔

(الجواب) قال فی الدر المختار وهي فی حق حرة تحيض الخ ثلثة حیض کو امل الخ۔ (۱) پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں عدت مسماة مذکورہ مطلقہ کی تین حیض ہیں، جب تک تین حیض پورے نہ ہوں گے، نکاح اس کا درست نہیں ہے۔

جس کی عدت وضع حمل ہو، اگر وہ اسے حمل کرادے تو عدت پوری ہوگی یا نہیں

(سوال ۱۱۱۲) عورت مطلقہ جس کی عدت وضع حمل ہو، وہ اپنی مدت حمل پوری ہونے سے پہلے اگر اپنے حمل کو کسی دوا وغیرہ سے ساقط کر دیوے تو اس کی عدت پوری ہو جاوے گی یا نہ۔

(الجواب) اگر مطلقہ حاملہ کسی حیلہ و تدبیر سے حمل کو ساقط کرادے تو اگر اس حمل کے بعض اعضاء ظاہر ہو گئے تھے مثل ہاتھ پیر وغیرہ کے تو عدت اس کی پوری ہو جاتی ہے۔ (۲) وسقط ظہر بعض خلقه کید اور جل الخ ولد الخ وتنقضی به العدة الخ در مختار۔ (۳)

عدت طلاق میں جو زنا سے حاملہ ہو جائے اس کی عدت وضع حمل ہے

(سوال ۱۱۱۳) جو عورت عدت طلاق کے اندر زنا سے حاملہ ہو جاوے اس کی عدت کیا ہوگی، اور زانی سے جو نکاح قبل وضع حمل ہو اوہ صحیح ہے یا نہیں۔

(الجواب) جو عورت عدت کے اندر زنا سے حاملہ ہو جاوے اس کی عدت وضع حمل سے پوری ہوتی ہے فی رد المحتار عن الحاوی الزاہدی اذا حبست المعتدة وولدت تنقضی به العدة سواء كان من المطلق او من زنا الخ۔ (۴) اس زانی نے جو نکاح کیا قبل وضع حمل، کیا وہ باطل اور ناجائز ہوا کیونکہ وہ نکاح عدت میں ہوا، اور نکاح عدت کے اندر باطل ہے۔

شوہر کے عیسائی ہوتے ہی عورت نکاح سے خارج ہو گئی لیکن اس پر عورت لازم ہے

(سوال ۱۱۱۴) زید نے مذہب عیسائی اختیار کر لیا، اب اس کا نکاح ہندہ مسلمہ کے ساتھ باقی رہا یا نہیں، اور ہندہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں، اور ہندہ پر عدت ہے یا نہیں، اگر ہے تو کب سے عدت شمار ہوگی، آیا وقت ارتداد زید سے یا وقت فسخ نکاح سے۔

(الجواب) قال فی الدر المختار وارتداد احدهما فسخ عاجل الخ وفيه وعليه نفقة العدة الخ وفيه ايضا وهي فی حق حرة ولو كتابية تحت مسلم تحيض لطلاق الخ ولو رجعيًا او فسخ بجميع اسباب الخ ثلث حیض کو امل الخ قوله بجميع اسباب مثل الا نفاخ بخيار البلوغ والعنف وعدم الكفاءة وملك احد الزوجين الاخر والردة فی بعض الصور الخ (شامی (۱) جلد ثانی)

پس معلوم ہوا کہ صورت مسئلہ میں ہندہ زید کے نکاح سے خارج ہو گئی، اور عدت ہندہ پر لازم ہے بعد

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵ ط. س. ج ۳ ص ۱۲۵۰۴ ظفر

(۲) واذا سقطت سقطت ان استبان بعض خلقه انقضت به العدة لا نه ولد والا فلا (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱ ط. س. ج ۳ ص ۵۱۲) ظفر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار ط. س. ج ۳ ص ۵۱۲

(۴) رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱ ط. س. ج ۳ ص ۱۲۵۱۱ ظفر

عدت وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے، اور زمانہ عدت وقت ارتداد شوہر سے شمار ہوگا۔

مرتدہ پر عدت لازم ہے

(سوال ۱۱۱۵) اگر بصورت ترک اسلام اس کی منکوحہ اس پر حرام ہے اور نکاح اس کا فسخ ہو تو ایسی عورت کے لئے عدت شرعی ہے؟

(الجواب) عدت واجب ہے۔ (۱)

عدت والی عورت کا نکاح باطل ہے

(سوال ۱۱۱۶) ایک شخص کا انتقال ہو گیا، اس کی بیوی سے عدت کے اندر اس کے خسر نے نکاح ثانی کرادیا، نکاح پڑھنے والے کو معلوم نہیں کہ عدت پوری ہوئی یا نہیں، دوسرے اس مجمع میں ہر اکابر موجود تھے، بعض عالم بھی تھے کہ اس کی عدت پوری نہیں ہوئی، انہوں نے اس وقت کچھ تذکرہ نہیں کیا، اگلے روز کما کہ عدت کے اندر نکاح پڑھا دیا، اب ان کا نکاح ہولیانہ۔ اہل مجلس گنہگار ہوئے یا نہیں، نیز اہل مجلس کا نکاح باقی رہا یا نہ۔

(الجواب) جب کہ واقعی عدت اس کی پوری نہیں ہوئی تھی تو وہ نکاح باطل اور ناجائز ہے، (۲) اور اہل مجلس عقد میں سے جن کو علم تھا کہ عدت پوری نہیں ہوئی اور پھر کچھ نہ بولے گناہگار فاسق ہوئے توبہ کریں اور جن کو علم نہ تھا وہ گنہگار نہیں ہوئے، اور ان میں سے نکاح کسی کا نہیں ٹوٹا، کیونکہ نکاح کافر و مرتد ہونے سے ٹوٹتا ہے، اور یہ فعل گناہ سے گفہ وار تداو نہیں۔

مجذوم کی بیوی جو کئی برس شوہر سے علیحدہ رہی طلاق کے بعد اس پر بھی عدت ضروری ہے

(سوال ۱۱۱۷) ایک شخص مجذوم اپنی عورت کو طلاق دینے پر آمادہ ہے اور وہ پندرہ سولہ سال سے جذام میں مبتلا ہے، صاحب فراش ہے، کیا ایسی حالت میں بھی اس کی عورت کو عدت کی ضرورت ہوگی۔

(الجواب) جب کہ وہ عورت مدخولہ ہے یا اس سے خلوت ہو چکی ہے، یعنی اگر کسی وقت بھی خلوت یا صحبت ہو چکی ہو تو عدت بعد طلاق کے اس پر لازم ہے، اور عدت مطلقہ کی اگر اس کو حیض آتا ہو تین حیض ہیں، پس عدت گزرنے سے پہلے دوسرا نکاح صحیح نہ ہوگا۔ (۳)

مرنے والے شوہر نے وطن نہ کی ہو تو بھی عدت وفات ضروری ہے

(سوال ۱۱۱۸) ایک شخص فوت ہوا، اس کی عورت عمر بیس سال ہے، اس کے والدین نے ۳۵ یوم میں اس کا نکاح ایک اور شخص سے کر دیا، لیکن عورت نکاح ثانی جبریہ ہو جانا اور پیشتر خاوند سے وطنی ہو جانا بیان نہیں کرتی ہے یعنی وطنی کر کے نہیں مرا، تو یہ نکاح ثانی جائز ہولیانہ، اگر بالعدہ عورت کا خاوند بغیر وطنی مر جاوے تو بھی عدت موت ضروری ہے یا نہیں۔

(۱) دیکھئے رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵ ط. س. ج ۳ ص ۱۲۵ ظفیر.

(۲) وارتداد احدہما فسخ عاجل فللموطوءة کل مهرها ولغيرها نصفه لو ارتدوا وعليه نفقة العدة (در مختار) قوله وعليه نفقة العدة ای لو مدخولا بها اذا غيرها لا عدة عليها وافاد وجوب العدة سواء ارتدوا وارتدت بالحیض او بالا شهر لو صغيرة او أنسة او بوضع الحمل كما فی البحر (رد المحتار باب لکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط. س. ج ۳ ص ۱۹۳) ظفیر.

(۳) اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدته (الی قوله) لم یقل احد یجوزہ فلم یعقد اصلاً (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۵ ط. س. ج ۳ ص ۵۱۶) ظفیر (۴) وتجب العدة فی الكل ای کل انواع الحلوة احیاطاً (الد المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۷۳ ط. س. ج ۳ ص ۱۲۲) ظفیر.



(الجواب) جس عورت کا شوہر مر جاوے اگرچہ اس نے وٹنی نہ کی ہو، تب بھی عدت اس عورت پر چار ماہ و سالیوم کی واجب ہے، جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے والذین یتوفون منکم ویلدرون ازواجاً یتربصن بانفسھن اربعة اشھر وعشرأ الاية (۲)۔ پس یہ آیت علی الاطلاق متوفی عنما زوجہا کی عدت مدت مذکورہ کے ساتھ واجب کرتی ہے، خواہ وہ عورت موطوء ہو یا نہ ہو کذا فی کتب الفقہ۔ (۲) لہذا نکاح اس عورت کا جو قبل از اختتام عدت ہوا باطل اور حرام و ناجائز ہے۔

خوف ہو تو عدت شوہر کے گھر کے بجائے والدین کے یہاں گذارنا درست ہے

(سوال ۱۱۱۹) ایک لڑکی ۲۰ / جنوری سن ۱۹۲۰ء کو بیوہ ہو گئی ہے جو اپنے شوہر کے مکان پر سکونت پذیر ہے، بیوہ مذکورہ کو کھانے پینے کی سخت تکلیف ہے اور اس کی سسرال والے طرح طرح کی سختی اور تشدد کرتے ہیں، وہ جب یہ ہے کہ وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ بعد عدت فوراً ہی اپنی عرضی کے موافق بیوہ کا عقد ثانی کر دیں، اور بیوہ یہ چاہتی ہے کہ اپنے والدین کی رضاء سے عقد کرے، بحالت مذکورہ اگر اندر لیا م عدت بیوہ مذکورہ والدین کے مکان پر آکر عدت پوری کرے تو کر سکتی ہے یا نہیں، کیونکہ وہاں پر علاوہ معاملات مذکورہ کے یہ بھی اندیشہ ہے کہ اگر بیوہ نے ان کی رضامندی کے موافق نکاح سے انکار کیا تو وہ ضرور مار پیٹ کریں گے جس سے اندیشہ جان کا بھی ہے یا بیوہ خود کشی پر آمادہ ہو جاوے۔

(الجواب) ایسے اندیشہ اور خوف کی حالت میں وہ بیوہ اپنے والدین کے گھر آکر عدت پوری کر سکتی ہے۔ (۱)

کافر عورت مسلمان ہوئی اس کا شوہر مسلمان نہیں ہوا، اس پر عدت لازم ہے یا نہیں

(سوال ۱۱۲۰) ایک کافرہ عورت داخل اسلام ہوئی اور اس کا خاوند جو کافر ہے مسلمان نہیں ہوتا تو کیا ان دونوں میں شرعاً تفریق ہو جائے گی، اور عورت پر عدت لازم آئے گی یا نہ۔ اگر اس عورت نے مسلمان ہونے کے بعد فوراً کسی مسلمان سے نکاح کر لیا تو یہ نکاح صحیح ہو گا یا نہ۔

(الجواب) درمختار میں ہے ولو اسلم احدهما ثمہ ای دار الحرب ویلحق بها الخ لم تبین حتی تحيض ثلثا او تمضي ثلثة اشھر قبل اسلام الآخر اقامة لشرط الفرقة مقام السبب الخ، (۲) اس عبارت سے واضح ہوا کہ اس ملک میں اگر کوئی عورت شوہر والی اسلام قبول کرے اور اس کا شوہر اسلام نہ لاوے تو تین حیض یا تین ماہ کے بعد وہ اپنے شوہر سے بابتہ اور مطلقہ ہوگی، اور آگے یہ کہا ہے ولیست بعدة الخ۔ (۳) یعنی یہ تین حیض عدت کے نہیں ہیں، بلکہ یہ مدت قائم مقام انکار شوہر کے ہیں، اسلام لانے سے پھر اس میں اختلاف ہوا ہے کہ علاوہ ان تین حیض کے اور عدت عورت پر لازم ہوگی یا نہیں، امام صاحب کے قاعدہ کے موافق اس پر عدت لازم نہ ہوگی اور تین حیض مذکورہ گذرنے کے بعد نکاح ثانی اس کو حلال ہے، اور قبل اس مدت کے نکاح صحیح نہ ہوگا۔

(۲) سورة البقرة ۲۰۰ ظفیر۔

(۳) والعدة للموت اربعة اشھر وعش من الايام بشرط بقاء النکاح صحیحاً الى الموت مطلقاً و طلت اولاً ولو صغيرة الخ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۰ ط س ج ۳ ص ۵۱۰ ظفیر۔

(۱) وتعتد ان ای معتدة طلاق وموت فی سب وجبت لیه الخ الا ان تخرج او یتھدم المنزل او تحاف الخ وحو دلالت من الضرورات فتخرج لا قرب موضع الیه (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۵۴ ط س ج ۳ ص ۵۳۶) ظفیر (۲) ایضا باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۶ وج ۲ ص ۵۳۷ ط س ج ۳ ص ۱۲۰۱۹۳ ظفیر۔

(۳) ایضا وهل تجب العدة بعد مضي هذه المدة فان كانت المرأة حرة فلا لاند لا عدة علی الحریة (رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۷ ط س ج ۳ ص ۱۹۴) ظفیر۔

مسلمان عورت مرتد ہو جائے اور پھر اسلام لے آئے تو اس پر عدت ہے یا نہیں  
(سوال ۱۱۲۱) ہندہ زوجہ زید مرتد ہو گئی تو اس پر عدت آوے گی یا نہ۔ اور نکاح اس صورت میں فسخ ہو گا یا نہ،  
دوسرا شخص اس سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں،

(الجواب) در مختار میں ہے وارتداد احدهما فسخ عاجل الخ (۱) وفي رد المحتار وافاد وجوب العدة  
سواء ارتددا وارتدت (۲) الخ پھر در مختار میں یہ لکھا ہے وتجبر على الاسلام وعلى تجديد النكاح زجراً لها  
بمهر يسير كدينار (وعليه الفتوى ولو الجيه وافتى مشايخ بلخ بعدم الفرقة بردتها زجراً و تيسراً الخ)  
ان عبارات سے یہ مطالب واضح ہوئے اولاً یہ کہ مرتد ہونے سے احد الزوجین کے نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور عدت  
عورت پر لازم ہوتی ہے، اور دوسری روایت در مختار سے یہ معلوم ہوا کہ عورت اگر مرتدہ ہو جاوے والعیاذ باللہ تو  
اس کو مجبور کیا جاوے گا اسلام لانے پر۔ اور شوہر اول سے تھوڑے سے مہر پر تجدید نکاح کرنے پر، اور مشایخ بلخ کے  
فتویٰ سے معلوم ہوا کہ عورت کے مرتد ہو جانے سے نکاح کے فسخ ہونے کا حکم نہ کیا جاوے گا۔ زجراً فقط۔

بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے

(سوال ۱۱۲۲) ایک عورت پندرہ تاریخ کو بیوہ ہوئی۔ اس نے پندرہ پندرہ تاریخ کے حساب سے چار مہینہ دس  
روز پورے کر کے اپنا نکاح ثانی کر لیا، دو چار آدمیوں نے عدت کے اندر دو چار روز کی کمی نکال دی یہ صحیح ہے یا نہ۔

(الجواب) بے شک بموجب روایت امام اعظم اس صورت میں عدت میں کچھ کمی رہتی ہے، کیونکہ امام صاحب  
کے نزدیک ایسی صورت میں کہ وسط شہر میں بیوہ ہو، دنوں کی گنتی کا اعتبار ہے، یعنی ہر ایک مہینہ تیس دن لیا  
جاوے گا، اور دس دن چار ماہ کے ایک سو تیس دن ہوں گے، (۴) پس اگر ایک سو تیس دن سے کم میں اس بیوہ نے اپنا  
نکاح کر لیا تو وہ نکاح صحیح نہیں ہوا، پھر نکاح کر لے۔

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے

(سوال ۱۱۲۳) ایک عورت بیوہ کو دو سال سے زائد گزر چکے اس کو حمل بالیقین ہے، جنین خشک ہو گیا ہے،  
کبھی پھول جاتا ہے کبھی پھر خشک ہو جاتا ہے، عدت اس عورت کی کیا ہوگی۔

(الجواب) عدت اس کی وضع حمل ہے۔ (۵)

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط. س. ج ۳ ص ۱۹۳، ۱۲ ظفیر (۲) رد المحتار باب ایضاح ج ۲ ص ۵۳۹ ط. س. ج ۳ ص ۱۹۳، ۱۲ ظفیر (۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۴۰ ط. س. ج ۳ ص ۱۹۴، ۱۲ ظفیر

(۴) والعدة للموت أربعة أشهر بالاهلة لو بالعدة كسائر وعشر من الايام الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۰ ط. س. ج ۳ ص ۵۱۰ وقبيله بالاهلة لو في العدة والا فبالايام بحر وغيره (در مختار) في المحيط اذا اتفق عدة الطلاق والموت في عدة الشهر اعتبر بالشهور بالاهلة وان نقصت عن العدد وان اتفق في وسط الشهر فعند الامام يعتبر بالايام فاعتد في الطلاق بتسعين يوماً وفي الوفا بمائة وثلاثين وعندهما يكمل الاول من الاخر وما بينهما بالاهلة الخ (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۹ ط. س. ج ۳ ص ۵۱۰) ظفیر

(۵) وفي حق الحامل الخ وضع جميع حملها (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱ ط. س. ج ۳ ص ۵۱۱) ظفیر



## ممتد الطہر کی عدت

(سوال ۱۱۲۴) ایک عورت کی عمر تقریباً ۲۵ سال ہے لیکن آثار بلوغت اب تک پیدا نہیں ہوئے، نہ حیض آیا نہ چھائیوں کا ابھار ہوا اس کا خاوند کہتا ہے کہ یہ مرد کے قابل نہیں ہو سکتی، اب کسی طرح عورت مذکورہ کی دوسری بہن اس کی شوہر کے نکاح میں آسکتی ہے یا نہ، اگر اس کو طلاق دی جائے تو اس کی عدت تین ماہ ہوگی یا کیا؟

(الجواب) اس عورت کو طلاق دے کر عدت گزرنے کے بعد اس کی بہن سے نکاح کر سکتا ہے اور عدت اس کی جب تک سن ایس کو نہ پہنچے تین حیض ہیں، اور بعض فقہاء نے امام مالکؒ کے مذہب پر بضرورت فتویٰ دیا ہے، ان کے نزدیک عدت ممتد الطہر نو ماہ میں منقضی ہوتی ہے اور شامی میں نحر وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ پورے ایک سال میں عدت ختم ہوتی ہے۔ در مختار میں ہے والعدۃ فی حق من لم تحض لصغر او کبرا وبلغت بالسن الخ ولم تحض الخ الشابة الممتدة بالطهر بان حاضت ثم امتد طهرها فتعد بالحیض الی ان تبلغ سن الایاس (۱) وفی الشامی قال الزاهدی وقد کان بعض اصحابنا یفتون بقول مالک فی هذه المسئلة للضرورة الخ۔ (۲)

نو مسلمہ جس کا کافر شوہر مرچکا ہے اس پر عدت نہیں ہے

(سوال ۱۱۲۵) ایک عورت مسلمان ہوئی، اس کا بیان ہے کہ میرا خاوند مرچکا ہے جو کہ کافر تھا، اس کو مسلمان ہوئے ایک ہفتہ ہوا، اس کا نکاح کسی مسلمان سے سر دست ہو سکتا ہے یا تین حیض کا انتظار کرنا پڑے گا۔

(الجواب) اس نو مسلمہ کا نکاح بعد اسلام کے فوراً کسی مسلمان سے درست ہے۔

بے پردہ کو بھی عدت میں پردہ کرنا چاہئے

(سوال ۱۱۲۶) بیوہ عورتوں کو جو کہ اپنے خاوند کے وقت میں بے پردہ رہتی تھیں، کیا عدت میں ان پر پردہ واجب ہے۔

(الجواب) ان کو پردہ کرنا چاہئے اور پردہ میں رہنا چاہئے، اور بیوہ عورت کسی کار ضروری کی وجہ سے دوسرے گاؤں میں یا دوسرے محلہ میں اگر دن دن کو جاوے تو درست ہے، رات کو گھر واپس آجاوے۔ (۱)

طلاق کا انکار کرنے کے بعد اقرار کرے تو اس کی عدت کب سے ہوگی

(سوال ۱۱۲۷) زید کی بیوی کہتی ہے کہ مجھے زبانی طلاق دی ہے، مگر وہ اقرار نہیں کرتا جب اس کو مبلغات کی طمع دی گئی تو وہ تحریری طلاق میں لکھواتا ہے کہ میں اس کو چھ ماہ پہلے طلاق دے چکا ہوں، اس کی عدت تحریر تاریخ سے شروع یا چھ ماہ پہلے سے۔

(الجواب) در مختار میں ہے بخلاف مالواقر بطلاقها منذ زمان ماض فان الفتویٰ علیٰ انها من وقت الاقرار الخ (۲) پس معلوم ہوا کہ مفتی یہ ہے کہ وقت اقرار و تحریر سے عدت شمار ہوگی احتیاطاً۔

(۱) ایضاً ج ۲ ص ۸۲۷ و ج ۲ ص ۸۲۸ ط. س. ج ۳ ص ۵۰۷. ۱۲ ظہیر (۳) رد المحتار للشامی باب العدة ج ۲ ص ۸۲۹ ط. س. ج ۳ ص ۵۰۸. ۱۲ ظہیر (۱) لا یتخرج معند رجعی و بان بای فرقة كانت الخ لو حرة من بیتها الخ و بیت اکثر اللیل فی منزلها الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۵۳. ط. س. ج ۳ ص ۵۱۸) ظہیر (۲) ایضاً ج ۲ ص ۸۳۹ ط. س. ج ۳ ص ۵۲۰. ۱۲ ظہیر

عدت وفات میں نکاح کر لیا تھا چھ ماہ بعد علیحدگی اختیار کی  
پھر اسی سے نکاح کر لیا اب عدت کیا ہوگی۔

(سوال ۱۱۲۸) ایک عورت کی عدت وفات میں صرف ایک مہینہ گذرا تھا کہ ایک مرد نے اس سے نکاح کیا،  
بسبب عدم علم و جہالت زن و مرد کے چھ مہینہ تک اس کے ساتھ رہا، پھر چند اشخاص کو خبر ہوئی، انہوں نے  
تفریق کرادی، اور مرد کو عورت کے مکان سے نکال دیا، پھر تین روز بعد مرد ایک مولوی کو لے کر آیا اور عورت  
راضی ہو گئی اور مولوی صاحب نے ان کا نکاح پڑھا دیا، یہاں مولویوں کے دو فریق ہیں، ایک فریق کہتا ہے کہ عدت  
وفات گذر گئی اب اس کا نکاح درست ہو گیا، دوسرا فریق کہتا ہے کہ تفریق کے بعد جب تک مانتی عدت پوری نہ  
ہو جائے نکاح درست نہیں، اگر عدت کے اندر نکاح ہوا اور ایک مدت دراز تک زن و شوی ہم بستر رہیں، خواہ وہ  
عدت اشہر سے ہو یا حیض سے تو اس عرصہ میں پہلی عدت تمام ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے واذا وطئت المعتدة بشبهة ولو من المطلق وجبت عدة اخرى لتحديد  
السبب وتداخلتا والمرنى من الحيض وعليها ان تتم العدة الثانية ان تمت الا ولي الخ وفي الشامي  
اعلم ان المرأة اذا وجبت عليها عدتان فاما ان يكون من رجلين او من واحد ففي الثاني لا شك ان  
العدتين تداخلتا وفي الاول ان كانتا من جنسين كالمتر في عنها زوجها اذا وطئت بشبهة او من  
جنس واحد كالمطلقة اذا تزوجت في عدتها فوطئها الثاني و فرق بينهما تداخلتا عندنا و يكون ما  
تراه من الحيض محتسباً منهما جميعاً واذا نقصت العدة الا ولي ولم تكمل الثانية فعليها اتمام الثانية  
الخ شامي (۱) ج ۲ ص ۶۰۹۔ اس عبارت سے واضح ہے کہ صورت مسئلہ میں دونوں عدتیں متداخل ہوں  
گی، اور عدت وفات پوری کر کے اگر عدت ثانیہ پوری نہ ہوئی ہو اس کو پورا کرنا چاہئے۔

صورت ذیل میں عدت کب سے ہوگی

(سوال ۱۱۲۹) عبدالرحیم ہجرت کر کے کابل چلا گیا ہے، اور ایک تحریر مورخہ ۲ / جولائی، ۱۱ / جولائی سن  
۱۹۲۰ء کو ہم کو ملی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر آج کی تاریخ سے تین ماہ تک میری طرف سے کوئی خط نہ آیا تو میری  
زوجہ مطلقہ ہے اور اس کا نکاح ثانی کا اختیار ہے، اس صورت میں اگر زوجہ عبدالرحیم پر طلاق عائد ہوگی تو اس کی  
عدت کب سے شمار ہوگی۔

(الجواب) اس صورت میں تیسری جولائی یعنی روز تحریر خط سے جس وقت تین ماہ پورے ہو جائیں گے یعنی تین  
اکتوبر سن ۱۹۲۰ء کو بشرط یہ کہ اس وقت تک اور کوئی تحریر اس کی دوسرے مضمون کی نہ آوے تو موافق شرط کے ۳  
اکتوبر کو اس کی زوجہ مطلقہ ہو جائے گی، اور اس وقت سے عدت طلاق تین حیض اس کو پورے کرنے ہوں گے  
اگر اس کو حیض آتا ہو۔

زانیہ زانی سے فوراً نکاح کر سکتی ہے عدت نہیں

(سوال ۱۱۳۰) زید نے ہندہ سے نکاح کیا کچھ عرصہ بعد ہندہ کی ہمشیرہ کو بھی اپنے پر ف میں رکھا، پھر ہندہ کی

(۱) دیکھئے رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۷ و ج ۲ ص ۸۳۸ ط. س. ج ۳ ص ۵۱۸. مطلب فی وطئ المعتدة بشبهة  
۱۲ ظفر



ہمشیرہ کو زید نے طلاق دے کر آزاد کر دیا تو اب ہمشیرہ ہندہ دوسرا نکاح بعد عدت کے کرے گی یا اس پر عدت لازم نہیں۔

(الجواب) ہمشیرہ ہندہ سے جب کہ زید نے نکاح نہ کیا تھا اور بلا نکاح اس سے تعلق ناجائز رکھا اور زنا کیا تو زید کے گھر سے علیحدہ ہونے پر وہ فوراً اپنا نکاح کر سکتی ہے، عدت اس پر کچھ نہیں ہے۔ (۱)

معتدہ کے ساتھ زنا کرنے سے اس پر نئی عدت نہیں آتی

(سوال ۱۱۳۱) ایک شخص نے بے علمی کے سبب سے ایک عورت کو اس کے شوہر کے مرنے کے ایک ماہ بعد نکاح کیا، چھ ماہ تک ہم بستر رہا، پھر لوگوں نے زوجین میں تفریق کرادی اور مرد کو عورت کے مکان سے نکال دیا، پھر ایک مولوی نے تین چار روز بعد دونوں کا نکاح پڑھا دیا، یہ نکاح جائز و نافذ ہوا یا نہیں، اگر مدت دراز کے بعد تفریق واقع ہو نکاح فاسد و غیرہ میں تو بقیہ عدت اول زوجین کے باہم مشغولی کے زمانہ کے اندر تمام ہو سکتی ہے یا بعد تفریق کے متداخل ہو کر تمام ہوگی۔

(الجواب) شامی ج ۲ ص ۳۵ باب المہر و ذکر فی البحر هناك عن المجتبیٰ ان کل نکاح مختلف العلماء فی جوازہ کالنکاح بلا شہود فالدخول فیہ موجب للعدۃ اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدہ فالدخول فیہ لا یوجب العدۃ ان علم انها للغیر لانه لم یقل احد بجوازہ فلم یعتقد اصلاً الخ۔ (۲) اس سے معلوم ہوا کہ معتدہ غیر سے باوجود علم اس امر کے کہ یہ معتدہ ہے نکاح کر کے دخول کرنے سے عدت لازم نہیں آتی، اور ظاہر یہ ہے کہ اس کی عدت زنا کے زمانہ میں پوری ہو جاوے گی، مثلاً اگر کوئی معتدہ بیوہ عدت کے اندر زنا کرے تو ظاہر ہے کہ زمانہ عدت میں ہی شمار ہوگی۔

مطلقہ پر عدت ضروری ہے

(سوال ۱۱۳۲) ابتداً زید کا نکاح ہندہ سے ہوا کچھ عرصہ کے بعد زید نے بزمانہ حیات ہندہ اس کی حقیقی بہن سے نکاح کر لیا، پھر زید نے ہندہ کو طلاق دے دی، اب ہندہ کو دوسرے شخص سے نکاح کرنے کے واسطے ایام عدت پورے کرنے ہوں گے یا نہیں۔

(الجواب) عدت لازم ہوگی۔ فقط۔

شوہر والی جو زنا سے حاملہ ہوئی ہے اس پر عدت لازم ہے

(سوال ۱۱۳۳) زید کی منکوحہ زبیدہ سے عمر نے زنا کیا اور زبیدہ حاملہ ہو گئی، بحالت حمل زید نے اس کو طلاق دے کر علیحدہ کر دی، آیا زبیدہ کو عمر سے نکاح کرنے کے لئے عدت پوری کرنی شرط ہے یا نہ۔

(الجواب) چونکہ بحکم الولد للفراش وللعاهر الحجر (۳) وہ حمل زنا کا ہونا شرعاً مسلم نہیں ہے، اس لئے عمر

(۱) لو نکحها الزانی حل لہ وطوبیھا اتفاقاً والو لدلہ ولزمہ النفقة (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۴۰۱ ط. س. ج ۳ ص ۴۹ ظفیر)

(۲) رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۸۲ ط. س. ج ۳ ص ۱۳۲ مطلب فی النکاح الفاسد ۱۲ ظفیر

(۳) ترمذی باب ما جاء ان الولد للفراش ج ۱ ص ۱۸۶ ظفیر

کو اس مطلقہ حاملہ سے بدون وضع حمل کے نکاح جائز نہ ہوگا، کیونکہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے کما قال اللہ تعالیٰ واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن الا ید۔ (۱)

### عدت سے متعلق چند سوالات

(سوال ۱۱۳۴) اگر طالق و مطلقہ دونوں کہتے ہیں کہ نہ ایک جگہ ہم تنہائی میں بیٹھے ہیں اور نہ وٹھی ہے، اب ان کے قول پر حلف اعتبار کیا جاوے یا بغیر حلف اعتبار کر کے بغیر عدت کے نکاح کیا جاوے۔

(۲) اگر بعد اس نکاح کے ایک مہینہ کے اندر وہ عورت کسی اور مرد کے ساتھ چلی جاوے اور اپنے قول مذکورہ بالا سے منکر ہو جاوے تو اس کے قول پر اعتبار کیا جاوے یا نہیں۔

(۳) اگر طالق کے بعد عورت کہے کہ میں غیر مدخولہ ہوں تو بغیر عدت کے دوسرے مرد سے نکاح اس کا جائز ہے یا نہیں۔

(۴) خلوت صحیحہ گواہان سے ثابت ہوتی ہے، یا طالق و مطلقہ کے قول سے۔

(الجواب) جب کہ دونوں متفق ہیں عدم خلوت و صحبت پر تو حلف کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲) انکار مابعد کا اعتبار نہیں ہے۔

(۳) اگر گمان اس کے قول کے صدق کا ہو تو اس پر اعتماد کر کے نکاح اس کے ساتھ بغیر عدت کے جائز ہے

(۴) اگر دونوں متفق ہیں کسی ایک امر پر تو ضرورت شہود کی نہیں ہے اور اگر باہم اختلاف ہے تو مدعی پرینہ ہیں اور منکر پر یمین۔

حمل والی کی عدت وضع حمل ہے اگر وہ خشک ہو گیا ہو تو اس کا دواء وغیرہ سے کروانا جائز ہے۔

(سوال ۱۱۳۵) جس کے پیٹ میں حمل ہو اور خاوند مر گیا ہو، اور بچہ پیٹ میں سوکھ گیا ہو، اس عورت کا انکار کرنا قبل از اسقاط حمل جائز ہے یا نہیں یا اس حمل کو کسی طرح کروانا جائز ہوگا۔

(الجواب) حاملہ متوفی عنہا زوجہ کی عدت وضع حمل ہے کما قال اللہ تعالیٰ واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن (۱) الا یہ پس جب تک وضع حمل نہ ہو جس طرح بھی ہو اس وقت تک وہ عورت دوسرا انکار نہیں کر سکتی، اور جب کہ بوجہ خشک ہو جانے حمل کے ولادت کی کوئی صورت نہ ہو سکے تو اسقاط حمل دوا وغیرہ کے ذریعہ سے درست ہے۔

طلاق ثلثہ کے بعد اگر شوہر زنا کرتا رہا ہے تو اس کی عدت علیحدگی کے بعد شروع ہوگی

(سوال ۱۱۳۶) ایک شخص نے اپنی بیوی کو بحالت غصہ تین طلاق دے دی، اور اس بات کو عرصہ چار پانچ ماہ گزر گیا ہے، مرد، عورت دونوں بدستور صحبت کرتے رہتے ہیں، یہ عورت اسی شوہر کے گھر میں رہ سکتی ہے، نہیں، اگر عورت دوسرے مرد سے نکاح کرنا چاہے تو عداۃ از سر نو کرنی پڑے گی یا وہ چار پانچ مہینہ شوہر کے گھر رہے وہ عدت میں شمار ہوں گے، اور ان سے عدت پوری ہو جاوے گی۔

(الجواب) اس عورت پر تین طلاق واقع ہو گئی، بدون حلالہ کے وہ شوہر اول سے نکاح نہیں کر سکتی، اور شوہر اول کو اس سے برابر وٹھی کرتے رہنا حرام اور زنا ہے اور دوسرا نکاح اس کو دوسرے شخص سے عدت گزارنے کے بعد کرنا

(۲) سورة الطلاق ۱۔ وفي حق الحامل مطلقاً وضع جميع حملها (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱ ط. س. ج ۳ ص ۵۱۱) ظفر۔ (۱) سورة الطلاق ۱۔ ظفر۔



چاہئے، اور عدت اس وقت سے شروع ہوگی کہ وہ شوہر اول سے علیحدہ ہو جاوے اور اس کے قریب نہ جاوے۔ (۱)

دوبارہ لا کر جماع کرنے سے عدت ثانیہ واجب ہوگی

(سوال ۱۱۳۷) ایک شخص نے زوجہ کو تین طلاق بائن دے کر علیحدہ کر دیا، پھر عدت کے اندر اس کو اپنے گھر لایا یہاں تک کہ عدت گذر کر چند روز ہو گئے، بعدہ اہل محلہ نے ان کے درمیان تفرقہ کر دیا، اور دریافت کرنے پر طلاق نے جواب دیا کہ مجھے طلاق یاد نہ تھا، تو دوبارہ لا کر جماع کرنے سے عدت ثانیہ واجب ہوگی یا نہیں، اور یہ وطی بالشیبہ ہے یا زنا۔

(الجواب) یہ وطی بالشیبہ ہے اور عدت دوسری واجب ہے اور تداخل عدتین میں ہو جاوے گا، اور بدون گذرنے عدت ثانیہ کے نکاح تحلیل و درست نہیں ہے کذا فی الدر المختار و الشامی۔ (۲)

جو عورت قابل مجامعت نہ ہو، اس پر بھی عدت ہے

(سوال ۱۱۳۸) ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی بعد کو معلوم ہوا کہ وہ عورت قابل مجامعت نہیں ہے، سوائے سوراخ پیشاب کے کچھ نہیں ہے، تب اس نے طلاق دے دی تو اس پر عدت واجب ہے یا نہیں، اور شوہر پر نفقہ عدت کا واجب ہے یا نہیں، اور مہر کس قدر لازم ہے۔

(الجواب) عدت احتیاطاً اس پر واجب ہے، (۳) اور نفقہ عدت بھی لازم ہے، کیونکہ نفقہ تابع عدت کے ہے کذا فی الشامی اور مہر نصف لازم ہے بوجہ نہ ہونے دخول کے اور نہ ہونے خلوت صحیحہ کے، کیونکہ اس عورت کے ساتھ جو خلوت ہوئی وہ خلوت صحیحہ نہیں ہے کذا فی الدر المختار۔ (۴)

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے خواہ شوہر کے انتقال کے آدھ گھنٹہ کے بعد ہی وضع حمل ہوا ہو

(سوال ۱۱۳۹) حاملہ کی عدت وضع حمل ہے، اگر اس کے شوہر کی وفات اور وضع حمل آن واحد میں ہو تو عدت کیا ہوگی، اگر وضع حمل انتقال شوہر سے آدھ گھنٹہ مقدم یا مؤخر ہو تو کیا حکم ہے۔

(الجواب) حاملہ کی عدت مطلقاً وضع حمل ہے، اگر شوہر کی وفات سے گھنٹہ آدھ گھنٹہ کے بعد بھی وضع حمل ہوا تو عدت پوری ہوگئی، اور اگر وفات سے کچھ پہلے وضع حمل ہو تو پھر عدت دس یوم چار ماہ ہے، شامی میں ہے قولہ وضع جمیع حملہا ای بلا تقدیر بمدة سواء ولدت بعد الطلاق او الموت بیوم او اقل الخ۔ (۵)

ختم عدت پر معلوم ہوا کہ حمل ہے تو عدت کا کیا ہوگا

(سوال ۱۱۴۰) ایک عورت عرصہ ایک سال سے بوجہ نا اتفاقی اپنے خاوند سے علیحدہ ہے، اور اس کو اس کے شوہر نے ۲۸ / مارچ کو طلاق دی، اور ۲۸ / جون کو تین ماہ عدت ختم ہوئی، اس وقت اس کو حمل دو ماہ دس روز کا تھا،

(۱) ومبدأ ما ای العدة فی النکاح الفاسد بعد التفريق من القاضی بینہما ثم لو وطئها حد او المتارکة ای اظہار العزم من الزوج علی ترک وطئها۔ (الدر المختار علی هامش رد المختار باب العدة ج ۲ ص ۸۴۱) ظفیر ط۔ س۔ ج ۳ ص ۵۲۱

(۲) واذا وطئت المعتدة بشبهة ولو من المطلق وجبت عدة اخرى لتجدد السبب وتداخلنا الخ (ایضاً ج ۲ ص ۸۳۷ ط۔ س۔ ج ۳ ص ۵۱۸ میطل وطر المعتدة بشبهة) ظفیر

(۳) ان المذهب وجوب العدة للخلوة صحیحة او فاسدة (رد المختار ج ۲ ص ۸۲۵ ط۔ س۔ ج ۳ ص ۵۰۴) وتجب العدة بخلوته وان كانت فاسدة لان تصریحهم بوجوبها بالخلوة الفاسدة (الدر المختار علی هامش رد المختار باب العدة ج ۲ ص ۴۶۶ ط۔ س۔ ج ۳ ص ۵۰۴) (۴) والخلوة بلا مانع حسی وطبعی وشرعی ومن الحسی رقی وقرن غفل (الدر المختار علی هامش رد المختار باب المهر ج ۲ ص ۴۶۶ ط۔ س۔ ج ۳ ص ۱۱۴) ظفیر

(۵) بختم رد المختار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱ ط۔ س۔ ج ۳ ص ۵۱۱ ۱۲ ظفیر

اس عورت کا نکاح ثانی حمل کی حالت میں دوسرے شخص سے جائز ہے یا نہیں، اور حمل موجودہ کا بچہ کس کا تصور ہوگا، پہلے شوہر کا یا شوہر ثانی کا۔

(الجواب) اس عورت کو چونکہ عدت کے اندر حمل معلوم ہوا تو اس کی عدت وضع حمل ہے، (۱) یعنی جس وقت بچہ پیدا ہوگا، اس وقت عدت اس کی پوری ہوگی، اور اگر طلاق رجعی دی گئی تھی یعنی ایک یا دو طلاق صریح لفظوں میں دی تھی تو عدت میں حاملہ ہونا اس کا رجعت کبھی جاوے گی شوہر اول سے اور نسب بچہ کا شوہر اول سے ہی ثابت ہوگا، اور دوسرے شخص سے نکاح اس کا درست نہ ہوگا، کیونکہ پہلی طلاق سے رجوع ہو چکا تو وہ عورت زوجہ شوہر اول کی ہو گئی، اور اگر طلاق بائنہ یا مغالطہ تھی اور عدت میں حمل ظاہر ہوا تو اگر بچہ چھ ماہ سے زائد میں پیدا

ہوا تو نسب بچہ کا شوہر سے ثابت نہ ہوگا، لیکن جب کہ شوہر دعویٰ کرے کہ بچہ میرا ہے اور عدت پھر بھی وضع سے پوری ہو گئی، اور اس صورت میں بعد وضع حمل دوسرے مرد سے نکاح صحیح ہے، اور بچہ کا نسب کسی سے ثابت نہ ہوگا بلکہ وہ ولد الزنا ہے اگر شوہر نے دعویٰ نہ کیا ہو۔

عدت کا نفقہ بذمہ شوہر واجب ہے

(سوال ۱۱۴۱) زید نے اپنی زوجہ حاملہ کو طلاق دے کر گھر سے نکال دیا، آیا شرعاً عورت مذکورہ کو خرچہ وضع حمل تک و مہر اور بعد میں پرورش بچہ کے لئے کچھ مل سکتا ہے۔

(الجواب) اس صورت میں عورت کا مہر اور عدت کا نفقہ بذمہ شوہر واجب ہے اور بچہ کی پرورش کا خرچہ بھی بذمہ شوہر ہے کذا فی کتب الفقہ (۲)

معتدہ و وفات تعزیت میں کہیں نہیں جاسکتی ہے

(سوال ۱۱۴۲) معتدہ و وفات کو تعزیت میں کسی رشتہ دار کے یہاں جانا کیسا ہے

(الجواب) ناجائز ہے کما فی الشامی عن الفتح والحاصل ان مدار خروجهما بسبب قیام شغل المعیشتہ فیتقدر بقدرہ الخ ج ۲ ص ۶۷۳۔ (۳)

دو سال علیحدہ رہنے کے بعد بھی شوہر طلاق دے تو بھی عدت لازم ہوگی

(سوال ۱۱۴۳) اگر واقعی یہ معلوم ہو جائے کہ زوج اپنی زوجہ سے دو سال سے بالکل علیحدہ ہے اور دوسری جگہ رہتا ہے، اگر اس حالت میں دوسرے کے بعد شوہر اپنی زوجہ کو طلاق دے تو کیا اس صورت میں بھی عورت پر عدت گزارنی لازم ہوگی یا نہیں، کیونکہ علت جو کہ استبراء رحم ہے وہ پہلے سے حاصل ہے۔

(الجواب) جب کہ اس عورت سے دخول یا خلوت ہو چکی ہے، تو عدت اس پر لازم ہے لا طلاق قولہ تعالیٰ والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلثة قروء۔ (۴) کیونکہ اصل سبب عدت کے وجوب کا فرمان حق تعالیٰ ہے اور یہ علل جو فقہاء منصوصات میں تحریر فرماتے ہیں یہ از قبیل نکات بعد الوقوع ہے ان پر مدار حکم کا موجودگی نص صریح نہیں ہوتا۔

(۱) اعلم ان المعتدہ لو حملت فی عدتها ذکر الکفرحی ان عدتها وضع الحمل (ایضا) ط. س. ج ۳ ص ۵۱۱ ظفیر

(۲) وتجب لمطلقة الرجعی والبالن والفرقة بلا معصية كحیاء عنق النفقة والسكنی والكسوة ان طالت المدة الدر السحار علی هامش رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۹۲۱ ط. س. ج ۳ ص ۹۹ مطلب فی نفقة المطلقة ظفیر

(۳) رد المحتار فصل فی الحداد ج ۲ ص ۸۵۴ ط. س. ج ۳ ص ۵۳۶ ۱۲ ظفیر (۴) سورة البقرة ۲۸ ظفیر



## عدت و فوات میں جس نے شادی کر لی اس کی عدت کا بیان

(سوال ۱۱۴۴) زید متوفی کی بیوی سے عدت و فوات کے اندر عمر نکاح کر کے وطنی کرتا رہا اور نکاح کے بعد ان دونوں میں تفریق نہ ہوئی اور نہ اس عورت کی مابقا عدت پوری ہوئی، چھ ماہ بعد عمر نے پھر اس عورت سے نکاح کر لیا، فتاویٰ عالمگیری باب العدة میں ہے ولو تزوجت في عدة الوفاة فدخل بها الثاني ففرق بينهما فعليها بقية عدتها من الاول تمام اربعة اشهر و عشرو عليها ثلث حيض من الآخر ويحتسب بها حاضت بعد التفريق من عدة الوفاة كذا في معراج الدراية وهكذا في المبسوط وايضاً فيه المطلقة اذا حاضت حيضة ثم تزوجت بزواج آخر ووطنها الثاني وفرق بينهما وحاضت حيضين بعد التفريق كان لهذا الزوج الثاني ان يتزوجها لا نقضاء عدة الاول الخ اس صورت میں عمر کا نکاح جو بعد چھ ماہ کے زید متوفی کی زوجہ سے ہوا وہ صحیح ہے یا نہیں۔

(الجواب) اتمام عدت اولیٰ بعد تفریق یا متارکت زوج ثانی کے واجب ہے، پس جب کہ عمر سے علیحدگی نہ ہوئی تو وہ عدت اتمام عدت اولیٰ کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ بعد تفریق یا متارکت شوہر ثانی کے اتمام عدت اولیٰ لازم ہے، اور دوسری عدت بالا قراء یا بالاشهر لازم ہے، لیکن شوہر ثانی یعنی عمر اگر اس سے نکاح کرنا چاہے تو بعد گزرنے عدت اولیٰ کے دوسری عدت میں نکاح کر سکتا ہے، کیونکہ وہی اس صورت میں صاحب عدت ہے کما نقل عن الامام ابی حنیفہؒ انه يدخل عليها للحال لانه صاحب العدة۔ (الشامی وھکذا يفهم من العبارة المنقولة في السؤال من العالمگیریہ کان لهذا الزوج الثاني ان يتزوجها لا نقضاء العدة الا ولي ای بلا انتظار انقضاء العدة الثانية۔) (۲) اس سے معلوم ہوا کہ دوسری عدت کا پورا ہونا اس سے نکاح کرنے میں ضروری نہیں ہے، البتہ اگر کسی دوسرے شخص سے نکاح کرنا چاہے تو پھر دوسری عدت کا پورا کرنا بھی لازم ہے، اور ان دونوں عدتوں میں تداخل ہو جاتا ہے کما فی الشامی فی شرح قوله وجبت عدة اخرى الخ وفي الدر (اعلم ان المرأة اذا وجبت عليها عدتان فاما ان يكون من رجلين او من واحد ففي الثاني لا شك ان العدتين تداخلتا وفي الاول كانتا من جنسين كما لمتوفي عنها زوجها اذا وطئت بشبهة او من جنس واحد كما لمطلقة اذا تزوجت في عدتها فوطئها الثاني وفرق بينهما تداخلتا عندنا ويكون ما تراه من الحيض محتسباً منهما جميعاً واذا انقضت العدة الا ولي ولم تكمل الثانية فعليها اتمام الثانية الخ۔ (۳)

عدت میں ایک حیض کے بعد حمل ہو گیا عدت کیسے گزارے

(سوال ۱۱۴۵) مطلقہ کو ایک حیض آیا، پھر اس کو زنا سے حمل وہ گیا، اب یہ مطلقہ زانی سے نکاح کرنا چاہتی ہے، کب کرے۔

(الجواب) بعد وضع حمل کے نکاح کرے قبل وضع حمل اس کو نکاح کرنا جائز نہیں، کیونکہ عدت اس کی وضع

(۱) عالمگیری باب العدة ج ۱ ص ۵۳۶ ماجدیہ، ظفر۔

(۲) عالمگیری کشوری ج ۳ ص ۵۳۲

(۳) رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۸ ط س ج ۳ ص ۵۱۹ مطلب فی وطؤ المعتمة بشبهة ۱۲ ظفر۔

حمل ہے کما فی رد المحتار للشامی ومثله مالو کان الحمل فی العدة الخ وفي الحاوی اذا حبلت المعتدة وولدت تنقضی به العدة الخ فالمراد بقوله اذا حبلت المعتدة معتدة الطلاق بقرینة ما بعده الخ. واعلم ان المعتدة لو حبلت فی عدتها ذکر الکرخی ان عدتها وضع الحمل الخ۔ (۱)  
حاملہ کا حمل خشک ہو جائے تو عدت کیسے پوری کرے  
(سوال ۱۱۴۶) عورت متوفی عنہا زوجہا حاملہ کی عدت وضع حمل ہے، اگر حمل پیٹ میں خشک ہو جاوے تو عدت کیسے منقضی ہوگی۔

(الجواب) جب کہ حمل پیٹ میں خشک ہو گیا تو شریعت میں وہ حاملہ متصور نہ ہوگی اور عدت اس کی چار ماہ دس دن ہوگی مثل غیر حاملہ کے کما قال اللہ تعالیٰ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً یتربصن بانفسھن اربعة اشھر وعشرا (۲) الاية. وفي الدر المختار والعدة للموت اربعة اشھر و عشر مطلقاً الخ فلم یخرج عنها الا الحامل قوله فلم یخرج عنها الا الحامل فان عدتها للموت وضع الحمل کما فی البحر وهذا اذا مات عنها وهي حامل اما لو حبلت فی العدة بعد موته فلا تتغير فی الصحيح کما یأتی قریباً (۳) پس مراد حاملہ سے وہ ہے کہ حمل اس کا متحقق ہو، اور جب کہ خشک ہو گیا تو حاملہ ہونا اس کا متحقق نہ رہا۔

قد تم الجزء العاشر بتوفيقه تعالى على يد محمد ظفیر الدین غفر الله ذنوبه  
ويليه الجزء الحادی عشر انشاء الله تعالى.

(۱) رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱ ط. س. ج ۳ ص ۵۱۱ ۱۲ ظفیر.

(۲) سورة البقرہ ۳۰ ظفیر.

(۳) رد المحتار باب العدة ص ۸۳۰ ۱۲ ظفیر.